سنتوں کی بانی

داس

چرن سنگھ

رادھا سوامی ست سنگ بیاس
ضلع امرتسر (پنجاب)

سنتوں کی بانی

جس میں

شری حضور سوامی جی مہاراج ، گورو نانک صاحب، کبیر صاحب،
پلٹو صاحب، پپیا جی، تلسی صاحب، تلسی داس جی، دادو دیال جی ،
دھرم داس جی، رویداس جی ، سور داس جی ، سہجو بائی ، فرید صاحب،
میراں بائی ، نام دیو جی ، بلھے شاہ اور سلطان باہو کے شبد مارگ اور
سہج یوگ کے شبد دیئے گئے ہیں

از

داس چرن سنگھ

راد ھا سوامی ست سنگ بیاس (ضلع امرتسر) پنجاب

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پبلشر:

ایس - ایل - سوندھی

سیکریٹری

رادھا سوامی ست سنگ بیاس

پہلی بار ——— ۳۰۰۰ ——— ۱۹۶۸

دوسری بار ——— ۳۰۰۰ ——— ۱۹۷۷

پرنٹر: یونیورسل آفسٹ پرنٹر، کوچہ چیلان ، دہلی

Rs.3/-

فہرست مضامین

حصہ اوّل ———— ا — ۹۱

سنت مارگ ———— ا

حصہ دوم ———— ا — ۲۳۸

ا۔ حضور سوامی جی مہاراج کے شبد ———— ا — ۳۷

شبد	صفحہ	شبد	صفحہ
اگم تو کیوں رہا جگ میں	ا	کومل چت دُنیا من دھارو	۱۵
بھجن کرو مگن رہو من میں	ا	کیوں پھرت بھلانی جگت میں	۱۶
پریمی سنو پریم کی بات	۲	گورو چرن پکڑ دِرڑھ بھائی	۱۶
تجو من یہ دُکھ سُکھ کا دھام	۳	گورو چرن دھور کر انجن	۱۷
جگ میں گھور اندھیرا بھاری	۴	گورو سوئی جو شبد سنیہی	۱۸
دھام اپنے چلو بھائی	۵	گورو کا درس تو دیکھ ری	۱۸
دھن دھن دھن دھن پیارے	۵	گورو کا دھیان کر پیارے	۱۹
دھن سُن کر من سمجھائی	۶	گورو کرو کھوج کر بھائی	۲۰
دیکھ پیارے مَیں سمجھاؤں	۷	گورو کہیں جگت سب اندھا	۲۰
دیکھو سب جگ جات بہا	۸	گورو کہیں کھول کر بھائی	۲۱
رادھاسوامی دھرا نر روپ جگت میں	۸	گورو کی موج رہو تم دھار	۲۲
ستگورو سرن گہو میرے پیارے	۹	گورو کیوں نہ سمہار	۲۳
ستگورو کا نام پکارو	۱۰	گورو گورو مَیں ہردے دھرتی	۲۴
ستگورو کہیں کرو تم سوئی	۱۱	گورو متا انوکھا درسا	۲۷
ستگورو کھوجو ری پیاری	۱۲	گورو میرے جان پران شبد کا بھید داتا	۲۸
سُرت سُن بات ری	۱۲	گورو موہے اپنا روپ دکھاؤ	۲۹
سوتا من کس جاگے بھائی	۱۳	مت دیکھ پرائے اوگن	۲۹
شبد بنا سارا جگ اندھا	۱۴	بِتر تیرا کوئی نہیں سنگین میں	۳۰
کروڑی کوئی ست سنگ آج بنائے	۱۴	ملی نر دیہہ یہ تم کو	۳۰

دیباچہ

ست سنگی بھائیوں کی مُدّت سے یہ مانگ تھی کہ کوئی ایسی کتاب مہیا کی جائے جس میں مُتعدد سنتوں کی بانیاں ہوں اور جس کے مُطالعہ سے سنت مت کے اصُولوں کو سمجھنے میں مدد ملے۔

اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے شری حضور مہاراج چرن سنگھ جی کی ایما پر یہ کتاب چھاپی جا رہی ہے۔ اس کے حصہ اوّل میں چھپے "سنت مارگ" میں حضور مہاراج جی نے سنت مت کے اصُولوں پر ہر پہلو سے روشنی ڈالی ہے اور حصہ دوم میں شری حضور سوامی جی مہاراج، شری گورو گرنتھ صاحب، کبیر صاحب، اور دادو صاحب وغیرہ سنتوں کی بانیاں ہیں، جو کہ عام طور پر ست سنگوں میں لی جاتی رہی ہیں اور جو سنت مت کے اصُولوں پر خوب روشنی ڈالتی ہیں۔

اُمید ہے کہ ست سنگی بھائی اس کتاب کے مُطالعہ سے لابھ اُٹھائیں گے۔

تارا چند اگروال

چیئرمین ایگزیکٹو کمیٹی

رادھاسوامی ست سنگ بیاس

شبد	صفحہ
من رے کیوں گمان اب کرنا	۳۱
نام نرنے کروں بھائی	۳۲
ہنسنی کیوں ہووے تو پائی	۳۳
یہ تن دُربھ تم نے پایا	۳۴
یہاں تم سمجھ سوچ کر چلنا	۳۷
۲- **گورو گرنتھ صاحب کے شبد**	۹۳-۳۸
آپ ونجائے تا سبھ کچھ پائے	۳۸
آپے کرتا پُرکھ بدھاتا	۳۹
آتم مہہ رام رام مہہ آتم	۴۰
آدِ نرنجن پربھ نرنکارا	۴۱
اس جگ کا دھرم پڑھو تم بھائی	۴۲
اس گپھا مہہ اکھٹ بھنڈارا	۴۳
بر کھے وٹھ سبھ جنت اکٹھے	۴۴
بکھ بوہتھا لادیا	۴۵
بن باجے کیسو نرنکاری	۴۵
پاٹھ پڑھیو اور بید بیچاریو	۴۶
تیریاں کھانی تیریاں بانی	۴۷
جس ملتے من ہوئے انندا	۴۸
جگ جیون ساچا ایکو داتا	۴۸
جن تم بھیجے تنہی بلائے	۵۰
جہہ دیکھاں تہہ دین دیالا	۵۰
جے بھلی بے چُکی سائیں	۵۲
حُکمی سہجے سرشٹ اُپائی	۵۳
درسن بھیٹت پاپ سبھ ناسہہ	۵۴
راما رم رامو سُن من بھیجے	۵۵
راما ہم داسن داس کریجے	۵۶
رام گور پارس پرس کریجے	۵۷
رام نام من بیدھیا	۵۷
ستگور بہون سے وڈ بھاگی	۵۸
سچا آپ سوارن ہارا	۶۰
سنت جنو مل بھائیہو	۶۱
صُورت دیکھ نہ بھُل گوارا	۶۱
قُدرت کرنے ہار اپارا	۶۳
کام کرودھ پر ہر پر نندا	۶۴
کائیا کامن اتِ سوالیو	۶۵
کرت کرم کے وِچھڑے	۶۶
کرم ہووے ستگورو ملائے	۷۲
کُن بدھ ملے گُسائیں میرے رام رائے	۷۲
کوئی آن ملاوے میرا پریتم پیارا	۷۳
گُن گوبند گائیو نہیں	۷۵
گور پرسادی ویکھ تو	۷۹
گُور پرمیسر پوجیئے	۷۹
گور کی مورت من مہہ دھیان	۸۰
گورُ گوپال گورُ گوبندا	۸۱
گورو گورو گور کر من مور	۸۱
گور میری پوجا گورو گوبندا	۸۲
گھر ہو رے من مُگدھ ایانے	۸۲
گھر مہہ گھر دکھائے دے	۸۴
گھرے اندر سبھ وتھ ہے	۸۴
من کھن کھن بھرم بھرم بہو دھاوے	۸۵
موتی تہ مندر اوسرہہ	۸۶
نام ملے من ترپتیے بن نامے دھرگ جیواس	۸۶
نامے ہی تے سبھ کچھ ہوا	۸۷
نہچل ایک سدا سچ سوئی	۸۸

شبد	صفحہ
نینھوں نیند پر درِسٹ وکار	۹۰
ہٹھ کر مرے نہ لیکھے پاوے	۹۰
ہر کی پوجا دُلبھ ہے سنتو	۹۱
ہر کیاں کتھا کہانیاں	۹۲
۳- **کبیر صاحب کے شبد**	۱۳۲-۹۳
اجر امر اک نام ہے	۹۳
اودھو ہے غم دیش ہمارا	۹۳
اودھو سو جوگی گورو میرا	۹۴
بھگتی کا مارگ جھینارے	۹۵
پریت لگی تم نام کی	۹۵
پی لے پیالہ ہو متوالا	۹۶
تن دھر سُکھیا کوئی نہ دیکھا	۹۶
درسن دیجے نام سنیہی	۹۷
سادھو شبد سادھنا کیجے	۹۸
سائیں بن درد کریجے ہوئے	۹۸
ستگورو ہیں رنگریز	۹۸
سُنتا نہیں دھُن کی خبر	۹۹
کر نینوں دیدار محل میں پیارا ہے	۹۹
کرو جتن سکھی سائیں ملن کی	۱۰۲
کرو رے من وادِن کی تدبیر	۱۰۲
کرم گتی ٹارے ناہیں ٹری	۱۰۲
کیا مانگوں کچھ تھِر نہ رہائی	۱۰۳
گورو سے لگن کٹھن ہے بھائی	۱۰۳
مانت نہیں من مورا سادھو	۱۰۴
محرم ہوتے سو جانے سادھو	۱۰۴
من پھُولا پھُولا پھرے جگت میں	۱۰۵
من لاگو میرو یار فقیری میں	۱۰۵
وادن کی کچھ سُدھ کر من ماں	۱۰۶
ہمن ہیں عشق مستانہ	۱۰۶
پریم کا انگ (یہ تو گھر ہے پریم کا)	۱۰۶
ہمن کا انگ (ہمرن سے سُکھ ہوت ہے)	۱۱۲
شیل کا انگ (شیل چھما جب اُوپجے)	۱۱۶
کام کا انگ (کامی کا گورو کامنی)	۱۱۷
کنک اور کامنی کا انگ (چلو چلو سب کوئی کہے)	۱۱۹
گورو دیو کا انگ (گورو کو کیجے دنڈوت)	۱۲۲
۴- **بُلھے شاہ کے شبد**	۱۴۸-۱۳۳
اُٹھ جاگ گھراڑے مار ناہیں	۱۳۳
بنسی کاہن اچرج بجائی	۱۳۶
بھاویں جان نہ جان وے	۱۳۷
عشق اساں نال کیہی کیتی	۱۳۷
عشق دی نویوں نویں بہار	۱۳۸
کیسی توبہ ہے ایہہ	۱۳۹
گل اک نقطے وچ مُکدی اے	۱۴۰
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے	۱۴۱
میں اُڈیکاں کر رہی	۱۴۲
میں کیونکر جاواں کعبے نوں	۱۴۴
دوہے (بُلہا کسر نام قصور ہے)	۱۴۴
۵- **بھیکھا جی کا شبد**	۱۴۹
بھیکھا بھے ناہیں	۱۴۹
۶- **پلٹو صاحب کے شبد**	۱۶۰-۱۵۰
آٹھ پہر نرکھت رہے	۱۵۰
آدی انت ہم ہی رہے	۱۵۰
اُلٹا کُواں گگن میں	۱۵۰
بڑا ہوئے تیہی پوجیے	۱۵۱

شبد	صفحہ
بنسی باجی گگن میں	۱۵۱
پتت پاون بانا دھریو	۱۵۱
پر سوارتھ کے کارنے	۱۵۲
تجھے پرائی کیا پڑی	۱۵۲
تن من بجا کھوئے کے	۱۵۳
تو کیوں غفلت میں پھرے	۱۵۳
دُوسر پلٹو اِک رہا	۱۵۳
دیت لیت ہیں آپ ہی	۱۵۴
دھُن آتے جو گگن کی	۱۵۴
رام ہمیں سنت ہیں	۱۵۴
ستگُورو سب کو دیت ہیں	۱۵۵
ستگُورو سکلی گر ملیں	۱۵۵
سنت سیہی نام ہے	۱۵۶
سنت نہ چاہیں مُکتی کو	۱۵۶
سیتل چندن چندرما	۱۵۶
سیس اُتارے ہاتھ سے	۱۵۷
صاحب صاحب کیا کرے	۱۵۷
صاحب کے دربار میں	۱۵۷
کُچھ درِشٹی جو لادی	۱۵۸
کوٹن جگ پرلے گئے	۱۵۸
گرہے گرہے خیلوا	۱۵۹
لگن مہورت جھوٹھ سب	۱۵۹
نام کے رہے پرتاپ سے	۱۵۹
نام نام سب کہت ہیں	۱۶۰
نندک جیوے جُگن جُگ	۱۶۰
یہ تو گھر ہے پریم کا	۱۶۰

شبد	صفحہ
۷۔ پلپاجی کے شبد	۱۶۱
کائیو دیوا کائیو دیول	۱۶۱
من ہمارا بادھیو	۱۶۱
۸۔ تُلسی داس جی کے شبد (رامائین سے)	۱۶۲-۱۷۰
برہم اور رام سے نام کی وششتتا	۱۶۲
ستگُورو کی چرن دھُور کی مہما	۱۶۴
ایک بھروسو ایک بل	۱۶۵
گیان اور بھگتی مارگ کا فرق	۱۶۶
۹۔ تُلسی صاحب کے شبد	۱۷۱-۱۸۰
ارے اے تقی تکتے رہو	۱۷۱
امر تو ٹی میرے یار	۱۷۱
جن کے ہردے گُورو سنت نہیں	۱۷۲
کہرا (چھن چھن سُرت سنوار)	۱۷۲
دِل کا حُجرا صاف کر	۱۷۶
سُن اے تقی نہ جائیو	۱۷۷
ستگُورو مہما اپرہم بندوں ستگُورو سوامی	۱۷۸
کُنڈلیاں	۱۷۹
۱۰۔ چرن داس جی کے شبد	۱۸۱-۱۸۴
شیل کا درنن (اب ہیں گاؤں شیل کو)	۱۸۱
دوہے (ستگُورو کے ڈھنگ جائے گے)	۱۸۳
۱۱۔ دادُو صاحب کے شبد	۱۸۵-۱۸۷
دادُو جانے نہ کوئی	۱۸۵
دادُو دیکھا دیدہ	۱۸۵
دادُو کہت پُکاری	۱۸۵
جانے انترجامی اچرج اکتھ انامی	۱۸۶
دوہے (سائیں ست سنتو کہ دے)	۱۸۶

شبد	صفحہ
۱۲۔ دریا صاحب کا شبد	۱۸۸
دریا دربار کھل گیا اجر کواڑا	۱۸۸
۱۳۔ دھرم داس جی کا شبد	۱۸۹
بھگتی دان گُورو دیجیے	۱۸۹
۱۴۔ دئیا بائی کا شبد	۱۹۰
جگ تج ہر بھج دئیا گہہ	۱۹۰
۱۵۔ روی داس جی کے شبد	۱۹۱-۱۹۷
بن دیکھے اُپجے نہیں آسا	۱۹۱
بڑھے گئے نام سبھ سُنئے	۱۹۱
چت سمرن کرو نین اوتو کنو	۱۹۲
تُجھہ سجھتا کھو نا ہی	۱۹۲
دُربھ جنم پُن پھل پائیو	۱۹۳
ست جُگ ست تیتا جُگ	۱۹۴
سنت تُجھی تن سنگت پران	۱۹۵
کاتو سووے جاگ دِیوانہ	۱۹۵
مرگ مین بھرنگ پتنگ کُنچر	۱۹۶
نام تیرو آرتی مجن مُرارے	۱۹۶
۱۶۔ سُلطان باہُو کے بیت	۱۹۸-۲۱۳
الف اللہ چنبے دی بُوٹی	۱۹۸
۱۷۔ سُور داس جی کے شبد	۲۱۴-۲۱۵
پربھو میرے اَوگُن چت نہ دھرو	۲۱۴
تُم میری راکھو لاج ہری	۲۱۴
کرم گتی ٹاریو ناہیں ٹرے	۲۱۴
مُرلی دُھن گاجا	۲۱۵
موہِم کون کُٹل کھل کامی	۲۱۵
ناتھ موہے اب کی بیر اُبارو	۲۱۵
۱۸۔ سہجو بائی کے شبد	۲۱۶-۲۱۸
اب تُم اپنی اور نہارو	۲۱۶

شبد	صفحہ
دھن وہ نتے دیکھیا سبھی	۲۱۶
ہری کرپا جو ہوئے تو	۲۱۷
۱۹۔ شیخ فرید کے سلوک	۲۱۹-۲۲۹
جت دہاڑے دھن وری	۲۱۹
۲۰۔ میراں بائی کے شبد	۲۳۰-۲۳۲
اب تو نبھایاں بنے گی	۲۳۰
اب مَیں سمرن تہاری جی	۲۳۰
درس بن دُوکھن لاگے نین	۲۳۰
کوئی کہیو رے پربھو آون کی	۲۳۱
موہے لاگی لگن گُورو چرنن کی	۲۳۱
مہارے ستگُورو بیگا آجو جی	۲۳۱
میراں من مانی	۲۳۱
ہے ری میں تو پریم دیوانی	۲۳۲
۲۱۔ نابھا جی کا شبد	۲۳۳
نابھا نچ کھیلا	۲۳۳
۲۲۔ نام دیو جی کے شبد	۲۳۴-۲۳۸
آدی جُگادی جُگو جُگ	۲۳۴
اسو میدھ جگیئے تُلا پُرکھ دانے	۲۳۴
انمڑیا منڈل باجے	۲۳۵
ایک انیک بیاپک پُورک	۲۳۵
جو گُورو دیو تا ملے مُراد	۲۳۶
سپھل جنم موکو گُورو کینا	۲۳۶
صاحب سنکٹے سیوک بھجے	۲۳۷
گھر کی ناری تیاگے اندھا	۲۳۷
مارواڑ جیسے نیر بالہا	۲۳۸

سنت مارگ

فریدا شکر کھنڈ نوات گُڑ ماکھیوں ماجھا دُدھ
سبھے وستُو مِٹھیاں رَب نہ پُجن تُدھ
شلوک بابا فرید

مہاتما کسی قوم کسی مذہب کسی مُلک کسی وقت کے اندر کیوں نہ آئے ہوں ہر ایک مہاتما کا ایک ہی سندیش ہے اور ایک ہی تجربہ ہے۔ کوئی بھی مہاتما دُنیا میں قوم و مذہب بنانے کو نہیں آتا۔ نہ ہی وہ ہم کو ایک دُوسرے سے لڑنا جھگڑنا سکھانے آتے ہیں۔ بلکہ وُہ تو ہمارے اندر اُس مالک کی بھگتی کا شوق و پیار پیدا کرنے کے واسطے اور اِس دیہہ کے بندھنوں سے آزاد کر کے مالک سے مِلانے کو ہی آتے ہیں۔ لیکن ہم دُنیا کے جیو ایسے مالک کے بھگتوں اور پیاروں کے جانے کے بعد باہر مُکھی ہو جاتے ہیں۔ کرم کانڈ میں اُلجھ بیٹھتے ہیں۔ اور اُن مہاتماؤں کے اصلی تجربوں اور اُپدیش کو بالکل بھُول جاتے ہیں۔ اُن کی اصلی تعلیم اور رُوحانیت کو قوموں اور مُلکوں کے چھوٹے چھوٹے دائروں میں بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ایک دُوسرے سے لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ جن مہاتماؤں کی تعلیم کُل عالم کے واسطے ہوتی ہے جس وقت ہم اُن کے اُپدیش کو چھوٹے چھوٹے دائروں میں بند کر کے قوموں اور مذہبوں کی شکل دینے کی کوشش کرتے ہیں، تو اِس سے زیادہ ہم اُن بھگتوں سے اور کیا بے اِنصافی کر سکتے ہیں۔ اگر ہم نِپکش ہو کر کسی بھی مہاتما کے تجربے کی تحقیقات کرنے کی کوشش کریں تو یہی سمجھ آتی ہے کہ ہر مہاتما کا ایک ہی اُپدیش ہے۔

سب سے پہلے مہاتما سمجھاتے ہیں۔ کہ جو کچھ بھی دُنیا کی رچنا نظر آ رہی ہے، دُنیا کو ہم چلتی پھرتی دیکھتے ہیں یہ سب اپنے آپ ہی پیدا نہیں ہوئی۔ اِس کی رچنا کرنے والا کوئی نہ کوئی ضرور ہے۔ وُہ کون ہے؟ وُہ ایک پرماتما ہے۔ جس مالک کے ہم نے ہزاروں اور لاکھوں ہی نام اپنے پریم پیار میں آ کر رکھے ہوئے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی آنکھوں سے نظر آ رہا ہے، اِس سب کی رچنا اُس ایک پرماتما نے کی ہے۔ اور ہماری آتما اُس پرماتما کی ایک انش ہے۔ ہم اُس ایک ست نام کے سمندر کے قطرے ہیں۔ اُس ایک ہی سُورج کی کرنیں ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔

کہو کبیر ایہہ رام کی انس
جس کاغذ پر مٹے نہ مَس

تُلسی صاحب مہاراج فرماتے ہیں۔

چوتھے محل پُرکھ اِک سُوامی ـــ جیو انس وُہ انتر یامی

گوسائیں تُلسی داس جی راماین میں فرماتے ہیں۔

ایشور انش جیو اوناشی
چیتن امل سہج سُکھ راسی

یہ جو آتما ہے، اُس ایک رام یا پرماتما کی انش ہے۔ گورُو نانک صاحب بھی یہی اُپدیش کرتے ہیں۔

آتم میں رام رام میں آتم
چینہس گور بِچارا

کہ آتما کے اندر وُہ پرماتما ہے اور پرماتما کے اندر وُہ آتما ہے۔ مثال کے طور پر دیکھئے۔ ایک بڑ کا درخت کتنا بڑا ہوتا ہے۔ لیکن اُس کا بیج کتنا چھوٹا سا ہوتا ہے۔ اگر کوئی ہمیں سمجھائے کہ اِس چھوٹے سے بڑ کے بیج کے اندر اِتنا بڑا بڑ کا درخت ہے تو آسانی سے ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ لیکن جس وقت اُسی بیج کو ہم زمین کے اندر بوتے ہیں، وُہ چھوٹا سا پودا بن کر پرورش پا کر کتنا بڑا بڑ کا درخت ہو جاتا ہے۔ پھر ہم کو پتہ لگتا ہے کہ اُس چھوٹے سے بیج میں اِتنا بڑا بڑ کا درخت ہے اور اُسی درخت کے اندر بڑ کا چھوٹا سا بیج ہے۔ اِس طرح گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جس وقت گورمکھوں کے اُپدیش پر چل کر ہم اپنے اندر ریسرچ کریں گے، پھر ہم کو پتہ لگ جائے گا کہ پرماتما کے اندر ہماری آتما ہے اور جس پرماتما کی ہم کو کھوج ہے، وُہ ہماری آتما کے اندر ہے۔ اِس واسطے ہماری آتما اُس پرماتما کی انش ہے۔

کرم فلاسفی:- ہم اُس مالک سے بچھڑ کر اِس مایا کے جال میں اُلجھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور اِس جگہ آ کر ہماری آتما نے من کا ساتھ لے لیا ہے۔ ہمارا من اِندریوں کے بھوگوں نوشے کاروں شرابوں کبابوں، دُنیا کے دھندوں کا عاشق ہے۔ اور جو جو من کرم کرتا ہے، اُس کا نتیجہ ساتھ ساتھ آتما کو بھی بھُگتنا پڑتا ہے، چونکہ رُوح اور من کی گانٹھ بندھی ہوئی ہے۔ اِس دُنیا کو رِشیوں مُنیوں نے کرم بھُومی کہا ہے۔ محمد صاحب نے اِسے آخرت کی کھیتی کہہ کر یاد فرمایا ہے۔ اُن کا قول ہے۔ "الدُنیا مزرعۃ الآخرت"، گوسائیں تُلسی داس جی راماین میں کہتے ہیں۔

کرم پردھان وِشو رچ راکھا
جو جس کین تاس پھل چاکھا

گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

دَدے دوش نہ دیؤ کسے۔ دوش کرماں آپنیاں
جو مَیں کیا سو مَیں پایا۔ دوس نہ دیجے اور جناں

گورُو ارجن دیو جی اِس کو "کرماں سندڑا کھیت" کہہ کر بیان کرتے ہیں۔ اِس دُنیا میں آ کر ہم جو جو کرم کرتے ہیں، اچھے ہیں یا بُرے ہیں، اِن سب کا ہی نتیجہ ہمیشہ یہاں آ کر ہمیں بھُگتنا پڑتا ہے اِسی طرح حضرت عیسیٰ نے

سمجھایا ہے۔

"مُنشیہ جو کچھ بوتا ہے، وہی کاٹے گا" (گلیتوں ۶:۷)

کھیت کے اندر اگر ہم مرچیں بوتے ہیں، تو مرچوں کی ہی فصل اکٹھی کرنے کو جاویں گے۔ اگر کوئی آم کا پودا لگاتا ہے، وُہ آم کے ہی پھل کھانے کا حقدار ہوتا ہے۔ کرم خواہ نیک ہوں یا بُرے ہوں، ہر ایک کا نتیجہ بھگتنے کے لئے شریر کے بندھن میں آنا پڑتا ہے۔ اگر نیک کرم کرتے ہیں تو سیٹھ ساہوکار بن کے آجائیں گے، 'سی کلاس' کے قیدی ہونے کی بجائے 'اے کلاس' حاصل کریں گے جھونپڑی سے بستر اُٹھا کر محل میں جا بچھائیں گے، لوہے کی زنجیریں اُتر جائیں گی اور سونے کے بندھن چڑھ جائیں گے۔ زیادہ سے زیادہ ہم سورگ یا بیکنٹھ تک چلے جاتے ہیں۔ وُہ بھی بھوگ جُونیاں ہیں۔ اُس کے بعد پھر ہم کو اسی چوراسی کے جیل خانے میں آنا پڑتا ہے۔ اور اگر بُرے کرم کرتے ہیں، پھر تو نرک اور چوراسی ہمیشہ تیار ہی رہتے ہیں۔ سوامی جی سمجھاتے ہیں۔

"کرم جو جو کریں گا تُو ۔ وُہی پھر بھوگنا بھرنا"

سہجو بائی جی کہتی ہیں۔

پشو پنچھی، نر، سُر، اسُر، جلچر، کیٹ، پتنگ
سب ہی آتپتی کرم کی، سہجو نانا رنگ

کیا راجہ کیا پرجا، کیا امیر کیا غریب، کیا عورت کیا آدمی، ہم سب دُنیا کے جیو اِس کرموں کے جال میں پھنسے بیٹھے ہیں۔ اور اِن کرموں کے کارن جس جامے میں بھی جاکر جنم لینا پڑتا ہے وہاں دُکھ ہی دُکھ، مُصیبتیں ہی مُصیبتیں اُس جامے میں بیٹھ کر سہنی پڑتی ہیں۔ اُس مالک سے بچھڑ کر کسی بھی جامے میں ہم کبھی سُکھ و شانتی حاصل نہیں کر سکتے۔ کسی بھی جامے کو لے کر تُم پرکھ کر کے دیکھو کہ کس جامے میں جاکر سُکھ مل سکتا ہے۔ ہر روز اِنسان کی خوراک کے واسطے ہزارہا قسم کے جانور ذبح کئے جاتے ہیں۔ کس طرح اُن کے گلوں پر چھریاں چل رہی ہیں۔ کیا ہم ایسے مُرغی، بھیڑ، یا بکری کے جامے میں جاکر سُکھ حاصل کر سکتے ہیں؟ ہم کبھی یہ خیال ہی نہیں کرتے کہ اگر ہم کو اپنے کرموں کے کارن اُن جاموں میں جانا پڑ جائے اور ہماری گردن اُن کے نیچے ہو اور اُن کے ہاتھ میں چھریاں اور کلہاڑیاں ہوں تو ہم کیا محسوس کریں گے۔ کئی دفعہ جس وقت ڈاکٹر ٹیکہ لگانے کی خاطر ایک پتلی سی سُوئی گرم کرتا ہے تو کئی لوگوں کا ڈر سے شریر کا پلنا شروع کر دیتا ہے۔ حالانکہ وُہ ہمارے فائدے کے واسطے ہی ہوتا ہے اُونٹ کے جامے کی حالت دیکھو۔ کس طرح اُس پر بوجھ لدا ہُوا ہے۔ اور کس طرح آگے سے کھینچا جا رہا ہے۔ ٹانگے کے گھوڑے کی حالت ہم عام دیکھتے ہیں کہ کتنی سواریاں اُس پر سوار ہیں اور کس طرح اُس کو چابک دھڑا دھڑ پڑ رہے ہیں۔ بَیل کے جامے کے متعلق سوچ لو۔ اُس کو سارا دن زمیندار ہل میں جوتتا ہے۔ اگر وُہ تھک کر گر بھی جاتا ہے تو پھر بھی

لوہے کی آر مار کر اُسی طرح ہل میں چلائے رکھتے ہیں۔ غرضیکہ کسی بھی جامے کو لے کر پرکھ کرو۔ ہر جامے میں دُکھ ہی دُکھ، مُصیبتیں ہی مُصیبتیں نظر آتی ہیں۔ نچلے جاموں کی حالت کیا سوچنی ہے، اِنسان کے جامے کے متعلق اچھی طرح سوچ کر دیکھ لو۔ کتنے دُکھ اور مُصیبتیں ہر روز اُٹھانی پڑتی ہیں، حالانکہ اِس جامے کو ہم سرِشٹی کا سِرمَور بھی کہتے ہیں، رِشی مُنی اِس کو نر نارائنی دیہہ کہہ کر سمجھاتے ہیں، مُسلمان فقیر اِس کو اشرفُ المخلُوقات کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ اور اِنسان اپنے آپ کو دیوی دیوتاؤں سے بھی اُوپر سمجھتا ہے، لیکن پھر بھی اِس جامے میں بیٹھ کر کوئی بھی سُکھ و شانتی حاصل نہیں کر سکتا۔ کوئی بیماری کے ہاتھوں اتی دُکھی ہو جاتا ہے، کوئی بے روزگاری سے تنگ آ جاتا ہے۔ کسی کے اولاد پیدا نہیں ہوتی وُہ دن رات تڑپتا ہے۔ کتنوں کو بال بچوں نے دُکھی کر رکھا ہے۔ کسی نے قرضہ دینا ہے، وُہ چنتا اور فکر میں ساری رات سو نہیں سکتا کسی نے قرضہ وصُول کرنا ہے، وُہ سارا دن کچہری میں خراب ہو رہا ہے۔ کنگالوں کی حالت گرمی اور سردی کے موسم میں ہم ہر روز سڑکوں پر دیکھتے ہیں کہ کس طرح پیٹ کی خاطر چلا رہے ہیں۔ اور اسی طرح بیماروں کی چیخیں ہسپتال میں جاکر سُنتے ہیں کہ کس طرح وُہ بیچارے دُکھی ہو رہے ہیں۔ اِسی طرح اگر جیل خانوں میں ملزموں کے حالات سُننے کا موقع ملے تو بڑی دردناک کہانیاں سُننی پڑتی ہیں۔ غرضیکہ دُنیا میں نظر مار کر دیکھیں تو ہر طرف دُکھ ہی دُکھ، مُصیبتیں ہی مُصیبتیں نظر آرہی ہیں۔ کسی وقت ریڈیو چلا کر دیکھ لو، اخبار پڑھنے کا موقع ملے تو اس دُنیا میں کسی نہ کسی قوم یا مذہب یا مُلک کے لڑائی جھگڑے چلتے ہی رہتے ہیں۔ کتنے غریبوں کا خُون ہوتا ہے۔ کس طرح عورتیں بیوہ ہو رہی ہیں اور بچے یتیم بن رہے ہیں۔ جس دُنیا میں یہ حالت ہے کہ روٹی کپڑے کی خاطر دن رات بھٹکتے اور تڑپتے پھرتے ہیں اور موت کا ڈر ہمیشہ لگا رہتا ہے کہ نہ جانے کس وقت اور کس کے ہاتھوں ہمیں موت آ جاوے۔ اس نگری کے اندر ہم سُکھ اور شانتی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ حالت دیکھ کر گورُو نانک صاحب پُکار اُٹھے:۔

نانک دُکھیا سب سنسار

سہجو بائی کہتی ہے۔

"دھن ونتے دُکھیا سبھی نِردھن دُکھ کا رُوپ

تُلسی داس جی رامائن میں کہتے ہیں۔

"سکل جیو جگ دین دُکھاری"

اگر اِنسان کے جامے میں آکر ہم اِس دُنیا میں سُکھ و شانتی حاصل نہیں کر سکتے تو پھر اور کس جامے میں سُکھ و شانتی حاصل کر سکیں گے۔ مہاتما اُپدیش کرتے ہیں۔ کہ اِس دُنیا کے اندر کبھی بھی کسی کو ہمیشہ کے واسطے سُکھ اور شانتی نہیں مل سکتی۔ کیونکہ یہ جو دُنیا ہے، دُکھ اور سُکھ کا گھر ہے، پُن اور پاپ کی نگری ہے۔ ہم اپنے پُن اور پاپ کے کارن اِس دُنیا میں آکر دُکھ اور سُکھ بھگت رہے ہیں۔ اچھی طرح دُنیا میں

کھوج کر کے دیکھ لو۔ کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا، جس کو اس شریر میں بیٹھ کر سُکھ ہی سُکھ ملتے ہوں، کبھی بھی دُکھوں کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔ یا کسی کو دُکھ ہی دُکھ پراپت ہوتے ہوں اور کبھی بھی سُکھ کا سانس نہ آیا ہو۔ تجربے میں آتا ہے کہ اگر دس دن سُکھ کے مِل جاتے ہیں، تو پھر دُکھوں کا مُقابلہ کرنا پڑتا ہے اور اگر دس دن دُکھ کے بھُگت لیتے ہیں تو پھر تھوڑا بہت سُکھ کا سانس آجاتا ہے۔ یہ جتنے بھی ہمیں دُکھ بھُگتنے پڑتے ہیں یہ ہمارے پچھلے جنموں کے کئے ہوئے پاپ ہیں، جن کا نتیجہ اب بھُگت رہے ہیں، جو بھی سُکھ کے سانس آرہے ہیں وُہ ہمارے پچھلے جنموں کے پُنّوں کے کارن ہیں۔ سو پُنّ اور پاپوں کے جوڑ کے کارن ہی ہمیں اِنسان کا جامہ مِلتا ہے، جس کے اندر بیٹھ کر ہم اُن پاپوں اور پُنّوں کا حساب دے رہے ہیں۔ اگر صِرف ہمارے پُنّ ہوتے تو ہم سورگوں کے اندر پہنچ جاتے۔ اور اگر صِرف پاپ ہوتے، تو ہم نرکوں میں سزا بھُگتتے ہوتے۔ کسی کے زیادہ پُنّ ہیں تو وُہ زیادہ سُکھی نظر آتا ہے۔ تھوڑے پاپ ہیں تو وُہ کم دُکھی نظر آتا ہے۔ کسی کا پاپوں کا بوجھ زیادہ ہو جاتا ہے، اَور پُنّوں کا کم ہے۔ تو وُہ زیادہ دُکھی ہے اَور کم سُکھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِس دُنیا کے اندر امیری وغریبی ہے، بیماری و تندرستی ہے اَور اِتنی اُونچ و نیچ نظر آتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک جیو کے اپنے اپنے کرم ہیں، جن کا نتیجہ وُہ یہاں آکر بھُگت رہا ہے۔

یہ دُنیا آج تک نہ کبھی سورگ کی نگری بنی ہے، اور نہ کبھی بن سکتی ہے۔ جس وقت ہم ہسٹری پڑھتے ہیں تو پتہ لگتا ہے کہ دُنیا میں لڑائی جھگڑے، سُکھ دُکھ، امیری غریبی ہمیشہ سے چلی آرہی ہے۔ اِس دُنیا میں باوجُود بڑی چوٹی کے مہاتماؤں کے آنے کے یا بڑے بڑے سوشل ریفارمر پیدا ہونے کے اِس کی حالت پہلے سے زیادہ بہتر نہیں ہو گئی، اور نہ ہی کبھی ہو سکتی ہے کیونکہ سنتوں مہاتماؤں کا مشن اِس دُنیا کو سورگ یا سُکھ کی نگری بنانے کا نہیں ہے بلکہ وُہ تو ہم کو ایسا طریقہ اور سادھن بتلاتے ہیں کہ جس راستے پر چل کر ہم ہمیشہ کے واسطے اِس دیہہ کے بندھنوں سے آزاد ہو جائیں اور پھر دُنیا میں ہی نہ آئیں۔ دُنیا کے کانٹے اکٹھے کرنے میں آج تک کسی نے کامیابی حاصل نہیں کی۔ اور نہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے پاؤں میں مضبُوط جوتے پہن لیں گے تو وہ کانٹے اپنا اثر نہیں کر سکتے۔ دُنیا کی سمیائیں نہ آج تک کسی نے حل کی ہیں نہ کوئی اُن کو ہمیشہ کے واسطے حل کر سکتا ہے۔ لیکن مہاتماؤں کے اُپدیش پر چل کر ہم اپنا خیال اِتنا اُونچا لے جا سکتے ہیں کہ دُنیا کے دُکھ سُکھ کی سمیائیں ہمارے اُوپر اثر ہی نہیں کرتیں۔ کرائسٹ نے بائیبل میں ذِکر کیا ہے۔

"میں تو آیا ہُوں کہ بیٹے کو اُس کے پتا سے، اور بیٹی کو اُس کی ماں سے، اور بہو کو اُس کی ساس سے الگ کر دُوں۔" (متی ۱۰ : ۳۴ و ۳۵)

یعنی میں اِس دُنیا کو سُکھ اور شانتی کی نگری بنانے نہیں آیا بلکہ جیووں کو یہاں سے آزاد کرنے آیا ہُوں۔ ماں باپ، بیٹے بیٹیوں، وغیرہ کے آپس کے موہ کے بندھن کاٹنے آیا ہُوں۔ ایک دوسرے

کے لگاؤ و موہ پیار کی زنجیروں کو کاٹ کر اُن کو آزاد کرنے آیا ہُوں۔

بے شک دُنیا میں پرُاپکاریوں اور سوشل ریفارمروں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اِس دُنیا نے بہت نیک پُرش اَور بہت رحم دِل لوگ پیدا کئے ہیں۔ لیکن سنتوں، مہاتماؤں کا جو اِس دُنیا پر پرُاپکار ہے، وُہ پرُاپکار کسی اَور کا نہیں ہو سکتا۔ ایک چھوٹی سی مِثال کے ذریعہ سمجھایا جا سکتا ہے کہ ایک جیل خانے کے اندر بہت سے قیدی ہیں۔ ایک پرُاپکاری دیکھتا ہے کہ گرمی کا موسم ہے اَور اُن قیدیوں کو ٹھنڈا پانی پینے کو نہیں مِلتا۔ وُہ اُن پر ترس کھا کر برف ڈالکر شربت وغیرہ پلانے شروع کر دیتا ہے۔ گویا اُس نے اُن قیدیوں پر بہت اچھا پرُاپکار کیا۔ دُوسرا پرُاپکاری محسُوس کرتا ہے کہ قیدیوں کو اچھا کھانا کھانے کے لئے نہیں مِلتا۔ وُہ اُن پر ترس کھا کر اُنکو اچھے اچھے لذیذ کھانے اور مٹھائیاں وغیرہ بنوا کر کھلانا شروع کر دیتا ہے۔ جس سے قیدی اور خُوش ہو جاتے ہیں۔ اُس نے بھی قیدیوں پر اچھا پرُاپکار کیا۔ تیسرا پرُاپکاری دیکھتا ہے کہ سخت سردی کا موسم ہے۔ اُن قیدیوں کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کوئی خاص کپڑا نہیں ہے۔ اُس نے بہت سا رُوپیہ خرچ کر کے اُن کو سردی سے بچنے کے لئے گرم کپڑے بنوا دیئے۔ اِس پرُاپکاری نے شاید پہلے پرُاپکاریوں سے زیادہ اچھا پرُاپکار کیا۔ پرُاپکاری سارے ہی قیدیوں پر ترس کھا کر پرُاپکار کر رہے ہیں۔ جس سے قیدیوں کی حالت پہلے سے زیادہ بہتر ہو رہی ہے۔ "سی کلاس" سے "اے کلاس" کے قیدی تو بن گئے اَور اُن کو جیل خانے میں زیادہ آسائش و آرام بھی مُہیا ہو گئے۔ لیکن باوجُود اُن پرُاپکاریوں کے وہ سارے کے سارے جیل خانے میں ہی قید رہے۔ چوتھا پرُاپکاری جس کے پاس جیل خانے کی چابی تھی، اُس نے قیدیوں پر ترس کھا کر جیل خانے کا دروازہ ہی کھول دیا اور اُن کو ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا۔ اگر سب سے اُونچا پرُاپکار ہے تو اُس جیلخانے کی چابی والے کا ہے۔

سنت مہاتما اِس چوراسی کے جیل خانے کی چابی لے کر اِس دُنیا میں آتے ہیں۔ اور ہمارے اندر مالک کے مِلنے کا شوق و پیار پیدا کر کے ہمیں راستہ و طریقہ بتلا کر دھُردھام پہنچا کر ہمیشہ کے واسطے اِس جیل خانے سے آزاد کر دیتے ہیں۔ اِس واسطے سنتوں اور مہاتماؤں کا پرُاپکار کسی بھی سوشل ریفارمر یا پولیٹکل لیڈر کے پرُاپکار سے اُونچا اَور سچا ہے۔

مہاتما ہمیں اُپدیش کرتے ہیں۔ کہ جِتنا عرصہ ہماری آتما واپس جا کر اُس پرماتما سے مِلاپ نہیں کرے گی اُتنا عرصہ ہم شریر کے بندھنوں سے اَور سنسار کے دُکھوں سے چھُٹکارہ نہیں پا سکتے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔

"چل ہنسا ست لوک کو چلئے چھوڑو یہ سنسار ہو"

شوامی جی کا فرمان ہے۔

" دھام اپنے چلو بھائی - پرائے دیش کیوں رہنا "

آتما اور پرماتما۔ ہماری آتما اِستری ہے اور پرماتما اُس کا پتی ہے۔ اور یہ رُوح رُوپی اِستری پرماتما رُوپی پتی کے چرنوں میں جا کر ہی خوشی پراپت کر سکتی ہے اور سوہاگن ہو سکتی ہے۔

گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

" پر پتے سے سدا سوہاگن "

پھر فرماتے ہیں۔

" جتی گھر جاتا آپنا سے سُکھیے بھائی "

جو واپس اپنے اصلی گھر پہنچ جاتے ہیں، وُہ ہمیشہ کے واسطے سُکھ و شانتی حاصل کر لیتے ہیں۔ کٹھ اُپنشد میں نچکیتا کو یم راج نے بھی یہی جواب دیا ہے۔

مولانا رُوم بھی فرماتے ہیں۔

" ایں جہاں زنداں و ما زندانیاں ؛. حفرہ کُن زنداں و خود را وا رہاں "

یعنی یہ جہان قید خانہ ہے، جس میں ہم قید ہیں۔ قید خانہ کی چھت میں سُوراخ کر کے یہاں سے نِکل بھاگو۔

بہت سے مہاتماؤں نے آتما اور پرماتما کے رِشتہ کو اِستری اور پتی کا رِشتہ کہکر سمجھایا ہے۔ کیونکہ اِستری ہمیشہ پتی کے چرنوں میں جا کر سُکھ و شانتی حاصل کر سکتی ہے۔ اگر ایک اِستری اپنے پتی کے چرنوں سے دُور ہو جاتی ہے تو اُس کو جو مرضی ہے دُنیا کی عزت ہم دے دیں۔ کِتنا ہی رُوپیہ پیسہ دے دیں، اُس کے من کو کبھی سُکھ و شانتی نہیں آ سکتی۔ وُہ اپنے پریتم یا پتی کے پیار میں ہی سُکھ و شانتی حاصل کر سکتی ہے۔ چنانچہ کہا ہے کہ۔

" ہرناہ نہ ملیے سا جنے کت پایئے بسرام
جت گھر ہرکنت نہ پرگٹی بھٹھ نگرے گرام
سرب سیگار تنبول رس سن دیہی سب خام "

راما کرشنا مشن والے پرماتما اور آتما کے رِشتہ کو ماں اور بیٹے کے رِشتے سے یاد کرتے ہیں۔ جتنا عرصہ بچہ اپنے آپ کو ماتا کے حوالے رکھتا ہے، اُس کو کوئی بھی فکر نہیں رہتا۔ اِس سے اور زیادہ کوئی خوشی اُس کو محسُوس نہیں ہو سکتی۔ عیسےٰ مسیح نے اِس رِشتہ کو باپ اور بیٹے کے رِشتہ سے یاد کیا ہے۔ کیونکہ جتنا عرصہ لڑکے کے سر پر باپ کا سایہ ہے، اُس کو کوئی غم یا فکر نہیں ہو سکتا۔ غرضیکہ آتما پرماتما کو ہی پا کر سُکھ و شانتی حاصل کر سکتی ہے۔

سنسار کی حالت:- سہجو بائی جو ایک بہت بڑی مشہور مہاتما ہوئی ہیں، کہتی ہیں۔

" دھن ونتے دُکھیا بھی نِردھن دُکھ کا رُوپ ؛. سادھ سُکھی سہجو کہے پایو بھید انُوپ "

ایسے ہی کبیر صاحب فرماتے ہیں کہ راجہ اور پرجا سب دُکھی ہی دُکھی نظر آتے ہیں۔ آپ کا فرمان ہے۔

تن دھر سُکھیا کوئی نہ دیکھا جو دیکھا سو دُکھیا ہو
جوگی دُکھیا جنگم دُکھیا تپسی کو دُکھ دُونا ہو
آسا ترِشنا سب کو ویاپے کوئی محل نہ سُونا ہو
گھاٹے باڑھے سب جگ دُکھیا کیا گرہی بیراگی ہو
شکھدیو اچارج دُکھ کے ڈر سے گربھ سے مایا تیاگی ہو
ساچ کہوں تو کوئی نہ مانے، جھُوٹ کہا نہ جائی ہو
برہما وِشنو مہیشر دُکھیا جن یہ راہ چلائی ہو
اودھو دُکھیا بھُوپت دُکھیا رنک دُکھی بپریتی ہو
کہیں کبیر سکل جگ دُکھیا سنت سُکھی من جیتی ہو

تُلسی صاحب بھی اپنی بانی میں دُنیا کے دُکھوں کے مُتعلق اِس طرح کہتے ہیں۔

کوئی تو تن من دُکھی کوئی نِت اُداس
ایک ایک دُکھ سبن کو سُکھی سنت کا داس

گورُو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

نانک دُکھیا سب سنسار
سو سُکھیا جس نام آدھار

یعنی دُنیا کے سب جیو اپنی اپنی جگہ دُکھ و مُصیبت سے بھرے ہُوئے ہیں۔ اصلی سُکھ و شانتی اُسی کو ہے، جس نے مالک کی بھگتی اور پیار کا آسرا لیا ہُوا ہے۔ ہم دُنیا کے جیو اُس پرماتما کو تو بھُولے بیٹھے ہیں، اُس کی کھوج نہیں کرتے، اُسکی بھگتی کی طرف ہمارا خیال ہی نہیں ہے۔ اور دُنیا کی شکلوں اور پدارتھوں میں سُکھ و شانتی ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر ایک کا تجربہ یہ ہے کہ جتنا ہم اُس پرماتما کو بھُول کر سُکھ و شانتی ڈھُونڈ رہے ہیں، اُتنے ہی دِن رات زیادہ دُکھی ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کیونکہ جن شکلوں اور پدارتھوں میں سُکھ ڈھُونڈ رہے ہیں، وُہ سب چیزیں استھائی اور عارضی ہیں۔ اُن کا سُکھ بھی صِرف استھائی اور عارضی ہی ہو سکتا ہے۔ جتنا عرصہ ہم کو وُہ چیز نہ ملے جو کبھی بھی ناش اور فنا نہ ہو، اُس کو ہم اپنا نہ بنا لیں، ہم کیسے سُکھ و شانتی پا سکتے ہیں۔ کیونکہ جس چیز کے آنے میں خُوشی ہوتی ہے اُسکے جانے میں ویسا ہی دُکھ ہو جاتا ہے۔ اپنی زندگی کی جب جانچ پڑتال کر کے دیکھتے ہیں کہ شادی کے وقت ہمارے من میں کِتنی خُوشی ہوتی ہے، لیکن اگر اُسی ساتھی سے جھگڑا یا مت بھید ہو جاتا ہے تو ہم کِتنے زیادہ دُکھی ہو جاتے ہیں۔ جس اولاد کے پیدا ہونے پر ہم پارٹیاں کرتے ہیں، خُوشیاں مناتے ہیں، اگر

وہی اولاد نافرمانبردار نکل آوے، بیمار ہو جاوے یا پرماتما اُس کو واپس بُلا لیوے تو تُم سوچ لو کہ وہ کتنا دُکھ کا کارن ہمارے لئے بن جاتی ہے۔ پھر ہم دُنیا کی دھن دولت میں سُکھ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تُم سوچو اِس کو کمانے کے لئے کتنے دُکھ و مُصیبتیں سہنی پڑتی ہیں۔ اپنے قیمتی اصُولوں کو بھی قربان کرتے ہیں صحت کا بھی ستیاناس کر لیتے ہیں اور کئی قسم کی مانسک بیماریاں مول لے لیتے ہیں۔ اُس کو کمانے کے لئے کتنی کتنی مُصیبتیں سہنی پڑتی ہیں۔ لیکن باوجود اِس کے پھر اُس کو رکھنے میں کونسی شانتی پراپت ہوتی ہے۔ اگر بنکوں میں رکھتے ہیں تو اُن کے فیل ہونے کا خطرہ ہے کبھی اِنکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس کا ڈر اور چنتا لگی رہتی ہے، کبھی یار دوستوں کے مکرنے کا فکر ہے کہ شاید وہ رُوپیہ لے کر واپس نہ کریں اور جس وقت وہ جاتی ہے۔ اچھی طرح دُکھوں اور مُصیبتوں میں پھنسا کر ہی جاتی ہے۔ کبھی ڈاکٹر کی فیسوں میں ہو کر نکل جاتی ہے، کبھی مقدموں میں اُلجھا کر چلی جاتی ہے۔ کتنے دُکھ اور مُصیبتوں سے کمائی، لیکن پھر بھی سُکھ نہ دیا۔ جو اُس کے جانے پر شریر پر مُصیبتیں بُھگتنی پڑتی ہیں۔ وہ الگ بُھگتنی پڑتی ہیں گورُو نانک صاحب کا واک ہے۔

پاپاں باجھوں ہووے ناہیں ـــ مویاں ساتھ نہ جائی

پھر خیال آتا ہے۔ کہ شاید دُنیا کی عیش و عشرت میں سُکھ ہوں۔ شرابوں کبابوں کی لذتوں میں اُلجھ جاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ہمارے من کو تباہ کر دیتی ہیں۔ اور بیماریوں میں پھنسا دیتی ہیں۔ پھر ہم حکومت کے نشے میں سُکھ ڈھونڈتے ہیں یا سیاسی لیڈر بننے کا شوق ہو جاتا ہے۔ جس وقت لوگ ہمیں عزت، مان بڑائی دیتے ہیں، ہمارے جلُوس نکالتے ہیں، اخباروں میں تعریف کرتے ہیں، ہمارا من پھولا نہیں سماتا۔ لیکن اُن لیڈروں کے حالات بھی روز پڑھتے ہیں راتوں رات تختے پلٹ جاتے ہیں۔ دُوسری پارٹی کا زور پڑ جاتا ہے تو وہ کبھی گولی کا شکار بنا دیتے ہیں، کبھی پھانسی کے تختوں پر چڑھا دیتے ہیں، کبھی جیل خانے میں ڈال دیتے ہیں، کبھی اخباروں میں مٹی پلید کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ جس حکومت کے نشے میں، دُنیا کی مان بڑائی میں سُکھ ڈھونڈنے کی کوشش کی وُہی ہمارے واسطے دُکھ کا کارن بن بیٹھتی ہے۔ گورُو نانک صاحب کا فرمان ہے۔

"سُکھ مانگت دُکھ آگے آوے"

غرضیکہ اِس دُنیا میں ہم کبھی بھی سُکھ و شانتی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ جو بھی تھوڑے بہت سُکھ نظر آ رہے ہیں، عرصہ پا کر دُکھوں میں بدل جاتے ہیں۔ سو مہاتما اپنا تجربہ ہمیں سمجھاتے ہیں۔ کہ جتنا عرصہ ہماری آتما پرماتما سے مِلاپ نہیں کرتی، ہم سُکھ و شانتی حاصل نہیں کر سکتے۔ دُنیا کی دھن دولت اور مُلکوں میں سے بھی ہم اُتنا ہی عرصہ سُکھ و شانتی حاصل کر سکتے ہیں، جتنا عرصہ ہمارا خیال مالک کی بھگتی کی طرف ہے۔ مِثال کے طور پر ایک بچہ اپنے باپ کی اُنگلی پکڑ کر نمائش میں تماشہ دیکھنے جاتا

ہے۔ اُس کو نمائش میں ہر چیز بڑی ہی خوبصورت اور اچھی معلوم دیتی ہے۔ کہیں بجلیاں جل رہی ہیں، کہیں طرح طرح کے کھیل ہو رہے ہیں، کہیں کھلونوں اور مٹھائیوں کی سجی ہوئی دُکانیں ہیں۔ بچہ یہ سمجھتا ہے کہ اُس کو یہ خوشی نمائش کے ساز و سامان سے مِل رہی ہے۔ لیکن اگر غلطی سے، اُس بچے سے اپنے باپ کی اُنگلی چھوٹ جاتی ہے تو وہ چیخیں مارنی شروع کر دیتا ہے اور رونے چلانے لگتا ہے۔ حالانکہ وہی تمام ساز و سامان نمائش کا وہیں کا وہیں ہوتا ہے۔ پھر وہ محسُوس کرتا ہے کہ نمائش میں وہ خوشی اُتنا عرصہ ہی پا سکتا تھا جتنا عرصہ کہ اُس نے اپنے باپ کی اُنگلی پکڑی ہوئی تھی۔ اِسی طرح دُنیا میں بھی ہم سُکھ اور شانتی اُسی وقت تک حاصل کر سکتے ہیں، جتنا عرصہ ہمارا خیال اور لو اُس مالک کی طرف رہتی ہے۔ اِس واسطے مہاتما ہم سب کے اندر مالک سے مِلنے کا پریم پیار پیدا کرتے ہیں۔ گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"ہر کی پُوجا دُلبھ ہے سنتو کہنا کچھُو نہ جائی"

یعنی مالک کی بھگتی کی مہما کبھی بیان ہی نہیں کی جا سکتی۔ ہم سب دُنیا کے جیو کسی نہ کسی کے موہ و پیار میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کسی نہ کسی کی بھگتی اور پُوجا ضرور کرتے ہیں۔ کوئی بیٹے بیٹیوں سے پیار کرتا ہے کوئی قوموں، مذہبوں اور مُلکوں کی بھگتی کر رہا ہے۔ کوئی دھن دولت کی پُوجا کرتا ہے۔ یہ شکلیں اور پدارتھ ہماری بھگتی اور پیار کے قابل نہیں۔ کیونکہ اِن کا پیار و بھگتی ہر ایک کو بار بار دیہہ کے بندھنوں میں کھینچ کر لے آتا ہے۔ مالک کی بھگتی اور پیار ہی ہمیں واپس لے جا کر اُس پرماتما سے مِلاتا ہے۔ اِس واسطے مہاتما سمجھاتے ہیں کہ اُس مالک کی بھگتی کی مہما کبھی بیان ہی نہیں کی جا سکتی۔ اُس کی بھگتی اور پیار کے ذریعہ واپس جا کر ہم مالک ہی بن جاتے ہیں۔ بھیکھا جی فرماتے ہیں۔

"بھیکھا بھُوکھا کو نہیں سب کی گٹھڑی لعل
گرہ کھول نہیں جانتے تس بدھ بھئے کنگال"

پرماتما ایک ہے:- سب مہاتماؤں کا یہی تجربہ ہے، کہ جس مالک کو ہم مِلنا چاہتے ہیں وہ پرماتما ایک ہے۔ یہ نہیں کہ ہندُوؤں کا کوئی اور یا سکھوں اور عیسائیوں کا کوئی اور ہے گورُو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"ایک پتا ایکس کے ہم بالک"

اور

"سبھناں جیاں کا اکو داتا"

اور شیخ سعدی کہتے ہیں۔

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند
چو در آفرینش زیک جوہر اند

یعنی سب اِنسان ایک ہی جوہر سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ایک دُوسرے کے بھائی ہیں۔ جتنے بھی دُنیا

کہ جو ہم دیکھ رہے ہیں، اُن سب کو پیدا کرنے والا ایک ہی پرماتما ہے۔ مسلمان فقیر اُس پرماتما کو ربّ العالمین کہہ کر یاد کرتے ہیں کہ سارے عالم کا ایک ہی رب ہے اور ہمیشہ سے وہی پرماتما چلا آرہا ہے۔ یہ نہیں کہ پہلے کوئی اور پرماتما تھا یا اب کوئی اور پرماتما ہے۔ گورو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"جگ جیون ساچا ایکو داتا"

کہ سارے جگ کو جیون دینے والا ایک ہی داتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ سے ساچا ہے۔ کیا؟ وہ مرنے اور پیدا ہونے کے چکر میں نہیں پھنستا۔ جپ جی صاحب کے شروع ہی میں گورو نانک صاحب بڑی اچھی طرح سے بیان کرتے ہیں۔

"ایکو ست نام کرتا پرکھ"

اور "آد سچ، جگاد سچ، ہے بھی سچ، نانک ہوسی بھی سچ"

کہ تجربے کرتے کرتے مجھے اپنے اندر سے ایک ایسی شکتی ملی ہے جو آد جگاد سے سچ ہی چلی آرہی ہے یعنی جو کبھی ناش یا فنا نہیں ہوتی، وہ ایک پرماتما ہے، جس کے ہزاروں انیکوں ہی نام مہاتماؤں نے اپنے اپنے پیار میں آکر رکھے ہوئے ہیں۔ اُس مالک کے علاوہ وہ جو کچھ بھی ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، اِن سب نے ناش اور فنا ہو جانا ہے۔ کوئی چیز بھی یہاں ستھر (ہمیشہ رہنے والی) نہیں ہے۔ گورو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"ہر بن سب کچھ میلا سنتو"

اور "ستھر نارائن، ستھر گورو، ستھر ساچا ویچار"

اِسی طرح اور جگہ لکھتے ہیں۔

کوڑ راجہ، کوڑ پرجا، کوڑ سب سنسار ۔ کوڑ منڈپ، کوڑ ماڑی، کوڑ بیٹھن ہار
کوڑ سونا، کوڑ روپا، کوڑ پہنن ہار ۔ کوڑ کایا، کوڑ کپڑ، کوڑ روپ اپار
کوڑ میاں کوڑ بی بی کھپ ہوئے خوار ۔ کوڑ کوڑے نیہوں لگا وسریا کرتار
کس نال کیجے دوستی سب جگ چلن ہار

کہ یہ جو ہمارا شریر بھی کوڑ ہے اور اِس کے اندر بیٹھ کر جس دُنیا کو ہم اپنا بنانے کی کوشش کرتے ہیں، جس سے اپنا پیار ڈالے بیٹھے ہیں، یہ بھی کوڑ ہے۔ دُنیا میں کوئی بھی چیز ہماری دوستی و محبت کے قابل نہیں، سوائے اُس پرماتما کے۔ کیونکہ اُس کے علاوہ ہر چیز نے فنا و ناش ہو جانا ہے۔ صرف ایک مالک ہی ہے، جو ہمیشہ ہی رہتا ہے۔

ذات پات:- اُس مالک کی کوئی قوم یا مذہب یا مُلک نہیں ہے۔ نہ ہی اُس مالک کی کوئی ذات پات یا رنگ رُوپ ہے۔ گورو ارجن دیو جی سمجھاتے

ہیں۔

"ورن جات چہن نہیں کوئی"
"سب حکمے سرِسٹ اُپایندا"

کہ جس پرماتما نے اپنے حکم کے ذریعہ اِس سرِشٹی کی رچنا کی ہے اگر اُس کا کوئی رنگ رُوپ ذات پات نہیں ہے تو ہماری آتما کی جو اُس پرماتما کی انش ہے اُس پرماتما سے ہی نکلی ہے اور اُسی کے اندر ہی جا کر سمانا چاہتی ہے، کیسے کوئی ذات پات ہو سکتی ہے۔ کسی بھی مہاتما کی بانی کو اچھی طرح کھوج کر کے دیکھیں تو ہر ایک مہاتما ہمارے خیال کو ذات پات، قوم مذہب و مُلک کے بھن بھید سے اُونچا اُٹھا کر پرماتما کی بھگتی کا شوق و پریم پیار پیدا کرتا ہے۔ جب سمندر کی کوئی ذات پات نہیں ہے تو اُس کے ایک قطرہ کی کیا ذات پات ہو سکتی ہے۔ اگر سُورج کی کوئی قوم یا مذہب نہیں ہے تو ایک معمولی کرن کی کونسی قوم یا مذہب ہو سکتا ہے۔ یہ سب ذات پات کے جھگڑے اِنسان کے خود پیدا کئے ہوئے ہیں۔ پرماتما نے صرف اِنسان پیدا کئے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو ذات پات، قوم و مذہب و مُلکوں کے چھوٹے چھوٹے دائروں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ اور ایک دُوسرے کے بھن بھید میں پھنسے ہوئے ہیں۔ گورو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"جتھے لیکھا منگئے تتھے دیہہ جات نہ جائے"

کہ جس جگہ ہمارے کرموں کا حساب کتاب ہوگا، اُس جگہ نہ تو کسی نے ہماری ذات پات کی بابت پُوچھ کرنی ہے نہ ہی ہمارا شریر وہاں پہنچ سکتا ہے۔ کسی کا شریر اگنی کے سپرد ہو جاتا ہے، کسی کا مٹی کے اندر ہی دوبارہ جاتا ہے۔ اِن ذات پات یا قوموں مذہبوں کا تعلق اِس شریر کے ساتھ ہی رہ جاتا ہے۔ کسی کی ذات پات آخر میں جل جاتی ہیں، کسی کی مٹی کے اندر ہی دبی رہ جاتی ہیں۔ اِسی طرح کبیر صاحب اپنی بانی میں اُپدیش کرتے ہیں۔

"جات پات پُوچھے نہ کوئے
ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے"

کہ ذات پات کسی نے تمہاری نہیں پُوچھنی، جو پرماتما کی بھگتی کرتا ہے، وہ پرماتما کا رُوپ ہو جاتا ہے۔ جس جگہ ہمارے کرموں کا حساب کتاب ہوگا، وہاں کسی نے یہ سوال نہیں پُوچھنا کہ تم ہندو تھے یا عیسائی، ہندوستان سے آئے ہو یا امریکہ یا افریقہ سے آئے ہو۔ اُس جگہ تو ہماری بھگتی بھاؤ، عشق، پریم بھاؤ کی ہی قدر ہوتی ہے۔ اِسی طرح سائیں بُلھے شاہ جو ذات کے سیّد تھے اور مسلمانوں میں ایک لادھڑک مہاتما ہوئے ہیں، اپنے کلام میں تحریر کرتے ہیں۔

"عملاں اُتے ہون نبیڑے، کھڑیاں رہن گیاں ذاتاں"

جو اپنے عملوں اور کرموں پر دھیان دیتے ہیں، وُہی پرماتما کو منظور ہیں۔ جو ذات پات کے غرور میں پھنسے ہیں، اُنکی اُس درگاہ میں کوئی قدر نہیں ہے۔ تُلسی صاحب بھی اپنی بانی میں یہی سمجھاتے ہیں۔

"نیچ نیچ سب تر گئے سنت چرن لولین
جاتی کے ابھمان سے ڈُوبے بہت کُلین"

جو اپنے آپ کو نیچا سمجھتا ہے، جس کے اندر نمرتا اور عاجزی ہے، سنتوں کے چرنوں سے پیار رکھتا ہے، اُن کے اُپدیش پر چلتا ہے، وُہ اِس بھوساگر سے پار ہو جاتا ہے۔ جن کو ذات پات کا ابھمان ہے وُہ اِس بھوساگر میں غوطے کھاتے ہیں۔ قوموں کی قومیں، مذہبوں کے مذہب اِس ذات پات کے ابھمان میں ڈُوبے جا رہے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں۔

"بڑے بڑائی پائے کر رُوم رُوم اہنکار
ستگوُرو کے پرچے بِنا چاروں ورن چمار"

یعنی بڑے لوگ بڑائی پا کر رُوم رُوم میں اہنکار سے بھر جاتے ہیں۔ ستگوُرو کے مِلے بِنا، اُن کی محبّت کے بِنا، چاروں ورن ہی نیچ ہیں۔ پلٹُو صاحب یہی سمجھاتے ہیں۔

"پلٹُو اُونچی ذات کو، جن کوئی کرے اہنکار
صاحب کے دربار میں کیول بھگتی پیار"

کہ مالک کی درگاہ میں کیول بھگتی اور پیار کی ہی قدر ہے۔ بھگتی اور پیار نے ہی ہمیں واپس لیجا کر اُس مالک سے مِلانا ہے۔ کسی کے من میں یہ خیال نہ ہو کہ میں برہمن کے گھر پیدا ہو گیا ہُوں، مجھے ہی پرماتما سے مِلنے کا فخر حاصل ہو سکتا ہے۔ یا مَیں ہندو سے عیسائی بن گیا ہُوں، اب صرف مَیں ہی پرماتما کو مِل سکُوں گا۔ یا کوئی یہ خیال کرے، کہ مَیں ایک نیچی ذات میں جنم لے چکا ہُوں، مَیں شاید اب کبھی بھی پرماتما کی بھگتی نہیں کر سکوں گا۔ گوُرو نانک صاحب نے تو اِن ذاتوں پاتوں کا یہاں تک کھنڈن کیا ہے۔

"بِن نامے سب نیچ ذات ہیں وِشٹا کے کیڑے ہو دیں"

جو مالک کے نام کی کمائی نہیں کرتا، اُس سے زیادہ نیچی ذات والا اور کون ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اُس نے موت کے بعد وِشٹا یا گندگی کے کیڑے بننا ہے۔ پھر فرماتے ہیں۔

جس نام رِدے سو ئی بڈ راجا ۔ جس نام رِدے تس پُورے کاجا
جس نام رِدے سو سب تے اُونچا ۔ نام بِنا بھرم جُونی مُوچا

جس نام رِدے سو جیون مُکتا ۔ جس نام رِدے تس سب ہی جُگتا
پھر کہا ہے۔

"سبد دے سوئی جن اُونچا۔ سچے آپ سما دنیا"

اور

"نانک ہور پاتشاہیاں کُوڑیاں نام رتے پاتشاہ"

جو انسان کا شریر حاصل کر کے اُس مالک کے شبد یا نام کو اپنے من میں بسا لیتا ہے، اُٹھتے بیٹھتے اُس شبد کی کمائی میں لگ جاتا ہے، وہی شخص سب سے اُونچا ہے۔ کیونکہ اُس نے موت کے بعد جا کر سچے پرماتما کے اندر سما جانا ہے۔ اِس واسطے جو مالک کی ذات ہے، قوم ہے، مذہب ہے، مُلک ہے، وہی ہماری آتما کی ذات پات، قوم، مذہب و مُلک ہے۔ اِس واسطے ہر ایک مہاتما ہمارے خیال کو اِن چھوٹے چھوٹے تعصّب کے دائروں سے اُوپر لے جانے کی کوشش کرتا ہے اور ہمارے اندر اُس پرماتما کے سچے نام کی کمائی اور پیار کا شوق پیدا کرتا ہے۔

پرماتما ہمارے اندر ہے۔

پھر ہر ایک مہاتما ہمیں یہ تجربہ سمجھاتا ہے۔ کہ جس پرماتما کو ہم ڈھونڈنا چاہتے ہیں اور جس پرماتما کو مِل کر ہماری آتما ہمیشہ کے واسطے مرنے اور پیدا ہونے کے دُکھوں سے بچ سکتی ہے، وُہ پرماتما کہیں باہر نہیں ہے۔ وُہ پرماتما ہر ایک کے شریر کے اندر بیٹھا ہوا ہے۔ جسکو مِلا اپنے اندر ہی مِلا اور جس کو بھی مِلے گا اپنے اندر سے ہی مِلے گا۔ اِس واسطے اگر کوئی تجربہ گاہ (LABORATORY) ہے۔ جس کے اندر جا کر ہم نے پرماتما کے مِلنے کی کھوج یا 'ریسرچ' کرنی ہے، وُہ کیول ہمارا شریر ہے۔ ہر ایک مہاتما کا یہی اُپدیش ہے۔ گوُرو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

اِس کایا اندر جگ جیون داتا وسے ۔ سبھناں کرے پرت پالا
"سب کچھ گھر میں باہر ناہیں ۔ باہر ڈھونڈیں سو بھرم بھولاہیں"

جس پرماتما نے سارے جگ کو جیون دیا ہے، اِس دُنیا کی رچنا کی ہے، اور جو پرماتما سب کا داتا ہے، سب کی سنبھال و رکھوالی کرتا ہے، وُہ پرماتما اِس شریر کے اندر رہتا ہے۔ آپ پھر سمجھاتے ہیں کہ

"اِس گپھا میں اکھٹ بھنڈارا
جس وِچ وسے ہر الکھ اپارا"

یہ جو ہمارا شریر ہے، یہ صرف آتما کے ہی رہنے کی گپھا نہیں ہے۔ وُہ پرماتما جو کہ الکھ اور اگم ہے، وُہ بھی اِس گپھا یعنی شریر کے اندر ہی ہے۔ پھر اور جگہ لکھتے ہیں۔

"کایا اندر آپے وِتے الکھ نہ لکھیا جائی
من مُکھ مُگدھ بُوجھے ناہیں باہر بھالن جائی"

وُہ پرماتما خود شریر کے اندر بیٹھا ہُوا ہے۔ ہم اُس پرماتما کو باہری آنکھوں کے ذریعہ باہر ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وُہ ہمیں کس طرح نظر آ سکتا ہے! ہم من مُکھ ہیں، مُگدھ ہیں، گنوار ہیں۔ جو چیز ہمارے گھر کے اندر ہے، ہم اُس کو باہر ڈھونڈ رہے ہیں۔ کبیر صاحب کا بھی یہی تجربہ ہے۔

"جیُوں تل میں تیل ہے، جیُوں چقمق میں آگ
ترا پریتم تجھ میں جاگ سکے سو جاگ"

آپ پھر فرماتے ہیں۔

جیوں نینوں میں پُتلی تیوں خالق گھٹ ماہیں
مُورکھ لوگ جانیں نہیں باہر ڈھونڈن جائیں
جا کارن جگ ڈھونڈیا سو تو ہے گھٹ ماہیں
پردہ دِیا بھرم کا تاتے سُوجھے ناہیں

جس طرح تِلوں میں تیل ہے۔ اور پتھر میں آگ ہے، اُسی طرح پرماتما بھی ہمارے شریر کے اندر ہے۔ جس طرح آنکھوں کے اندر پُتلی ہے۔ اُسی طرح اِس دُنیا کو بنانے والا ہمارے شریر کے اندر ہے۔ ہم لوگ مُورکھ ہیں، اندھے ہیں۔ اپنے شریر کے اندر نہیں ڈھونڈتے ہیں۔ اُس کو باہر تلاش کرنے کو کوشش کرتے ہیں۔ جس چیز کی کھوج کے واسطے ہم جنگلوں اور پہاڑوں کے اندر بھٹکتے پھرتے ہیں، مندروں، مسجدوں میں ڈھونڈتے پھرتے ہیں وُہ شریر کے ہی اندر ہے۔ ہمارے اور مالک کے درمیان بھرم کا پردہ ہے۔ اِس واسطے وُہ ہمیں نظر نہیں آتا۔ اِسی طرح جہاتما چرنداس جی کا تجربہ ہے۔

دُودھ مدھیہ جیُوں گھیو ہے، مہندی ماہیں رنگ
جتن بِنا نِکسے نہیں، چرنداس سو ڈھنگ
جو جانے یا بھید کو، اور کرے پردیس
سو اپناشی ہوت ہے، چھُٹے سکل کلیس

اِسی طرح تُلسی صاحب جو کہ یُو۔ پی کے اندر دکھنی بابا کے نام سے بڑے مشہور مہاتما ہُوئے ہیں، اپنی بانی میں ذکر کرتے ہیں۔

"کیوں بھٹکتا پھر رہا تو اے تلاشِ یار میں
راستہ شہ رگ میں ہے دِل بر پہ جانے کے لیے"

کہ کیوں اُس پرماتما کی کھوج میں باہر بھٹکتے پھر رہے ہو۔ پرماتما ہر ایک شریر کے اندر ہے اور اُس تک پہنچنے کا راستہ بھی پرماتما نے ہر ایک کے اندر ہی رکھا ہے۔ عیسےٰ مسیح نے بھی بائیبل کے اندر یہی سمجھایا ہے۔

"پرمیشور کا راجیہ تُمہارے بیچ میں ہے" (لُوقا ۱۷: ۲۱)

پلٹُو صاحب کا بھی یہی تجربہ ہے۔

"صاحب صاحب کیا کرے صاحب تیرے پاس"

کہ وُہ پرماتما تو چوبیس گھنٹے ہمارے ساتھ ساتھ پھرتا ہے، تُم کس کو دِن رات ڈھونڈتے پھرتے ہو۔ یعنی وُہ پرماتما ہر ایک کے شریر کے اندر ہے۔

گورُو امرداس جی فرماتے ہیں۔

"سدا حضُور دُور نہ دیکھو رچنا جِن رچائی"

اِسی طرح دادُو صاحب فرماتے ہیں۔

"دادُو جیو نہ جانے رام کو رام جیو کے پاس
گورُو کے شبد وُہ باہرا، تاتے پھرے اُداس
دُور کہے تے دُور ہے، رام رہیا بھر پُور
نینہوں بن سُوجھے نہیں، تاتے اوے کت دُور
کوئی دوڑے دوارکا، کوئی کاشی جائیں
کوئی متھرا کو چلے، صاحب گھٹ ہی ماہیں
سب گھٹ ماہیں رم رہیا برلا بُوجھے کوئے
سوئی بُوجھے رام کو، جو رام سنیہی ہوئے

کہ جس پرماتما نے دُنیا کی رچنا کی ہے، وُہ چوبیس گھنٹے تُمہارے ساتھ ساتھ ہے۔ لیکن ہم دُنیا کے جیو شریر اور دیہہ کے اندر جا کر کبھی پرماتما کی کھوج کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہمیشہ اُس کو یا تو جنگلوں و پہاڑوں کے اندر ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں یا گرنتھوں پوتھیوں میں سے پانا چاہتے ہیں، یا سمجھتے ہیں کہ وُہ گوردواروں، مندروں، مسجدوں یا گرجوں میں ہی مِل سکتا ہے۔ کبھی خیال آتا ہے کہ وُہ کہیں آسمانوں کے پیچھے چھُپا بیٹھا ہے۔ لیکن جس جگہ وُہ پرماتما ہے اُس جگہ تلاش نہیں کرتے۔ گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"گورمُکھ ہوئے سو کایا کھوجے
ہور سب بھرم بھُلائیں"

کہ جو مالک کے اصلی بھگت و پیارے ہیں، جن کو کسی سنت مہاتما کی صحبت مل چکی ہے، وہ پرماتما کو شریر اور دیہہ کے اندر ڈھونڈتے ہیں۔ باقی سب دُنیا کے جیو بھرموں میں پھنس کر یہیں بھولے پھرتے ہیں۔ سائیں بُلھے شاہ کہتا ہے۔

"بُلھا شوہ اساں تھیں وکھ نہیں۔ بِن شوہ تھیں دُوجا لکھ نہیں
پر ویکھن والی اکھ نہیں۔ تائیں جان جُدائیاں سہندی ہے"

کبیر صاحب نے تو بڑے زوردار لفظوں میں ہمارے خیال کو اِس وہم و بھرم سے نکالنے کی کوشش کی ہے۔ آپ سمجھاتے ہیں۔

"کنکر پتھر جوڑ کر، مسجد لئی چنائے
تاں چڑھ مُلّا بانگ دے کیا بہرہ بھیا خُدائے
مُلّا چڑھ کلکاریا، الکھ نہ بہرہ ہوئے
جس کارن تو بانگ دئے سو دِل ہی اندر جوئے
تُرک مسیتے ہندو دیہرے، آپ آپ کو دھائے
الکھ پُرش گھٹ بھیترے، تا کا دوار نہ پائے"

پتھر اور اینٹیں اکٹھی کر کے ہم مسجد یا مالک کے رہنے کی جگہ بنا لیتے ہیں۔ اور اُن کے اُوپر چڑھ کر مولوی اُونچی اُونچی بانگ دے کر پرماتما کو پُکارتا ہے، جیسے کہ پرماتما بہرہ ہے اور ہماری آواز اُس تک نہیں پہنچ سکتی۔ آپ سمجھاتے ہیں "کہ اے مُلّا! وہ خُدا بہرہ نہیں ہے۔ اِتنا چلّانے کی کیا ضرورت ہے۔ جس خُدا کے واسطے تو اِتنا زور زور سے چلّا رہا ہے۔ وہ تو تیرے اندر ہی موجود ہے۔ مسلمان اُس خُدا کو مسجد کے اندر ڈھونڈ رہے ہیں۔ ہندو مندروں میں اُس پرماتما کی تلاش کر رہے ہیں۔ سِکھ اور عیسائی گوردواروں اور گرجوں کے اندر جا کر کھوج رہے ہیں۔ لیکن وہ الکھ پُرش تو اُن کے شریر کے اندر ہی ہے اور اندر ہی ملے گا۔ اِسی طرح تلسی صاحب سمجھاتے ہیں۔

"نقلی مندر مسجدوں میں جائے صد افسوس ہے
قُدرتی مسجد کا ساکن دُکھ اُٹھانے کے لئے"

سائیں بُلھے شاہ کیا آزادی سے کہتے ہیں۔

"بھٹھ نمازاں تے چکڑ روزے کلمے تے پھِر گئی سیاہی
بُلھے لوں شوہ اندروں ملیا، بھُلی پھِرے لوکائی"

پھر فرمایا ہے۔

"بید قُرآن پڑھ پڑھ تھکے سجدے کردیاں گھِس گئے متھے
نہ رب تیرتھ نہ رب مکے جس پایا تس دِل وچ یار"

جو ہم نے پرماتما کے رہنے کی جگہ بنائی ہے، کتنا افسوس ہے کہ ہم اُن جگہوں پر جا کر دن رات اُس پرماتما کی کھوج کر رہے ہیں اور جس مسجد اور شریر کے اندر وہ پرماتما خود بیٹھا ہُوا ہے وہ شریر اُس مالک کی یاد میں دن رات دُکھ اُٹھا رہا ہے۔ اگر کوئی سچ سے سچا گوردوارہ، مندر، مسجد یا گرجا ہے تو وہ کیول ہمارا اپنا شریر ہے۔ یہ جگہ پرماتما نے اپنے رہنے کے لئے خود بنائی ہے اور اِس کے اندر وہ خود ہی بیٹھا ہُوا ہے۔ کبیر صاحب کا فرمان ہے۔

"سب گھٹ پُورن پُور رہیا ہے، آد پُرش نِربانی"

سینٹ پال نے بھی اِس شریر کو جیوت پرماتما کا مندر کہہ کر بیان کیا ہے۔ یعنی وہ مندر جس کے اندر زندہ خُدا رہتا ہے۔ رِشی مُنیوں نے اِس شریر کو نر نارائنی دیہہ کہہ کر سمجھایا ہے۔ وہ دیہہ جو پرماتما نے خُود پیدا کی ہے اور جس کے اندر وہ پرماتما خُود بیٹھا ہُوا ہے اور جس دیہہ کے اندر ہی ہماری آتما کو پرماتما ہونے کا فخر حاصل ہو سکتا ہے۔ یہی گورو امرداس صاحب سمجھاتے ہیں۔

"ہر مندر ایہہ شریر ہے گیان رتن پرگٹ ہوئے"

کہ یہ ہمارا شریر ہی مالک کے رہنے کا اصلی ہری مندر ہے اور اُس مالک کا اصلی گیان اسی شریر کے ماسِل ہو سکتا ہے۔ ذرا غور کر کے دیکھو کہ جو جگہ ہم نے خُود اُس پرماتما کے رہنے کے لئے بنائی ہوئی ہیں۔ مثلاً مسجد، مندر، گوردوارہ، گرجا وغیرہ اُن کے اندر جا کر پرماتما کی کھوج کر رہے ہیں، بہ نسبت اُس جگہ کے جو پرماتما نے خود اپنے رہنے کے واسطے بنائی ہے اور جس کے اندر پرماتما خُود بیٹھا ہُوا ہے۔ ہم اپنے اُن دھارمک ستھانوں کو کتنا صاف سُتھرا رکھتے ہیں۔ ذرا گندگی وہاں نہیں رہنے دیتے، دھُوپ وغیرہ جلاتے ہیں۔ اُس جگہ کوئی بُرا کرم یا فعل نہیں کرتے، کسی کو کوئی نامناسب لفظ تک نہیں کہتے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مالک کے رہنے کی جگہ ہے۔ اِن جگہوں کی پوترتا قائم رکھنی چاہیئے۔ لیکن جو جگہ مالک نے خُود اپنے رہنے کے لئے بنائی ہے۔ اور جس کے اندر وہ پرماتما خُود بیٹھا ہُوا ہے یعنی ہمارا شریر، اُس کو کس طرح دن رات گندگی سے بھر رہے ہیں۔ کبھی مانس اور شراب اُس کے اندر ڈالتے ہیں، کبھی اُس کے اندر بیٹھ کر بُرے بُرے خیالات اُٹھاتے ہیں اور کھوٹے پاپ و کرم کرتے ہیں۔ اپنی بنائی ہوئی چیز کی تو قدر کرتے ہیں۔ جو مالک نے خُود اپنے رہنے کے لئے جگہ بنائی ہے، اُس کی قدر نہیں کرتے اور کئی دفعہ تو تاریخ پڑھ کر بڑی شرم بھی محسُوس ہوتی ہے کہ اگر ہمارے بنائے ہوئے کسی مندر، مسجد، گوردوارہ یا گرجا وغیرہ کی غلطی سے کسی دیوار میں ایک شگاف (CRACK) بھی آجاتی ہے تو ہم اُس پرماتما کے بنائے ہوئے ہر مندروں کو ہزاروں کی تعداد میں گرانے جاتے ہیں۔

"ہندو کہت ہے رام ہمارا مسلمان رحمانا
آپس میں دوؤ لڑے مرت ہیں دُبدھا میں لپٹانا" (کبیر صاحب)

تاریخ بتلاتی ہے کہ کتنے جنگ وجدل ہُوئے۔ کتنا خُون خرابہ ہُوا۔ کتنے بچّے یتیم ہُوئے، کتنی عورتیں بیوہ ہُوئیں۔ اور پھر ہم فخر محسُوس کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو مذہب کے رکھوالے خیال کرتے ہیں اور شہیدانِ مِلّت کہلواتے ہیں۔ اگر ایک دُوسرے کے قتل اور خلقِ خُدا کا خُون بہانے سے ہی پرماتما مِل سکتا ہو تو اس سے زیادہ سستا سودا اور آسان طریقہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ ہمارا خیال غلط ہے۔ جن کا پرماتما سے پیار ہے وُہ پرماتما کی خلقت اور اُس کی مخلوق سے بھی پیار کرتے ہیں۔ جب ایک ہی پرماتما ہے، اور اُس پرماتما نے ہی سب کو پَیدا کیا ہے اور ہر ایک کے اندر وُہ خود ہی بیٹھا ہے، اور ہر ایک نے اپنے اندر ہی اُس پرماتما کی کھوج کرنی ہے، تو اگر پھر بھی کوئی کِسی سے نفرت کرتا ہے تو وُہ پرماتما سے نفرت کرتا ہے۔ اگر ایک قوم دوسری قوم کو بُرا بھلا کہتی ہے، اور ایک مذہب دُوسرے مذہب والوں کے خُون کا پیاسا ہے، تو میرا اپنا خیال ہے کہ اُس قوم اور مذہب کے اندر ابھی تک مالک سے مِلنے کا شوق و پیار ہی پَیدا نہیں ہُوا۔ کیونکہ جِسکا اُس پرماتما سے پیار ہے، وُہ پرماتما کی خِلقت اور مخلُوق سے بھی ضرُور پیار کرے گا۔ اگر ہم کِسی سے نفرت کرتے ہیں تو ہم اُس پرماتما سے ہی نفرت کر رہے ہیں جو اُس کے اندر بیٹھا ہُوا ہے اور جس نے اُس کو پَیدا کیا ہے۔ گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"جیا جنت سب تیندے سبھناں کا سوئی
مندا کِس نُوں آکھئے جے دُوجا ہوئی"

کہ اے پرماتما! سب دُنیا کے جیو تیرے اپنے پیدا کئے ہُوئے ہیں اور تُو خود ہی ہر ایک کے اندر بیٹھا ہُوا ہے۔ نیچا اور بُرا تو مَیں اُس کو کہوں جو اُن کے اندر کوئی اَور پرماتما ہو یا اُن کو کسی اَور نے پَیدا کیا ہو۔ یہی ہم کو کبیر صاحب اُپدیش کرتے ہیں۔

"اوّل اللہ نُور اُپایا، قُدرت کے سب بندے
ایک نُور تے سب جگ اُپجیا کون بھلے کو مندے"

اِسی طرح عیسیٰ مسیح نے بھی بائیبل کے اندر سمجھایا ہے۔

"سچی جیوتی جو ہر ایک منُشیہ کو پرکاشت کرتی ہے جگت میں آنیوالی تھی۔"
(یوحنا ۱ : ۹)

کہ اُس پرماتما کا نُور اور پرکاش ہر ایک کے اندر ہے، نہ کوئی بُرا ہے، نہ کوئی اچھا ہے، سب اپنے اپنے کرموں کے بموجب اپنا اپنا حساب دے رہے ہیں۔ اِس واسطے مہاتما سمجھاتے ہیں کہ اُس

پرماتما کی کھوج اور تلاش باہر نہیں کرنی چاہیئے۔ اپنے شریر اور دیہہ کے اندر ہی کھوج کرنی چاہیئے۔

خودی کی رُکاوٹ۔ اب قُدرتاً من میں یہ خیال آتا ہے کہ اگر پرماتما ہر ایک کے اندر ہے تو ہم کو اپنے اندر نظر کیوں نہیں آتا۔ ہمارے اندر کِس چیز کی رُکاوٹ ہے۔ وُہ رُکاوٹ ہمارے اندر سے کِس طرح دُور ہو سکتی ہے۔ گورُو ارجن دیو جی لکھتے ہیں۔

"ایکا سنگت اِکت گریہہ بستے مِل بات نہ کرتے بھائی
انتر الکھ نہ جائے لکھیا وِچ پردہ ہَومے پائی"

کہ دونوں اِکٹھے ہی رہتے ہیں، اور ایک ہی گھر میں دونوں کا نِواس ہے۔ لیکن آپس میں مِلاپ نہیں ہے۔ آتما بھی شریر کے اندر ہے، پرماتما بھی اِس شریر کے اندر ہے۔ لیکن نہ کبھی آتما نے پرماتما کو دیکھا، نہ کبھی آتما سُہاگن ہوئی۔ پھر خود ہی جواب دیتے ہیں کہ پرماتما ضرور ہمارے شریر کے اندر ہے، لیکن ہمارے اور مالک کے درمیان ہَومَیں کی بڑی زبردست رُکاوٹ ہے گورُو نانک صاحب کا واک ہے۔

"ہَوں وِچ آیا، ہَوں وِچ گیا، ہَوں وِچ جمیا، ہَوں وِچ مُوا
ہَوں وِچ دِتا، ہَوں وِچ لیا، ہَوں وِچ کھٹیا، ہَوں وِچ گیا،
ہَوں وِچ سچیار کُوڑیار، ہَوں وِچ پاپ پُن ویچار، ہَوں وِچ نرک سُورگ اوتار"

پھر کہتے ہیں۔

"ہَومے دِیرگھ روگ ہے، دارُو بھی اِس ماہیں
کرپا کرے جے آپنی تاں گورُو کا سبد کماہیں"

پھر فرماتے ہیں۔

"جیون مُکت سو آکھیئے جس وِچوں ہَومے جائے"

کہ ہم جیتے جی مُکتی حاصل کر سکتے ہیں، اگر ہمارے اندر سے یہ ہَومَیں کی رُکاوٹ دُور ہو جائے گورُو امرداس جی بیان کرتے ہیں۔

"ہر جیو سچا اُوچو اُوچا۔ ہَومے مار مِلاونیا"

کہ وُہ پرماتما سچا ہے۔ اُونچے سے اُونچا ہے۔ یعنی سچکھنڈ کا رہنے والا ہے۔ لیکن جب تک ہم ہَومَیں کی رُکاوٹ دُور نہیں کریں گے، اُس پرماتما سے نہیں مِل سکتے۔ یہی داتا دو صاحب سمجھاتے ہیں۔

"داؔدو دعوٰی دُور کر بزد عوٰی دِن کٹ
کیتے سوداگر گئے پنساری کی ہٹ"

کہ اے داؔدو! دُنیا میں کسی چیز کا دعوٰی نہ کر۔ تیرا اِس دُنیا میں کچھ نہیں ہے۔ یہ سب کچھ اُس پرماتما کا ہے۔ اِس کو پرماتما کا ہی سمجھ۔ اپنا بنانے کی کوشش نہ کر۔ نہ کبھی یہ کسی کے بنے اور نہ ہی بن سکتے ہیں۔ دُنیا میں بڑے بڑے راجہ مہاراجہ اِس سنسار کو اپنا بناتے ہوئے چلے گئے۔ یہ دُنیا اُن کی نہ بن سکی۔ یہ ہماری ہَومَیں یا موہ ہی ہے، جو بار بار ہمیں اِس دیہہ کے بندھنوں میں لاتی ہے۔ کرائسٹ نے بھی بائیبل کے اندر ذِکر کیا ہے۔

"مَیں پھر تم سے کہتا ہوں کہ پرمیشور کے راجیہ میں دھنوان کے پرویش
کرنے سے اُونٹ کا سُوئی کے ناکے میں سے نِکل جانا سہج ہے"

(متی ۱۹ : ۲۴)

بُلھے شاہ کا بھی یہی کلام ہے۔

"دُوئی دُور کرد کوئی شور نہیں۔ ایہہ تُرک ہندو کوئی ہور نہیں
سب سادھ لکھو کوئی چور نہیں ہری گھٹ گھٹ بیچ سمایا ہے"

اِسی طرح کبیرؔ صاحب بھی فرماتے ہیں۔

"کام تجے تو کرودھ نہ جائی۔ کرودھ تجے تو لوبھا
لوبھ تجے اہنکار نہ جائی۔ مان بڑائی شوبھا"

"ہَومَیں کیا ہے؟ یہ جو ہم سارا دن سوچتے ہیں کہ یہ میری اولاد ہے، یہ میری جائیداد ہے، یہ میری دھن دَولت ہے۔ یہ سب کچھ دراصل تو اُس پرماتما کے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو اُس پرماتما سے الگ سمجھے بیٹھے ہیں۔ اِن کو اپنا بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن یہ آجتک نہ کسی کے بنے، نہ بن ہی سکتے ہیں۔ لیکن جو اِن کو اپنا بنانے کی کوشش کرتے ہیں وہ ہم کو ان کے موہ و پیار کے اندر اُلجھا دیتی ہے اور ہمارا اِن شکلوں اور پدارتھوں کے ساتھ اِتنا پیار پیدا ہو جاتا ہے، کہ رات کو ہمیں اِن کے ہی سپنے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور موت کے وقت اِن کی ہی شکلیں ہماری آنکھوں کے سامنے آکر سینما کے سکرین (پردے) کے اُوپر تصویروں کی طرح پھرنی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور جس طرف بھی آخری وقت ہمارا خیال ہوتا ہے، ہم دُنیا کے جیو اُسی رَو میں بہہ جاتے ہیں۔ یہ دُنیا کی شکلوں اور پدارتھوں کا موہ اور پیار ہے، جو کہ ہر ایک جیو کو بار بار دیہہ کے بندھنوں کی طرف کھینچ کر لے آتا ہے۔ کرائسٹ بھی بائیبل میں کہتا ہے۔

"اور منُشیہ کے بیری اُس کے گھر ہی کے لوگ ہوں گے۔" (متی ۱۰ : ۳۶)

پھر آگے وہ بتلاتا ہے کہ ہمارے سچے رِشتہ دار کون ہیں۔

"کیونکہ جو کوئی میرے سورگیہ پِتا کی اِچھا پر چلے وہی میرا بھائی
اور بہن اور ماتا ہے۔" (متی ۱۲ : ۵۰)

ہمارا من :- دُنیا کی شکلوں اور پدارتھوں سے کون موہ اور پیار ڈالے بیٹھا ہے؟ یہ ہمارا من ہے۔ اِس واسطے اگر آتما اور پرماتما کے درمیان کوئی رُکاوٹ اور پردہ ہے تو وہ کیول ہمارے من کا پردہ ہے۔ اِس واسطے گورُو نانک صاحب اپنی بانی میں لکھتے ہیں۔

"مَن جیتے جگ جیت"

اگر تم اپنے من کو قابُو کر لیتے ہو تو تم ساری دُنیا کے بنانے والے کو ہی قابُو کر لیتے ہو۔ دُنیا میں اگر کوئی ہمارا دُشمن ہے تو صرف ہمارا من ہی ہے۔ یہ کبھی کسی کو اپنا بناتا ہے۔ کبھی کسی کو بیگانہ سمجھتا ہے۔ اچھی طرح وِچار کر کے دیکھ لو۔ یہ صرف ہمارا من ہی ہے جس کے تابع ہو کر قوم قوم کی دُشمن ہے، مذہب مذہب کا دُشمن ہے، ایک مُلک دُوسرے مُلک کو تباہ کرنا چاہتا ہے، بھائی بھائی کو دیکھنا نہیں چاہتا، ایک دُوسرے کے گلے کاٹنے کی سکیمیں اور تدبیریں ہم ہمیشہ ہی سوچتے رہتے ہیں۔ یہ جو کچھ بھی ہم سے کروا رہا ہے، یہ ہمارا من ہی ہے۔ سو جتنا عرصہ ہم اپنے من کو قابُو نہیں کرتے، ہم واپس جا کر پرماتما سے مِلنے کے قابِل کیسے ہو سکتے ہیں۔

من کو قابُو کرنے کا کیا مطلب ہے؟ جس طرح ہماری آتما اُس پرماتما کی انش ہے اسی طرح ہمارا من بھی کوئی چھوٹی چیز نہیں ہے۔ یہ برہم کی انش ہے، ترکُٹی کا رہنے والا ہے۔ لیکن یہاں مایا کے جال میں پھنس کر اپنے آپ کو بھُول بیٹھا ہے۔ یہاں آکر آتما نے من کا ساتھ لیا ہُوا ہے۔ رُوح اور من کی گانٹھ بندھی ہُوئی ہے۔ جب تک آتما من کا ساتھ نہیں چھوڑتی، نہ کبھی اُس کو اپنے آپ کا پتہ لگ سکتا ہے نہ وہ کبھی اپنے اصل کو مِلنے کے قابِل ہو سکتی ہے۔ من کا ساتھ آتما اُس وقت ہی چھوڑ سکے گی، جب من واپس جا کر برہم یا ترکُٹی میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائے گا۔ ہم نے جو بھی کوشش کرنی ہے۔ وہ من اور رُوح کی گانٹھ کھولنے کی کرنی ہے۔ اِسی واسطے سُقراط نے کہا ہے "اپنے آپ کو جانو"۔ یہی گورُو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"سو جن نِرمل جن آپ پچھاتا"

وہی شخص نِرمل و پوتر ہے جو اپنے آپ کو پہچاننے کے قابِل بن جاتا ہے۔ کبیرؔ صاحب بھی

یہی فرماتے ہیں۔

"سادھو اِستگورُو الکھ لکھایا۔ جب آپ آپ درسایا"

سوامی جی مہاراج بھی فرماتے ہیں۔

"آپ آپ کو آپ پچھانو ۔ کہا اور کا نیک نہ مانو"

اپنے آپ کو پہچاننے کا مطلب یہ ہے کہ ہم کو من اور مایا کے دائرے سے پار جانا ہے۔ ہم نے اپنی آتما پر سے تینوں غِلاف ستھُول، سُوکھشم اور کارن اُتارنے ہیں۔ اور رجوگن، تموگن اور ستوگن، تینوں گنوں سے پار ہونا ہے۔ پھر جا کر اپنے آپ کا پتہ لگے گا اور اپنے اصل کا پتہ لگے گا۔ ہماری آتما تو بالکل نِرمل، پوِتر اور پاک تھی، لیکن من کا ساتھ لینے کی وجہ سے اتنی گندی اور میلی ہو چکی ہے۔ مثال کے طور پر بادل میں پانی کتنا صاف ستھرا ہوتا ہے۔ لیکن جس وقت وُہ برسات بن کر زمین پر آتا ہے تو کتنا گندا ہو جاتا ہے۔ اُس کے اندر سے بدبُو تک آنی شروع ہو جاتی ہے۔ وُہ اپنی اصلیت کو بالکل بھُول بیٹھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو گندگی کا ہی رُوپ سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن جب اُس گندگی کو پھر سُورج کی تپش لگتی ہے اور وُہ بخارات بن کر اُس گندگی کو چھوڑتا ہے تب اُس کو پھر اپنے آپ کی ہوش آتی ہے کہ مَیں کون ہُوں۔ جس وقت اُس کو اپنے آپ کا پتہ لگتا ہے تو پھر وُہ اپنے اصل کے متعلق سوچتا ہے۔ اور پھر آسمان کے اندر بادل میں سیدھا جا کر اپنے اصل کے اندر ہی سما جاتا ہے۔ یہی ہماری آتما کی حالت ہے کہ یہ مایا کے جال میں پھنس کر من کے تابع ہو چکی ہے اور من آگے اِندریوں کے بھوگوں کا عاشق بن چکا ہے اور جو کرم من کرتا ہے، اُس کا نتیجہ ساتھ ساتھ آتما کو بھی بھگتنا پڑتا ہے۔ جتنا عرصہ یہ من کا ساتھ نہیں چھوڑے گی یہ کبھی بھی اپنے اصل کے اندر سمانے کے قابل نہیں ہو سکتی۔ مہاتما چرنداس جی فرماتے ہیں۔

"اِندرین کے بس من رہے من کے بس رہے بُدھ
کہو دھیان کیسے لگے ایسا جہاں وِرُدھ"

ایک بجلی کا تیز بلب کتنا ہی روشنی والا ہوتا ہے، لیکن اُسی بلب کے اِرد گرد ہم بہت سے کالے کپڑے لپیٹنے شروع کر دیں، تو اُس کی روشنی کم ہوتے ہوتے ختم ہو جاتی ہے۔ اُس بلب کو جس جگہ بھی لے جاویں، اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا۔ جیسے جیسے ہم وُہ کالے کپڑے اُتارتے جاویں گے، اُس کی روشنی اور پرکاش ظاہر ہونا شروع ہو جاوے گا اور سب کپڑے اُتر جانے پر اُس کی روشنی مکمل ہو جاوے گی۔ اِسی طرح جیسے جیسے ہماری آتما من کا ساتھ چھوڑتی جائے گی، یا من کے غِلاف اُس کے اُوپر سے اُترتے جائیں گے۔ وُہ اپنے آپ کو پہچاننے کے قابل بنتی جاوے گی۔ اس واسطے کہا ہے کہ پرماتما کے ساکشار سے پہلے آتم ساکشاتکار ہونا ضروری ہے۔

ہم نے اب جو بھی کوشش کرنی ہے، جو کوئی بھی طریقہ سوچنا ہے، وُہ اپنے من کو قابُو کرنے کا ہی سوچنا ہے۔ من کو واپس برہم یعنی ترکُٹی میں لے جانے کا ہی کرنا ہے۔ ہر ایک مذہب کا یہی مقصد ہے۔ ہم دُنیا کے جیوا اپنی اپنی عقل کے مُطابق ہزار ہا جگتی اور طریقوں سے من کو قابُو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب تپ کرتے ہیں، پُوجا پاٹھ کرتے ہیں، گرنتھ، پوتھیاں، وید، شاستر پڑھتے ہیں، پُن دان کرتے ہیں، کئی قسم کے ہَون وغیرہ بھی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ گھر بار چھوڑ کر جنگلوں پہاڑوں میں چھُپ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ سارے سادھن صِرف من کو ہی قابُو کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ ہم ہٹھ کرموں کے ذریعے سنجم کے ذریعے اپنے خیال کو دُنیا سے الگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن کیونکہ ہمارا خیال اور کسی چیز سے جا کر نہیں جُڑتا۔ اِس لئے دُنیا کے اندر ہی پلٹ کر بھٹکنا شروع کر دیتا ہے۔ دُنیا کے اندر سے اپنا خیال زبردستی نکالنا ایسا ہی ہے، جس طرح ایک زہریلے سانپ کو کسی ٹوکری یا پٹاری کے اندر بند کر دینا ہے۔ جتنا عرصہ وہ ٹوکری کے اندر بند رہتا ہے، ہم اُس کے زہر اور ڈنگ سے بچے رہتے ہیں۔ لیکن جب بھی اُس کو نکلنے کا موقع ملے گا، وُہ ڈنگ ضرور مارے گا۔ کبھی بھی اپنی عادت سے باز نہیں آ سکتا۔ اِس واسطے ایک سانپ کو ٹوکری کے اندر بند کر دینے سے ہم ہمیشہ کے واسطے اُس کے زہر سے بے خوف نہیں ہو سکتے۔ ہمیں اپنی جان کا خطرہ لگا ہی رہتا ہے۔ اگر اُسی سانپ کو پکڑ کر اُس کی زہر کی تھیلی ہی نکال دیں تو وہ سانپ بے ضرر ہو جاتا ہے۔ ڈنگ نہیں مار سکتا اور ہم ہمیشہ کے واسطے بے خوف ہو جاتے ہیں۔ چاہے اُس کو اب اپنے گلے میں ڈالے پھریں۔

اِسی طرح ہم جنگلوں، پہاڑوں کے اندر چھُپ کر، گرنتھ، پوتھیاں، وید، شاستر پڑھ کر، بال بچوں کو تیاگ کر ہم سمجھ لیتے ہیں کہ ہمارا من قابُو میں آ گیا ہے۔ لیکن جس وقت پھر دُنیا کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وُہی خواہشیں اور ترشنا جو ہمارے اندر دبی پڑی تھیں، ہمیں پھر اُنگلیوں پر نچانا شرُوع کر دیتی ہیں، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ عام سادھارن اِنسانوں سے بھی ہماری حالت بدتر ہو جاتی ہے۔ جتنا بھی ہم کسی چیز کو دباتے ہیں اُتنا ہی وُہ زیادہ اُچھلتی ہے۔ زبردستی من کو قابُو کرنا ایسا ہی ہے، جس طرح سُلگتے ہُوئے کوئلوں کے اُوپر ہم راکھ ڈال دیتے ہیں۔ دیکھنے میں معلُوم ہوتا ہے کہ آگ بجھی ہُوئی ہے۔ لیکن جس وقت ذرا بھی ہوا چلتی ہے، وُہ راکھ اُڑ جاتی ہے اور آگ پھر بھڑک اُٹھتی ہے۔ اِسی طرح جب بھوگوں اور وِشیوں کی آندھی آتی ہے تو یہ من پھر بھڑک کر بے قابُو ہو جاتا ہے۔ اور پہلے سے بھی زیادہ مونہہ زور ہو جاتا ہے۔ زبردستی من کو قابُو کرنا ایسا ہی ہے۔ جیسے ہم ایک بدمعاش کو پولیس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ جب تک وُہ بدمعاش پولیس کی حراست میں رہتا ہے، اُتنا عرصہ ہم اُس کی شرارتوں سے ضرور بچے رہتے ہیں۔ لیکن جس وقت

اُس کو پولیس آزاد کر دیتی ہے، وُہ بستی کے اندر آ کر پھر وَیسی ہی شرارتیں کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر اُس بدمعاش کو ہم پولیس کے حوالے کرنے کی بجائے سمجھا بُجھا کر ایک شریف اِنسان بنا لیتے ہیں تو ہم ہمیشہ کے لئے اُس کی شرارتوں سے بچ جاتے ہیں۔ اِس واسطے مہاتما سمجھاتے ہیں کہ ہٹھ کرموں کے ذریعہ یا سنجم کے ذریعہ زبردستی ہم اپنے من کو کبھی بھی قابُو نہیں کر سکتے۔ کچھ عرصہ کے لئے ضرور کچھ شانتی اور آرام حاصل کر لیں گے۔

اگر ہم من کو قابُو کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں من کی عادت اور طبیعت کو اچھی طرح سمجھنا ضروری ہے۔ ہمارا سب کا تجربہ ہے کہ من لذّت کا عاشق ہے۔ ایک چیز سے پیار کرتا ہے، اگر دُوسری چیز یا شکل اُس سے اچھی نظر آتی ہے تو پہلی کو چھوڑ کر دُوسری کی طرف دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ کوئی بھی موہ یا پیار ہمارے من کو ہمیشہ کے واسطے لے کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک کا اپنی اپنی زندگی کا تجربہ ہے کہ وُہ شکلیں اور پدارتھ جن کو ہم کسی وقت اپنا بنانے کی کوشش کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اُن کے بغیر ہمارا زندہ رہنا ہی مُشکل یا بالکل ناممکن ہے، آج اُن ہی شکلوں سے من نفرت کر رہا ہے اور اُنہیں دیکھنا تک گوارا نہیں کرتا۔ یہ ہم عام طور پر کہتے ہیں کہ من انیکتا (VARIETY) کا عاشق ہے۔ ایک چیز کو دیکھ دیکھ کر، کھا کھا کر ہم اتنی تنگ آ جاتے ہیں۔ اپنی ساری زندگی کو آنکھوں کے آگے رکھ کر غور سے دیکھو کہ بچپن میں ہمارا ماتا پتا سے کتنا پیار تھا۔ اگر دو منٹ بھی ماتا ہماری آنکھوں سے دُور ہو جاتی تھی تو ہم رونا اور چیخنا چلّانا شروع کر دیتے تھے۔ لیکن جب دو تین بھائی بہن ہو جاتے ہیں تو وُہی ماتا کا پیار بھائی بہنوں کے پیار میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس وقت سکولوں اور کالجوں میں جاتے ہیں، وہی پیار یار دوستوں سے ہو جاتا ہے۔ شادی کے بعد بیوی، بال بچوں میں جا کر سما جاتا ہے۔ بزرگ ہوتے ہیں تو قوموں، مذہبوں، مُلکوں تک میں جا کر پھیل جاتا ہے۔ ایک پیار ہے کتنی شکلیں بدلتا ہے لیکن کوئی بھی پیار ہمارے من کو ہمیشہ کے واسطے لے کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہمارا من لذّت کا عاشق ہے۔ جتنا عرصہ ہمارے من کو دُنیا کی لذّت اور موہ و پیار سے اُونچی اور سچی لذّت، موہ یا پیار نہیں مِلتا، یہ دُنیا کی لذّت، موہ یا پیار کو کسی بھی حالت میں چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتا۔

وُہ لذّت کس چیز کی ہے، جس کو پا کر ہمارا من دُنیا کے موہ و پیار کو چھوڑ دے گا؟ مہاتما اپنا تجربہ بتلاتے ہیں کہ وُہ شبد اور نام کی لذّت ہے۔ وہ لذّت اِتنی اُونچی پوتر و نرمل ہے کہ اُس لذّت کو پا کر ہمارا من خُود بخُود دُنیا کے موہ اور پیار کو چھوڑ دیتا ہے۔ جس کو ہیرے اور جواہرات مِل جاتے ہیں وُہ کوڑیوں کے لئے در بدر ٹھوکریں نہیں کھاتا۔ لڑکیاں گڑیوں اور کھلونوں سے اُس وقت تک کھیلتی ہیں جب تک اُن کی شادی نہیں ہو جاتی۔ بیراگ کبھی بھی ہمارے اندر لگاؤ پیدا نہیں کر سکتا۔

۲۶

صرف لگاؤ (ATTACHMENT) ہی ہمارے اندر (DETACHMENT) بیراگ پیدا کر سکتی ہے۔ اگر ایک لڑکی کو شادی سے پہلے سمجھایا جاوے کہ ماتا پتا کا پیار چھوڑ دے، بھائی بہنوں، سکھی سہیلیوں کو بھُول جا، تاکہ تمہاری شادی کر دیں، تو یہ اُس کے واسطے مُشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن سا ہی ہے۔ جس وقت اُس کا اپنے پتی سے پیار ہو جاتا ہے تو ماتا پتا، بہن بھائی، سکھی سہیلیاں کو خُود بخُود بھُول جاتی ہے۔ اگر ایک کنگال کوڑیاں مانگتا پھر رہا ہے، اُس سے اگر ہم ایک کوڑی بھی چھیننے کی کوشش کریں گے تو وُہ مارنے مرنے کو تیار ہو جائے گا۔ لیکن جس وقت ہم اُس کے ہاتھ میں اشرفی دے دیں گے تو اُس کی کوڑیوں والی مُٹھی خُود بخُود کُھل جائے گی۔

گورُو نانک صاحب من کے مُتعلق سمجھاتے ہیں۔

"پاٹھ پڑھیو اور بید بچاریو نولی بھوانگم سادھے
پنچ جناں سیوں سنگ نہ چھُٹکیو ادھک اہم بدّھی بادھے
پیارے اِن بدّھی مِلن نہ جائی مَیں کئے کرم انیکا"

من کو بس کرنے کے لئے ہم نے بے شمار گرنتھوں پوتھیوں کا پاٹھ کیا۔ اٹھارہ پُوران، گیتا، بھاگوت، کھٹ شاستر اور ویدوں، اُپنشدوں پر بھی وِچار کیا۔ پرانایام، نیولی کرم، ہٹھ یوگ کی سب کٹھن کریائیں بھی کر کے دیکھیں۔ کُنڈلنی بھی سادھنے کا یتن کیا۔ لیکن پانچ ڈاکو کام، کرودھ، لوبھ، موہ اور اہنکار سے پیچھا نہ چھُوٹا۔ پھر گورُو صاحب سمجھاتے ہیں۔

"مونی بھیو کرپاتی رہیو نگن پھریو بن ماہیں
تٹ تیرتھ سب دھرتی بھرمیو دبدھا چھُٹکے ناہیں
من کامنا تیرتھ جائے بسیو سر کروت دھرائے
من کی میل نہ اُترے اِیہہ بدھی جے لکھ جتن کرائے"

کہ بولنا بند کر کے چُپ بھی رہے۔ گھر بار چھوڑ کر جنگلوں پہاڑوں میں بھی گئے۔ کپڑا برتن وغیرہ بھی تیاگے اور صرف ہاتھوں کے ذریعہ کھایا اور پیا۔ سب دھرتی کے تیرتھ بھی گھُومے۔ ساری دھرتی کی پرکرما بھی کی۔ اَور بھی ایسے ہی کتنے ہی مُشکل سادھن کئے۔ لیکن پھر بھی من کی میل نہ اُتری۔ من کو قابُو کرنے کے واسطے کاشی جا کر کروت بھی لیا۔ یعنی آرے کے ذریعہ اپنے شریر کو چرا لیا۔ اِس قسم کے اور بھی لاکھوں جتن کئے، لیکن من کی دُبدھا نہ گئی۔ سائیں بُلھے شاہ بھی پُکار پُکار کر کہتے ہیں۔

"نہ خُدا مسیتے لبھدا، نہ خُدا خانہ کعبے
نہ خُدا قرآن کتیباں، نہ خُدا نمازے"

نہ خدا ئیں تیرتھ ڈِٹھا، اُویں پَینڈے بھاگے
بُلّھا شاہ جد مُرشد مِلیا ہے ٹُٹے سب تگادے"

من کے قابو کرنے کا تو صرف ایک ہی علاج ہے۔ کہ اِس کو شبد یا نام کی لذّت دی جائے۔ جیسے جیسے یہ شبد اور نام کی لذت حاصل کرے گا۔ وَیسے ہی اِس کا دُنیا کے اندر سے موہ اور پیار ٹُوٹنا شروع ہو جائے گا۔ شبد کی کشش اور لذّت اِس کو دُنیا سے الگ کر دے گی۔ سوامی جی مہاراج سمجھاتے ہیں۔

کوٹ جتن سے یہ نہیں مانے ۔ دُھن سُن کر من سمجھائی
"جوگی جُگت کماویں اپنی۔ گیانی گیان کرائی
تپسی تپ کر تھاک رہے ہیں جتی رہے جت لائی
دھیانی دھیان مانسی لاویں وہ بھی دھوکھا کھائی
پنڈت پڑھ پڑھ وید بکھانیں۔ وِدیا بل سب جائی
بُدھی چتُرتا کام نہ آوے عالم رہے پچھتائی
اور عمل کا دخل نہیں ہے۔ عمل شبد لو لائی
گورُو مِلے جب دُھن کا بھیدی شردھا ورہ دھرآئی
سُرت شبد کی ہووے کمائی۔ تب من کچھ ٹھہرائی"

ایک اور شبد میں سوامی جی مہاراج اُپدیش کرتے ہیں۔

"سوتا من کس جاگے بھائی۔ سو اُپاؤ مَیں کروں بکھان
تیرتھ کرے برت بھی راکھے۔ وِدّیا پڑھ کے ہوتے سُجان
جب تپ سنجم ہو بدھی دھارے۔ مَونی ہوتے بِدان
اُس اُپاؤ ہم بہو تک کینہے۔ تو بھی یہ من جگا نہ آن
کھوجت کھوجت ستگورُو پائے۔ اُن یہ جُگت کہی پرمان
ست سنگ کرو سنت کو سیوو۔ تن من کرو قربان
ستگورُو شبد سُنو گگنا چڑھ چیت لگاؤ اپنا دھیان
جاگت جاگت اب من جاگا۔ جھُوٹھا لگا جہان
من کی مدد ملی سُورت کو۔ دونوں اپنے محل سمان
بِنا شبد یہ من نہیں جاگے۔ کرو چاہے کوئی انیک ودھان"

سوامی جی مہاراج ایک اور شبد میں اچھی طرح سمجھاتے ہیں۔

"جنہوں نے مار من ڈالا۔ اُن ہی کو سُورما کہنا
بڑا بیری یہ من گھٹ ہیں۔ اِسی کا جیتنا کٹھنا
پڑو تُم اِس ہی کے پیچھے۔ اور سب ہی جتن تجنا
گورُو کی پریت کر پہلے۔ بہور گھٹ شبد کو سُننا
مان دو بات یہ میری۔ کرے مت اور کچھ جتنا

گورُو نانک سمجھاتے ہیں۔

"سچے نام سدا من سچا ۔ سچ سیوے دُکھ گوانیا"

کہ صرف سچے شبد اور سچے نام کی کمائی کر کے ہی ہمارا من نِرمل، پوتر اور پاک ہو سکتا ہے۔ سچے شبد کی کمائی کر کے ہی ہم چوراسی کے دُکھوں سے بچ سکتے ہیں۔ پھر آپ ایک اور بہت اچھی مثال دیتے ہیں:۔

"گورمُکھ گارُڑ جے سُنے مَنے ناؤں سنتوش"

کہ اگر کسی کو سانپ کاٹ لیتا ہے تو اُس کے علاج کے لئے، اُس کا زہر اُتارنے کے لئے، کسی ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔ اُس کی دوائی کے ذریعے سانپ کا زہر اُتر جاتا ہے اسی طرح اگر ہم من کے سانپ کی زہر اپنے اندر سے نِکالنا چاہتے ہیں تو ہم کو گورمُکھوں کے پاس جا کر اپنے خیال کو شبد اور نام کے ساتھ جوڑنا ہو گا۔ من کے قابو کرنے کا اور کوئی علاج یا طریقہ نہیں ہے۔ گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"رام نام من بیدھیا اور کی کری وِچار"

کہ یہ ہمارا من جو وِشے وِکاروں و دُنیا کے موہ اور پیار میں پھنس کر ہرن کی طرح بھٹکتا پھرتا ہے، جس وقت یہ رام نام کے ساتھ جُڑ جاتا ہے، یہ ہمیشہ کے واسطے بندھ جاتا ہے۔ اور کوئی وِچار کرنا یا کوئی اور طریقہ اِس من کے قابو کرنے کا بے فائدہ ہے۔ اِسی طرح سوامی جی مہاراج سمجھاتے ہیں۔

سُرت شبد کمائی کرنا ۔ سب جتن دُور اب دھرنا

سچا نام:-

کِسی بھی مہاتما کی بانی کی ہم کھوج کریں، ہر ایک مہاتما شبد یا نام کی ہی مہما کرتا ہے۔ جتنے بھی ہمارے مذہب ہیں ہر ایک کے رسم و رواج یا شریعت اپنی اپنی الگ ہے لیکن جو اصل رُوحانیت ہے۔ سچ کا سار (ESSENCE OF TRUTH) ہے۔ رُوحانیت کی بُنیاد (BASE OF SPIRITUALITY) ہے، وُہ ہر ایک مذہب کی تہہ کے اندر ایک ہی ہے اور ہر ایک مہاتما ہمارے اندر صرف اِس رُوحانیت کو ہی حاصل کرنے کا شوق و پیار پیدا کرتا ہے، طریقہ و سادھن سمجھاتا ہے۔ اِس رُوحانیت کو مُختلف مہاتماؤں نے مختلف قوموں، مذہبوں اور مُلکوں کے

اندر آکر مختلف وقتوں کے اندر، مختلف لفظوں کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ رشی منی اِس کو رام نام، رام دُھن، نرمل ناد، دِویہ دُھنی یا کئی اور لفظوں سے یاد کرتے ہیں۔ گورُو نانک صاحب اِس کو عام طور پر 'شبد' یا "نام" کے ذریعے یاد کرتے ہیں۔ اور اسی کو "گوربانی"، "دھر کی بانی"، "سچی بانی"، "امر"، "حُکم"، "اکتھ کتھا"، "ہری کیرتن" اور "نرمل ناد" کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ مسلمان فقیر اِس کو کلمہ، اسمِ اعظم، بانگِ سلطانی، کلامِ الٰہی، یا سلطان الاذکار کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ کرائسٹ نے اِس کو شبد (WORD) یا نام (LOGOS) کہہ کر بیان کیا ہے۔ رگ وید میں اِس کو 'واک' کہا ہے۔

"یاوت برہم شریشٹھم تاوتی واک"

یعنی شبد اتنا مہان ہے، جیسا کہ 'برہم'۔ ست پتھ براہمن میں درج ہے۔

"واک اَیو برہم"

یعنی شبد ہی برہم ہے۔ ہمیں لفظوں کے ساتھ کوئی بحث نہیں۔ ہم نے تو اُس رُوحانیت کی کھوج کرنی ہے، جس کی ہر مہاتما مہما کرتا ہے اور جس کو پاکر ہمارا من بیندھا جاتا ہے، قابُو آجاتا ہے اور واپس جاکر اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے۔ جتنا عرصہ ہمیں یہ سمجھ نہ آئے کہ مہاتما 'شبد'، 'نام'، 'واک'، یا 'بانی'، کِس کو کہتے ہیں اور وُہ کِس جگہ ہے اور کِس طرح ہم نے اُس کے ساتھ خیال جوڑنا ہے اور اُس کی ہم کو کیا ضرورت ہے، اُتنا عرصہ ہم بے شک کسی بھی مہاتما کی بانی یا گرنتھ پوتھی پڑھتے رہیں ہم کبھی بھی اُس سے پُورا پُورا فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

مہاتماؤں کی بانی میں جگہ جگہ سچے شبد، سچے نام یا سچی بانی کا ذکر آتا ہے۔ گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"سچے شبد سچی پت ہوئی"

اِس سے من میں یہ ضرور خیال آتا ہے کہ شاید اور بھی کوئی بانی یا شبد یا نام ایسا ہے جو سچا نہیں ہے۔ سچے شبد کا مطلب اُس بانی سے یا اُس شبد یا نام سے ہے، جو کبھی ناش نہیں ہوتا، کبھی فنا نہیں ہوتا۔ مہاتما اُپدیش کرتے ہیں کہ شبد یا نام دو قسم کا ہے ایک وَرن آتمک شبد ہے۔ دُوسرا دُھن آتمک شبد ہے۔ وَرن آتمک شبد ہم اُس کہتے ہیں جو ہمارے لکھنے پڑھنے اور بولنے میں آجاتا ہے۔ یہ جتنے بھی ہم نے اپنے اپنے پیار میں آکر اُس پرماتما کے نام رکھے ہوتے ہیں۔ اللہ، واہگورُو، رادھاسوامی، ہری اوم، پرماتما، پرمیشور وغیرہ یہ سب ہمارے ورن آتمک شبد ہیں۔ کیونکہ یہ لکھنے پڑھنے اور بولنے میں آجاتے ہیں۔ پہلے ہمارے کئی مُلک ہیں۔ ہر ملک کے اندر کئی کئی اُس کی زبانیں ہیں۔ اور ایک ایک زبان کے اندر ہم کتنے ہی لفظوں کے ذریعہ اُس پرماتما کو یاد کرتے ہیں۔ ہزاروں، انیکوں مہاتما دُنیا کے اندر آئے ہیں اور ہزاروں، انیکوں ہی ابھی دُنیا میں آئیں گے۔ اُنھوں نے ہزاروں اور انیکوں لفظوں کے ذریعہ اُس پرماتما کو یاد کیا ہے اور ہزاروں اور انیکوں ہی لفظوں کے ذریعہ ابھی یاد کریں گے۔ پچھلے رکھے ہوئے نام اُس پرماتما کے ہم بھُولتے جاتے ہیں۔ اور اپنے پیار میں آکر کئی اور نام رکھتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر ایک نام کی ہسٹری بتلا سکتے ہیں، یا اُس کی تحقیقات کر سکتے ہیں اور اُس کی میعاد مُقرر کر سکتے ہیں۔ شری حضُور سوامی جی مہاراج کو آئے صِرف ایک سَو سال ہُوئے ہیں۔ اُن کے آنے کے بعد ہم نے اُس مالک کو "رادھاسوامی" کہنا شروع کر دیا۔ لیکن اِس چیز کے متعلق ہم کبھی خیال ہی نہیں کرتے کہ سوامی جی مہاراج کے آنے سے پہلے بھی ہم دُنیا کے جیو ہیں تھے، اور وہی مالک تھا اور ہم کئی اور لفظوں سے اُس مالک کو یاد کرتے ہی تھے۔ اِسی طرح شری گورُو نانک دیو جی کے آنے کے بعد ہم نے اُس پرماتما کو "واہگورُو" کہہ کر پُکارنا شروع کر دیا۔ لیکن آپ کو بھی آئے صِرف پانچ سو سال ہوتے ہیں۔ محمد صاحب کے آنے کے بعد ہم اُس مالک کو "اللہ" کہہ کر یاد کرنے لگے۔ اُن کو بھی آئے زیادہ عرصہ نہیں صِرف چودہ سو سال ہوتے ہیں۔ اور اِسی طرح رام چندر جی مہاراج کے آنے کے بعد اُس مالِک کو ہم "رام رام" کہہ کر پُکارنے لگے۔ آپ کو آئے شاید اِس سے بھی بہت زیادہ عرصہ ہوا ہوگا۔ غرضیکہ ہر ایک لفظ کی تاریخ بتائی جاسکتی ہے اور میعاد مُقرر کی جاسکتی ہے۔ یہ جو ورن آتمک شبد ہیں۔ یہ بھی چار قسم کے ہیں۔ بیکھری، مدھیما، پشینتی اور پرا۔ ایک وُہ جو زبان سے بولا جاتا ہے۔ جس طرح ہم ایک دوسرے سے ہر روز بات چیت کرتے ہیں۔ دُوسرا وہ جو کنٹھ میں آہستہ آہستہ بولتے ہیں۔ تیسرا ہردے میں اور چوتھا وہ جو نابھی میں یوگی جن ہلور اُٹھاتے ہیں۔ یہ سارے ہی شبد ورن آتمک ہیں۔ اور اِن میں کوئی سچا نام نہیں۔ سوامی جی مہاراج اپنی بانی میں فرماتے ہیں۔

"نام نِرنے کروں بھائی ۔ دُھا وِدھی بھید بتلائی
ورن دُھن آتمک گاؤں ۔ دوؤ کا بھید درساؤں
ورن کہو چاہے کہو اکھشر ۔ جو بولا جاتے رسنا کر
لِکھن اور پڑھن میں آیا ۔ اُسے ورن آتمک گایا"

جو نام لکھنے پڑھنے اور بولنے میں آتا ہے، جس کی میعاد مُقرر کی جاسکتی ہے اور تاریخ بتلائی جاسکتی ہے۔ اُس کو مہاتما ورن آتمک شبد کہتے ہیں۔ جس نام کی ہر ایک مہاتما مہما کرتا ہے اور جس نام کی کمائی سے ہم نے مُکتی حاصل کرنی ہے، من کو قابُو کرنا ہے اور رُوح اور من کی گانٹھ کھولنی ہے اور اپنے آپ کو پہچان کر مالک کو پہچاننے کے قابل بننا ہے وُہ دُھن آتمک نام سچا نام ہے۔ مہاتما

صِرف اُس سچّے نام کی ہی مہما کرتے ہیں۔ وُہ سچّا نام نہ لکھنے میں آتا ہے نہ پڑھنے میں نہ بولنے میں۔ اُس کو حضُور مہاراج جی (UNWRITTEN LAW & UNSPOKEN LANGUAGE) بِنا لکھا قانُون اور اَن بول بانی کہہ کر سمجھایا کرتے تھے۔ کرائسٹ نے بھی اُسی نام کا اِشارہ بائیبل میں کیا ہے۔ وُہ کہتا ہے۔

"کہ وُہ دیکھتے ہُوئے نہیں دیکھتے اور سُنتے ہوئے نہیں سُنتے"

(متی ۱۳ : ۱۳)

اِسی طرح اُس نام کی گوروُ نانک صاحب مہما کرتے ہیں۔

"اکھی باجھوں وکھنا وِن کنّا، سُنناں
پیراں باجھوں چلنا وِن ہتھاں کرنا
جیبھے باجھوں بولنا ایُوں جیوت مرنا
نانک حُکم پچھان کے تو کھسے مِلنا"

اُس شبد کو نہ تو باہر کی آنکھیں دیکھ سکتی ہیں، نہ کان سُن سکتے ہیں، نہ اُس جگہ ہمارے یہ پاؤں ہمیں لے کر پہنچ سکتے ہیں، نہ وُہ چیز ان ہاتھوں سے پکڑی جا سکتی ہے۔ اُس چیز کو حاصل کرنے کے واسطے اور اُس کو حاصل کرکے اپنے پرماتما کو مِلنے کے لئے ہمیں جیتے جی مرنا پڑتا ہے۔ یہ جتنے بھی ہمارے لفظ ہیں، یہ ہمارے ذریعے ہیں۔ اور وُہ ہمارا اصل اور لکھش ہے۔ اِن لفظوں کے پیار میں اُلجھ کر ہمیں کوئی قوم، مذہب اور مُلک کے جھگڑے نہیں کھڑے کرنے۔ بلکہ اِن کے ذریعہ اُس سچّے شبد اور سچّے نام کی کھوج کرنی ہے۔ لیکن ہم دُنیا میں کیا دیکھتے ہیں۔ کوئی پرماتما کو واہگورُو کہہ کر یاد کرتا ہے، وُہ اپنے آپ کو سکھ سمجھنا شروع کر دیتا ہے۔ کوئی اللہ کہہ کر پکارتا ہے، وُہ مُسلمان بن جاتا ہے، کوئی رام کہتا ہے، وُہ ہندو کہلانا شروع کر دیتا ہے۔ اور ہم کو ایک دُوسرے سے مِلنا جُلنا بھی مُشکل ہو جاتا ہے۔ ہم اِس چیز کے متعلق کبھی نہیں سوچتے کہ یہ ہمارے لفظ ہمارے خیال کو کِس طرف لے جاتے ہیں۔ اگر آج ہمارا خیال اُس سچّے شبد سے جُڑ جاتا ہے تو دُنیا کے سب جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ مَیں پیچھے عرض کر آیا ہوں کہ ہماری نہ کوئی قوم ہے، نہ مذہب ہے، نہ مُلک ہے۔ یہ جھگڑے اُتنا عرصہ تک ہیں، جب تک ہم سچّے شبد کو بھُولے بیٹھے ہیں اور اِن لفظوں سے پیار لگائے بیٹھے ہیں۔ ہر ایک مہاتما ہمیں اِن لفظوں کے بھرموں سے نِکال کر اُس سچّے شبد سے جوڑنے کے واسطے آتا ہے۔ جس طرح ماتا اپنے پیار میں آکر اپنے بیٹے کو کئی لفظوں سے یاد کرتی ہے۔ لیکن ماتا کا جو بیٹے سے رشتہ ہے وُہ کوئی لفظوں کا رشتہ نہیں، بلکہ پیار کا رشتہ ہے۔ یہ لفظ تو صِرف ماتا کے پیار کو ہی ظاہر کرتے ہیں، بیان کرتے ہیں۔ وُہ پیار بذاتِ خُود کوئی اور چیز ہے اور یہ

لفظ کوئی اور چیز ہیں۔ اِسی طرح مالک کے بھگتوں اور پیاروں نے کئی لفظوں سے اُس پرماتما کو یاد کیا ہے۔ اصل میں اُس مالک کا کوئی بھی نام نہیں ہے۔ جیسا کہ کہا ہے۔

"بنامِ آں کہ اُو نامے ندارد
بہر نامے کہ خوانی سر بر آرد"

یعنی اُس کے نام سے شروع کرتا ہُوں، جس کا کوئی نام نہیں۔ جِس نام سے بلاؤ، وُہ جواب دیتا ہے۔ یہ لفظ تو مالک کے بھگتوں اور پیاروں کے پیار کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ جو لفظ ہیں یہ سب ورن آتمک شبد ہیں۔ جو آتما کا پرماتما سے پیار ہے، وُہ سچّا شبد اور سچّا نام ہے۔ اُس سچّے شبد اور سچّے نام کی ہسٹری نہیں بتلائی جا سکتی، نہ ہی کوئی اُس کی میعاد مقرر کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اُس سچّے شبد نے دُنیا کی رچنا پیدا کی ہے۔ اُس کے آدھار پر ہمارے کھنڈ برہمنڈ چل رہے ہیں۔ اور ہم سب کو اُس کا ہی آسرا ہے۔ گوروُ نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"اُتپت پرلے سبدے ہووے
سبدے ہی پھر اوپت ہووے"

شبد نے ہی اِس دُنیا کی رچنا پیدا کی ہے۔ اور جِس دِن پرماتما اُس شبد کی طاقت کو اِس دُنیا سے کھینچ لے گا، یہاں پرلے اور مہا پرلے ہو جائے گی۔ یہ جتنی بھی دُنیا کی رچنا ہے، تمام پانچ تتوّں کی بنی ہوئی ہے۔ یعنی پرتھوی، پانی، اگنی، ہوا اور آکاش۔ ہر ایک چیز کے اندر کوئی نہ کوئی تتو موجُود ہے۔ اور یہ پانچوں ہی تو ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ لیکن شبد کے کارن اور آسرے ہی یہ ایک دوسرے کا ساتھ دے رہے ہیں۔ جِس دِن پرماتما اُس شبد کی طاقت کو دُنیا سے نِکال لیتا ہے، پرتھوی پانی میں گھُل جاتی ہے، پانی کو اگنی خشک کر دیتی ہے۔ اگنی کو ہوا اُڑا لے جاتی ہے، اور ہوا کو آکاش کھا جاتا ہے اور اِس ساری دُنیا کے اندر دھندو کار چھا جاتا ہے۔ مِثال کے طور پر ہمارا یہ شریر پانچ تتوّوں کا پُتلا ہے۔ جِتنا عرصہ اُس شبد کی کرن ہمارے اندر ہے، ہم دُنیا میں کِس طرح دوڑتے پھرتے ہیں۔ جس دِن اُس شبد کی کِرن یا آتما کو پرماتما جسم سے نِکال لیتا ہے، ہمارا سارا شریر یعنی یہ پانچوں تتو بے کار ہو جاتے ہیں۔ اور یہ پانچ تتو پانچ تتوّوں میں ہی جا کر مِل جاتے ہیں۔ اور ہماری ہستی ہی ختم ہو جاتی ہے۔ اِسی طرح مہاتما سمجھاتے ہیں کہ اُس شبد کے ہی آدھار پر ساری دُنیا چل رہی ہے۔ گوروُ ارجن دیو جی فرماتے ہیں۔

"نام کے دھارے سگلے جنت ۔ نام کے دھارے کھنڈ برہمنڈ
نام کے دھارے آکاس پاتال ۔ نام کے دھارے سگل آکار"

اِسی طرح گوروُ امر داس جی لکھتے ہیں۔

"نامے ہی تے سب کچھ ہوآ"

کہ جو کچھ بھی ہم دُنیا کے اندر دیکھتے ہیں۔ نام نے ہی پیدا کیا ہے۔

"یوحنا" نے بھی بائیبل کے اندر لکھا ہے۔

"آدی میں شبد تھا اور شبد پرمیشور کے ساتھ تھا۔ یہی آدی میں پرمیشور کے ساتھ تھا۔ سب کچھ اُسی کے دوارا اُتپن ہُوا۔ اور جو کچھ اُتپن ہُوا ہے اُس میں سے کوئی بھی وستو اُس کے بنا اُتپن نہیں ہوئی۔ (یوحنا ۱: ۱، ۲، ۳)

رشی مُنی بھی ویدوں شاستروں میں یہی ذکر کرتے ہیں کہ پرماتما نے آکاش بانی کے ذریعے دُنیا کی رچنا کی ہے۔ قرآن شریف کے اندر بھی آیا ہے۔ کہ اُس کلمے یا کُن کے ذریعہ مالک نے دُنیا پیدا کی۔ چین کی فلاسفی میں بھی یہی ذکر ہے۔ کہ تاؤ (TAO) نے دُنیا کی رچنا پیدا کی۔ گورو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"شبدے دھرتی شبدے آکاش ۔ شبدے شبد بھیا پرگاس
سگلی سرشٹ شبد کے پاچھے نانک شبد گھٹے گھٹ آچھے"

شمس تبریز بھی کہتے ہیں۔

"عالم از صوتِ ایں ظہور گرفت
از حضورش بساطِ نُور گرفت"

ہم خُود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس طاقت نے دُنیا کی رچنا کی ہو، اُس کی ہم کیا ہستی بیان کر سکتے ہیں، کیا وقت اور میعاد مقرر کر سکتے ہیں۔ اُسکا وقت اور میعاد ہو ہی کیا سکتی ہے۔ ہمیں مُکتی حاصل کرنے کے لئے اُس سچے شبد کی ضرورت ہے۔ وہ سچا شبد پرماتما نے ہم سب اِنسانوں کے اندر رکھا ہُوا ہے۔ جتنا عرصہ ہم اپنے شریر اور دیہہ کے اندر اُس کی کھوج کر کے اپنے خیال کو اُس سچے شبد سے نہیں جوڑتے، ہم اپنے آپ کو اُس میں جذب اور لو لین نہیں کرتے، ہم کبھی بھی مُکتی حاصل نہیں کر سکتے۔ گورو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"سچے شبد سچی پت ہوئی ۔ بن نامے مُکت نہ پاوے کوئی"

نسری پادشاہی گورو امرداس جی فرماتے ہیں۔

"شبد نہ جانیں سے انھے بولے سے کت آئے سنسارا"

پھر اور جگہ فرماتے ہیں۔

"بن سبدے انتر آنھیرا۔ نہ وست لہے نہ چُوکے پھیرا"

جتنا عرصہ ہم اُس شبد کی کھوج نہیں کریں گے، ہمارے اندر سے اگیانتا کا اندھیرا کبھی دُور نہیں

ہو سکتا۔ وہ پرماتما ہی مِل سکتا ہے اور نہ کبھی دیہہ کے بندھنوں سے چھٹکارا حاصل ہو سکتا ہے۔

"سبد مرے سوئی جن پُورا ۔ ستگورو آکھ سُنائے سُورا"

حضرت عیسیٰ مسیح بھی بائیبل میں کہتے ہیں۔

"یدی تم میرے وچن میں بنے رہو گے، تو سچ مُچ میرے چیلے ٹھہرو گے
اور ستیہ کو جانو گے اور ستیہ تمہیں سوتنتر کریگا (یوحنا ۸: ۳۱، ۳۲)

آگے وہ پھر کہتا ہے۔ کہ اُس شبد کی کمائی کے بغیر تو کوئی مالک کی اور ربھگتی ہی نہیں۔

"یوحنا" بائیبل کے اندر لکھتا ہے۔

"پرمیشور آتما ہے اور اوشیہ ہے کہ اُس کے بھجن کرنے والے آتما
اور سچائی سے بھجن کریں۔" (یوحنا ۴: ۲۴)

کبیر صاحب سمجھاتے ہیں۔

"جب ہی نام ہردے دھریو بھیو پاپ کا ناش
جیسے چنگی آگ کی پڑی پُرانی گھاس"

جس وقت ہمارے ہردے کے اندر نام پرگٹ ہو جاتا ہے، ہمارے سارے کرموں کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے، جن کرموں کی وجہ سے ہم دیہہ کے بندھنوں میں پھنسے ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک خشک گھاس کا ڈھیر خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو، آگ کی ایک چنگاری اِس ڈھیر کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ اِسی طرح ہمارے ساکت پُرشوں کے کتنے بھی بڑے اور کھوٹے پاپ کیوں نہ ہوں، یہ نام کی کمائی ہمارے سارے کرموں کا حساب ختم کر دیتی ہے۔ دریا صاحب فرماتے ہیں۔

"دریا سمرے رام کو کرم بھرم سب کھوتے
پُورا گورو سر پر تپے بگھن نہ لاگے کوتے"

ایسے ہی گورو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"آن آن سمدھا بہُو کینی پل بیسنتر بھسم کریجے
مہا اُگر پاپ ساکت نرکینے مل سادھو لوکی دیجے"

سوامی جی کہتے ہیں۔

"شبد کرم کی ریکھ کٹا دے ۔ شبد شبد سے جائے مِلا دے"

حضرت عیسیٰ مسیح بھی بائیبل میں کہتے ہیں۔

"تم تو اُس وچن کے کارن جو مَیں نے تم سے کہا ہے، شُدھ ہو۔
(یوحنا ۱۵: ۳)

کبیر صاحب تو نام کی یہاں تک مہما کرتے ہیں۔

"نام جپت کوڑھی بھلا چوئے پڑے جس چام
کنچن دیہہ کس کام کی جا مکھ ناہیں نام"

کہ اگر کوئی کوڑھی بھی ہے، جس کے جسم سے پانی بہہ رہا ہے، اگر اُس کا خیال اندر شبد یا نام سے جُڑا ہُوا ہے تو وُہ اُس شخص سے بدرجہا بہتر ہے، جو سب دُنیا کے عیش و آرام لئے بیٹھا ہے مگر پرماتما کو بھُولے ہوئے ہے۔

جس سچّے نام کی مہاتما اِتنی مہما کرتے ہیں، وُہ نام کہیں باہر نہیں ہے۔ ہمارے شریر اور دیہہ کے اندر ہے۔ گورُو امرداس صاحب سمجھاتے ہیں۔

"شریروں بھالن کو باہر جائے
نام نہ لہے بہت ویگار دُکھ پائے"

جو شریر اور دیہہ کے باہر اُس نام کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں، وُہ بیگاریوں کی طرح اپنے قیمتی وقت کو خراب کرتے ہیں۔ بیگاری سارا دن محنت بھی کرتا ہے، ٹُوٹ ٹُوٹ کر مرتا ہے، اپنا خُون پسینہ ایک کرتا ہے، لیکن آخر میں اُس کے ہاتھ پلّے کچھ بھی نہیں پڑتا ہے۔ اگر کوئی چیز ہمارے گھر کے اندر ہے تو ہم کو باہر کھوجنے سے کیسے مِل سکتی ہے۔

سِمرن اور دھیان :-

ہمارا رُوحانی سفر پیروں کے تلووں سے لے کر سر کی چوٹی تک ہے اور اِس سفر کی دو منزلیں ہیں۔ ایک آنکھوں تک ہے اور دوسری آنکھوں کے اُوپر ہے۔ ہمارے جسم کے اندر من اور رُوح کی جو جگہ ہے، وُہ ہماری آنکھوں کے پیچھے ہے۔ جس کو مُسلمان فقیروں نے نقطۂ سویدا کہہ کر بیان کیا ہے، حضرت عیسیٰ (CHRIST) نے جسے گھر کا دروازہ کہہ کر سمجھایا ہے۔ رِشیوں مُنیوں نے اُس کو شِو نیتر یا دِویہ چکشو کہہ کر بیان کیا ہے۔ گورُو نانک صاحب اُس کو تِل یا تیسرا تِل کہتے ہیں۔ اگر ہم کو کوئی بات بھُول جاوے اور اُس کو یاد کرنا ہو تو ہمارا ہاتھ خُودبخُود قُدرتی طور پر ماتھے پر ٹِک جاتا ہے۔ کبھی بھی ہم کسی بھُولی ہُوئی چیز کو یاد کرنے کے لئے لاتوں پیروں پر ہاتھ نہیں ٹکاتے۔ آنکھوں کے درمیان پیچھے کی جگہ کا ہمارے سوچنے سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ ہر ایک کا خیال یہاں سے اُتر کر نَو دواروں کے ذریعہ تمام دُنیا کے اندر پھیل جاتا ہے۔ گورُو رام داس صاحب فرماتے ہیں۔

"من کھِن کھِن بھرم بھرم بہُو دھاوے۔ تِل گھر نہیں واسا پایئے"

اور

"گورُو انکس سبد دارُو سِر دھاریو گھر مندر آن وسایئے"

کہ ہمارا خیال تیسرے تِل سے اُتر کر منٹ منٹ ساری دُنیا میں پھیلتا جاتا ہے۔ اور من ایک کھشن کے لئے بھی آنکھوں کے پیچھے نہیں ٹِکتا۔ اور جتنا عرصہ یہ آنکھوں کے پیچھے نہیں ٹکتا، اُتنا عرصہ یہ من اپنے گھر تر کُٹی میں جاکر نہیں سما سکتا۔

ہمارے شریر میں نَو دروازے کون سے ہیں؟ دو آنکھیں، دو کان کے سُوراخ، دو ناک کے سُوراخ منہ اور نیچے دو اِندریوں کے سُوراخ ہیں۔ اِن نَو دواروں کے ذریعہ ہمارا خیال ساری دُنیا میں پھیلتا ہے۔ کتنی ہی اندھیری کوٹھڑی کے اندر جاکر کیوں نہ بیٹھ جائیں، کتنے ہی تالے کیوں نہ باہر لگے ہوں، ہمارا من وہاں نہیں ہوگا۔ ساری دُنیا میں باہر پھیلا ہُوا ہوگا۔ یہ جو ہمارے من کو دلیلیں کرنے کی اور سوچنے کی عادت پڑی ہُوئی ہے، اِس کو مہاتما سِمرن کرنا کہتے ہیں۔ سِمرن کرنے کی ہر ایک منُش کو قُدرتی عادت پڑ چکی ہے۔ اور جس کے مُتعلق ہم سِمرن کرتے ہیں، اُس کی شکل بھی ہماری آنکھوں کے آگے آکر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اگر بچّوں کا سِمرن کرتے ہیں، یعنی اُن کی یاد آتی ہے، تو بچّوں کی شکلیں آنکھوں کے آگے پھِرنی شُروع ہو جاتی ہیں۔ اگر گھر کے کاروبار کے مُتعلق خیال آتا ہے گھر کے کاروبار آنکھوں کے آگے پھِرنے شُروع ہو جاتے ہیں۔ اِس کو مہاتما دھیان کرنا کہتے ہیں۔ اب جس کا ہم سِمرن کرتے ہیں، اُس کا ہی ہم دھیان کرنا شُروع کر دیتے ہیں۔ جن جن شکلوں اور پدارتھوں کا سِمرن اور دھیان پکتا جاتا ہے، اُن کے ساتھ ہمارا موہ اور پیار پَیدا ہو جاتا ہے۔ سِمرن اور دھیان کے ذریعہ ہم اُن کے ساتھ اِتنا لگاؤ اور پیار پَیدا کر لیتے ہیں اور من کا اِتنا لگاؤ اور موہ ہو جاتا ہے کہ ہمیں خواب بھی اُن کے ہی آنے شُروع ہو جاتے ہیں۔ اور موت کے وقت اُن کا ہی خیال ہماری آنکھوں کے آگے آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور جس طرف بھی ہمارا موت کے وقت خیال ہوتا ہے اُسی رَو میں بہنا شُروع کر دیتے ہیں۔ وُہ لگاؤ اور پیار ہمیں اُسی جگہ لے جاتا ہے۔

اب مہاتما ہم کو سمجھاتے ہیں کہ سِمرن اور دھیان کی ہم کو قُدرتی عادت پڑی ہُوئی ہے۔ اِس واسطے وُہ ہم کو اُپدیش کرتے ہیں کہ اِس قُدرتی عادت سے فائدہ اُٹھاؤ۔ کیونکہ سِمرن سِمرن کو کاٹیگا اور دھیان دھیان کو نکالے گا۔ پانی کی ماری ہوئی کھیتی پانی سے ہی ہری بھری ہوتی ہے۔ دُنیا کی ناشوان اور فنا چیزوں کا سِمرن کر کے ہم اُن سے موہ اور پیار ڈالے بیٹھے ہیں۔ اُن میں سے کسی نے ہمارا ساتھ نہیں دینا۔ اُن کا موہ اور پیار ہمیں بار بار دیہہ کے بندھنوں کی طرف لے آتا ہے۔ اگر ہم اُس مالک کے نام کا سِمرن اور دھیان کریں، جو کبھی فناہ نہیں ہوتا، جس پرماتما کی ہماری آتما انش ہے، جس پرماتما کے اندر جاکر ہماری آتما سمانا چاہتی ہے تو ہمیشہ کے لئے ہم اِن سنساری بندھنوں سے چھوٹ جائیں۔ گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"نہچل ایک آپ ابناسی ۔ سو نہچل جو تیے دھیا تیندا"

کہ وُہ پرماتما نہچل ہے۔ کبھی پیدائش اور موت کے دُکھوں میں نہیں آتا اور جو اُسکا دھیان کرتے ہیں اُس سے پیار کرتے ہیں اُسکا سمرن کرتے ہیں وُہ بھی نہچل ہو جاتے ہیں۔ اُنکا بھی پیدائش اور موت کے دُکھوں سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔

ہمیں آنکھ کے پیچھے اپنے خیال کو ٹکا کر اُس مالک کے نام کا سمرن کرکے پھر اپنے پھیلے ہوئے خیال کو واپس اُلٹا کر آنکھوں کے پیچھے یکسُو یا ایکاگر کرنا ہے۔ یہ اتنا سادہ اور آسان طریقہ ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے بچے سے لے کر بڑے سے بڑے بُوڑھے تک اِس کو آسانی سے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سمرن کرنیکی عادت تو قُدرتی ہی سب کو پڑی ہوئی ہے۔ ہم نے صرف دُنیا کا سمرن کرنے کی عادت کا فائدہ اُٹھا کر اُس مالک کے نام کے سمرن میں من کو لگانا ہے۔ جس وقت سمرن کے ذریعہ ہمارا خیال اُلٹ کر آنکھوں کی طرف اکٹھا ہوتا ہے، تو من اُس جگہ ٹکتا اور ٹھہرتا نہیں ہے۔ کیونکہ اُس کو بار بار نو دواروں کے ذریعہ باہر دوڑنے کی عادت پڑی ہُوئی ہے۔ اندھیرے میں، خلا میں من کو کھڑا کرنا بڑا مُشکل سا ہو جاتا ہے۔ جتنا عرصہ اُس جگہ کِسی کے سُروپ کا دھیان من کو نہیں دیتے، اُس کو وہاں ٹھہرانے والی کوئی چیز نہیں ملتی، ہمارے خیال کے لئے وہاں ٹھہرنا بہت مُشکل ہو جاتا ہے۔ اِس واسطے مہاتما سمجھاتے ہیں کہ من کو وہاں کھڑا کرنے کے واسطے کسی نہ کسی کے سُروپ کا دھیان دینا بڑا لازمی ہے۔

کِس کے سُروپ کا دھیان دینا چاہیئے؟ یہ بڑی سوچ اور وِچار کرنے والی بات ہے۔ کیونکہ جس کے بھی سُروپ کا دھیان کریں گے یہ قُدرتی ہے کہ ہمارا اُس کے ساتھ موہ اور پیار پیدا ہو جاویگا۔ اور جس جگہ وہ جاوے گا، ہم بھی اُس کے موہ اور پیار کے بندھے ہوئے وہیں جائیں گے۔ اِس چیز پر سوچ اور غور کرنے کے واسطے ہم ساری دُنیا کو اپنی آنکھوں کے آگے رکھ کر اچھی طرح پرکھ کر کے سوچتے ہیں کہ کون سی چیز ہمارے دھیان کے قابل ہو سکتی ہے۔

جتنی بھی دُنیا کی چیزیں بنی ہُوئی ہیں یہ سب پانچ تتوں کی بنی ہوئی ہیں۔ ہر ایک چیز کے اندر کوئی نہ کوئی تتو موجُود ہے۔ اِنسان کے اندر پانچ تتو موجود ہیں۔ اس واسطے مہاتما ہمیں اشرفُ المخلوقات یا پانچ تتو کا پُتلا کہہ کر بیان کرتے ہیں۔ پہلی جماعت وُہ ہے، جس میں پانی کا تتو ہے۔ یہ ہمارے سب پھُول، درخت سبزیات وغیرہ ہیں۔ اگر ہم پانچ تتو کے پُتلے ہو کر درختوں، پودوں وغیرہ کا دھیان کریں گے تو ہم ترقی نہیں کر سکتے کیونکہ اُن کا دھیان ہمیں اُن ہی کے جامے میں یعنی درختوں وغیرہ کے جامہ میں لے جائے گا۔ اِس واسطے تمام عالمِ نباتات (PLANT KINGDOM) ہمارے دھیان کے قابل نہیں ہے۔ دُوسری جماعت زمین کے اندر زہریلے کیڑے مکوڑے، سانپ، بچھو وغیرہ ہیں۔ جن کے اندر دو تتو پرتھوی اور اگنی کے موجُود ہیں۔ اِس واسطے یہ بھی ہمارے دھیان کے قابل نہیں ہو سکتے۔ تیسری جماعت پرندوں کی ہے، جن میں تین تتو ہیں، یعنی ہوا پانی اور اگنی۔ اگر ہم پانچ تتو کے اِنسان ہو کر

گرگٹ، مور، چڑیوں وغیرہ کا دھیان کریں گے تو ہم اُن پرندوں ہی کے جامہ میں آجاویں گے۔ ہمارا مقصد تو انسان کے جامے سے بھی اُوپر جانے کا ہے۔ اِس واسطے یہ جماعت بھی ہمارے دھیان کے قابل نہیں ہے۔ چوتھی جماعت چوپائے جانوروں کی ہے، جن کے اندر بُدھی یا آکاش نہیں ہے، باقی چار تتو موجُود ہیں۔ اِس واسطے گائے، بیل گھوڑے وغیرہ بھی ہمارے دھیان کے قابل نہیں۔ پانچویں جماعت اِنسانوں کی خود ہے اور ہر انسان میں وہی پانچ تتو موجُود ہیں۔ اس واسطے قُدرتی طور پر من میں یہ خیال آتا ہے کہ اِنسان اِنسان کا دھیان دھرے تو کیوں دھرے۔ خاص کر آج کل کے زمانے میں جبکہ ہمارے سب کے یکساں حقُوق ہیں۔

اب اِنسان اِنسان کا دھیان نہیں دھرتا، دیوی دیوتا کسی نے آج تک دیکھے نہیں، مالک کے سُروپ کا پتہ نہیں، اِس مقام پر آ کر بہت سے لوگ تو خُدا کی ہستی سے ہی مُنکر ہو بیٹھتے ہیں۔ اور باقی سب بھی اِس اُلجھن میں پھنس جاتے ہیں کہ اب کون سی چیز ہمارے دھیان کے قابل ہو سکتی ہے۔ مہاتما ایک بہت اچھی مِثال دے کر سمجھاتے ہیں کہ اگر ایک کمرے کے اندر بہت سارے ریڈیو رکھ دیں، جن کا تعلق کسی بیٹری یا بجلی سے نہ ہو، تو ہم کبھی کسی مُلک کی خبریں نہیں سُن سکتے۔ اگر اُن کا تعلق کسی بیٹری یا بجلی سے ہو جائے تو ہم جس مُلک سے چاہیں، خبریں سُن سکتے۔ اِسی طرح ہم نے اُن مالک کے بھگتوں اور پیاروں کی کھوج کرنی ہے، جن کا تعلق اُس کے ساتھ جُڑا ہُوا ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے اپنی بھگتی اور پیار کے بندھے ہوئے واپس جا کر اُس ہی پرماتما کے ساتھ مِل جانا ہے۔ ہم بھی اُن کے سُروپ کا دھیان کر کے اُن کے ساتھ پیار لگا کر واپس اُسی پرماتما کے اندر سما جائیں گے، گُورُو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"گُورُو کی مُورت من میں دھیان"

اور

"اکال مُورت ہے سادھ سنتن کی، ٹھاہر نیکی دھیان کو"

یعنی گُورمُکھوں کے تصوّر کو ہمیشہ من میں رکھو۔ یہی سوامی جی مہاراج کا اُپدیش ہے۔

"گُورُو کا دھیان کر پیارے ۔ بِنا اِس کے نہیں چھُٹنا"

کرائسٹ بھی اِسی کی طرف اِشارہ کرتا ہے، جب وُہ کہتا ہے کہ "مَیں نے اُس پرماتما کو دیکھا ہے تُم نے مجھے دیکھا ہے۔ اِس لئے تُم نے بھی اُس پرماتما کو دیکھا ہے۔ اور جو مجھ کو دیکھتا ہے وُہ میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے۔ (یُوحنا ١٢: ٤٥)

یعنی ستگُورُو کے سُروپ کے دھیان کے ذریعہ ہی ہم واپس جا کر اُس پرماتما میں سمائیں گے۔ دھیان کے ذریعہ ہمارے خیال کو آنکھوں کے پیچھے ٹھہرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ دھیان ہم کو اپنے ستگُورُو

کا کرنا ہے، جنہوں نے مالک کی بھگتی کا طریقہ اور راستہ ہم کو بتلایا ہے۔

جس وقت دھیان کے ذریعہ ہمارا خیال ایکاگر ہوتا ہے تو ہم کو خود بخود پتہ لگ جاتا ہے کہ آنکھوں کے پیچھے ایک بہت میٹھی اور سُریلی آواز آ رہی ہے، جو کہ مالک کی درگاہ سے اُٹھتی ہے۔ یہ آواز ہر ایک اِنسان کے اندر ہے۔ یہاں کسی قوم، مذہب یا مُلک کا سوال نہیں ہے۔ خواہ ہم ہندو ہو کر اندر جائیں یا سِکھ، مُسلمان و عیسائی مذہب میں ہو کر جائیں۔ جو بھی خوش قسمت اپنے خیال کو آنکھوں کے پیچھے ایکاگر کرتا ہے، اُس کا خیال اُس آواز کے ساتھ جُڑ جاتا ہے۔ اِس عمل یا کریہ کو مہاتما جیتے جی مرنا کہتے ہیں۔ کیونکہ خیال کو آنکھوں کے پیچھے ایکاگر کرکے اُس میٹھی اور سُریلی آواز کو سُننے سے رُوح اور مَن نَو دواروں سے آزاد ہو جاتے ہیں اور اِن کا تعلق اِس دُنیا سے بالکل ٹوٹ جاتا ہے۔ دُنیا کے سب دُکھ بھول کر یہ اپنے اندر اُس شبد کی دائمی خوشی کو محسُوس کرنے لگتے ہیں۔ کبیر صاحب اِس بارے میں لکھتے ہیں۔

"جس مرنے سے جگ ڈرے میرے من آنند"

گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"نانک جیوتیاں مر رہیئے۔ ایسا جوگ کمائیے"

سینٹ پال بھی بائیبل میں کہتا ہے۔

"میں پرتی دِن مرتا ہوں"

اہلِ اسلام کی حدیث بھی کہتی ہے۔

"مُوتُوا قبل اَنتا مُوتُو"

یعنی مرنے سے پہلے مرو۔

دادُو صاحب جو کہ مشہور مہاتما ہوئے ہیں، اپنی بانی میں لکھتے ہیں۔

"جیوت ماٹی ہو رہو سائیں سنمکھ ہوئے
دادُو پہلے مر رہو پیچھے مرے سب کوئے"

تیسری پاتشاہی گورُو امرداس جی فرماتے ہیں۔

"ستگورُو سیوے تاں مل جائے
جیوت مرے ہر سیوں چت لائے"

دریا صاحب فرماتے ہیں۔

"دریا گورُو گروا مِلا کرم کیا سب رد
جھوٹا بھرم چھُڑائے کر پکڑایا ست شبد"

اِسی طرح گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"بِنسے اندھیرا اگیانتا بھائی۔ کمل ہووے پرگاس
گور بچنی سُکھ اُوپجے بھائی۔ سب پھل ستگور پاس"

اُس میٹھی اور سُریلی آواز کو ہی جو آنکھوں کے پیچھے آ رہی ہے، مہاتما شبد یا نام کہہ کر پُکارتے ہیں۔ یہ جتنے بھی ہمارے مذہب ہیں، اِن کے رسم و رواج یا شریعت ہر ایک کی جُدا جُدا ہے لیکن جو اصلی رُوحانیت ہے، اصلیت ہے، حقیقت ہے، رُوحانیت کی بُنیاد ہے، وہ ہر مذہب کی تہہ میں ایک ہی ہے۔ اُس رُوحانیت کو مختلف مہاتماؤں نے مختلف لفظوں کے ذریعہ سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ حضرت عیسےٰ اُس کو شبد یا نام کہہ کر سمجھاتا ہے۔ گورُو نانک صاحب اُس کو گورُو کی بانی، دھر کی بانی، سچی بانی، شبد، نام، امرِ حکم، اکتھ کتھا، ہری کیرتن اور کئی لفظوں سے بیان کرتے ہیں۔ مُسلمان فقیر اُس کو کلمہ، اِسمِ اعظم، بانگِ آسمانی، کلامِ الٰہی، ندائے سُلطانی کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ رِشی مُنی اُس کو آکاش بانی، رام نام، نرمل ناد، دِویہ دُھنی، شبد یا نام کہہ کر سمجھاتے ہیں۔ عام مہاتماؤں نے اُس کو شبد یا نام ہی کہا ہے۔ ہمیں لفظوں کے معنوں میں نہیں اُلجھنا چاہیئے۔ ہمیں تو اپنے جسم کے اندر اُس نُقطے پر خیال ایکاگر کرنا ہے، جس جگہ وہ شبد یا نام دِن رات دُھنکاریں دے رہا ہے۔ گورُو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"نو در ٹھاکے دھاوت رہائے۔ دسویں نج گھر واسا پائے
اوتھے انحد سبد وجے دِن راتیں۔ گورمتی سبد سُنا دنیا"

یعنی جس وقت ہم اپنے شریر کے نَو دواروں سے خیال نکال کر آنکھوں کے پیچھے ایکاگر کرتے ہیں ہم اپنے اصلی گھر کے دروازے پر آ جاتے ہیں۔ ہمارا اصلی گھر سچکھنڈ ہے، جس جگہ پرماتما رہتا ہے۔ اُس کا دروازہ آنکھوں کے پیچھے ہی تیسرا تِل ہے اور اُس گھر کے دروازہ کی نشانی یوں بیان کرتے ہیں کہ اُس جگہ انحد شبد دِن رات دُھنکاریں دے رہا ہے۔ جتنا عرصہ ہم اُس گھر کے دروازے پر خیال ایکاگر کرکے اُس شبد کو نہیں پکڑتے، اُتنا عرصہ ہمارا مُکتی حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت عیسےٰ بھی اُسی طرف اِشارہ کرتا ہے، جب وہ کہتا ہے۔

"ڈھونڈو تو تُم پاؤ گے، کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائے گا۔"

(متی ۷ : ۷)

اندرُونی راستہ:۔ اگر ہم نے اپنے گھر جانا ہے، سب سے پہلے ہمیں اپنے گھر کے دروازے کی تلاش کرنی پڑتی ہے اور وہ جو گھر کا دروازہ ہے وہ آنکھوں کے پیچھے تیسری آنکھ، ایک آنکھ یا تیسرا تِل ہے۔ اور اُس کو کھولنے کے لئے ہم اُس کو کھٹکھٹاتے ہیں یعنی بار بار سِمرن اور دھیان کے ذریعہ اپنے پھیلے ہوئے خیال کو آنکھوں کے پیچھے اُلٹ کر اکٹھا کرتے ہیں۔

جس وقت بار بار کھٹکھٹانے سے یا سمرن اور دھیان سے ہمارا خیال اکٹھا ہو جاتا ہے تب وہ گھر کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ پھر ہم کو گھر جانے کا راستہ ملتا ہے۔ وہ راستہ کیا ہے کہ اپنے خیال کو اُس شبد سے جوڑیں جو ہر ایک کے اندر آ رہا ہے۔ اُس کے ذریعہ ہم واپس جا کر پرماتما کو پا سکتے ہیں۔ تلسی صاحب سمجھاتے ہیں۔

"قدرتی کعبے کی تو محراب میں سن غور سے
آ رہی دھر سے صدا تیرے بلانے کے لئے"

مسلمانوں کا خیال ہے کہ کعبے کا حج کرنے سے ہم مکتی حاصل کر سکتے ہیں۔ تلسی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو اصل کعبہ ہے، وہ ہمارا شریر ہے۔ پیروں کے تلوؤں سے ہمارا حج شروع ہوتا ہے اور سر کی چوٹی پر جا کر ختم ہوتا ہے۔ اس حج کی دو منزلیں ہیں۔ ایک آنکھوں تک اور دوسری آنکھوں سے اوپر۔ مولوی ہمیشہ محراب کے اندر کھڑا ہو کر بانگ دیتا ہے۔ ہمارے ماتھے کی ساخت بھی محراب کی طرح ہے، جو مالک کی درگاہ کی طرف سے قدرتی کلمہ آ رہا ہے، وہ اس محراب یعنی ماتھے کے اندر آ رہا ہے۔ جس وقت ہم اُس آواز یا کلمہ کو پکڑتے ہیں، تو ہم اُس آواز کے پیچھے پیچھے چل کر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔ گورو امرداس جی مہاراج فرماتے ہیں۔

"بن سبدے انتر آنھیرا، نہ وست لہے نہ چوکے پھیرا
ستگورو ہتھ کنجی ہورتوں در کھلے ناہیں۔ گورو پورے بھاگ ملاونیاں"

تیسری پادشاہی بشری گورو امرداس جی بھی یہی اُپدیش کرتے ہیں۔

"اِس کایا اندر وست اسنکھاں۔ گورمکھ ساچ ملے تاں دیکھاں
نو دروا جے دسویں مکتا۔ انحد سبد وجاونیا"

یہ جو ہمارا شریر ہے، یہ صرف ہڈی اور ماس کا ہی نہیں بنا ہوا ہے اور نہ صرف پانچ چھ فٹ لمبا مٹی کا پتلا ہی ہے۔ پرماتما نے اِس کے اندر بے شمار سامان یعنی خزانے رکھے ہوئے ہیں۔ بلکہ وہ پرماتما خود اِس کے اندر بیٹھا ہوا ہے۔ جتنا عرصہ کوئی سچا گورمکھ نہیں ملتا، اُتنا عرصہ ہم شریر میں اُس پرماتما کو دیکھنے اور اندر کھوج کرنے کے طریقے کا پتہ نہیں لگا سکتے۔ آپ سمجھاتے ہیں کہ جسم کے دو حصے ہیں۔ ایک آنکھوں سے نیچے، ایک آنکھوں سے اوپر۔ آنکھوں کے نیچے نو دواروں میں صرف اندریوں کے بھوگ اور وشے وکاروں کی لذتیں ہیں۔ جتنا عرصہ ہمارا خیال آنکھوں سے نیچے نیچے ہے۔ ہم مکتی نہیں حاصل کر سکتے۔ کیونکہ مکتی کا دروازہ آنکھوں کے پیچھے لگایا ہوا ہے۔ اُس کی یہی نشانی ہے کہ اُس جگہ انحد شبد دھنکاریں دے رہا ہے۔ گورو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"گورو شبد ملے سے وچھڑے ناہیں۔ سہجے سچ سماونیا"

جس وقت ہم گورمکھوں کے ذریعے شبد کو پکڑ لیتے ہیں، وہ شبد پھر ہم کو چھوڑتا نہیں۔ اپنے ساتھ لے کر پرماتما میں ہی سما جاتا ہے۔ ہم نے اُس شبد کے ذریعے اپنے اندر اپنے گھر کا رُخ قائم کرنا ہے اور اُس شبد کے ذریعے اپنے گھر کا راستہ دیکھنا ہے۔ ہماری آتما کی جو دیکھنے کی شکتی ہے، اُس کو مہاتما نرت کہتے ہیں اور جو سُننے کی شکتی ہے، اُس کو سُرت کہتے ہیں۔ سُرت نے شبد کی آواز کو سُننا ہے اور نرت نے اُس کے پرکاش کو دیکھنا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم اپنے گھر سے شام کو کہیں سیر کرتے ہوئے دور نکل جائیں، رات کا اندھیرا سر پر آ جائے، ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھے اور اپنے گھر کے راستے کا کچھ پتہ نہ لگے اور گھر کا رُخ بھی پتہ نہ چلے تو ہم واپس اپنے گھر پہنچنے کے واسطے اُس اندھیرے کے اندر خاموش کھڑے ہو کر بڑے غور سے کسی نہ کسی آواز کو سُننے کی کوشش کرتے ہیں، جو ہمارے گھر کی طرف سے آ رہی ہو کہیں ریڈیو کی آواز ہو یا کوئی کتا بھونکتا ہو، یا اور کوئی ایسی ہی آواز آتی ہوئی سُنائی دے تو ہم اُس آواز کو سُن کر اپنے گھر کا رُخ قائم کر لیتے ہیں کہ ہمارا گھر آگے کی طرف ہے یا پیچھے کی طرف، یا دائیں یا بائیں طرف ہے۔ جس وقت رُخ کا پتہ لگ جاتا ہے، پھر کیونکہ راستے میں اندھیرا ہے، اُونچی نیچی زمین ہے، پانی ہے، یا جھاڑیاں وغیرہ ہیں سو اگر ہمارے ہاتھ میں کوئی ٹارچ یا لالٹین ہو تو ہم اُس کے ذریعے اونچی نیچی زمین دیکھتے ہوئے خار دار جھاڑیوں وغیرہ سے بچتے ہوئے اپنا راستہ ڈھونڈ کر صحیح سلامت پھر اپنے گھر پہنچ جاتے ہیں۔ اِسی طرح مہاتما ہم کو اُپدیش کرتے ہیں کہ ہمارے ہر ایک کے اندر پرماتما نے ہمارے لئے وہ آواز بھی رکھی ہوئی ہے اور وہ روشنی بھی رکھی ہوئی ہے۔ ہم نے اُس آواز کو سُن کر گھر کا رُخ قائم کرنا ہے اور اُس روشنی کے ذریعہ اپنا روحانی سفر طے کرنا ہے۔ کبیر صاحب اُسی کی طرف اِشارہ کرتے ہیں۔

"دیوا بلے اگم کا بن باتی بن تیل"

وہ اگم کی جوت ہمارے سب کے اندر بغیر بتی اور تیل کے جل رہی ہے۔ یہی پلٹو صاحب اپنا تجربہ سمجھاتے ہیں۔

"اُلٹا کنواں گگن میں تس میں جرے چراغ
تِس میں جرے چراغ بنا روغن بن باتی
چھ رُت بارہ ماس رہت جرتے دِن راتی"

ہمارے سر کے اوپر کے حصے کو آپ اُلٹا کنواں کہہ کر بیان کرتے ہیں۔ کنوئیں کا مونہہ اوپر اور پیندا نیچے ہوتا ہے۔ ہمارے سر کا پیندا اوپر اور مونہہ اندر کو نیچے کی طرف ہے۔ یعنی اُس کی ساخت کنوئیں کے برعکس ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جب ہم نو دواروں سے خیال نکال کر

آنکھوں کے پیچھے اکٹھا کریں گے تو ہم اُس اُلٹے کنوئیں کے اندر آجائیں گے اور اُس جگہ ہر ایک کے اندر ایک جوت جل رہی ہے اُس جوت کے جلنے کے لئے نہ تو کسی بتی کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی تیل کی۔ باہر ہم جتنی جوتیں جلاتے ہیں، اُن کو بتی اور تیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر بتی ختم ہو جائے یا تیل ختم ہو جائے تو وہ جوت بجھ جاتی ہے۔ لیکن جس جوت کا پلٹو صاحب ذکر کرتے ہیں وہ جوت چوبیس گھنٹے ہمارے سب کے اندر جل رہی ہے ایک سال کی چھ رُتیں بارہ مہینے اور دن رات ہوتے ہیں۔ یہ جوت ہر وقت ہر انسان کے اندر جلتی رہتی ہے۔ یہی سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں۔

"بسو تم آئے نینن میں۔ سمٹ کر ایک یہاں ہونا
دوئی یہاں دُور ہو جائے درشٹی جوت میں دھرنا"

جس وقت ہم نو دواروں سے خیال کو نکال کر آنکھوں کے پیچھے ایکاگر کرتے ہیں تو ہم دوئیت سے ایکتا میں آجاتے ہیں۔ جتنا عرصہ ہماری توجہ دونوں آنکھوں کے ذریعہ باہر کی طرف ہے ہم دوئیت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جس وقت خیال کو سمیٹ کر پھر آنکھوں کے پیچھے اکٹھا کرتے ہیں، ہم ایکتا میں آجاتے ہیں۔ پھر ہم کو اُس جگہ اُس جوت کے درشن ہوتے ہیں۔ یہی حضرت عیسےٰ نے بائیبل میں ذکر کیا ہے۔

"شریر کا دِیا آنکھ ہے۔ اِس لئے یدی تیری آنکھ نرمل ہو تو تیرا سارا
شریر بھی اُجیالا ہو گا۔" (متی ۶: ۲۲)

کہ اگر تم ایک آنکھ والے ہو جاؤ گے، یعنی دونوں آنکھوں کے پیچھے خیال کو اکٹھا کر لو گے، تو تمہارا سارا جسم نور اور روشنی سے بھر جائے گا۔ گورو نانک صاحب بھی یہی اُپدیش کرتے ہیں۔

"انتر جوت نرنتر بانی سچے صاحب سیوں لو لائی"

ہر ایک اِنسان کے اندر وہ جوت جل رہی ہے۔ اُس جوت کے اندر سے ایک بہت میٹھی اور سُریلی آواز نکل رہی ہے۔ جو اُس جوت کے درشن کرتے ہیں اور اُس بانی کی سُریلی آواز کو سُنتے ہیں، اُن کا دُنیا سے موہ و پیار اُٹھ جاتا ہے اور مالک سے پیار پیدا ہو جاتا ہے۔ ہمیں سب کو یہ معلوم ہے کہ جتنی بھی ہماری دھارمک جگہیں ہیں، کیا گورودوارہ، کیا مسجد، کیا مندر، کیا گرجا، ہر ایک کے اندر جوت جلاتے ہیں اور گھنٹہ اور سنکھ جیسی آواز پیدا کرتے ہیں۔ کسی گرجے کے اندر چلے جاؤ۔ وہاں موم بتیاں جلائی جاتی ہیں اور اُس کے سب سے اُوپر گھنٹہ بھی لٹکا رہتا ہے، جو پرارتھنا وغیرہ شروع ہونے سے پہلے بجایا جاتا ہے۔ اِسی طرح بدھوں کے مندروں میں بھی ہمیشہ جوت جلتی رہتی ہے، جس کو وہ اکھنڈ جوت کہتے ہیں اور جس کو وہ کبھی بجھنے نہیں دیتے۔ لیکن جس اکھنڈ جوت کا ذکر

مہاتما بدھ نے کیا ہے، وہ تو ہمارے سب کے اندر ہے۔ اُن کے مندروں کے اندر بگل وغیرہ بجائے جاتے ہیں۔ جینی اور ہندوؤں کے مندروں میں بھی جوت جلائی جاتی ہے اور گھنٹے بجائے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح گورودواروں کے اندر بھی جوت جلائی جاتی ہے۔ اور سنکھ وغیرہ بجایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے مزاروں پر بھی رات کو چراغ جلائے جاتے ہیں۔ اور مولوی اُونچی اُونچی آواز سے بانگ دیتا ہے، یا نقارہ بجاتا ہے۔ ہم نے کبھی بھی یہ خیال نہیں کیا ہو گا کہ ہر ایک دھارمک جگہ پر یہ جوت کیوں جلائی جاتی ہے اور گھنٹہ کیوں بجایا جاتا ہے۔ اصل میں رشی منی، سنت مہاتما، پیر پیغمبروں نے سمجھایا تھا کہ ہمارا شریر ہی سب سے بڑا اور اصلی گورودوارہ، مندر، مسجد یا گرجا ہے اور ہر ایک شریر کے اندر جوت جل رہی ہے اور شبد کی آواز جو گھنٹے اور سنکھ جیسی شروع میں ہے، بج رہی ہے، لیکن ہم دُنیا کے جیو ایسے مالک کے بھگتوں اور پیاروں کے جانے کے بعد اُن کی اصلی تعلیم کو بھول گئے اور باہر مکھی ہو گئے۔ اُس اندر کے شبد کی آواز کو سُن کر اور روشنی کو دیکھ کر ہمارا من بندھ جاتا ہے، قابو آجاتا ہے اور واپس اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے۔ رُوح اور من کی گانٹھ کھل جاتی ہے۔ گورو امرداس صاحب سمجھاتے ہیں۔

"گورو گیان انجن سچ نیتریں پایا۔ انتر چانن اگیان اندھیر گنوایا
جوتی جوت ملی من مانیا۔ ہر در سوبھا پاونیا"

جس وقت گورمکھوں کے گیان اور تجربے کے مطابق ہم آنکھوں میں شبد رُوپی سُرمہ ڈالتے ہیں تو یہ اگیانتا کا اندھیرا ہمارے راستے سے دُور ہو جاتا ہے۔ پرماتما کا نور اور روشنی نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہندوستان کے اندر یہ عام رواج ہے کہ اگر کسی کو کم نظر آتا ہے تو اُس کو سُرمے کا اِستعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ ہمارا یہ خیال ہے کہ سُرمہ ڈالنے سے نظر پھر ٹھیک ہو جاتی ہے اور اچھی طرح نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اِس واسطے گورو امرداس جی یہ مثال دے کر سمجھاتے ہیں کہ جو ہم دُنیا کے جیو آنکھوں کے باوجود اندھے ہوئے بیٹھے ہیں، ہمیں اپنے اندر کچھ بھی نظر نہیں آتا، اگر ہم شبد کے سُرمے کا اِستعمال کریں گے یعنی اپنے خیال کو اندر سمیٹ کر شبد کے ساتھ جوڑیں گے، تو ہمارا اگیانتا کا اندھیرا دُور ہو سکے گا۔ اور ہمیں اپنے اندر روشنی نظر آسکے گی۔ جس کو دیکھ کر ہمارا من مان جائے گا یعنی قابو آجائے گا، یعنی یہ جو اندریوں کے بھوگوں کا غلام بنا بیٹھا ہے پھر اُس روشنی کے اندر محو ہو جائے گا اور ہر وقت شبد کی آواز کو سُن کر اور پکڑ کر برہم یعنی ترکُٹی میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیگا۔ تب ہماری آتما من کے پنجے سے آزاد ہوتی ہے اور اِس کے بعد جا کر ہماری جوتی اُس جوت میں ملتی ہے اور مالک کی درگاہ میں جا کر اصلی عزت اور شوبھا حاصل کرتی ہے۔

حضرت عیسےٰ بھی بائیبل میں کہتے ہیں۔

"میں اِس جگت میں نیائے کے لئے آیا، تاکہ جو نہیں دیکھتے وُہ دیکھیں اور جو دیکھتے ہیں وُہ اندھے ہو جاویں۔ (یُوحنا ۹ : ۳۹)

یعنی مَیں اِس دُنیا میں اِس لئے آیا ہُوں کہ جو لوگ آنکھیں ہونے کے باوجُود اندھے ہیں، اور اُس مالک کو نہیں دیکھتے، مَیں اُن کو اِس دُنیا کی شکلوں اور پدارتھوں کی طرف سے اندھا کر دُوں اور مالک کی طرف سے آنکھوں والا یعنی سُجاکھا کر دُوں۔

گورُو نانک صاحب بھی سمجھاتے ہیں۔

"جن انتر شبد آپ پچھانہی۔ گت مت تنہی پائی"

جو اندر اُس شبد کو پکڑ کر اپنے آپ کو پہچاننے کے قابل بنتے ہیں، اصلی گتی اور مالک کو ملنے کا راستہ اُن ہی کو پراپت ہوتا ہے۔

پھر آپ اُپدیش کرتے ہیں۔

"سبدے سواد جانے۔ تاں آپ پچھانے"

کہ شبد اور نام کی لذّت حاصل کر کے ہی ہم اپنے آپ کو پہچاننے کے قابل بنتے ہیں۔ ہم اُس وقت اپنے آپ کو پہچانتے ہیں، جس وقت ہماری آتما کے اُوپر سے سب گندے گندے غلاف اُتر جاتے ہیں۔ اِس واسطے مہاتما ہمیں مُکتی حاصل کرنے کا سادھن صرف یہی سمجھاتے ہیں کہ ہم اپنے خیال کو اندر شبد یا نام کے ساتھ جوڑیں، آپ اور جگہ فرماتے ہیں۔

"شبد مرے سو مر رہے پھر مرے نہ دُوجی وار"

سوامی جی مہاراج سمجھاتے ہیں۔

"نام کے رنگ میں رنگ جا۔ ملے تو بے دھام نج اپنا"

گرنتھوں، پوتھیوں، ویدوں، شاستروں کے اندر مہاتما اُس نام یا شبد کی مہما لکھتے ہیں۔ اُن کو پڑھنے سے ہمیں سمجھ آجاتی ہے کہ ہم نے کیوں نام کی کمائی کرنی ہے اور کس طرح نام کی کمائی کرنی ہے۔ لیکن گرنتھوں پوتھیوں میں وُہ نام نہیں ہے۔ صرف نام کو حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔ اُن کے پڑھنے میں مُکتی نہیں ہے۔ جو پڑھتے ہیں اُس پر عمل کرنے میں مُکتی ہے۔ جس طرح ڈاکٹری کتابوں کے اندر نُسخے یا بیماریوں کے علاج کرنے کا طریقہ لکھا ہوا ہے۔ لیکن دوائیاں نہیں ہیں، کوئی بیمار سارا دِن ڈاکٹری کی کتاب پڑھ کر صحت یاب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جو کچھ اُس کتاب میں لکھا ہے، اُس کے مُطابق دوائی استعمال کر کے ہی ٹھیک ہو سکتا ہے۔ دوائی بذاتِ خُود کوئی چیز اور ہے اور دوائی کا ذکر کتاب کے اندر کچھ اور ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی سارا دِن کھانا بنانے کی کتابیں پڑھتا رہے جن کے

اندر مختلف کھانا بنانے کے طریقے لکھے ہُوئے ہیں، کہ کونسا کھانا کس طرح بنایا جاتا ہے تو اُس کے پڑھنے سے نہ کبھی اُس کو کھانے کی لذّت آسکتی ہے، نہ پیٹ ہی بھر سکتا ہے جس وقت اُس کتاب کے مُطابق وُہ کھانا بنا کر کھا لیتا ہے، تو پیٹ بھی بھر جاتا ہے اور سواد بھی آجاتا ہے۔ اِسی طرح اگر کسی نے گاڑی کا سفر کرنا ہو تو پہلے ٹائم ٹیبل یا گائیڈ بُک کو اچھی طرح پڑھا جاتا ہے۔ اُس سے پتہ چل جاتا ہے کہ گاڑی کا سفر کتنا لمبا ہے، کون کون سے سٹیشن راستے میں آئیں گے، کتنا کرایہ لگے گا اور کتنے کتنے بجے گاڑی سٹیشن سے روانہ ہوتی ہے۔ لیکن اُس ٹائم ٹیبل کو صرف پڑھ لینے سے ہم اپنی منزلِ مقصُود پر نہیں پہنچ جاتے اگر سٹیشن پر جا کر ٹائم ٹیبل کے مُطابق ٹکٹ لے کر گاڑی پر سوار ہو جاتے ہیں تب ہی منزلِ مقصُود پر پہنچنے کے حقدار بنتے ہیں۔ اِس نُقطے اور مُقام پر آ کر آج عام دُنیا بھُولی بیٹھی ہے۔ ہم اپنے گرنتھوں، پوتھیوں، ویدوں و شاستروں کے پڑھنے پڑھانے کو ہی مُکتی کا سادھن سمجھے بیٹھے ہیں اور اکثر تو ہم خُود بھی نہیں پڑھتے بلکہ کوئی پنڈت یا گیانی ہمارے گھر میں پڑھ رہا ہوتا ہے، اور ہم دُنیا کے کام کاج میں مشغُول ہوتے ہیں اور من میں سمجھ لیتے ہیں کہ نہ معلُوم ہم کتنا فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اگر خُود بیٹھ کر پڑھیں یا سُنیں تو اُن مہاتماؤں کے بچن ہمارے کانوں میں پڑیں، ہمیں اپنی کمزوریوں اور کمیوں کا پتہ لگے اور پھر اُن کو دُور کرنے کا من میں شوق پَیدا ہو، طریقہ اور سادھن کا پتہ لگے، پھر تو اُس پڑھنے پڑھانے کا بھی فائدہ ہو۔ ہم نے تو اُس کو صرف رسم و رواج بنایا ہُوا ہے کہ شاید اُس پنڈت کے پڑھنے سے ہی مُکتی حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر ایک مہاتما ہمارے خیالوں کو ان بھرموں سے نکالتا ہے۔ سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں۔

"وید شاستر سمرت اور پُورانا۔ پڑھ پڑھ سب پنڈت ہارا
بن ستگورُو اور بِنا شبد سُرت۔ کوئی نہ اُترے بھو پارا"

اِسی طرح گورُو نانک صاحب اُپدیش کرتے ہیں۔

"پڑھیئے جیتے برس برس۔ پڑھیئے جیتے ماس
پڑھیئے جیتی آرجا۔ پڑھیئے جیتے سواس
نانک لیکھے اِک گل۔ ہور ہوَمے جھکھنا جھاکھ"

کہ اگر ہم سارا دِن پڑھتے رہیں، سارا مہینہ، سارا سال پڑھتے رہیں۔ ساری زندگی اور سانس سانس سے پڑھتے رہیں، صرف ایک ہی چیز ہمارے حساب میں لکھی جائے گی۔ کہ کیا ہماری سُرت اُس شبد یا نام کو پکڑتی ہے؟ نہیں تو ہمارا سارا پڑھنا پڑھانا فضُول ہے۔ یہی تُلسی صاحب اپنی بانی میں لکھتے ہیں۔

"چار اٹھارہ نو پڑھے کھٹ پڑھ کھویا مُول
سُرت شبد چینہے بنا جیوں پنچھی چنڈول"

کہ اگر کوئی چار وید، اٹھارہ پُوران، نو ویاکرن اور چھ شاستر بھی پڑھ لے لیکن اگر سُرت شبد کا گیان حاصل نہیں کیا تو اُس کی حالت چنڈول پنچھی جیسی ہے۔ چنڈول ایک پنچھی پہاڑوں میں ہوتا ہے، جسے کستُورا اور اگن بھی کہتے ہیں۔ وُہ ہر ایک جانور کی آواز کی نقل کر لیتا ہے۔ اگر کوّے کی بولی سُنے تو کوّے کی طرح بول لیتا ہے۔ فاختہ کی آواز سُن کر فاختہ کی طرح بول لے گا۔ جس جانور کی آواز سُنے، ویسا ہی بول لے گا۔

کبیر صاحب لکھتے ہیں۔

"پوتھی پڑھ پڑھ جگ مُوا پنڈت بھیا نہ کوئے
ڈھائی اکھشر پریم کے پڑھے سو پنڈت ہوئے"

یہی بُلھے شاہ اُپدیش کرتا ہے۔

"علموں بس کریں او یار۔ اِکّو الف تیرے درکار
بہتا علم عزرائیل نے پڑھیا۔ جھگا جھاہا اُس دا سڑیا"

حضرت عیسیٰ بھی بائیبل میں یہی کہتے ہیں۔

"ہے پِتا! سورگ اور پرتھوی کے پربھُو! مَیں تیرا دھنیہ واد کرتا ہُوں کہ تُو نے اِن باتوں کو گیانیوں اور سمجھ داروں سے چھپا رکھا اور بالکوں پر پرگٹ کیا ہے" (متی ۱۱: ۲۵)

ہم گرنتھ پوتھی، وید شاستر پڑھ کر واچک گیانی بن جاتے ہیں۔ بحث مُباحثہ کرنے کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے آپ کو بڑا اگنی گیانی، عالم فاضل سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور دُوسروں کو ناسمجھ اور اگیانی تصور کرنے لگ جاتے ہیں۔ من میں ہَومَیں، گھمنڈ اور اہنکار آجاتا ہے۔ جبکہ مالک کی بھگتی کے راستے پر تو پڑھ لکھ کر پھر بچہ بننا پڑتا ہے۔ گرنتھ، پوتھیاں، وید، شاستر، کیا چیزیں ہیں؟ گورُو صاحبان، رشی، مُنی، پیر پیغمبروں نے محنتیں کیں اور مالک سے وصال کیا۔ اور جو کچھ اُنہوں نے اندر نظارے دیکھے اور اُنہوں نے جو رُوکاوٹیں اندر محسُوس کیں اور دیکھیں، اُنہوں نے ہمارے فائدے کے لئے اِن دھرم پُستکوں میں اُن کا ذکر کر دیا۔ یہ مقدّس کتابیں اُن مہاتماؤں کے ذاتی تجربے کا ریکارڈ ہیں۔ ہم کو اُن کے پڑھنے سے وُہ تجربہ نہیں ہو سکتا جب تک، جو کچھ ہم پڑھتے ہیں، اُن کے اُپدیش کے مُطابق ہم اپنے اندر کھوج اور تحقیقات نہیں کرتے۔ یہ جو کھوج اور تحقیقات کرنے کا طریقہ ہے، یہ صرف شبد یا نام کی کمائی ہے۔ وُہ نام کہیں باہر نہیں ہے۔ ہمارے ہر ایک کے شریر اور دیہہ کے

اندر ہے اور ہمارے ہی واسطے پرماتمانے ہمارے اندر رکھا ہُوا ہے۔ لیکن کھوج کس طرح کرنی ہے؟ اِس کا بھید یا طریقہ ہم کو گورمُکھوں سے ہی پتہ لگتا ہے۔ گورُو نانک صاحب ہمیں سمجھاتے ہیں۔

"انحد بانی پُو بُجی۔ سنتن ہتھ راکھی کُنجی"

پھر لکھتے ہیں۔

"جس کا گرہہ تن دِیا تالا کُنجی گور سونپائی
انِک اُپاؤ کرے نہیں پاوے بن سَتگورُو سرنائی" (گورُو ارجن دیو)

سنتوں کی صحبت :-

جس پرماتمانے ہم کو پیدا کیا ہے، اُس نے نام کی دَولت ہمارے اندر ہمارے واسطے رکھ کر اُس کا بھید گورمُکھوں کے حوالے کر دیا ہے۔ اِس واسطے ہم کو اُس چیز کو حاصل کرنے کے لئے سادھو، سنتوں، مہاتماؤں کی سنگت وصُحبت کرنی پڑتی ہے۔ گورُو امر داس جی لکھتے ہیں۔

"بن گورُو داتے کوئی نہ پائے۔ لکھ کوٹی جے کرم کمائے"

پانچویں پاتشاہی گورُو ارجن دیو جی لکھتے ہیں۔

"کہو نانک پربھ ایہو جنائی۔ بن گورُو مُکت نہ پائیے بھائی"

گورُو نانک صاحب پھر فرماتے ہیں۔

"ستگورُو سیوے سدا سُکھ پائے
ستگورُو الکھ دِیا لکھائے"

پھر فرماتے ہیں۔

"مت کو بھرم بُھلے سنسار
گور بن کوئے نہ اُترس پار"

چوتھی پاتشاہی گورُو رام داس جی فرماتے ہیں۔

"سنتو سنُو سُنو جن بھائی۔ گورُو کاڈھی بانہہ کو کیجے
جے آتم کو سُکھ سُکھ نت لوڑو۔ تاں ستگورُو شرن پَو جیجے"

مہاتما گورمُکھوں کی سنگت وصُحبت پر بہت ہی زور دیتے ہیں۔ کہ اُن کے بغیر ہمارا مُکتی حاصل کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پانچویں پاتشاہی پھر لکھتے ہیں۔

"ساست بید سمرت سب سودھے۔ سب ایکا بات پُکاری
بن گورمُکت نہ کوئی پاوے۔ من دیکھو کر بیچاری"

HARDAYAL PUBLIC LIBRARY, DELHI
Acc. No. 13286 — 1980

پھر اور جگہ لکھتے ہیں۔

"بِن ستگور کوئی نام نہ پائے۔ پربھ ایسی بنت بنائی ہے۔"

مالک نے اپنے مِلنے کا یہی قدرتی قانون رکھا ہُوا ہے کہ جب بھی وُہ مِلتا ہے، سادھو، سنتوں مہاتماؤں کے ذریعہ ہی مِلتا ہے۔

حضرت عیسےٰ بھی بائبل میں یہی کہتے ہیں۔

"اے سب پریشرم کرنے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو! میرے پاس آؤ میں تمہیں وِشرام دُوں گا۔ (متی ۱۱: ۲۸)

یعنی اے دُنیا والو! تُم جو گُناہوں کے بوجھ سے لدے اور تھکے ہوئے ہو، میرے پاس آؤ میں تُم کو آرام اور شانتی دُوں گا۔ آگے پھر وُہ کہتے ہیں۔

"مارگ اور جیون اور سچّائی مَیں ہی ہُوں۔ بِنا میرے دوارا کوئی پِتا کے پاس نہیں پہنچ سکتا۔ یدی تُم نے مُجھے جانا ہو تو میرے پِتا کو بھی جانتے اور اب اُسے جانتے ہو۔ اور اُسے دیکھا بھی ہے (یوحنا ۱۴: ۶، ۷)

کہ تُم اپنے پِتا کو صرف میرے ہی ذریعہ سے مِل سکتے ہو۔ مَیں ہی اُس کو مِلانے کا ذریعہ اور راستہ ہُوں۔ اگر تُم نے مُجھ کو جان و پہچان لیا تو تُم نے اُس پرماتما کو جان لیا اور دیکھ لیا۔

آگے پھر کہتے ہیں۔

اور جو مُجھے دیکھتا ہے وُہ میرے بھیجنے والے کو دیکھتا ہے۔"

(یوحنا ۱۲: ۴۵)

کہ مَیں نے اُس پرماتما کو دیکھا ہے، تُم نے مُجھے دیکھا ہے۔ اِس لئے تُم نے بھی اُس پرماتما کو دیکھا ہے۔

پھر کہتے ہیں۔

"جگت کی جیوتی مَیں ہُوں، جو میرے پیچھے ہولے گا وُہ اندھکار میں نہیں چلے گا۔ پرنتُو جیون کی جیوتی پا جائے گا۔" (یوحنا ۸: ۱۲)

تُلسی صاحب بھی یہی اُپدیش کرتے ہیں۔

"تُلسی یا سنسار میں پانچ رتن ہیں سار
سادھ سنگ ستگور شرن دیا دین اُپکار"

پھر فرماتے ہیں۔

"سونا کائی نہ لگے۔ لوہا گھُن نہیں کھاتے
بُرا بھلا جو گورو بھگت۔ کبھوں نرک نہ جائے"

یہی سوامی جی مہاراج اپنی بانی میں ذکر کرتے ہیں۔

"یہ دیہی پھر ہاتھ نہ آئے۔ پھر وچوراسی بن میں
گورُو سیوا کر گورُو پر جھاؤ۔ آؤ تُم اِس ڈھنگ میں
گورُو بِن تیرا اور نہ کوئی۔ دھار بچن یہ من میں

پھر فرماتے ہیں۔

"بِن مہر گورُو نہیں پاوے۔ بِن شبد ہاتھ نہیں آوے
سُرت کھینچ چڑھاؤ گگنی۔ دُھن شبد سُنو یہ کرنی"

کبیر صاحب بھی فرماتے ہیں۔

"کبیر گورُو کی بھگتی بِن۔ نار کُوکری ہوئے
گلی گلی گھُومت پھرے۔ ٹُوک نہ ڈارے کوئے
کبیر گورُو کی بھگتی بِن۔ راجہ گدھا ہوئے
ماٹی لدے کُمہار کی۔ گھاس نہ ڈارے کوئے
اُجل پہنے کاپڑا۔ پان سُپاری کھائے
کبیر گورُو کی بھگتی بِن۔ باندھا جم پُور جائے

پھر فرماتے ہیں۔

"گورُو بِن مالا پھیرتے۔ گورُو بِن دیتے دان
گورُو بِن دان حرام ہے۔ جاؤ پُوچھو وید پُوران"

گورُو رام داس جی چوتھی پاتشاہی لکھتے ہیں۔

"بِن گورُو ساکت کہو کو تریا۔ ہوئے کرتا بھوجل پریا
بِن گورُو پار نہ پاوے کوئی۔ ہر جپیئے پار اُتارا ہے"

پھر فرماتے ہیں۔

"جناں ستگور پُرکھ نہ بھیٹیو۔ سے بھاگ ہین وس کال
اوے پھر پھر جُون بھوائیے۔ وچ وِشٹا کر وِکرال"

جن کو پُورا ستگورُو نہیں مِلا، وُہ بہت ہی کھوٹے بھاگ والے ہیں۔ وُہ ہمیشہ کال کے ماتحت رہتے ہیں۔ اُن کو بار بار موت اور پیدائش کے دُکھوں میں آنا پڑتا ہے۔ یہاں تک کہ اُن کو آخر گندگی کے کیڑے تک بن کر دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ جو پُورے ستگورُو کی کھوج نہیں کرتے اُن کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کرتے، وُہ شبد یا نام کے ساتھ کبھی نہیں جُڑ سکتے۔ اپنے کرموں

کے بموجب چوراسی کے جیل خانہ کے اندر دُکھ اور مُصیبتیں بھگتتے رہتے ہیں۔ اصل میں وہ دُنیا میں آکر بھی جیتے نہیں، مرے ہوئے ہیں۔ دُنیا میں جیتے ہوئے بھی مُردے کی مانند ہی رہتے ہیں۔

گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"ستگورُو کی سیو نہ کینیا، ہرنام نہ لگو پیار
مت تُم جانو او جیوندے۔ او آپ مارے کرتار"

ہر ایک آدمی خوشی اور شانتی کی تلاش کرنا چاہتا ہے اور مختلف چیزوں میں مختلف جگہوں جاکر ڈھونڈتا ہے۔ لیکن اصلی خوشی صرف شبد کے ہی اندر ہے، جس کے ساتھ ہمارا خیال صرف ستگورُو کے ذریعہ ہی جڑ سکتا ہے۔ اگر ہمیں کسی سادھو مہاتما کی صحبت نہیں ملی ہے، بے شک وہ شبد یا نام ہمارے اندر ہے، ہم اُونچی، نیچی اور پوتر دُھن کو کبھی بھی نہیں پکڑ سکتے۔ اس واسطے ہم کو چاہیئے کہ پُورے گورمکھوں کی تلاش کریں، جو ہمارے خیال کو اُس شبد سے جوڑ کر ہمیں مالک سے ملا دیویں۔ اور کوئی چیز ہم کو سچی واصلی خوشی نہیں دے سکتی۔

سائیں بُلھے شاہ کیا زور سے پُکارتے ہیں۔

"بن مُرشد کامل بُلھیا تیری ایویں گئی عبادت کیتی"

پھر کہا ہے۔

"بُلھیا شوہ دی سُنو حکایت۔ ہادی پھڑیاں ہوگ ہدایت
سب گناہ تھیں ہوگ عنایت۔ پھر باقی کیہا گفتار"

سنتوں مہاتماؤں نے ہمارے اندر گھول کر کچھ نہیں ڈالنا۔ وہ دولت ہمارے اندر ہی ہے اور ہمارے واسطے پرماتما نے رکھی ہے اور ہم کو اپنے اندر سے ہی ملنی ہے۔ اُنہوں نے صرف جُگتی اور سادھن سمجھانا ہے۔ جس طرح وِدیا کی طاقت ہر ایک اِنسان کے اندر ہے، لیکن وہ طاقت ہمارے اندر سوئی ہوئی ہوتی ہے۔ جس وقت ہم سکول کالج میں جاتے ہیں اُستادوں کی تابعداری کرتے ہیں، راتوں کو جاگتے ہیں، تب وہ سوئی ہوئی طاقت ہمارے اندر سے ہی جاگ پڑتی ہے۔ پھر ہم بی۔ اے، ایم۔ اے، عالم فاضل بن جاتے ہیں۔ جو طالب علم اُستادوں سے ڈر کر سکولوں کالجوں میں نہیں جاتے، وِدیا کی طاقت اُن کے اندر بھی ہے۔ وہ سوئی آئی ہے اور سوئی چلی جاتی ہے۔ جو اِتنی تعلیم حاصل کرتے ہیں، اُستاد اُنکے اندر گھول کر کچھ نہیں ڈالتے۔ صرف اُستادوں کی سنگت اور صحبت کرنے سے ہی اُن کی عقل اور ذہن تیز ہو جاتے ہیں۔ ہم سب کو یہ معلوم ہے کہ دُودھ کے اندر گھی ہے، لیکن اگر ہم کو جُگتی یا طریقہ پتہ نہ لگے تو ہم کبھی بھی اُس گھی کو دُودھ میں سے حاصل

نہیں کر سکتے۔ گھی، ہمیشہ دُودھ سے ہی نکلتا ہے۔ لیکن جُگتی بغیر حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

گورُو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"کاسٹھ میں جیوں ہے بیسنتر مت سنجم کاڈھ کڈھیجے
رام نام ہے جوت سبائی تت گورمت کاڈھ لیجے"

جس طرح لکڑی کے اندر آگ ہوتی ہے، لیکن وہ ہم کو نظر نہیں آتی نہ ہم اُس اگنی سے کوئی فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ جس وقت لکڑی پر لکڑی رگڑتے ہیں تو اس جُگتی کے ذریعہ اگنی بھی پیدا کر لیتے ہیں اور اُس سے فائدہ بھی اُٹھا لیتے ہیں۔ اِسی طرح وہ رام نام کی جوت ہمارے سب کے اندر ہے، لیکن گورمکھوں کے اُپدیش پر چل کر ہی ہم اُس کو حاصل کر سکتے ہیں۔ گورُو نانک صاحب بڑی اچھی مثال دے کر سمجھاتے ہیں۔

"گھر رتن لال بہو مانک لادے من بھرمیاں لہہ نہ سکائیے
جیوں اوڈا کُوپ گہج کھن کاڈھے تیوں ستگورُو وست لہائیے"

ہمارے گھر کے اندر یعنی شریر کے اندر پرماتما نے نام رُوپی دولت بے شمار رکھی ہوئی ہے لیکن ہمارا من باہر مُکھی ہو کر بھرموں میں اُلجھا بیٹھا ہے۔ جتنا عرصہ شریر میں داخل ہو کر کھوج نہیں کرتا اُس دولت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اب مثال دیتے ہیں کہ عام پُرانی آبادیوں کے نیچے بنے بنائے کُنوئیں مٹی سے بھر جاتے ہیں۔ ہم اُن زمینوں پر چلتے پھرتے ہیں، لیکن ہم کو معلُوم نہیں ہوتا کہ اِس جگہ کنُواں مٹی کے نیچے دبا ہُوا ہے۔ اوڈ لوگ ہم کو اپنے علم اور ہُنر کے ذریعہ بتلا دیتے ہیں کہ فلاں جگہ مٹی کی کھدائی کرو، تو تم کو بنا بنایا کنُواں نیچے مل جائے گا۔ اوڈ لوگ کنُواں بنا کر مٹی سے دبا کر ہم کو پتہ نہیں دیتے اُن کو صرف واقفیت اور علم ہی ہوتا ہے، جس سے فائدہ اُٹھا کر ہم اُس کُنوئیں کا اِستعمال شُروع کر دیتے ہیں۔ اِسی طرح مہاتماؤں نے ہمارے اندر کچھ چیز نہیں ڈالنی۔ اُن کو علم اور واقفیت ہے کہ ہمارے اندر وہ پرماتما ہے۔ اور پرماتما سے ملنے کا راستہ بھی ہمارے اندر ہی ہے۔ وہ ہم کو اندر اُس راستہ پر ڈال دیتے ہیں۔ اِس واسطے ہم کو سنتوں مہاتماؤں کی تلاش کرنی پڑتی ہے۔ اُن کی سنگت اور صحبت میں رہنا پڑتا ہے۔ ہمارا من ہمیشہ سنگت اور صحبت کا اثر لیتا ہے۔ اگر ہم شراب پینے والوں کی سنگت و صحبت کرتے ہیں، تو ہمیں بھی ویسی ہی عادت پڑ جاتی ہے۔ اگر جواریوں کی سنگت و صحبت کرتے ہیں تو ویسے ویسے خیال ہمارے من میں بھی لہریں اُٹھانا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر ہم مالک کے بھگتوں اور پیاروں کی صحبت کرتے ہیں تو چونکہ وہ پرماتما کی بھگتی میں لگے ہوئے ہیں اس لئے اُن کو دیکھ کر ہمارے اندر بھی پرماتما کو ملنے کا شوق و پیار پیدا ہو جاتا ہے گورُو نانک صاحب

سمجھاتے ہیں۔

"ساکت سوت بھو گرجھی بھریا۔ کیوں کر تان تنیجے
تنت سوت کچھ نکسے ناہیں ساکت سنگ نہ کیجے"

اگر سوت کے اندر بہت ساری گنجھلیں ہوں، تو اس سوت سے کبھی بھی کپڑا نہیں بُنا جا سکتا۔ اسی طرح من مکھوں کا من ساری دُنیا کے اندر پھیلا ہوا ہے۔ دن رات اندریوں کے بھوگوں وشیوں وِکاروں میں ہی لگا رہتا ہے۔ اُن کی سنگت وصحبت میں جا کر ہمارا خیال کس طرح پرماتما کی بھگتی کی طرف جا سکتا ہے۔ پھر اُپدیش کرتے ہیں۔

"ساکت نر پرانی سد بھوکے نت بھوکھن بھوکھ کریجے
دھاوت دھائے دھاوے پریت مایا، لکھ کوسن کو دِ تھ دیجے"

من مکھ لوگ ہمیشہ بھوکے ہیں، پرماتما اُن کو جو مرضی بخش دیوے۔ کتنی ہی نیک اولاد ہووے دھن دولت ہو، دُنیا میں مان، عزت اور بڑائی ہو، صحت ہو، لیکن انھوں نے پھر بھی، کبھی پرماتما سے پرماتما کو نہیں مانگنا۔ وہ ہمیشہ پرماتما سے اپنی دُنیا کی خواہشیں اور ترشنا پوری کرانا چاہتے ہیں، جو شخص ایسے ہیں کہ ہمیشہ دُنیا کے پدارتھوں اور شکلوں کی طرف ہی بھاگتے ہیں، گورو صاحب سمجھاتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی کبھی بھولے بھٹکے سے بھی صحبت نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ لاکھ کوس دور رہنا چاہیے۔ پھر کس کی سنگت کرنی چاہیے؟ سو آپ اُپدیش کرتے ہیں۔

"گوبند جیئو ست سنگت میل ہر دھیائیے"

کہ اے پرماتما! سادھو، سنتوں، مہاتماؤں کی سنگت اور صحبت دے، تاکہ تیرا پتہ لگے۔ تیری طرف ہمارا خیال جاوے۔ مہاتما ہمیشہ ست سنگ پر زور دیتے ہیں۔ کیونکہ گورمکھوں کے ست سنگ میں جا کر ہی پتہ لگتا ہے کہ آتما اور پرماتما کا رشتہ کیا ہے؟ آتما اور پرماتما کے درمیان روکاوٹ کس چیز کی ہے؟ اور وہ رُکاوٹیں کس طرح ہمارے اندر سے دُور ہو سکتی ہیں؟ مہاتما ست سنگ اُس کو نہیں کہتے جہاں ایک قوم دوسری قوم کی نندیا چغلی کرتی ہے، جس جگہ ایک مذہب دوسرے مذہب کا گلہ کاٹنے کی تدبیریں سوچتا ہے یا جس جگہ پُرانے راجہ مہاراجاؤں کی پُرانی کتھا کہانیاں سُنائی جاتی ہیں۔ مہاتما کے ست سنگ کے اندر کسی کی بھی نندیا اور چغلی نہیں کی جاتی۔ وہ صرف ہمارے اندر مالک کے ملنے کا شوق اور پیار پیدا کرتے ہیں اور ہم کو مالک سے ملنے کا راستہ، طریقہ اور سادھن بتلاتے ہیں۔ یہ تو بہت ہی نامناسب بات ہے کہ اگر کوئی ہماری عقل اور مرضی کے مطابق پرماتما کی بھگتی نہیں کرتا تو ہم اُس کو ڈنڈے مارنا شروع کر دیں اور تلواروں سے ڈرانا شروع کر دیں۔ بلکہ ہمیں اُن لوگوں کو پیار سے سمجھانا چاہیے کہ اِس راستہ پر چل کر ہم کو یہ فائدہ پراپت ہوا ہے۔

اگر تمہاری عقل اور سمجھ میں آتا ہے تو تم بھی اِس راستہ پر چل کر یہ فائدہ اُٹھا سکتے ہو۔ یہ تو بہت ہی خراب اور نامناسب بات ہے کہ اگر کوئی کسی کی عقل کے مطابق مالک کی بھگتی نہیں کرتا تو اُس کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیں۔ گورو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"ست سنگت کیسی جانیئے۔ جتھے اِکو نام بکھانیئے"

اصلی ست سنگ تو پورے گورو کی موجودگی میں ہو سکتا ہے۔ جب تک پورا اور سچا گورو نہ ہووے، جو اندرونی شبد کا راستہ بتاوے اور خود اُس شبد اور روا گورو کے ساتھ مِلا ہووے، اور دوسروں کو بھی اُس کے ساتھ مِلانے کی شکتی رکھتا ہو تب تک اُس کو اصل ست سنگ نہیں کہہ سکتے۔ گورو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"ستگورو باجھوں سنگت نہ ہوئی — بِن سبدے پار نہ پائے کوئی"

کبیر صاحب بھی ست سنگ کی یوں مہما کرتے ہیں۔

"کبیر سنگت سادھ کی جو کی بھوسی کھائے
کھیر کھانڈ بھوجن مِلے ساکت سنگ نہ جائے"

اِس واسطے آگے سمجھاتے ہیں۔

"ایک گھڑی آدھی گھڑی آدھی ہوں سے آدھ
کبیر سنگت سادھ کی کٹے کوٹ اپرادھ"

یہی سوامی جی مہاراج کا اُپدیش ہے۔

"ہت تیرا کوئی نہیں سنگین میں
پڑا کیوں سووے اِن ٹھگین میں
چیت کر پریت کر و ست سنگ میں
گورو پھر رنگ دیں نام ارنگ میں"

ایک اور جگہ بھی سمجھاتے ہیں۔

"اٹک تو کیوں رہا جگ میں۔ بھٹک میں کیا ملے بھائی
کھٹک تو دھار اب من میں۔ کھوج ست سنگ میں جائی"

پھر مولانا رُوم بھی اپنے کلام کے اندر فرماتے ہیں۔

"ہمنشینی ساعتے با اولیا — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا"

کہ مالک کے بھگتوں اور پیاروں کی ایک گھڑی کی بھی جو سنگت وصحبت ہے، وہ من اور بدھی کی سَو سال کی بندگی سے بہتر ہے۔ کیونکہ اگر راستہ مشرق کی طرف ہے اور ہم مغرب کی طرف دوڑ رہے

ہیں تو ہم اپنی منزلِ مقصود سے اور دُور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر ایک مہاتما ہمارے اندر ست سنگ کے ذریعہ ہی مالک سے ملنے کا شوق اور پیار پیدا کرتا ہے۔

سنتوں کا اصلی سروپ:۔ مہاتما کا جو اصلی سروپ ہوتا ہے، وہ شبد اور نام ہی ہوتا ہے۔ مہاتما اُس شبد یا نام کے اندر سے ہی آتے ہیں اور ہمارے خیال کو شبد یا نام سے جوڑ کر اُسی نام کے اندر ہی واپس جا کر سما جاتے ہیں۔ کیونکہ اِنسان کا اُستاد اِنسان ہی ہو سکتا ہے۔ دیوی دیوتا کسی نے دیکھے نہیں، پرماتما کے سروپ کا کسی کو پتہ ہی نہیں، جتنا عرصہ کوئی ہم کو ہمارے جیسا اِنسان ہو کر نہ سمجھائے اُتنا عرصہ اُس مالک کے متعلق کچھ بھی سمجھ نہیں آ سکتی۔ اِس واسطے حضرت عیسیٰ نے اُن مہاتماؤں کو دیہہ دھاری شبد (WORD MADE FLESH) کہہ کر بیان کیا ہے کہ وہ شبد جس وقت اِنسان کے جامے آ جاتا ہے وہ ہمارے واسطے دیہہ دھاری گورو بن جاتا ہے۔ پرماتما اور شبد ایک ہی ہیں۔ اِس واسطے حضرت عیسیٰ نے کہا ہے۔

"میں اور پتا ایک ہی ہیں۔" (یوحنا ۱۰ : ۳۰)

"آدی میں شبد تھا اور شبد پرمیشور کے ساتھ تھا اور شبد پرمیشور تھا۔" (یوحنا ۱ : ۱)

"اور شبد دیہہ دھاری ہوا اور انوگرہ اور سچائی سے پریپورن ہو کر ہمارے بیچ میں ڈیرہ کیا۔" (یوحنا ۱ : ۱۴)

پھر لوقا لکھتا ہے۔

پھر یسوع پوتر آتما سے بھرا ہوا یردن سے لوٹا۔
(لوقا ۴ : ۱)

حضرت عیسےٰ خود اپنے بارے میں کہتے ہیں۔

"میں پتا سے نکل کر جگت میں آیا ہوں پھر جگت کو چھوڑ کر پتا کے پاس جاتا ہوں۔" (یوحنا ۱۶ : ۲۸)

اور

"جب میں اُن کے ساتھ تھا تو میں نے تیرے نام سے جو تو نے مجھے دیا ہے، اُن کی رکھشا کی اور کوئی ناش نہیں ہوا۔"
(یوحنا ۱۷ : ۱۲)

یعنی اے مالک! جتنا عرصہ میں دُنیا میں رہا۔ میں نے اُن سب رُوحوں کی سنبھال کی، جو تم

نے میرے سپُرد کی تھیں اور اُن میں سے کسی کو بھی گمراہ نہیں ہونے دِیا۔

مالک اور مالک کے بھگتوں میں کوئی بھن بھید نہیں ہے۔ وہ مالک کی بھگتی کر کے مالک کا رُوپ ہی ہو جاتے ہیں۔

شرتی بھی کہتی ہے۔

"برہم ویتا برہم ایو بھوتی"

کہ برہم کو جاننے والا برہم ہی ہو جاتا ہے۔ جس طرح سمندر کی لہریں اُٹھتی ہیں، پھر وہ سمندر کے اندر ہی جا کر سما جاتی ہے، اسی طرح جو ایک لہر کا سمندر کے ساتھ رشتہ ہے، وہی مالک کے بھگتوں کا اُس مالک سے رِشتہ ہوتا ہے۔ مہاتما اُس ست نام کے سمندر کی لہریں ہوتے ہیں، جو دُنیا میں آ کر ہمارے خیال کو شبد یا نام کے ساتھ جوڑ کر بلکہ ہم کو ساتھ لے جا کر اُسی ست نام کے سمندر میں جا کر سما جاتے ہیں۔ بلکہ وہ پرماتما جب ہم کو دیہہ کے بندھنوں سے چھُڑانا چاہتا ہے، تو وہ خود گورمکھ کے اندر بیٹھ کر ہمارے خیال کو شبد کے ساتھ جوڑ کر ہم کو واپس لے جا کر اپنے اندر ہی ملا لیتا ہے۔ گورو نانک صاحب بھی یہی اُپدیش کرتے ہیں۔

"ہر کا سیوک سو ہر جیہا۔ بھید نہ جانو مانس دیہا
جیوں جل ترنگ اُٹھے بہو بھانتی پھر سلے سلل سمائندا"

آپ پھر فرماتے ہیں۔

"ستگورو وِچ آپ رکھیون کر پرگٹ آکھ سُنایا"

گورو اور پرماتما ایک ہی ہیں۔ دونوں میں صرف اِتنا ہی بھید ہے، کہ پرماتما گورو کا ہی اصلی سروپ ہے۔ اور گورو اِنسانی قالب (جامہ) میں رَب ہے۔ جب تک پرماتما ہمارے اِنسانی جامے کی سطح LEVEL پر گورو کے رُوپ میں نہیں آتا، وہ ہمارے ساتھ اپنا تعلق پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ پرماتما گورو کے اندر بیٹھ کر ہی بولتا ہے۔

"بن کایا برہم کیسے بولے
برہم بولے کایا کے اوہلے"

گورو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"گورو میں آپ رکھیا کرتارے"

پھر اور جگہ لکھتے ہیں۔

"سمند وِرول سریر ہم دیکھیا، اِک وَستُ انوپ دِکھائی
گور گوبند گوبند گورو ہے، نانک بھید نہ بھائی"

گورُو صاحب سمجھاتے ہیں، کہ ہم نے شریر کے اندر شبد کی کمائی کر کے دیکھا ہے کہ پرماتما اور گورُو ایک ہی ہیں۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں۔

پھر لکھتے ہیں۔

"گور پرمیشور ایکو جان"

مولانا رُوم فرماتے ہیں۔

"در بشر رُو پوش کرداست آفتاب"

یعنی اِنسان کے اندر آفتاب (رُوحانی) نے خُود کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔

یہی تُلسی شاہ سمجھاتا ہے۔

"مولا آدمی بن آیا"

کبیر صاحب بھی یہی فرماتے ہیں۔

"رام کبیرا ایک ہے کہن سُنن کو دوئے
دُوئی کر سوئی جانے جے ستگور مِلانہ ہوئے"

حضرت عیسےٰ بھی فرماتے ہیں۔

"میری ہی پرتیتی کرو، کہ مَیں پِتا میں ہُوں اور پِتا مجھ میں ہے۔"
(یُوحنا ۱۴: ۱۱)

اور پھر اِسی بات کو دوہرایا ہے۔

"پِتا مجھ میں ہے اور مَیں پِتا میں ہُوں۔" (یُوحنا ۱۰: ۳۸)

یہی سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں۔

"رادھاسوامی دھرا رُوپ جگت میں
گورُو ہوئے جیو چِتائے"

رادھاسوامی سے مطلب اُس کُل مالک سے ہے۔

نام دیو جی بھی کہتے ہیں۔

"آتم رام دیہہ دھریو۔ تن من ہری کو دیکھو
کہت نام دیو بلی بلی جاؤں۔ ہری بھج اور نہ لیکھو"

شمس تبریزی بھی کہتے ہیں۔

"آں بادشاہِ اعظم دربستہ بُود محکم
پوشیدہ دلق آدم یعنی کہ بردر آمد"

اصلی گورُو ہمیں باہری رسموں رواجوں میں نہیں پھنساتے۔ بلکہ اندر شبد کی کمائی کرنے کا طریقہ بتلاتے ہیں۔ پُورا گورُو ہمیں شریر کے اندر ہی اصلی گھر جانے کا راستہ دِکھاتا ہے۔ گورُو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"گھر میں گھر دِکھائے دے سو ستگورُو پُرکھ سُجان ۔ پنچ سبد دُھنکار دُھن تہہ باجے سبد نِشان۔"

یہی سوامی جی مہاراج کا تجربہ ہے:۔

"گھر میں گھر گورُو دِکھلاویں۔ دُھن شبد پانچ بتلاویں۔"

مہاتما سمجھاتے ہیں۔ کہ ہمارے گھر سچکھنڈ پہنچنے تک ہمارے اندر پانچ منزلیں ہیں۔ حضرت عیسیٰ نے بھی یہی اِشارہ دِیا ہے۔

"میرے پِتا کے گھر میں بہت سے رہنے کے ستھان ہیں۔" (یُوحنا ۱۴: ۲)

اور ہر ایک منزل کا اپنا اپنا شبد یا دُھن ہے۔ سچا گورُو ہمارے خیال کو اُن پانچ منزلوں سے لیجا کر پانچوں شبدوں یا دُھنوں سے جوڑ کر ہمیں پرماتما تک پہنچا دیتا ہے۔ اصل میں شبد تو ایک ہی ہے۔ لیکن ہر منزل کے اندر اُس کی آواز جُدا جُدا ہے اور جُدا جُدا نُور ہے۔ مِثال کے طور پر ایک دریا اپنے منبع سے نِکلتا ہے۔ اور سمندر میں جا کر سماتا ہے۔ لیکن اُس دریا کی مختلف جگہوں پر مختلف آواز ہوتی ہے۔ جس جگہ سے نِکلتا ہے، وہاں اُس کی اور آواز ہے۔ جس وقت بڑی بڑی چٹانوں اور کھڈوں میں سے گزرتا ہے، اُس کی اور آواز ہے۔ جس وقت وُہ دریا کبھی آبشار بن جاتا ہے تو آواز میں پھر فرق آجاتا ہے جس وقت وُہ میدانوں میں پھیلتا ہے، اُس کی اور آواز ہو جاتی ہے اور جب وُہی دریا سمندر میں سماتا ہے تو آواز اور ہوتی ہے۔ لیکن ہر جگہ دریا ایک ہی ہوتا ہے۔ کبیر صاحب بھی اپنے مشہور شبد "کر نینوں دیدار محل میں پیارا ہے۔" میں پانچ شبدوں کا ہی ذِکر کرتے ہیں۔ اور شبد کی سادھنا پر زور دیتے ہیں۔

"سادھو شبد سادھنا کیجے"

"جہہ شبد سے پرگٹ بھئے سب۔ سوئی شبد گہہ لیجے"

مولانا رُوم صاحب فرماتے ہیں۔

"بہفتم فلک نوبت پنج یابی
چو خیمہ زشش جہت برکندہ باشی"

جب تُو نچلے چھ چکروں سے نِکل کر ساتویں آسمان میں پہنچ جائے گا تو وہاں پانچ نوبتیں بجتی ہوئی سُنے گا۔

اِسی طرح شمس تبریز اپنے کلام میں لکھتے ہیں۔

"خاموش پنج نوبت بشنوز آسمانے
کاں آسماں بیروں زاں ہفت وایں شش آمد"

کہ خاموشی سے آسمان کی پانچ نوبتیں سُن۔ وُہ آسمان ہمارے اِن سات آسمانوں اور چھ چکروں کے پرے ہے۔

پھر اور جگہ لکھتے ہیں۔

"ہر روز پنج نوبت بر درِ اُو
ہمی کوبند کوسِ کبریائی"

کہ ہر روز اُس کے دروازہ پر پانچ خُدائی نقارے بجتے ہیں۔

آنند صاحب میں ہم روز پڑھتے ہیں۔

"واجے پنچ شبد تت گھر سُوبھاگے
گھر سُوبھاگے، شبد واجے، کلاجت گھر دھاریا
پنچ دُوت تُدھ وس کیتے کال کنٹک ماریا"

کبیر صاحب فرماتے ہیں۔

"پنچے شبد اناحد باجے۔ سنگے سارنگ پانی
کبیر داس تیری آرتی کینی نِرنکار نِربانی"

بینی جی گرنتھ صاحب میں فرماتے ہیں۔

"پنچ شبد نِرمائل باجے۔ ڈُھلکے چنوّر سنکھ گھن گاجے
دل مل دَیتھو گُور مُکھ گیان۔ بینی جاچے تیرا نام"

پُورا گوُرُو:۔ پُورا گوُرُو وہی ہے، جو ان پانچوں شبدوں کے ذریعہ ہمیں اپنے سچّے گھر لے جاتا ہے۔ سوامی جی مہاراج بھی یہی بانی میں لکھتے ہیں، کہ شبد سرُوپی شبد ابھیاسی گوُرُو کی ہی تلاش کرنی چاہیئے۔

"گوُرُو سوئی جو شبد سنیہی ۔ شبد بِنا دُوسر نہیں سیئی
شبد کماوے سو گوُرُو پُورا ۔ اُن چرنن کی ہو جا دُھورا
اور پہچان کرو مت کوئی ۔ لکھش الکھش نہ دیکھو سوئی
شبد بھید لے کر تم اُن سے ۔ شبد کماؤ تُم تن من سے"

حضرت عیسےٰ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ اگر پُورا مہاتما نہیں ہوگا تو وُہ خود مع اپنے شاگردوں کر ڈوب جائے گا۔ چُنانچہ فرماتے ہیں۔

"اور اندھا یدی اندھے کو مارگ دِکھائے تو دونوں گڑھے میں
گر پڑیں گے۔"
(متی ۱۵ : ۱۴)

گوُرُو نانک صاحب بھی یہی بھاتے ہیں۔

"ستگوُرُو پُورا شبد سُنائے ۔ اَن دِن بھگت کرد لولائے"

پلٹو صاحب بھی یہی سمجھاتے ہیں۔

"دُھن آنے جو گگن کی۔ سو میرا گوُرُو دیو"

پُورے اور سچّے گوُرُو کی یہی پہچان ہے کہ وُہ ہماری آتما کو انحد شبد کے ساتھ جوڑ دیوے۔ جس کو ایسا گوُرُو مل جاتا ہے، وُہ اندر سے اُونچی اور میٹھی اُس شبد کی آواز کو سُننا شرُوع کر دیتا ہے، جو کہ شرُوع میں گھنٹے جیسی آواز ہوتی ہے۔ گوُرُو ارجن دیو پانچویں پاتشاہی لکھتے ہیں۔

"گھنٹہ جا کا سُنیئے چَوکُنٹ"

گوُرُو نانک صاحب پھر پُورے گوُرُو کی مہما میں لکھتے ہیں۔

"کہو نانک جس ستگوُرُو پُورا ۔ واجے تا کے انحد تُورا"

پھر فرماتے ہیں۔

"اکھنڈ کیرتن تِن بھوجن چُورا ۔ کہہ نانک جس ستگوُرُو پُورا"

کہ بے انت اور کبھی بند نہ ہونے والا جو اُونچا اور سچا راگ ہے، وُہ انحد شبد ہی ہے۔ وُہ شبد ہی ہمیشہ ہمارے اندر گُونجنے والی ربی آواز ہے۔ سچا گوُرُو اپنے سیوک کو اُس شبد کے سُننے کا بھید اور طریقہ بتلاتا ہے۔ اُس انحد شبد کو اندر سُننا اور آخر اُس میں جا کر سما جانا بتلاتا ہے۔ گوُرُو خُود اُس شبد یا نام کے ساتھ جُڑا ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اُس شبد یا نام کے ساتھ جوڑ کر اُس پرماتما کے اندر سما دیتا ہے۔ حضرت عیسیٰ نے بھی بائیبل میں یہی اِشارہ دیا ہے کہ تُم میرے اندر سمائے ہوئے ہو۔ مَیں اُس پرماتما کے اندر سمایا ہُوا ہوں۔ اِس واسطے تُم بھی اُس پرماتما کے اندر سمائے ہوئے ہو۔ چُنانچہ وُہ یُوں سمجھاتے ہیں۔

"یدی تُم مُجھے جانا ہوتا، تو میرے پتا کو بھی جانتے اور اب اُسے جانتے ہو اور اُسے دیکھا بھی ہے۔ جس نے مُجھے دیکھا ہے اُس نے پتا کو دیکھا ہے۔"
(یوُحنا ۱۴ : ۷، ۹)

سوامی جی مہاراج لکھتے ہیں۔

"شبد بھید تُم گوُرُو سے پاؤ
شبد ماہیں پھر جائے سماؤ"

دراصل گورُو کا اصلی رُوپ شبد ہی ہے۔ شریر تو اُس شبد نے صِرف دُنیا کے جیووں کو سمجھانے بجھانے اور چتانے کے لئے ہی دھارن کر رکھا ہے، اور نہ ہی جیو کا اصلی رُوپ یہ شریر ہے۔ یہ شریر تو گورُو اور شِشیہ دونوں نے یہاں ہی چھوڑ جانا ہے۔ شِشیہ کا اصلی رُوپ بھی وہ آتما ہے، جو آخر میں جا کر اُس شبد میں ہی سمائے گی۔ گورُو اپنا شریر چھوڑ دینے کے بعد بھی شبد سرُوپ سے شِشیہ کی سنبھال کرتا ہے۔ حضرت عیسےٰ بائبل میں کہتے ہیں۔

"یہ باتیں مَیں نے تمہارے ساتھ رہتے ہوئے تُم سے کہیں۔
پرنتو سہائیک ارتھات پوِتر آتما جسے پتا میرے نام سے بھیجے گا وہ
تمہیں سب باتیں سِکھائے گا اور جو کچھ مَیں نے تُم سے کہا ہے وہ
سب کچھ تمہیں سمرن کرائے گا۔"

(یوحنا ۱۴ : ۲۵ و ۲۶)

یعنی جب مَیں اِس شریر کو چھوڑ کر چلا جاؤں گا، تو وہ مالک میرے نُورانی سرُوپ میں اُس شبد کو تمہارے اندر پرگٹ کرے گا۔ اور پھر وہ نُورانی سرُوپ تمہاری حفاظت اور رہنمائی کرے گا۔

گورُو دراصل شبد ہی ہے۔ جیووں کے لئے وہ اِس دُنیا میں شریر دھارن کر کے اُن کو مالک تک پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور پھر اپنا کام پُورا کر کے اُس شبد میں ہی جا سماتا ہے۔ اِسی طرح جیو کی آتما بھی اُس شبد کی ہی کِرن ہے، اور کِسی سچّے گورُو کو پا کر وہ بھی واپس اُسی شبد میں ہی جا سماتی ہے۔ گورُو نانک صاحب بھی یہی فرماتے ہیں۔

"شبد گورُو سُرت دُھن چیلا"

جو مہاتما پہلے ہو چکے ہیں وہ پُورن مہاتما تھے۔ لیکن ہم اُن سے اب فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ ہم کو اب کِسی زِندہ، دیہہ دھاری مہاتما کی کھوج کرنی پڑے گی۔ اگر کوئی بیمار آجکل کہے کہ اُس نے لُقمان سے اپنا علاج کرانا ہے تو وہ اب اُس کا علاج کرنے کے لئے نہیں آئے گا۔ اُس کو کِسی موجُودہ ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جانا پڑے گا۔ اگر کوئی سِکھ کہے کہ وہ اپنے مُقدمے کا فیصلہ مہاراجہ رنجیت سنگھ سے کرائے گا تو اب مہاراجہ رنجیت سنگھ اُس کا فیصلہ کرنے نہیں آئے گا۔ اُس کو اب کِسی موجُودہ مجسٹریٹ یا حاکم کی عدالت میں ہی جانا ہوگا۔ اگر کوئی عورت کہے کہ وہ راجہ بِکرماجیت سے شادی کرانا چاہتی ہے تو اب راجہ بِکرماجیت اُس سے شادی کرنے نہیں آئے گا۔ اِس لئے وقت کا حکیم، وقت کا حاکم اور اِستری کا موجُودہ پتی ہی اِس وقت کام آ سکتے ہیں۔ اِسی طرح ہم کو بھی موجُودہ گورُو کی ضرُورت ہے اور اُسی سے ہمارا کام بن سکتا ہے۔ یہی اِشارہ حضرت عیسیٰ نے بائبل میں یوحنا اصطباغی JOHN THE BAPTIST

کے بارے میں کیا ہے۔

"وہ تو جلتا اور چمکتا ہُوا دِیپک تھا اور تُمہیں کچھ دیر تک اُس کی جیوتی
میں مگن ہونا اچھا لگا۔ (یوحنا ۵ : ۳۵)

پھر اپنے بارے میں حضرت عیسیٰ خُود بالکل صاف لفظوں میں کہتے ہیں۔

"جس نے مجھے بھیجا ہے ہمیں اُس کا کام دِن ہی دِن میں کرنا اوشیہ
ہے۔ وہ رات آنے والی ہے، جس میں کوئی کام نہیں کر سکتا۔ جب
تک مَیں جگت میں ہُوں تب تک جگت کی جیوتی ہوں۔"

(یوحنا ۹ : ۴، ۵)

گورُو کی ضرُورت صِرف اِس واسطے ہے کہ وہ ہمارے جیسا اِنسان ہو کر ہمیں ہر چیز اچھی طرح سمجھا سکتا ہے۔ اگر ہم موجُودہ گورُو کے بغیر ہی مالک کی بھگتی کر سکتے تو جِن پُرانے مہاتماؤں کی ہم آج ٹیک لئے بیٹھے ہیں، وہ کیوں دیہہ میں آتے۔ وہ اپنا کام کر کے پھر اُسی پرماتما کے مرتبے پر جا کر اُسی پرماتما میں سما گئے ہیں۔ اب تو ہمیں اُس زندہ مہاتما کی ضرُورت ہے، جو ہم جیسا اِنسان ہو کر ہمیں سمجھائے دُنیا کا کوئی بھی کام ہم اُستاد کے بغیر نہیں سیکھ سکتے۔ آپ دیکھیے کہ انجینئری اور ڈاکٹری پر کتنی کِتنی لوگوں کی تحقیقات کی کِتابیں لائبریریوں میں بھری پڑی ہیں۔ لیکن کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو اُن کتابوں کو پڑھ کر ہی انجینئر یا ڈاکٹر بن گیا ہو۔ پندرہ بیس سال اُستادوں کی صحبت و سنگت کر کے، محنت کر کے اُن علموں کی واقفیت ہوتی ہے اور اُس کے بعد ہمیں پریکٹیکل ٹریننگ تک لینی پڑتی ہے، تب جا کر کہیں اُن علموں کی واقفیت ہوتی ہے۔ ہمیں بچپن سے ہی ہر مرحلے پر ہر منزل پر کِسی اُستاد یا رہبر کی ضرُورت رہی ہے۔ رُوحانیت کا مسئلہ تو بہت ہی پیچیدہ ہے۔ جب تک کوئی ہم کو ایسا رہبر نہ ملے، جو اندر کی رُوحانی منزلوں پر گیا ہو اور ہم اُس کے تجربے سے فائدہ نہ اُٹھائیں، تب تک ہم کبھی اندر ایک قدم بھی نہیں جا سکتے۔ بیشک ہمارا اصلی گورُو وہ شبد یا نام ہے، جو کہ ہمارے سب کے اندر ہے۔ لیکن پھر بھی ہم اُس شبد کو اپنے اندر پکڑ نہیں سکتے، جب تک وہی شبد یا نام دیہہ دھارن کر کے یعنی اِنسانی جامہ میں گورُو ظاہر ہو کر ہماری مدد نہ کرے۔ گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"بانی گورُو گورُو ہے بانی وِچ بانی امرت سارے۔ گورُو بانی کہے سیوک جن مانے پرتکش گورُو نِستارے"

کہ گورُو شبد ہے اور شبد گورُو ہے اور اُس شبد کے اندر ہی اصلی امرت ہے۔ گورُو اُس شبد کا ہی اِشارہ کرتا ہے۔ شِشیہ اُس کو مان کر اپنے خیال کو شبد سے جوڑتا ہے۔ لیکن مُکتی صِرف دیہہ دھاری گورُو ہی دے سکتا ہے۔ کیونکہ ہم اِنسان ہیں، ہم اِنسان ہی گورُو چاہتے ہیں۔ جس سے ہم سب کچھ پُوچھ سکیں، بول سکیں، اُس سے پیار کر سکیں اور جو ہمارے اندر اُس شبد کی دھار کو پرگٹ کر سکے۔ پچھلے مہاتما یا

اُن کی لکھی ہوئی کتابیں یہ کام نہیں کر سکتیں۔ لیکن وُہ مہاتما پُورن تھے۔ جو اُنکی سنگت وصحبت میں آئے اُن کو وُہ فائدہ پہنچا گئے۔ جب تک ہم نے پرماتما کو نہیں دیکھا، ہم اُس سے کس طرح پیار کر سکتے ہیں۔ یہ صِرف ہمارے من کی بھُول ہے۔ اِسی طرح جو مہاتما پہلے ہو گئے ہیں اُن سے ہمارا پیار کرنا بھی ایک جھُوٹی اور بیفائدہ من کی کلپنا ہے۔ کیونکہ اب وُہ پرماتما کے پاس پہنچ چکے ہیں۔ اِس دُنیا میں نہیں۔ ہمارا اُن کے ساتھ کسی طرح سے بھی سیدھا تعلق پیدا نہیں ہو سکتا۔ اب تو کوئی زندہ دیہہ دھاری گورُو ہی ملے، تب ہی ہمارا اُس کے ساتھ پیار پیدا ہو سکتا ہے۔ اور اُس کا ہی پیار ہم کو پرماتما کے پیار میں لگا سکتا ہے۔

سچّے اور پُورے گورُو دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وُہ جو سیدھے سچ کھنڈ سے آتے ہیں اور جنم سے ہی سنت ہوتے ہیں۔ دُوسرے وُہ جو شبد کی کمائی کر کے اپنے گورُو کی دَیا مہر کے ساتھ سچکھنڈ تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی زندگی میں ہی سنت بن جاتے ہیں۔ جب ہم کسی ایسے مہاتما کی شرن حاصل کرتے ہیں، وُہ ہم کو نام دے کر بے فکر نہیں ہو جاتے بلکہ ہم کو دھُر دھام پہنچانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ گورُو ارجن صاحب فرماتے ہیں۔

”گورُو میرے سنگ سدا ہے نالے“

پھر فرماتے ہیں۔

”گورُو کی دات نہ میٹے کوئے۔ جس بخشے تِس تارے سوئے“

حضرت عیسیٰ کہتے ہیں۔

”اور مَیں اُنہیں اننت جیون دیتا ہُوں اور وُہ کبھی ناش نہ ہونگے اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔“

(یُوحنا ۱۰ : ۲۸)

جن پر ستگورُو اپنی چھاپ لگا دیتے ہیں۔ اُنکو پھر جمدُوتوں کے ساتھ نہیں جانا پڑتا۔ جو وُہ نام کی بخشش کرتے ہیں، اُس بخشش کو ہمارے سے کوئی نہیں چھین سکتا۔

ایک جگہ زوردار لفظوں میں بھی حضرت عیسےٰ نے کہا ہے:-

”پرتھوی اور آکاش ٹل جائیں گے پرنتُو میری بات نہیں ٹلے گی۔“

(متی ۲۴ : ۳۵)

یعنی یہ زمین اور آسمان چاہے فاش ہو جائیں۔ لیکن میرا بتلایا ہُوا شبد کبھی ضائع نہیں ہو سکتا۔

اِسی طرح سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں۔

”سلت ڈار بیج گھٹ دھرتی جیہہ جیو کے
کو اُس سمرتھ ہوئے جو جارے اُس بیج کو“

پانچویں پاتشاہی گورُو ارجن دیوجی فرماتے ہیں۔

”میرا گورُو پرمیشور سُکھ داتی۔ پاربرہم کا نام دِڑھائے انتے ہوئے سکھائی“

ایسے ستگورُو موت کے وقت سیوک کو خود لینے آتے ہیں اور جمدُوتوں کے ساتھ نہیں جانے دیتے گورُو ہمارا سچّا دوست اور محافظ ہے۔ صِرف اِس دُنیا میں ہی نہیں بلکہ موت کے وقت بھی وُہی نُوری سروپ ہماری مدد اور رکھوالی کرتا ہے۔ گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

”سجن سیئی نال میں چل دیا نال چلن
جتھے لیکھا منگیئے تتھے کھڑے دِسن“

پھر گورُو ارجن دیوجی لکھتے ہیں۔

”نانک کچڑیاں سیوں توڑ۔ ڈھونڈ سجن سنت پکیاں
اوئے جیوندے وِچھڑیہہ۔ اوئے مویاں نہ جاہی چھوڑ“

دُنیا میں ہمارے بہت سے رِشتہ دار دوست، یار ہم سے جیتے جی ہی الگ ہو جاتے ہیں۔ آخر تک تو شاذونادر ہی کوئی دوست مشکل سے رہتا ہے۔ لیکن سنت وہ اصلی دوست ہیں، جو موت کے وقت بھی ہمیں نہیں چھوڑتے۔ بلکہ ہم کو جمدُوتوں کے پنجوں سے بھی چھُڑاتے ہیں۔ ایسے گورمکھوں کی شرن میں آنے کے بعد ہمارا دھرم رائے کا حساب کتاب ختم ہو جاتا ہے۔ گورُو صاحب فرماتے ہیں۔

دھرم رائے در کاغذ پھاڑے۔ جن نانک لیکھا سمجھا“

پھر لکھتے ہیں۔

”ہمرت نام کل بکھ سب کاٹے۔ دھرم رائے کے کاگد پھاٹے“

اور

”دھرم رائے اب کیا کرے گو جو پھاٹیو سگلو لیکھا“

حضرت عیسیٰ بائیبل میں کہتے ہیں۔

”دھنیہ ہیں وُہ جو پرمیشور کا وچن سُنتے ہیں اور مانتے ہیں۔“

(لُوقا ۱۱ : ۲۸)

یعنی وُہ کتنے خوش قسمت ہیں، جو اپنے اَندر اُس شبد کو سُنتے ہیں۔ آگے پھر کہتے ہیں۔

”جو میرا وچن سُنتا ہے... اننت جیون اُس کا ہے....
وُہ مرتیو سے پار ہو کر جیون میں پرویش کر چکا ہے۔“ (یوحنا ۵ : ۲۴)

جن کو مَیں اُس شبد سے جوڑ دیتا ہُوں، وُہ موت کے پنجے سے چھُوٹ کر ہمیشہ کے لئے ابدی

زندگی حاصل کر لیتے ہیں۔

ایسے ایسے مہاتما دُنیا میں آتے لیکن بہت کم۔ ہر ایک یُگ کے اندر سچے متلاشیوں کو شبد یا نام کا راستہ بتلانے کے لئے مہاتما آتے رہتے ہیں۔ گورُو نانک صاحب لکھتے ہیں۔

"جُگ جُگ سنت بھلے پربھ تیرے"

یہ نہیں کہ پُورن مہاتما کسی خاص وقت پر ہی آتے ہیں۔ اور نہ ہی وُہ کسی خاص مُلک یا خاص قوم سے بندھے ہوئے ہوتے ہیں۔ ہر ایک یُگ میں مہاتما ہوتے آئے ہیں اور وُہ کسی بھی قوم، مذہب یا مُلک کے اندر آسکتے ہیں۔ گورُو صاحب فرماتے ہیں۔

"ہر جُگو جُگو جُگ جُگو جُگو سد پیڑھی گورُو چلندی"

اور "جُگ جُگ پیڑھی چلے ستگورُو کی۔ جنی گورمُکھ نام دھیایا"

ایک وقت کے اندر ایک سے زیادہ مہاتما بھی ہو سکتے ہیں۔ ایسے مہاتما دُنیا میں سوسائٹی یا قوم پر بوجھ بن کر نہیں آتے بلکہ اپنی محنت کی کمائی کرکے سادھ سنگت کی مُفت سیوا کرتے ہیں۔ گورُو نانک صاحب نے خود اپنے ہاتھوں سے کھیتی کی۔ اپنے بال و بچوں کی پرورش کی اور سادھ سنگت کی مُفت سیوا کی اور بانی میں سمجھاتے ہیں۔

"گورُو پیر سدائے منگن جائے۔ تا کے مُول نہ لگیے پائے
گھال کھائے کچھ ہتھوں دے۔ نانک راہ پچھانے سے"

کہ اگر کوئی گورُو اور پیر بن کر اپنے شِشیوں اور سیوکوں سے مانگتا پھرتا ہے، تو اُس کے چرنوں پر ماتھا ہی مت ٹیکو۔ جو مہاتما خُود اپنی محنت کی کمائی کرکے اپنا جیون گزارتا ہے اور سادھ سنگت کی مُفت سیوا کرتا ہے، ایسے مہاتما کی کھوج کرنی چاہیئے۔ حضرت عیسےٰ بھی بائیبل میں کہتے ہیں۔

"تم نے سیت میت پایا ہے، سیت میت دو۔" (متی ۱۰ : ۸)

کبیر صاحب کی زندگی کے حالات سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ آپ نے تمام عُمر کپڑے بُن کر گزارہ کیا اور اپنے بال بچوں کی پرورش کی۔ اور سادھ سنگت کی مُفت سیوا کی، حالانکہ شاہ بلخ بخارا جیسے آپ کے سیوک تھے، جو آپ کو دُنیا کی ہر نعمت اور آرام دے سکتے تھے۔ آپ اپنی بانی میں لکھتے ہیں۔

"شِشیہ کو اَیسا چاہیئے گورُو کو سرو سیہ دے
گورُو کو اَیسا چاہیئے شِشیہ کا کچھو نہ لے"

پھر فرماتے ہیں۔

"مر جاؤں مانگوں نہیں اپنے تن کے کاج
پرمارتھ کے کارنے موہے نہ آوے لاج"

سنت مہاتما ہمارا رُوپیہ پیسہ دُنیا کے فائدے میں لگا دیتے ہیں، تاکہ ہماری کمائی نیک اور سپھل ہو سکے۔ مگر اپنے واسطے کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ سوامی جی مہاراج بھی یہی فرماتے ہیں۔

"گورُو نہیں بھُوکا تیرے دھن کا ۔ اُن پہ دھن ہے بھگتی نام کا
پر تیرا اُپکار کرا دیں ۔ بھُوکھے پیاسے کو دِلوا دیں"

مہاتما رَوی داس نے بھی ساری عُمر جوتیاں گانٹھ کر گزارہ کیا۔ حالانکہ راجہ پیپا جو ایک کھشتری راجپُوت تھا، آپ کا سیوک تھا۔ اور میراں بائی بھی جو کہ میواڑ کی رانی تھی، آپ کی سیوکا (شِشیہ) تھی میراں بائی کی زندگی کے حالات کے اندر آیا ہے کہ اُس کو برادری والوں نے طعنہ مارا کہ خُود تو محلوں کی رانی بنی بیٹھی ہے اور گورُو جوتیاں گانٹھنے کا کام کرتا ہے۔ سیوکوں کے لئے گورُو کے متعلق طعنہ سُننا بڑا مُشکل ہوتا ہے۔ اُس نے ایک قیمتی ہیرا لے کر رَوی داس جی کے رُوبرُو جا کر عرض کی کہ اے گورُو دیو! لوگ مجھ کو طعنہ دیتے ہیں۔ آپ اِس ہیرے کو فروخت کرکے اپنے لئے ایک اچھا مکان بنا کر عزت کی زِندگی بسر کریں۔ لیکن رَوی داس مہاتما نے سمجھایا۔ کہ بیٹی! مجھکو تو جو کچھ بھی حاصل ہُوا ہے، وُہ اِن جوتیوں کے گانٹھنے سے اور اس کُونڈ کے پانی میں سے مِلا ہے۔ مہاتما زندگی کی مثال بن کر دِکھلاتے ہیں کہ کس طرح دُنیا میں رہتے ہوئے، دُنیا کے کام کاج کرتے ہوئے، مالک کی بھگتی کرنی ہے۔ مہاتما یہ نہیں کہتے کہ گھر بار چھوڑ کر جنگلوں، پہاڑوں کی طرف چلے جاؤ۔ اور سنیاس وغیرہ دھارن کر لو۔ جنگلوں، پہاڑوں میں جا کر ہمارے اندر مالک کے ملنے کا کوئی خاص شوق اور پیار پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وُہی خواہشیں وُہی ترشنا ہمارے اندر وہاں بھی دبی رہ جاتی ہیں۔ جس وقت پھر دُنیا کا سامنا کرنا پڑتا ہے وُہی ہماری خواہشات ہم کو پھر اُنگلیوں پر نچانا شروع کر دیتی ہیں۔ بلکہ عام اِنسانوں سے بھی ہماری حالت بد تر اور بُری ہو جاتی ہے۔ ہمیں دُنیا کے اندر کس چیز کی ضُرورت ہے؟ جسم کو ڈھکنے کے لئے، گرمی اور سردی سے بچانے کے لئے کپڑے کی ضُرورت ہے اور پیٹ کو بھوجن اور کھانے کی ضُرورت ہے۔ اور رہنے کے واسطے کسی سایہ (گلی) یا مکان کی ضُرورت ہے۔ اِن ضرُورتوں کو ہم جتنا بھی چاہیں بڑھا لیں یا کم کر لیں۔ لیکن جہاں بھی ہم جاتے ہیں یہ ضُروریات ہمارے ساتھ ہی جاتی ہیں۔ جنگلوں، پہاڑوں میں جانے سے کیا ہوتا ہے۔ ہم سفید کپڑے اُتار دیتے ہیں، بھگوے کپڑے پہن لیتے ہیں، لیکن کپڑے کی ضرورت پھر بھی محسُوس ہوتی۔ اپنی ایک استری کے ہاتھ کا بنا بھوجن چھوڑ کر لوگوں کے آگے جا کر پیٹ کی خاطر ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے، لیکن پیٹ نے کہا تو پھر بھی مانگا۔ اپنے گھر کا سُکھ اور آرام چھوڑ کر غاروں اور خندقوں کا یا کسی آشرم کا سہارا لیا۔ کسی نہ کسی جگہ کی سر ڈھکنے کے لئے تو پھر بھی ضُرورت پڑی۔ ہمارے سے اِن چیزوں میں سے کوئی بھی چیز نہیں چھُوٹی، اُلٹا ہم اپنا

بوجھ سوسائٹی پر ڈال دیتے ہیں۔ اور آلسی بن جاتے ہیں۔ لوگوں کی کئی قسم کی خوشامدیں کرنی پڑتی ہیں اور کئی طرح کے جھوٹ سچ اپنے پیٹ کی خاطر بولنے پڑتے ہیں۔ مہاتما ہم کو سمجھاتے ہیں کہ دُنیا میں سُورما اور بہادر بن کر رہنا ہے۔ دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا کی آلائشوں میں نہیں پھنسنا۔ گورُو نانک صاحب بڑی اچھی مثال دے کر سمجھاتے ہیں۔

"جیسے جل میں کنول نِرالم مُرغائی نیسانے
سُرت شبد بھَو ساگر تریئے نانک نام بکھانے"

جس طرح کنول کا پھُول پانی کے باہر رہتا ہے، حالانکہ اُس کی ڈنڈی اور جڑ پانی کے اندر ہوتیں ہیں۔ جس طرح مُرغابی پانی کے اندر رہتے ہوئے بھی خُشک پروں سے اُڑ جاتی ہے اِسی طرح ہم کو دُنیا میں رہتے ہوئے اپنی سُرت کو شبد کے ساتھ اندر جوڑ کر اِس بھَو ساگر سے پار ہونا ہے۔

ایک مکھی جو شہد کے کنارے پر بیٹھتی ہے۔ وُہ شہد کی لذّت بھی لے لیتی ہے اور صحیح سلامت اُڑ بھی جاتی ہے۔ لیکن اگر وُہ مکھی شہد کے اندر بیٹھ جاوے، تو وُہ تڑپ تڑپ کر اپنی جان دے دیتی ہے۔ دُنیا میں اِس طریقے سے رہنا ہے، جس طرح ایک شادی شُدہ لڑکی اپنے ماتا پِتا کے پاس رہتی ہے۔ وُہ ماتا پِتا کی سیوا بھی کرتی ہے۔ اپنی سکھی سہیلیوں سے کھیلتی اور بات چیت بھی کرتی ہے اور گھر کا کام کاج بھی کرتی ہے۔ لیکن ماتا پِتا کے گھر رہتے ہوئے بھی وُہ اپنے پتی کو کبھی نہیں بھُولتی۔ اُس کا من ہمیشہ اپنے پتی کے پیار میں مست رہتا ہے۔ اِسی طرح ہم نے دُنیا میں رہتے ہُوئے، دُنیا کے لین دین کا حساب ختم کرتے ہُوئے، اپنی لِو اُس مالک کی بھگتی اور پیار میں رکھنی ہے۔

اِس واسطے اصلی مہاتما ہمیں یہی اُپدیش کرتے ہیں کہ اپنے گھر بار میں رہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کی محنت کی کمائی کرتے ہوئے مالک کی بھگتی کرو۔ ہم نے ایسے مہاتما کی کھوج کر کے ہی اُن سے شبد یا نام کا بھید لینا ہے۔ گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"سنتو گورمُکھ پُورا پائی۔ نامو پُوج کرائی"

سچّی پُوجا اور بھگتی

گورُو امرداس جی فرماتے ہیں۔

"سچے سبد سچّی پت ہوئی۔ بِن نامے مُکت نہ پائے کوئی۔
بِن ستگورُو کو ناوٗں نہ پائے۔ پربھ ایسی بنت بنائی ہے"

کہ مالک نے اپنے ملنے کے واسطے یہی قُدرتی قانُون بنایا ہے کہ سچّے شبد یا نام کی کمائی کے بغیر ہم کبھی

بھی مُکتی حاصِل نہیں کر سکتے اور گورمُکھوں کے بغیر ہمیں نام کی کمائی کرنے کا طریقہ اور سادھن ہی پتہ نہیں لگتا۔ حضرت عیسیٰ بھی اُس کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

"میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں۔ یدی کوئی نئے سِرے سے نہ جنمے تو
پرمیشور کا راجیہ نہیں دیکھ سکتا۔ (یوحنا ۳ : ۳)

یعنی جب تک تُم نیا جنم نہیں لو گے، تُم کبھی بھی اُس پرماتما کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے نیا جنم لینے سے مطلب اُس نام یا شبد سے لگنا ہے، جس کو پا کر ہمارا تعلق اس ناشوان دُنیا سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اور ہم اپنے پرماتما کے گھر جانے کے حقدار بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ گورُو صاحب نے اپنی بانی میں فرمایا ہے کہ۔

"ستگورُو کے جنمے گوَن مِٹایا"

ایک اور جگہ حضرت عیسےٰ فرماتے ہیں۔

"تُم تو اِس وچن کے کارن جو مَیں نے تُم کو کہا ہے، شُدھ ہو۔"
(یُوحنا ۱۵ : ۳)

کہ مَیں نے جو تُمہیں شبد سے لگایا ہے، اُس نے تم کو گناہوں سے آزاد کر دیا ہے۔

وُہ مالِک خُود مُختار ہے۔ جو چاہے اپنے ملنے کا طریقہ بنا سکتا ہے۔ اِس میں کِسی کا کوئی دخل نہیں۔ جو بھگتی اُس پرماتما کو منظُور ہے، وُہ شبد یا نام کی کمائی ہے۔ گورُو امرداس صاحب سمجھاتے ہیں۔

"بن نامے ہور پُوج نہ ہووی بھرم بھُلّی لوکائی"

کہ دُنیا فضُول بھرموں میں پھنس کر اِس چوراسی کے جیل خانہ میں بھُولی ہوئی ماری ماری پھرتی ہے اُس نام کے بغیر تو مُکتی کا کوئی اور راستہ ہی نہیں۔ پھر سمجھاتے ہیں۔

"نام وِسار چلے آن مارگ۔ انت کال پچھتائی ہے"

یعنی نام کی کمائی کرنے کا راستہ چھوڑ کر اگر ہم کسی اور راستے پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں تو آخر موت کے وقت پچھتانا پڑتا ہے، کہ یُونہی اپنے قیمتی وقت کو فضُول باتوں میں ضائع کر دیا۔ آپ پھر سمجھاتے ہیں۔

"بن نامے در ڈھوئی ناہیں۔ تاں جم کرے خواری"

شبد یا نام کی کمائی کے بغیر مالک کی درگاہ میں جانے کی کبھی اجازت نہیں ملتی۔ جمدوتوں کے ہاتھوں خراب ہونا پڑتا ہے۔ یہی سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں۔

"گورُو کہیں کھول کر بھائی۔ لگ شبد انا حد جائی"

"بن شبد اُپاؤ نہ دُوجا ۔ کایا کا چھُٹے نہ کوُزہ"
شبد یا نام کی کمائی کے بغیر اور کوئی اُپاؤ اور طریقہ نہیں ہے کہ جس سے ہم دیہہ کے بندھنوں سے چھُٹکارہ حاصل کرسکیں۔ باقی جو بھی سادھن ہیں' جپ تپ' پُوجا پاٹھ' پُن دان وغیرہ اِن سب کا پھل ہم کو ضرور ملتا ہے لیکن اُن کا پھل لینے کے لئے ہمیں پھر دیہہ کے بندھنوں میں آنا پڑتا ہے۔ راجے مہاراجے ہوکر آجاتے ہیں۔ سیٹھ ساہوکار بن جاتے ہیں۔ قوموں' مذہبوں اور مُلکوں کی حکومت حاصل کرکے آجاتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ بیکنٹھوں اور سورگوں تک پہنچ جائیں گے۔ لیکن وُہ بھی بھوگ جُونیاں ہیں' کسی خاص میعاد کے واسطے ہیں۔ اُس کے بعد ہم کو پھر اِسی چوراسی کے جیل خانہ میں آنا پڑتا ہے لیکن نام کی کمائی ہم کو ہمیشہ کے واسطے دیہہ کے بندھنوں سے آزاد کردیتی ہے۔ گورُو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"پچتوں اورے سب کو۔ اُوپر سچ آچار"

کہ اِن سب چیزوں کا پھل ہمیں شبد کی کمائی کے پھل کے نیچے نیچے رکھتا ہے۔ یعنی ہم کال کے دائرے کے اندر ہی رہتے ہیں۔ شبد کی کمائی کا پھل سب سے اُونچا ہے۔ وُہ ہم کو کال کے دائرے سے پار لے جاتا ہے۔ کیونکہ وہی چیز ہم کو من اور مایا کے دائرے سے باہر لے جاسکتی ہے جو من اور مایا کے دائرے سے پرے سے آتی ہو۔ وُہ شبد سچ کھنڈ سے اُٹھتا ہے۔ کال کی حد برہم اور تِرلوکی تک ہے۔ اِس واسطے ہم شبد کو پکڑ کر کال کے دائرے سے پار چلے جاتے ہیں۔ سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں۔

"شبد کمائی کر ہے میت ۔ شبد پرتاپ کال کو جیت
شبد گھاٹ تُو گھٹ میں دیکھ ۔ شبد ہی شبد پیو کو پیکھ
شبد کرم کی ریکھ کٹاوے ۔ شبد شبد سے جائے مِلاوے
شبد بِنا سب جھُوٹھا گیان ۔ شبد بِنا سب تھوتھا دھیان
شبد چھوڑ مت اَرے اجان ۔ رادھا سوامی کہیں بکھان

گورُو نانک صاحب بھی یہی کہتے ہیں۔

"ہر نامے تُل نہ پُجئی سب ڈِٹھی ٹھوک وجائے"

کہ ہم نے اچھی طرح تجربہ کرکے دیکھ لیا ہے کہ کوئی چیز نام بھگتی کا مُقابلہ نہیں کرسکتی۔ پھر آپ لکھتے ہیں۔

"سُوہٹ پنجر پریم کے بولے بولنہار
سچ چگے امرت پیئے اُڈے تاں اِکاوار"

ہماری آتما طوطا ہے اور یہ شریر ایک پنجرہ ہے۔ جس طرح ایک طوطا پنجرے سے پیار ڈال کر قسم قسم کی بولیاں بولتا ہے۔ اِسی طرح ہماری آتما بھی اِس شریر سے پیار لگائے بیٹھی ہے۔ کبھی اُس کے اندر بیٹھ کر روتی ہے' کبھی ہنستی ہے۔ کبھی سُکھ اور کبھی دُکھ محسُوس کرتی ہے اگر ہماری آتما اِس دیہہ کا پیار چھوڑ دے اور اس کے اندر جو پرماتما نے سچ یا شبد کا بھوجن رکھا ہے' اُس کو گرہن کرنے لگے اور اُس شبد رُوپی امرت کو پینا شُروع کردے تو یہ ہمیشہ کے واسطے اِس دیہہ کے بندھنوں سے آزاد ہوجائے۔ گورُو ارجن صاحب ایک اور بڑی اچھی مثال دے کر سمجھاتے ہیں۔

"اَنِک کرم کیے بہیترے ۔ جو کیجے سو بندھن پیرے
کرُوتا بیج بیجے نہیں جمے ۔ سبھ لاہا مُول گوائیندا
کلجگ میں کیرتن پردھانا ۔ گورمکھ جپیئے لائے دھیانا
آپ ترے سگلے کُل تارے ۔ ہردرگہ پت سیتوں جائیندا"

نام کی کمائی کے بغیر جو بھی ہم سادھن یا طریقے مُکتی حاصل کرنے کے لئے اختیار کرتے ہیں' وہ ہمیں اور زیادہ دیہہ کے بندھنوں میں پھنسادیتے ہیں۔ اگر ہم زمین کے اندر ایک بے موسمی بیج بوتے ہیں تو کتنا بھی ہم اُس زمین میں ہل چلالیں' اچھی سے اچھی کھاد ڈال لیں اور پانی وغیرہ بھی وقت پر دے لیں' وہ فصل کبھی بھی ہمارے گھر نہیں آسکتی' ہماری تمام محنت' بیج اور خرچ سب فضُول چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح کلجگ کے اندر آکر جو مُکتی حاصل کرنے کا اصلی بیج ہے' وُہ شبد یا نام کی کمائی ہے۔ جس کے متعلق ہم کو صرف پُورے گورمکھوں سے ہی پُوری پُوری جانکاری ہوسکتی ہے۔ سوامی جی مہاراج بھی لکھتے ہیں۔

"کلجگ کرم دھرم نہیں کوئی ۔ نام بِنا اُدھار نہ ہوئی"

گورُو صاحب بھی فرماتے ہیں۔

"کلجگ رام نام بوہتھا۔ گورمکھ پار لنگھائی"

کلجگ میں آکر اگر کوئی اُونچے سے اُونچا' سریشٹ سے سریشٹ کرم ہے' وُہ صرف نام کی کمائی ہے اِس نُقطے کو گورُو امرداس صاحب اور بھی اچھی طرح سمجھاتے ہیں۔

"اِس جُگ کا دھرم پڑھو تُم بھائی ۔ پُورے گورُو سب سوجھی پائی
ایتھے اگے ہر نام سکھائی"

چار یُگ ایک دوسرے کے بعد چکر لگا رہے ہیں اور ہر ایک یُگ کے اندر ہماری زندگی کے بالکل مختلف قسم کے حالات ہوتے ہیں۔ ست یُگ میں ہماری عمریں بہت لمبی تھیں۔ ہماری

صحت بھی اچھی تھی اور ہمارا خیال بھی دُنیا میں کوئی خاص پھیلا ہوا نہیں تھا۔ معمولی سے اِشارہ سے ہمارا خیال مالک کی بھگتی کی طرف ہو جاتا تھا۔ جیسے جیسے یُگ پلٹتے گئے، عمریں بھی چھوٹی ہوتی گئیں، صحت بھی کمزور ہوتی گئی اور خیال بھی دُنیا کے اندر بالکل پھیل گیا۔ جو سادھن ہم کو ست یُگ میں کام دیتے تھے۔ وُہ اب کلجُگ میں کام نہیں دے سکتے۔ کلجُگ میں تو ہر ایک کا تجربہ ہے کہ کوئی خوش قِسمت اِنسان ہی ستّر یا اَسّی سال گُزار جاتا ہے اور صحت بھی اِتنی کمزور ہے کہ ایک گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ بھی لگاتار ہم مالِک کی بھگتی ایک آسن پر بیٹھ کر نہیں کر سکتے اور خیال بھی اِتنا پھیلا ہُوا ہے کہ پانچ مِنٹ بھی کِسی مسئلے کو سوچنے کے لئے ہمارا من پُوری توجہ سے نہیں ٹِک سکتا۔ آپ سمجھاتے ہیں کہ اگر ہم کلجُگ میں آ کر زندگی کے چند روز سُکھ اور شانتی سے گُزارنا چاہتے ہیں اور واپس جا کر پرماتما سے مِلنا چاہتے ہیں تو صرف نام کی کمائی کا ہی راستہ ہے۔ کلجُگ میں آ کر تو مہاتماؤں نے بڑا کھول کر نام کا پرچار کیا ہے۔ ہمارا من ہمیں اُس شبد یا نام کی کمائی کی طرف جانے ہی نہیں دیتا۔ بلکہ ہمیشہ پُوجا پاٹھ کرم کانڈ، جپ تپ، پُن دان وغیرہ کے اندر ہی لگائے رکھتا ہے۔ گُورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"پُوجا کرے سب لوک سنتو۔ من مُکھ تھائے نہ پائی
شبد مرے من نِرمل سنتو۔ ایہہ پُوجا تھائے پائی"

ہم سب دُنیا کے جیو اپنی اپنی عقل کے مُطابق اُس پرماتما کی بھگتی کرنے کی ضرور کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ آتما کا رُجحان اپنے اصل کی طرف ہی زور مارتا ہے۔ اُس کے زیرِ اثر ہو کر ہم پرماتما کو ڈھونڈتے ہیں لیکن من کے پیچھے لگ کر مالِک کی بھگتی کرتے ہیں۔ یہ بھگتی ہم کو کبھی بھی ہمارے ٹھکانے پر نہیں پہُنچاتی۔ ہمارا ٹھکانہ سچ کھنڈ ہے اور من کی حد برہم تک ہی رہ جاتی ہے شبد یا نام کی کمائی کرنے سے ہی ہمارا من نِرمل ہوتا ہے۔ اور یہ نام کی کمائی ہی ہمیں اپنے اصلی ٹھکانے یعنی اصلی گھر سچکھنڈ پہُنچاتی ہے۔ ہر ایک بھگتی ہم کو پرماتما سے نہیں مِلاتی۔ بلکہ صِرف نام کی کمائی ہی مالِک تک لے جاتی ہے۔ سوامی جی مہاراج سمجھاتے ہیں۔

"اب یہ دیہہ مِلی کِرپا سے۔ کرو بھگتی جو کرم دہا"

یہ اِنسان کا جامہ مالِک کی بڑی بخشش سے پراپت ہُوا ہے۔ اِس کے اندر بیٹھ کر وُہ بھگتی کرو جو کہ صِرف شبد یا نام کی کمائی ہے، جِس سے کرموں کا سِلسلہ ختم ہو جاتا ہے گُورُو امرداس صاحب سمجھاتے ہیں۔

"پُوجا کرے پر بِدھ نہیں جانے۔ دُوجے بھائے مل لائی"

ہمیں اصلی بھگتی کرنے کا طریقہ پتہ نہیں لگتا۔ غلط راستے پر پڑ کر اپنے پاپوں اور مَیلوں کو اور اِکٹھا

کر لیتے ہیں۔ یہی بائیبل میں حضرت عیسےٰ نے کہا ہے۔

"تُم جسے نہیں جانتے" اُس کا بھجن کرتے ہو۔" (یُوحنا ۴: ۲۲)

سوامی جی مہاراج بھی اِسی طرح سمجھاتے ہیں۔

"پھوکٹ دھرم پکڑ کر جُوجھے ۔ بُوجھے نہ شبد جُگت پارا
پانی متھے ہاتھ کچھ ناہیں ۔ کھیر متھن آس بچارا
جیوا بھاگ کہوں میں کیا کیا ۔ باہر بھرمے بھوجارا
انتر مُکھ جو شبد کمائی ۔ تا میں من کو نہیں گارا"

جو مالک کی بھگتی کا اصلی طریقہ ہے، یعنی شبد کی کمائی، اُس کو ہم پکڑنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ ہمیشہ باہری رسم و رواج میں ہی پھنسے رہتے ہیں اور کرم کانڈ میں ہی اُلجھے رہتے ہیں۔ اِن چیزوں کو سوامی جی پھوکٹ دھرم کہہ کر سمجھاتے ہیں۔ ہم چھلکوں سے پیار کرتے ہیں۔ جو اُس میں گُودا ہے اُس کو گرہن نہیں کرتے۔ آپ مِثال دیتے ہیں کہ ساری عمر اگر ہم پانی کو رِڑکتے رہیں گے تو اُس میں سے کچھ نہیں نِکلے گا۔ لیکن اگر دُودھ کو متھیں گے، تو اُس میں سے مکھن حاصل کر سکتے ہیں۔ اِس لئے آپ سمجھاتے ہیں کہ اپنے من کو اندر شبد سے مِلانا چاہئے۔ اُس کے ساتھ مِلکر ہی یہ پوِتر اور نِرمل ہو سکتا ہے۔ گُورُو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"شبدِ و سارن تِناں ٹھور نہ ٹھاؤ ۔ بھرمی بھُولے جیوں سُنجے گھر کاؤں
ہلت پلت تِنی دووے گوائے دُکھے دُکھ وِہادنیا"

جو شبد یا نام کی کھوج نہیں کرتے، اُن کو نہ تو اس دُنیا میں کہیں ٹھکانہ ہے اور نہ ہی اگلی دُنیا میں کوئی ٹھکانہ بنتا ہے۔ جس طرح خالی گھر کے اندر ایک کوا تمام دِن کُودتا پھرتا ہے۔ لیکن اُس کو کھانے کے لئے کچھ نہیں مِلتا۔ اِسی طرح ہم اِس چوراسی کے جیل خانہ میں اُچھلتے پھرتے ہیں۔ ایسے لوگوں نے اپنا دِین اور دُنیا دونوں خراب کر لیں۔ حضرتِ عیسےٰ بھی شبد یا نام کی عظمت کے بارے میں کہتے ہیں کہ جو لوگ اُس سے مُکھ موڑ لیتے ہیں اور اُس کی نِندیا کرتے ہیں، اُن کا گُناہ نہ اِس دُنیا میں معاف ہو سکتا ہے نہ اگلی دُنیا میں۔

"جو کوئی پوِتر آتما کے وِرودھ میں کچھ کہے گا اُس کا اپرادھ نہ تو
اس لوک میں اور نہ پرلوک میں کشما کیا جائے گا" (متی ۱۲: ۳۲)

رِدھی سِدھی، جپ تپ، پُوجا پاٹھ، پُن دان سب کا جو بھی پھل ہے، وُہ سب شبد یا نام کی کمائی کے اندر آ جاتا ہے۔ جیسے کہ کہاوت ہے کہ "ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں"، جس وقت ہماری زبان پر دِن رات اُس پرماتما کا نام چڑھا ہُوا ہے، یعنی اُس مالِک کے نام کے سِمرن

میں لگے ہوئے ہیں، تو اس سے بڑا جپ اور کونسا ہوتا ہے۔ جس وقت ہم اپنے آپ کو اُس مالک کے حوالے کئے بیٹھے ہیں اور اُس کی رضا کے اندر رہ رہے ہیں تو اس سے بڑا اور تپ کیا ہو سکتا ہے۔ جس وقت اندر سے ہم دن رات اُس شبد کی بانی کو سُن رہے ہیں تو اس سے بڑا اور پاٹھ کیا کر سکتے ہیں۔ جس وقت گورمکھوں کے سُروپ کو دن رات اپنے ساتھ ساتھ پیار لیے پھرتے ہیں تو اس سے بڑی اور پُوجا کیا ہو سکتی ہے۔ جس وقت اُس نام رُوپی امرت کو پی کر من دُنیا سے اُداس اور اُچاٹ ہو جاتا ہے تو اِس سے بڑا اور وَیراگ کیا ہو سکتا ہے۔ نہ گھر بار چھوڑنے کی ضرورت ہے نہ بال بچوں کو تیاگنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ اپنے اندر ہی گورمکھوں کے ذریعہ شبد یا نام کی لذت حاصل کرنی ہے کیونکہ نام کی کمائی کر کے ہم جنم جنمانتروں کے دیہہ کے بندھنوں سے چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں۔ اور واپس جا کر پرماتما سے مل جاتے ہیں۔ اِس واسطے مہاتما سمجھاتے ہیں کہ اُس نام کی بخشش کو اپنے اندر ہی ہضم کرنا چاہیئے۔ کوڑیوں کی طرح کھڑکانا نہیں چاہیئے۔ ہم نے نام کی کمائی لوگوں کی مان بڑائی حاصل کرنے کے لئے نہیں کرنی۔ نام کی کمائی ہمیں مالک کی بخشش حاصل کرنے کے لئے کرنی ہے۔ مالک کے حصہ دار بننے کے لئے نہیں کرنی ہے۔ جتنا بھی ہم اُس مالک کی بخشش کو اپنے اندر ہضم کریں گے، اُتنی ہی وُہ مالک ہمارے اُوپر اور بخشش اور مہر کرے گا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔

"نام رتن دھن پائے کر کبیرا گانٹھ نہ کھول
نہیں پٹن نہیں پارکھی نہیں گاہک نہیں مول"

اُس نام رُوپی دولت کو حاصل کر کے اِتنا اُس کو اپنے اندر دبا کر رکھو، کہ اُس کی خوشبو تک باہر نہ جائے۔ کیونکہ نہ تو دُنیا میں کوئی اُس کا ادھکاری ہے، نہ کسی کو کھوٹے اور کھرے کی پہچان ہے اور نہ ہی اُس کا کوئی خریدار ہے۔ لوگ تو بیٹے بیٹیوں کے گاہک ہیں، دھن دولت کے خواہشمند ہیں) اور نہ ہی کوئی اُس کی قیمت دینے کو تیار ہے۔ اُس کی قیمت کیا دینی ہوتی ہے؟ اپنے آپ کو ہی مالک کے حوالے کرنا۔ کہ جس بھی حالت میں وُہ مالک رکھے اُسی حالت میں رہتے ہوئے نام کی کمائی کرنا ہے۔ کبیر صاحب پھر سمجھاتے ہیں۔

"سبھی رسائن ہم کری نہیں نام سم کوئے
رنچک گھٹ میں سنچرے کنچن سب تن ہوئے"

ہم نے سب دُنیا کی رسائنوں کو دیکھ لیا، مگر نام کے برابر کوئی رسائن نہیں۔ اُس کی ایک رتی بھی اگر شریر میں پرگٹ ہو جائے، تو ہمارا شریر سونا ہو جاتا ہے۔ یعنی اِس شریر میں آنے کا مقصد پُورا ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح گورونانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"پارکھیا وتھ سمال لئی۔ گور سوجھی ہوئی
نام پدارتھ امل سا۔ گورمکھ پاوے کوئی"

جن کو اِس چیز کی پرکھ اور قدر ہے۔ وُہ اِس کو بہت سنبھال سنبھال کر رکھتے ہیں۔ اور یہ قدر بھی گورمکھوں کی صحبت اور سنگت میں جا کر آتی ہے۔ اگر ہم کو کوئی قیمتی ہیرا مل جاتا ہے تو ہم اُس کو کس طرح سنبھال سنبھال کر رکھتے ہیں۔ روئی کے اندر لپیٹ کر مضبوط پیٹیوں میں رکھتے ہیں، اُس کی چابی کو ہمیشہ چھاتی سے لگائے رکھتے ہیں۔ اپنے بیوی بچوں تک کو پتہ نہیں دیتے کہ وُہ کہیں اُس کو گُم نہ کر دیں۔ یہ ایک معمولی دُنیا کی چیز ہے، جس کی قیمت لگائی جا سکتی ہے۔ لیکن جس نام کی کوئی قیمت ہی نہیں لگائی جا سکتی، جس کو مہاتما اَمولیہ اور اَمولک کہتے ہیں، جسکو پا کر ہم خود مالک ہی بن جاتے ہیں، اُس کو پا کر ہمیں اُس کی کتنی سنبھال کرنی چاہیئے، اُس کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ بائیبل میں کہتے ہیں۔

"پوتر وستو کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سُوروں کے سامنے مت
ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وُہ اُنہیں پاؤں تلے روندیں اور پلٹ کر تم کو
پھاڑ ڈالیں۔" (متی ۷: ۶)

یعنی اُس دولت کا گاہک دُنیا میں عام نہیں۔ اُس بیش قیمت موتی کو کتوں اور سُوروں کے آگے مت ڈالو۔ وُہ اُس کی قدر نہیں جان سکتے۔

سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں۔

"پریت پرتیت گورو کی کرنا — نام رسائن گھٹ میں جرنا"

جس طرح رسائن ہمارے جسم کے اندر جا کر رچ جاتی ہے اور سب جسم کی بیماریاں دُور کر دیتی ہے اِسی طرح ہم نے اپنے اندر نام کو رچانا ہے اور ہضم کرنا ہے۔ ہم نے نام کی کمائی ہمیشہ مالک کے گاہک بن کر کرنی ہے۔ بال بچوں کا پیار حاصل کرنے کے لئے نہیں کرنی ہے، نہ ہی کوئی دُنیا کی حکومت کرنے کے لئے کرنی ہے۔ جتنا مالک کا سچا عشق اور پیار لے کر ہم اُس مالک کو چاہیں، اُتنا ہی وُہ پرماتما ہمارے اُوپر اپنی دیا اور مہر کی بخشش کرتا ہے جس طرح پپیہا سُواتی کی بُوند کے لئے تڑپتا ہے، دِن رات اُسی کی ہی رٹ لگائے رہتا ہے، اِسی طرح ہمارے اندر مالک سے ملنے کی و درشن کرنے کی تڑپ ہونی چاہیئے۔ ہم نے اِس خیال کو لے کر مالک کی بھگتی نہیں کرنی کہ اگر ایسا نہیں کریں گے تو ہمارے کاروبار میں گھاٹا پڑ جائے گا یا دھن دولت کے اندر کمی آ جائے گی یا دُنیا میں عزت اور مان کھو بیٹھیں گے یا اور کوئی اِسی قسم کا دُنیاوی نقصان ہو جاوے گا۔ یہ مالک کی بھگتی کرنے کا ایک بہت ادنیٰ طریقہ ہے۔ ہم مالک کی بھگتی اِس لئے کرتے ہیں کہ ہمارے اندر اُس

سے مِلنے کا سچّا عِشق اور سچّا پیار ہے۔ دُنیاوی مفاد کے لئے اُس مالک کی بھگتی کرنا ایسا ہی ہے، جیسے کہ اکثر لوگ سانپ کی پُوجا کرتے ہیں۔ وُہ سانپ کی بھگتی اِس واسطے نہیں کرتے کہ اُن کو سانپ سے پیار ہوتا ہے۔ وہ تو سانپ کے ڈنگ اور زہر سے بچنے کے لئے سانپ کی بھگتی کرتے ہیں۔ دراصل مذہب کی بُنیاد پریم ہے نہ کہ ڈر۔ اِس واسطے اپنے اندر مالک کا سچّا عِشق اور سچّا پیار پَیدا کرنا ہے۔

دُنیاوی خواہشات

تُلسی صاحب اُپدیش کرتے ہیں

"دِل کا حجرہ صاف کر جاناں کے آنے کیلئے
دھیان غیروں کا اُٹھا اُس کے بِٹھانے کیلئے"

دِل تو ہمارا دُنیا کے پدارتھوں اور شکلوں کے واسطے بھٹکتا ہے، مِلنا ہم مالک کو چاہتے ہیں۔ یہ دو باتیں کیسے ہو سکتی ہیں۔ من تو ایک ہی ہے۔ اُس کو خواہ دُنیا کے پیار میں لگا لو یا اُس سے مالک کی بھگتی کرا لو۔ اگر دُنیا میں ہمارا کوئی معمولی سا رشتہ دار یا پیارا ہم سے کہیں دُور چلا جاتا ہے، ہم سے بچھڑ جاتا ہے تو ہم اُس کی یاد میں کِس طرح تڑپتے ہیں۔ ساری ساری رات نہیں سوتے۔ ہماری آنکھوں سے آنسو ٹپکتے رہتے ہیں۔ ہم نے کبھی مالک کے وِچھوڑے میں ایک رات بھی جاگ کر کاٹی ہے یا ہماری آنکھوں کے اندر اُس مالک کی یاد میں کبھی ایک آنسو بھی آیا ہے؟ ہم اپنے بچّے کو باہر کھیلنے کے واسطے آیا کے ساتھ بھیج دیتے ہیں۔ وُہ آیا اُس بچّے کا ہر قِسم کے طریقوں سے دل لگانے کی کوشش کرتی ہے۔ کبھی اُس کو میٹھی میٹھی کہانیاں سُنائیگی، کبھی مِٹھائی سے دِل بہلائیگی۔ لیکن پھر بھی اگر بچہ ماتا پِتا کے واسطے رونا شروع کر دیتا ہے اور آیا کے کِسی بھی کھلونے سے اپنے من کو نہیں بہلاتا، تو پھر ماتا پِتا بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ فوراً جا کر بچّے کو چھاتی سے لگا لیتے ہیں۔ اِسی طرح جب تک ہم اُس مالک کی رچنا کے ساتھ ہی موہ اور پیار ڈالے بیٹھے ہیں۔ اپنے من کو یہاں لگائے بیٹھے ہیں، تو ہم اِس رچنا کا ہی حصّہ بنے بیٹھے ہیں۔ جب اِس رچنا سے اپنے من کو نِکال کر مالک کے سچّے پیار میں لگا دیتے ہیں تو مالک بھی ہمارے اُوپر بخشش کر کے ہمیں اپنے ساتھ ہی مِلا لیتا ہے۔ گورُو امرداس صاحب فرماتے ہیں۔

"ہر کا گاہک ہووے سو لئے پائے رتن وِیچارا"

جو مالک کے گاہک یا پیارے بن کر اُسکی بھگتی کرتے ہیں، وُہ مالک سے مالک کو ہی پا لیتے ہیں اِس واسطے ہم نے دُنیا کی خواہش اور ترِشنا چھوڑ کر مالک کی بھگتی کرنی ہے۔ پلٹو صاحب سمجھاتے

ہیں۔

"نام نام سب کہت ہیں نام نہ پائیا کوئے
نام نہ پائیا کوئے نام کی گت ہے نیاری
وہی شخص کو مِلے جِنھوں نے آسا ماری"

نام رُوپی دولت یا دھن پانا اِتنا آسان نہیں جِتنا کہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ وہی شخص حاصل کر سکتے ہیں، جو اپنے اندر سے خواہشیں اور ترِشنا نِکال دیتے ہیں۔ پھر تُلسی صاحب سمجھاتے ہیں۔

"ایک دِل لاکھوں تمنّا اُس پہ اور زیادہ ہوس
پھر ٹھکانہ ہے کہاں اُس کے ٹِھکانے کے لئے"

یعنی ایک ہمارا من ہے، ہزارہا، لاکھوں خواہشیں دِن رات ہم کرتے رہتے ہیں۔ پِچھلی خواہشیں و ترِشنا پُوری نہیں ہوتیں، من اور پَیدا کرنی شروع کر دیتا ہے۔ جو خواہشیں ہماری مرضی کے مُطابق پُوری نہیں ہوتیں، وُہ ہمارے لئے دُکھ کا کارن بن جاتی ہیں جب ہمارے من کی یہ حالت ہے تو پرماتما ہمارے اندر آ کر کیسے ٹِک سکتا ہے۔ گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"دیندا دے لَیندے تھک پاہ ـــ جُگا جُگانتر کھاہی کھاہ"

کہ پرماتما نے دیتے دیتے کبھی بھی نہیں تھکنا۔ ہم دُنیا کے جیو لیتے لیتے تھک جاتے ہیں۔ جو جو من خواہشیں کرتا ہے، اُن کو پُورا کرنے کے لئے پرماتما پھر جنم دے دیتا ہے۔ پھر ہم خواہشیں اور ترِشنا کرتے ہیں۔ مالک پھر جنم دیدیتا ہے اور اُس جائے میں جنم دیتا ہے، جہاں جا کر اُس خواہش کو اچھی طرح پُورا کر سکتے ہیں۔ جِس وقت ہم اُن خواہشوں سے تنگ آ کر پرماتما سے پرماتما کو مانگتے ہیں تو پھر پرماتما ہم کو اپنے ساتھ مِلا لیتا ہے۔ پھر سمجھاتے ہیں۔

"آساں پربت جیڈیاں موت تناواں ہیٹھ"

جو ہماری خواہشیں اور ترِشنا ہیں، وُہ تو شاید ہمالیہ پربت سے بھی بڑی ہیں۔ اگر پرماتما ہزار دو ہزار سال کی بھی عُمر دیدے تو بھی شاید اُن کو کبھی پُورا نہ کر سکیں۔ لیکن موت ہمارے پیروں کے نیچے کھڑی ہے۔ پتہ نہیں، زِندگی کے چند سال مِلنے ہیں یا نہیں، موت کِس وقت آ جاتی ہے۔ سوامی جی مہاراج فرماتے ہیں:۔

"جیو سب لوبھ میں بھُولے ـــ کال سے کوئی نہیں بچنا
ترِشنا اگن جگ جارا ـــ پڑا سب جیو کو تپنا
نہیں کوئی راہ بچنے کی جلیں سب نرک کی اگنا

جلیں گے آگ میں بندن ــ بھور بھوگیں جنم مرنا
بھٹکتے وے پھریں کھانی ــ نہیں کچھ ٹھیک اُن لگنا
کہوں کیا دُکھ وُہ بھوگیں ــ کہن میں آ نہیں سکنا''

ہم سب دُنیا کے جیو لوبھ اور لالچ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور اپنی موت کو بھی بھُولے بیٹھے ہیں۔ اِس میں مَیں میری کے اندر آ کر کئی قسم کے کرم کرتے ہیں، کئی قسم کی خواہشیں و ترشنا پیدا کرتے ہیں۔ وُہ پُوری نہیں ہوتیں۔ ترشنا کی آگ میں جلتے ہیں اور پُوری کرتے اور پھر موت کے بعد نرکوں کی آگ میں جلنا پڑتا ہے۔ چوراسی کے جیل خانہ میں یہ خواہشیں پھر ہم کو کھینچ کر لے آتی ہیں۔ اور جو جو دُکھ اور مصیبتیں اُن جاموں آ کر ہم کو بھُگتنی پڑتی ہیں، وُہ بیان ہی نہیں کی سکتیں۔ اِس واسطے مہاتما ہم کو سمجھاتے ہیں کہ ہمیشہ مالک کی موج، مالک کے بھانے اور اُس کے حکم میں رہنا چاہیئے۔ مالک کے بھانے میں رہنے کا مطلب ہے کہ من میں کوئی خواہش اور ترشنا نہیں اُٹھانی چاہیئے۔ جو کچھ پرماتما بخشتا ہے اُس کی اِچھا سمجھ کر قبول کر لینی چاہیئے۔ سنت نام دیو جی کا کتھن ہے۔

''جو راج دیویں تے کون وڈائی ــ جو بھیکھ منگاویں تاں کیا گھٹ جائی''

گورُو ارجن صاحب فرماتے ہیں۔

''جے تخت بَیسالیں تو داس تمہارے ــ گھاس بڈھاویں کیتک بولا''

اے پرماتما! اگر تو دُنیا کا راج پاٹ بھی مجھے دیدے گا تو مَیں نے پھر بھی تیری ہی مہما گانی ہے تیری ہی بھگتی کرنی ہے۔ اگر مجھے دَر دَر ٹھوکریں کھانی پڑیں گی تو پھر مَیں نے کونسا اپنے داتا کا دروازہ چھوڑ جانا ہے۔ جس طرح ایک سمندری جہاز کے پرندے کو اُس سمندری جہاز پر بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا، اِسی طرح ہماری آتما کو بھی پرماتما کے بغیر کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔

پھر غور کرنے والی بات یہ ہے کہ یہ خواہشیں اور ترشنا کون پیدا کرتا ہے؟ یہ سب ہمارا من پیدا کرتا ہے اور ہم پُوری کس سے کرانا چاہتے ہیں؟ پرماتما سے۔ ہم مَن کو کبھی سمجھانے کی کوشش نہیں کرتے کہ تُو مالک کی مرضی کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کر، اُس کے حکم اور موج کے اندر رہ۔ اُلٹا دن رات پرماتما کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ تُو ہمارے من کی مرضی کے مطابق چلنے کی کوشش کر۔ بھگتی ہم پرماتما کی کر رہے ہیں یا من کی؟ سوامی جی مہاراج بھی یہی سمجھاتے ہیں۔

''گورُو کی موج رہو تم دھار ــ گورُو کی رضا سنبھالو یار

گورُو جو کریں سو ہت کر جان ــ گورُو جو کہیں سو چت دھر مان''

گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

''ہر ساچے بھاوے سا تھیو جا ہووے بھانا من وسائی''

گورمکھوں ہی کو مالک کی بھگتی اور پُوجا کا ڈھنگ معلوم ہے۔ کیونکہ وُہ بھانے کے اندر رہ کر ہی مالک کی بھگتی کرتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں۔

''بھانے تے سب سُکھ پاوے سنتو۔ انتے نام سکھائی''

کہ بھانے میں ہی سُکھ اور شانتی ہے اور آخیر مالک ہماری سہایتا کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ بھی یہی کہتے ہیں۔

''مَیں اپنی اِچھا نہیں پرنتو اپنے بھیجنے والے کی اِچھا چاہتا ہوں''۔

(یُوحنا ۵ : ۳۰)

آگے پھر کہتے ہیں۔

''بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا، کیول وُہ جو پِتا کو کرتے دیکھتا ہے''۔

(یُوحنا ۵ : ۱۹)

ایک اور مہاتما فرماتے ہیں:۔

جس کو کچھو نہ چاہیئے وہی شہنشاہ''

کہ جس کو کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں ہے وُہ ہمیشہ مالک کے حکم کے اندر ہی رہتا ہے۔ اُس سے بڑا شہنشاہ کون ہو سکتا ہے۔

مسلمانوں میں بھی دو قسم کے فقیر ہوتے ہیں۔ ایک اہلِ دُعا اور دُوسرے اہلِ رضا۔ اہلِ رضا کا رُتبہ اہلِ دُعا سے کہیں اُونچا ہے۔ اِس واسطے مالک کے بھانے میں رہ کر ہی ہم نے نام کی کمائی کرنی ہے۔

اِنسانی زندگی کا مقصد:۔ پرماتما نے دُنیا کی رچنا کر کے اِس کو چوراسی لاکھوں جُونیوں میں تقسیم کیا ہُوا ہے رشی مُنیوں نے اِس چوراسی لاکھ قسم کا اِس طرح حساب لگایا ہے۔

تیس لاکھ قسم کے درخت، پودے وغیرہ۔
ستائیس لاکھ قسم کے کیڑے مکوڑے وغیرہ۔
چودہ لاکھ قسم کے پرندے وغیرہ۔
نو لاکھ قسم کے پانی کے جیو وغیرہ۔

اور

چار لاکھ قسم کے جن، بھوت، پریت، دیوی، دیوتا، انسان، حیوان وغیرہ۔

ہم اپنے کرموں کے بموجب اِس چوراسی کے جیل خانہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ہماری آتما پرماتما کو مِل کر ہی اِس جیل خانہ سے نکل سکتی ہے اور پرماتما یہ انسان کا جامہ ہمیں صرف اِسلئے بخشتا ہے کہ ہم مالک کی بھگتی کر کے دیہہ کے بندھنوں سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔ اگر کوئی فائدہ اِنسان کے جامے میں آنے کا ہے تو صرف یہی ہے کہ اِس جامے کو یہ فخر ہے کہ اِس میں بیٹھ کر ہم پرماتما سے مِلاپ کر سکتے ہیں۔ گورو ارجن دیو جی سمجھاتے ہیں۔

"لکھ چوراسی جون سبائی ۔ مانس کو پربھ دیئی وڈیائی
اِس پوڑی سے جو نر چوکے سو آئے جائے دُکھ پائیندا"

پرماتما نے اِنسان کے جامے کو سب سے اونچا رکھا ہے۔ یہ اِس سیڑھی کا آخری ڈنڈا ہے اگر کوشش کرتے ہیں تو مالک سے مِل جاتے ہیں۔ اگر پاؤں پھسلتا ہے تو نیچے پھر چوراسی کے جیلخانہ میں آجاتے ہیں۔ گورو ارجن دیو جی پھر سمجھاتے ہیں۔

"کئی جنم بھئے کیٹ پتنگا ۔ کئی جنم گج مین کرنگا
کئی جنم پنکھی سرپ ہویو ۔ کئی جنم ہیور برکھ جویو
مِل جگدیش مِلن کی بریا ۔ چرنگ کال ایہہ دیہہ سنجریا"

کئی جنم کیڑے اور پتنگوں کے پائے کئی جنم ہاتھی، مچھلی، اور ہرنوں کے پائے۔ کئی جنم پرندوں اور سانپوں کے پائے۔ کئی جنم گھوڑوں اور درختوں کے پائے۔ اب یہ اِنسان کا جامہ پرماتما نے ایک بہت بڑے عرصے کے بعد اپنی بھگتی کے لئے بخشا ہے۔ ہم کو اِس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ مولانا رُوم فرماتے ہیں۔

"ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام ۔ ہفت و صد ہفتاد قالب دیدہ ام"

ایک اور دفعہ لکھتے ہیں۔

"گاہے نخل در باغہا ۔ گاہے ثمر بر شاخہا"

کہ کئی بار میں گھاس اور سبزہ کی طرح پیدا ہوا ہوں اور سینکڑوں قالب میں نے دیکھے ہیں۔ کبھی باغ میں درخت بنا ہوں۔ کبھی درختوں پر پھل بن کر لٹکا ہوں اور معشوقوں کے ہاتھ سے اُن کے مونہہ میں گیا ہوں۔

اِس لئے رشیوں نے اِس کو نر نارائنی دیہہ کہہ کر بیان کیا ہے اور مسلمان فقیر اِس کو اشرف المخلوقات کہتے ہیں اور یہودیوں کا خیال ہے کہ پرماتما نے ہم کو اپنی شکل پر بنایا ہے

کبیر صاحب بھی یہی سمجھاتے ہیں۔

"کبیر مانس جنم دُرلبھ ہے ۔ ہوئے نہ بارمبار
جیوں بن پھل پاکے بھوئیں گرے بہور نہ لاگے ڈار"

کہ جس طرح پھل پک کر درخت سے نیچے گرتا ہے تو وہ پھر درخت سے واپس نہیں جڑ سکتا اِسی طرح ہم اِنسان کے جامہ کو اگر اب ضائع کر بیٹھیں گے تو پھر یہ موقعہ بار بار نہ ملے گا۔ سوامی جی مہاراج بھی یہی اُپدیش کرتے ہیں۔

"مِلی نر دیہہ یہ تم کو ۔ بناؤ کاج کچھ اپنا
پچو مت آئے اِس جگ میں ۔ جانیو رین کا سپنا
دیہہ اور گریہہ سب جھوٹا ۔ بھرم میں کاہے کو کھپنا"

کہ یہ اِنسان کا جامہ پرماتما نے ہمیں اپنا کام کرنے کو بخشا ہے۔ اپنا کام وہی ہے جو ہمیں واپس لے جا کر پرماتما سے مِلاتا ہے اور وہ پرماتما کی بھگتی ہے۔ یہ دُنیا رات کے خواب کی طرح ہے۔ اِس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ اِس کو دیکھ کر بھولنا نہیں چاہیئے۔ جو کچھ بھی ہماری جائیداد، دھن، دولت، رشتہ دار یہاں تک کہ ہمارا شریر بھی ہمارا ساتھ چھوڑ دے گا۔ اِس واسطے آپ اُپدیش کرتے ہیں، کہ اِس قیمتی موقع سے فائدہ اُٹھاؤ۔ بال بچے، دُنیا کا کھانا پینا، عیش و عشرت ہم سب پچھلے جاموں میں بھی کرتے آئے ہیں۔ اگر کوئی ایسی چیز ہے جو پیچھے نہیں کر سکے اور کیول اب کر سکتے ہیں، وہ پرماتما کی بھگتی ہے لیکن جس مقصد اور غرض کے لئے پرماتما نے یہ موقع بخشا ہے، ہم اِس دیہہ میں بیٹھ کر اُس کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ وشیوں، وکاروں، شرابوں، کبابوں، قوموں، مذہبوں، مُلکوں کے جھگڑوں، اِندریوں کے بھوگوں سے ہمیں فرصت ہی نہیں ملتی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بس

"بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست"

کہ شاید یہ اِنسان کا جامہ پھر نہ ملے، اب خوب عیش کرلیں۔ اور اِس سنہری موقع کو مفت ہاتھ سے کھو دیتے ہیں۔ یہاں تک اِندریوں کے بھوگوں میں پھنس جاتے ہیں کہ اپنی موت تک کو بھول جاتے ہیں۔ روز دیکھتے ہیں کہ ہمارے ساتھی ہمارا ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں۔ بلکہ اُن کو ہم شمشان بھومی میں خود چھوڑ کر آتے ہیں اور آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز دُنیا کی اُن کے ساتھ نہیں جا رہی۔ لیکن ہم من میں ہمیشہ یہی خیال کرتے ہیں کہ موت شاید لوگوں کے واسطے ہے، ہمارے واسطے نہیں۔ گورو نانک صاحب ہماری حالت یوں بیان کرتے ہیں۔

"دھندے دھاوت جگ باندھیا نہ بوجھے ویچار
جمن مرن وساریا من مکھ مگدھ گنوار"

ہم دُنیا کے جیو ہمیشہ دِن رات پیٹ کے دھندوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور اُس مقصد کے بارے میں کبھی نہیں سوچتے، جس کے واسطے مالک نے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔ ہمارے اپنے گھر میں آگ لگی ہوئی ہے اور ہم کو لوگوں کی آگ بجھانے کی فکر لگی ہوئی ہے۔ اپنا گھر لُوٹا جا رہا ہے، دُوسروں کے گھروں کی چوکیداری کر رہے ہیں۔ ہم اپنا بوجھ اُٹھا نہیں سکتے، پرائے گدھے بنے بیٹھے ہیں۔ اپنے آپ کو بھی دھوکا دے رہے ہیں اور دُنیا کو بھی دھوکا دے رہے ہیں۔ ہم کتنے منمکھ، مُگدھ اور گنوار ہیں کہ اپنی موت اور پیدائش کو بھی بھُولے بیٹھے ہیں۔ سوامی جی مہاراج سمجھاتے ہیں۔

"کہوں کیا کال جگ مارا — جیو سب گھیر بھرمائی
نہیں کوئی موت سے ڈرتا — خوف جم کا نہیں لائی"

یہی کبیر صاحب سمجھاتے ہیں۔

"کیا لے کر جنم لیو ہے، کیا لے کر چلے جاؤ گے
مُٹھی باندھ کر جنم لیا ہے، ہاتھ پسارے جاؤ گے
یہ تن ہے کاغذ کی پُڑیا، بُوند پڑت گل جاؤ گے
کہت کبیر سُنو بھائی سادھو اک نام بنا پچھتاؤ گے"

آپ سمجھاتے ہیں۔ کہ دُنیا میں ہم خالی ہاتھ ہی پیدا ہُوئے اور خالی ہاتھ ہی دُنیا سے چلے جائیں گے۔ نہ کوئی آج تک یہاں کوئی چیز ساتھ لے کر آیا ہے، نہ کوئی چیز اپنے ساتھ کبھی لے جا سکتا ہے۔ یہ ہمارا جو شریر ہے، یہ بھی ایک کاغذ کی پُڑیا کے سمان ہے۔ کاغذ کی پُڑیا پر ذرا پانی پڑے تو وُہ گل جاتی ہے۔ اِسی طرح ہمارے اِس شریر نے بھی موت کے وقت یا تو اگنی کے یا مٹی کے سُپرد ہو جانا ہے۔ اگر مالک کی بھگتی نہیں کریں گے تو آخر موت کے وقت پچھتانا پڑے گا اگر یہ دُنیا کی دھن دولت کسی کے ساتھ جاتی ہوتی، تو دُنیا کے لوگ اب تک اُس کو ساتھ لے گئے ہوتے، اور ہمارے حصے میں شاید کچھ بھی نہ آتا۔ یہ تو ہمیں اِس واسطے مِلی ہے کہ اِس نے کبھی کسی کا ساتھ نہیں دیا۔ محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ بڑے حملے کئے اور بہت سا سونا چاندی، ہیرے جواہرات، یہاں سے لُوٹ کر لے گیا۔ اُس کے حاصل کرنے کے لئے اُس نے کتنے غریبوں کا خُون کیا، کتنی عورتیں بیوائیں کیں، کتنے بچے یتیم کئے۔ جس وقت اُسکی موت کا وقت قریب آیا، تو اہلکاروں کو حُکم دِیا کہ جو کچھ مَیں ہندوستان سے لُوٹ کر لایا ہُوں اُس کو خیمے میں لگا کر دکھاؤ۔ جس وقت اُس سب دولت کو نظر بھر دیکھا تو سرد آہ بھر کر آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور سوچا کہ جس دولت کو حاصِل کرنے کے لئے اِتنا ظُلم اور اتیاچار کیا، آج اُس میں سے میرے ساتھ کوئی بھی چیز نہیں جاتی۔ حُکم دیا

کہ موت کے بعد میرے ہاتھ کفن سے باہر نکال دینا، تاکہ شاید کوئی اور انسان میری زندگی سے سبق حاصِل کر سکے۔ جن چیزوں نے یہاں رہ جانا ہے، اُن کے ساتھ ہم کتنا پیار کرتے ہیں۔ اُن کے حاصِل کرنے کے واسطے دِن رات بھٹکتے پھرتے ہیں جو "پاپاں باجھوں ہوئے نہ اکٹھی۔ مویاں نال نہ چلے"، اُس پر جان دیتے ہیں اور جو چیز اصل میں ہماری اپنی ہے اور جسے ہمیں اپنی بنانا چاہیئے، اُس کے متعلق کبھی نہیں سوچتے۔ حضرت عیسےٰ بھی بائبل میں یہی کہتے ہیں۔

"ناشوان بھوجن کے لئے پریشرم نہ کرو۔ پرنتو اُس بھوجن کے لئے جو
اننت جیون تک ٹھہرتا ہے جسے منشیہ کا پُتر تمہیں دے گا۔ کیونکہ پِتا
ارتھات پرمیشور نے اُسی پر چھاپ کر دی ہے۔" (یُوحنا ۶:۲۷)

یعنی دُنیا کی ناشمان دھن دولت اور پدارتھوں کو حاصِل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ اُس نام کی دولت کو حاصِل کرو جو کبھی ناش نہیں ہوتی۔ جو دولت یعنی نام مَیں تُم کو دوُنگا اُس پر میرے پِتا نے مُہر لگائی ہوئی ہے اور وُہ کبھی ناش نہیں ہوگی۔ کیونکہ اُس مالک نے اپنی مُہر مُجھ پر لگا دی ہے۔

سوامی جی مہاراج سمجھاتے ہیں۔

"بھٹک بھٹک نر دیہی پائی۔ اِندری من مِل یہاں مارا"

کہ بڑی مُشکل سے ہمیں یہ اِنسان کا جامہ مِلا ہے۔ لیکن یہاں اِس جامے میں آ کر من کے تابع ہو کر ہم اندریوں کے بھوگوں میں پھنسے بیٹھے ہیں۔ جِتنا بھی ہمارا دُنیا سے تعلق ہے، یہ ہمارے شریر کے ذریعہ ہی ہے۔ جِتنا عرصہ ہم شریر میں بیٹھے ہیں، ہم کو یہ یار دوست، رِشتہ دار، بھائی بہن اور دُنیا کی دھن دولت، قوم، مُلک وغیرہ سب اپنے ہی نظر آتے ہیں یا کم از کم اُن کو ہم اپنا بنانے کی ضرور کوشش کرتے ہیں۔ جس وقت ہمارا شریر سے ساتھ چھُوٹ جاتا ہے ہم ہر ایک چیز سے لاتعلق ہو جاتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ جب تک پرماتما نے اِس شریر میں بیٹھنے کا موقع دیا ہے، اِس شریر سے کام لے لیں۔ اس کے اندر بیٹھ کر نہ تو اُس کو اِتنا دُکھ ہی دینا ہے کہ یہ مالک کی بھگتی ہی نہ کر سکے اور نہ اِتنا سُکھ اور آرام میں ہی رکھنا ہے کہ عیش و عشرت کی طرف ہی ہمارا خیال چلا جاوے۔ اصلی کام یہی لینا ہے کہ اِس سے مالک کی بھگتی کرائیں۔ سوامی جی مہاراج سمجھاتے ہیں۔

"دھام اپنے چلو بھائی۔ پرائے دیش کیوں رہنا"

کام اپنا کرو جائی، پرائے کام نہیں پھنسنا
نام گورُو کا سنبھالے چل، یہی ہے دام گٹھ بندھنا
جگت کا رنگ سب مَیلا۔ دُھلا لے مان یہ کہنا"

یہ جو ہمارا شریر ہے، یہ کال کا پنجرہ ہے، کرائے کا مکان ہے، جِتنے جِتنے سانس مالک نے ہم کو

بخشے ہیں، ہم اُن کو بھگتنے کے بعد اِس کو یہاں ہی چھوڑ جائیں گے۔ یہ شریر کبھی کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ بڑے بڑے راجے مہاراجے، بادشاہ، سُلطان، سیاستدان، ڈکٹیٹر، جن سے دُنیا تھر تھر کانپتی تھی، آج اُن کی قبروں کو ہم کس طرح حقارت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اِسی طرح ہماری قبروں کو بھی لوگ اِسی نظر سے دیکھیں گے۔ لوگوں کی ہڈیاں ہمارے پاؤں کے نیچے آکر روندی جا رہی ہیں۔ کسی دِن ہماری ہڈیاں بھی، دُوسروں کے پاؤں کے نیچے آکر روندی جائیں گی۔ لوگوں کی خاک اُڑ کر آج ہماری آنکھوں میں پڑتی ہے۔ اِسی طرح کسی دِن لوگوں کی آنکھوں میں ہماری خاک اُڑ کر پڑے گی۔ اِس واسطے مہاتما ہم کو غفلت کی نیند سے بیدار کرتے ہیں کہ اُس وقت کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو، جس وقت کسی بھی چیز نے تمہاری مدد نہیں کرنی۔ یہ بہن بھائی، رشتہ دار، یار دوست، سب ہمارے اِرد گرد ہی بیٹھے رہ جاتے ہیں اُن کو یہ بھی پتہ نہیں لگتا کہ موت کے فرشتے کس وقت اور کس راستے سے آکر ہم کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ ہمارے رشتہ دار، یار دوست، سوائے اِسکے کہ رونے پر زور دے دیں اور کیا کر سکتے ہیں، اور وہ ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں۔؟ اُن سب کے ساتھ ہمارا لینے دینے کا رِشتہ اور سمبندھ ہے، غرضوں کا پیار ہے۔ کوئی بیوی بن کے آگئی، کوئی بیٹی اور کوئی بال بچے بن کر آگئے۔ جتنا جتنا ہمارا حساب کتاب ہوتا ہے، جب پُورا ہو جاتا ہے، تو کبھی وہ ہم کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور کبھی ہم اُن کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔ جس طرح ایک سٹیج پر ہر ایک اپنا اپنا پارٹ ادا کرتا ہے کوئی راجہ کا، کوئی رانی کا، کوئی کسی دُشٹ پاتر کا، اِسی طرح یہ دُنیا کی ایک بہت بڑی سٹیج ہے اور ہم سب دُنیا کے لوگ یہاں اپنے اپنے کرموں کے بموجب اپنا اپنا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ دراصل ہمارا کسی کے ساتھ کوئی رشتہ یا سمبندھ نہیں۔ جس طرح ڈرامہ ختم ہو جانے پر، سٹیج سے اُترنے کے بعد، نہ کوئی راجہ ہوتا ہے، نہ کوئی رانی اور نہ کوئی دُشٹ پاتر ہوتا ہے، اِسی طرح اِس دیہہ کو چھوڑنے کے بعد ہمارا تعلق بھی کسی سے نہیں رہتا۔ جس وقت کسی کو موت آتی ہے، اُس کے رشتہ دار رو رہے ہوتے ہیں۔ جس جگہ اُس نے جا کر جنم لیا ہوتا ہے، وہاں خوشیاں منائی جا رہی ہوتی ہیں۔ اب جبکہ ہم اپنے پچھلے جنموں کے رشتہ داروں کو بالکل بھُولے بیٹھے ہیں، جن کے واسطے ہم اب بھٹکتے پھرتے ہیں، ترستے اور تڑپتے ہیں، اُن کو آگے کیا یاد رکھنے لگے ہیں۔

گورو نانک صاحب فرماتے ہیں۔

"مات پتا مایا دیہہ سرو گی۔ رو گی کُٹمب سنجوگی،"

ماتا پتا نے بھی ہمارا ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ جو کچھ ہم دُنیا کے اندر دیکھتے ہیں، اِس نے بھی

ہمارے ساتھ نہیں جانا۔ ہمارے رشتہ دار بھی روگی ہیں یعنی ناشوان ہیں۔ یہاں تک کہ جس شریر میں ہم بیٹھے ہُوئے ہیں، جس سے اِتنا پیار رکھتے ہیں، اور جس کے بناؤ سِنگار میں ہم کیا کچھ نہیں کرتے یہ بھی یہیں رہ جاتا ہے۔ سوامی جی مہاراج سمجھاتے ہیں۔

"دھن دارا سُت ناتی کہتن یہ نہیں آوین کام
سانس دو دھارا بنت ہی جاری اِک دن خالی جام
مشک سمان جان یہ دیہی بہتی آٹھوں جام"

کسی رِشتہ دار نے موت کے وقت کام نہیں آنا۔ جس طرح ایک تالاب کے اندر کتنا بھی پانی کیوں نہ بھرا ہو، ایک نل لگا کر کھول دو، سارا تالاب خالی ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح ہمارا یہ شریر سانسوں کا بھنڈار ہے۔ جتنا عرصہ ہمیں سانس آ رہے ہیں، ہم کس طرح اِس دُنیا میں ایک دُوسرے کے واسطے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں، دُنیا میں اپنے پیٹ اور لوگوں کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے۔ لیکن ہم اُس وقت کو بھُول جاتے ہیں، جس وقت یہ سانسوں کا بھنڈار ختم ہو جائے گا۔ لوگ ہماری موت پر تار اور ٹیلیفون کر دیں گے۔ رشتے دار اِکٹھے ہو کر اِس شریر کو، جس سے ہم کو اِتنا پیار تھا، یا تو اگنی کے سپُرد کر دیں گے یا مٹی میں دفنا دیں گے۔ ایک اور اچھی مثال دے کر سوامی جی مہاراج سمجھاتے ہیں۔ کہ جتنا عرصہ ایک چمڑے کی مشک میں ہوا بھری ہوتی ہے، وہ پانی کے اُوپر تیرتی نظر آتی ہے، ہم بھی اُس کا سہارا لے کر پانی پر تیرتے ہیں لیکن جب اُس مشک سے ہوا نکل جاتی ہے، وہ پانی کی تہہ میں بیٹھ جاتی ہے اور جو اُس کا آسرا لیتا ہے، وہ بھی غوطے کھانے لگ جاتا ہے۔ اِسی طرح جتنا عرصہ ہمارے شریر کے اندر سانس آ رہے ہیں، ہم دُنیا کے کام کاج کرتے ہیں۔ لوگ بھی ہمارا آسرا لے کر اپنا وقت گزار رہے ہیں۔ لیکن جب اُس مشک یعنی شریر سے ہوا نکل جاتی ہے تو جو اِس شریر کا آسرا لے کر وقت کاٹ رہے ہیں، وہ بھی رونا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں اور گھبرا جاتے ہیں۔ مہاتماؤں کے سمجھانے کا صرف اِتنا ہی مطلب ہے کہ اُس موت کے وقت کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔ اور اس سے پہلے پہلے اپنا رُوحانی سفر طے کر لو اور منزل مقصُود پر پہنچ جاؤ۔ سوامی جی مہاراج سمجھاتے ہیں کہ

"کُٹمب پریوار مطلب کا۔ بنا دھن پاس نہیں آتی"

جو بھی ہمارے رشتہ دار، یار دوست ہیں، جن کے موہ اور پیار میں پھنس کر ہم مالک کو بھُولے بیٹھے ہیں اِس شریر میں آنے کا مقصد اور مدعا بھُولے بیٹھے ہیں، یہ سب غرضوں کے رشتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس دھن دولت نہیں رہتی تو ہم کو اپنے بھی چھوڑ جاتے ہیں۔

اِنکساری:- ہر ایک مہاتما ہم کو یہی اُپدیش کرتا ہے کہ اِس اِنسانی جامہ میں دیہہ کے اندر مالک کی کھوج کرو ہم دیہہ کے اندر مالک کو ڈھونڈنے کی بجائے اُلٹا اِس کے غرُور اور اہنکار میں پھنس جاتے ہیں۔ ذرا غور کر کے دیکھو کہ ہم اِس شریر میں بیٹھ کر کِس چیز کا غرُور اور اہنکار کرتے ہیں۔ کیا جوانی کا مان کرتے ہیں؟ ہم نے کِسی کا بڑھاپا نہیں دیکھا۔ کیا ہم نے بڑھاپے کی عمر میں نہیں پہُنچنا؟ صحت کا غرُور کرتے ہیں؟ کیا کبھی بیمار کی حالت ہسپتالوں کے اندر نہیں دیکھی۔ رُوپیہ پیسہ کا غرُور کرتے ہیں؟ کیا بڑے بڑے راجے مہاراجے، سیٹھ ساہوکاروں کو کنگالوں کی طرح سڑکوں پر بھٹکتے نہیں دیکھا یا سُنا؟ کیا ہم دُنیا کی حکومت یا عزّت وحشمت کا اہنکار کرتے ہیں؟ بڑے بڑے لیڈروں اور ڈکیٹروں کو پھانسی کے تختوں پر چڑھتے نہیں سُنا یا گولیوں کا شِکار بنتے نہیں دیکھا۔ راتوں رات اچانک حکوُمت کے تختے پلٹ جاتے ہیں۔ دُوسری پارٹی اُن کو اُٹھا کر جیل خانوں میں ڈال دیتی ہے یا توپوں کا شِکار بنا دیتی ہے۔ پھر ہم غرُور اور اہنکار کِس بات کا کرتے ہیں؟ کبیر صاحب سمجھاتے ہیں۔

"لکڑی کہے لوہار کو تُو کیا جارے موہے
اِک دِن ایسا ہوئیگا میں جارُوں گی توہے
ماٹی کہے کمُہار سے کیا رُوندے تو موہے
اِک دِن ایسا آئے گا مَیں رُوندوں گی توہے"

لوہار لکڑی کو جلا جلا کر اُس کے کوئلے بناتا ہے۔ لیکن لکڑی اُس کو کہتی ہے کہ کبھی اُس وقت کو بھی اپنی آنکھوں کے آگے رکھ کے سوچ، جس دِن مَیں نے تجھ کو ساتھ لے کر تیرے بھی اِسی طرح کوئلے بنا لینے ہیں۔ کمُہار مٹی کو گُوندھ گُوندھ کر برتن بناتا ہے۔ لیکن مٹی اُس کو کہتی ہے کہ ایک دِن مَیں نے بھی تجھ کو ساتھ لے کر اِسی طرح گوُندھ لینا ہے۔ سوامی جی مہاراج بھی یہی فرماتے ہیں۔

"من رے کیوں گمُان اب کرنا — تن تو تیرا خاک ملیگا چوراسی جا پڑنا"

مہاتما اِس لئے ہم کو اُپدیش کرتے ہیں کہ من میں ہمیشہ نمرتا عاجزی اور انکساری رکھنی چاہیئے جتنی نمرتا اور عاجزی ہمارے اندر ہوگی، اُتنا ہی ہمارا خیال مالک کی بھگتی کے اندر جائے گا اور ہمیں مالک کی بخشش مِلے گی۔ بائیبل میں بھی اِس نمرتا اور عاجزی کے بارے میں لکھا ہے۔

"دھنیہ ہیں وُہ جو من کے دِین ہیں، کیونکہ سوَرگ کا راجیہ

اُنہیں کا ہے۔" (متی ۵:۳)

اور

"دھنیہ ہیں وُہ جو نمر ہیں، کیوں کہ وُہی پرتھوی کے
ادھیکاری ہوں گے۔" (متی ۵:۵)

پھر لکھا ہے۔

"جو کوئی اپنے آپ کو اِس بالک کے سمان چھوٹا کرے گا، وُہ
سوَرگ کے راجیہ میں بڑا ہو گا۔" (متی ۱۸:۴)

"مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں، یدی تُم نہ پھرو اور بالکوں کے
سمان نہ بنو تو سوَرگ کے راجیہ میں پرویش کرنے نہیں
پاؤ گے۔" (متی ۱۸:۳)

سوامی جی مہاراج بھی یہی سمجھاتے ہیں۔

"دِین غریبی چت میں دھرنا۔ کام کرودھ سے بچنا"

اِسی طرح گورُو نانک صاحب پرارتھنا کرتے ہیں۔

"کہو نانک ہم نیچ کرما۔ شرن پڑے کی راکھو شرما"

اِس چوٹی کے مہاتما ہو کر اپنے متعلق کتنی عاجزی اور انکساری کے لفظ استعمال کرتے ہیں۔ گورُو نانک صاحب اپنی بانی میں کئی جگہ اپنے آپ کو لالہ گولا، داسوں کا داس، نیچ کرما کہہ کر بیان کرتے ہیں۔ ہم کو مہاتماؤں کی زندگی سے سبق لینا چاہیئے کہ وُہ دھر دھام پہنچ کر کُل مالک بن کر بھی دم نہیں مارتے۔ ہمارے ہاتھ کوئی سادھارن سی بھی طاقت یا حکوُمت آجائے تو ہم اِنسان کو اِنسان ہی سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ کبیر صاحب سمجھاتے ہیں۔

"بُرا جو دیکھن مَیں چلا بُرا نہ ملیا کوئے
جب من کھوجا آپنا مجھ سا بُرا نہ ہوئے
کبیر سب سے ہم بُرے ہم تج بھلو سب کوئے
جن ایسا کر بُوجھیا میت ہمارا سوئے"

مہاتماؤں کا ہم کو سمجھانے کا صرف یہی مطلب ہے کہ غرُور و اہنکار کِسی چیز کا نہیں کرنا چاہیئے۔ اِنسان کے جامے میں بیٹھ کر من میں نمرتا، عاجزی اور انکساری رکھو، اور نام کی کمائی کرو کیونکہ نام کی کمائی نے ہی ہمارا ساتھ دینا ہے۔ اور تب ہی ہمارا دیہہ میں آنے کا مقصد پُورا ہو سکتا ہے۔ دادُو صاحب سمجھاتے ہیں۔

"کیا نکھ لے ہنس بولئے داڈو دیکھ روئیے۔ جنم امولک آپنا چلے ا ا رتھ کھوئے"

یہی مہاتما چرنداس اپنی بانی میں لکھتے ہیں۔

"ہاتھی گھوڑے دھن گھنا۔ چندر مکھی بہو نار
نام بنا جم لوک میں پاوت دکھ اپار"

یہی گورو نانک صاحب لکھتے ہیں۔

"بن ناوے کو سنگ نہ ساتھی، مکتے نام دھیاونیا"

پرماتما کی کرپا۔

جب ہمارے اندر نمرتا اور عاجزی آئے گی، ہمارا خیال مالک کی بھگتی اور پیار کی طرف جائے گا یہ گورمکھوں کی صحبت کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ مگر ایسے گورمکھوں کی سنگت اور صحبت مالک کی بخشش سے ہی ملتی ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ مالک بخشش کرے، تب ہی ہمارا خیال اُسکی بھگتی اور پیار کی طرف جاتا ہے۔

گورو امرداس جی فرماتے ہیں۔

"ہر ساچے بھاوے سا پُوجا ہووے۔ بھانا من وسائی"

یعنی اُس مالک کو منظور ہوگا، تب ہی ہم مالک کی بھگتی کر سکتے ہیں۔ ہم اس دُنیا کے جیو اندھے ہیں۔ اندھے کی طاقت ہی نہیں کہ آنکھوں والے کو پکڑ سکے، جب تک آنکھوں والا اندھے کو آواز دے کر اپنے نزدیک نہیں بلاتا، یا اپنی اُنگلی پکڑا کر اُس کو اپنے پیچھے نہیں لگاتا۔ ہم دُنیا کے جیو اس مایا کے جال میں پھنس کر، مالک کو بھول کر، بالکل اندھے اور بہرے ہو گئے ہیں۔ مالک ہی بخشش کرے تو ہمارا خیال اُس کی بھگتی کی طرف جا سکتا ہے۔

گورو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"جیون مرنا سب تدھے تائیں ــ جس بخشیں تس دیں وڈیائی"

اسی طرح کبیر صاحب فرماتے ہیں۔

"صاحب سے سب ہوت ہے بندے سے کچھ ناہیں
رائی سے پربت کرے پربت رائی ماہیں
نہ کچھ کیا نہ کر سکے نہیں کرنے لوگ سریر
جو کچھ کیا سو ہری کیا بھئے کبیر کبیر
نہ کچھ کیا نہ کر سکے نہیں کچھ کرنے جوگ
جو کچھ کیا سو ہری کیا دُجا کھاپے لوگ
جو کچھ کیا سو تم کیا میں کچھ کیا ناہیں
کہیے آکھوں میں کیا تم ہی تھے مجھ ماہیں"

اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی بائیبل میں کہتے ہیں۔

"اسی لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ جب تک کسی کو پتا کی اور سے یہ وردان نہ دیا جائے تب تک وہ میرے پاس نہیں آسکتا۔"

(یوحنا ۶ : ۶۵)

"کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک کہ پتا جس نے مجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ نہ لے۔" (یوحنا ۶ : ۴۴)

یعنی جیو کی کوئی طاقت نہیں کہ وہ مالک کی طرف آوے، جب تک مالک ہی اُس پر بخشش نہ کرے۔

پانچویں پاتشاہی گورو ارجن دیو جی "بارہ ماہا" شروع کرنے سے پہلے لکھتے ہیں۔

"کرت کرم کے وچھڑے کر کرپا میلو رام"

اے پرماتما! ہم اپنے کرموں کے کارن تیرے سے بچھڑے ہوئے پھر رہے ہیں۔ ہمارے اپنے اختیار میں نہیں کہ تجھ تک پہنچ سکیں۔ تو ہی ہمارے اوپر دیا مہر اور بخشش کرے تو ہم تجھ تک پہنچ سکتے ہیں۔

آگے آپ فرماتے ہیں۔

"آپن لییا جے ملے وچھڑ کیوں روون
سادھو سنگ پراپتے نانک رنگ مانن"

اے پرماتما! اگر ہمارے اپنے اختیار ہو کہ تجھ تک پہنچ سکیں، تو کس کا دل کرتا ہے کہ تجھ سے بچھڑ کر ہم اس چوراسی کے جیل خانہ میں بھٹکتے پھریں۔ ہمارے اختیار ہی نہیں، کہ ہم اپنے آپ تجھ تک پہنچ سکیں۔

حضرت عیسیٰ بھی یہی کہتے ہیں کہ تو نے ہی میرے سپرد جو جیو کئے ہیں، میں اُن کے لئے دُعا کرتا ہوں نہ کہ تمام دُنیا کے لئے۔

چنانچہ مرقوم ہے۔

"میں اُن کے لئے بنتی کرتا ہوں، سنسار کے لئے نہیں کرتا ہوں، پرنتو اُنہیں کے لئے جنہیں تو نے مجھے دیا۔" (یوحنا ۱۷ : ۹)

گورو نانک صاحب نے تو یہاں تک مالک کے بارے میں کہا ہے۔

"کھوٹے کھرے تدھ آپ اُپائے ــ تدھ آپے پرکھے لوک سبائے
کھرے پرکھ خزانے پائے ــ کھوٹے بھرم بھلاونیا"

اے پرماتما! سب دُنیا کے جیو تو نے خود پیدا کئے ہیں۔ کھوٹے بھی تو نے ہی پیدا کئے ہیں۔

اور کھرے بھی تُو نے ہی پَیدا کئے ہیں، اور تُو خُود ہی دونوں کو پرکھنے بیٹھ گیا ہے کہ کون کھرا اور کون کھوٹا ہے۔ جن کو تُو خُود اپنی پرکھ کے قابل بنا لیتا ہے۔ اُن کو تُو اپنے خزانے میں داخل کر لیتا ہے۔ باقی سب یہاں بھرموں میں پھنس کر بھُولے پھرتے ہیں۔

پرماتما جب بھی دَیا مہر کرتا ہے، سادھو، سنتوں، مہاتماؤں کے ذریعہ ہی کرتا ہے بلکہ خُود اِنسان کے جامہ میں بیٹھ کر، ہمارے اندر اپنے ملنے کا شوق اور پیار پَیدا کر کے، ہم سے اپنی بھگتی کروا کر اپنے ساتھ مِلا لیتا ہے۔ تیسری پاتشاہی گورُو امرداس جی لکھتے ہیں۔

"کرم ہووے ستگورُو مِلائے ۔ سیوا سُرت شبد چت لائے"

مالک نے بخشش کی تو ہمیں گورمکھوں کی صحبت اور سنگت پراپت ہُوئی۔ پھر ہمارے اُوپر مہاتما کی بخشش ہوئی، جنہوں نے ہماری سُرتِ کو شبد سے جوڑ دیا، جس سُرت شبد کا ابھیاس کر کے دُنیا سے موہ نکل جاتا ہے۔ اور مالک کا پیار پَیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ بھی بائیبل میں لکھتے ہیں کہ :-

"تم نے مجھے نہیں چُنا پرنتو مَیں نے تمہیں چُنا ہے اور تمہیں
آدیش دِیا تاکہ تم جا کر پھل لاؤ۔" (یوحنا ۱۵ : ۱۶)

یعنی جیو کے کچھ بس نہیں، جب تک اُس پر مالک اور گورُو کی بخشش نہ ہو۔ پھر فرماتے ہیں۔

"جب تک منُشیہ کو سوَرگ سے نہ دِیا جاوے، تب تک وُہ کچھ
نہیں پا سکتا۔" (یوحنا ۳ : ۲۷)

اِسی طرح گورُو نانک صاحب سمجھاتے ہیں۔

"آپے کرتا کرے کرائے۔ آپے سبد گورُو من وسائے"

جو کچھ کرتا ہے، پرماتما خُود کرتا ہے۔ جب ہم کو اپنے ساتھ مِلانا چاہتا ہے، گورمکھوں کے ذریعہ ہمارے خیال کو شبد سے جوڑ دیتا ہے۔ سنت مہاتما مالک کے بھیجے ہوئے ہی آتے ہیں اور جن جیووں پر مالک کی بخشش ہوتی ہے اُنہی جیووں کو اپنے ساتھ لیکر اُس مالک کے اندر سما جاتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ نے بھی بائیبل میں اِسی کا ذِکر کیا ہے۔

"مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں، کہ وُہ سِدھ ہو کر ایک ہو جائیں
اور جگت جانے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جیسا تُو نے مجھ
سے پریم رکھا ویسا ہی اُن سے پریم رکھا۔"
(یوحنا ۱۷ : ۲۳)

سنتوں کا سندیش :-

ہر ایک مہاتما کا صرف یہی اُپدیش ہے کہ پرماتما ایک ہے، ہماری آتما اُس پرماتما کی انش ہے۔ اُس کو مِل کر ہی ہم مَوت اور پَیدائش کے دُکھوں سے بچ سکتے ہیں۔ اور وُہ پرماتما ہر ایک کے شریر کے اندر ہے۔ اور اِنسان کے جامہ میں بیٹھ کر ہی ہم اُس کی پراپتی کر سکتے ہیں اور ہمارے اندر ہمارے من کی روکاوٹ ہے، جس کی وجہ سے ہم اُس پرماتما کو اپنے اندر نہیں دیکھ سکتے۔ اور یہ من کی روکاوٹ شبد یا نام کی کمائی کے ذریعہ ہی ہمارے اندر سے دُور ہوتی ہے۔ اور وُہ نام یا شبد اور مالک کو ملنے کا راستہ بھی اُس مالک نے ہمارے شریر کے اندر رکھا ہوا ہے۔ اور مہاتماؤں کی سنگت و صحبت سے ہی ہم اُس راستے کو اپنے اندر سے ڈھونڈ سکتے ہیں اور اُس شبد یا نام سے اپنا خیال جوڑ سکتے ہیں۔ اُسی شبد یا نام کو ہی حضرت عیسیٰ نے (WORD) شبد یا (LIVING WATER) جیوت جل کہہ کر بیان کیا ہے۔ وُہ کہتا ہے۔

"پرنتُو جو کوئی اُس جل میں سے پئے گا، جو مَیں اُسے دُوں گا، وُہ پھر
اننت کال تک پیاسا نہ ہوگا۔ ورن جو جل مَیں اُسے دُوں گا، وُہ اُس
میں ایک سروت بن جائے گا جو اننت جیون کے لئے اُمڈتا رہے گا۔"
(یوحنا ۴ : ۱۴)

گورُو نانک صاحب اِسی کو امرت کہہ کر سمجھاتے ہیں اور مُسلمان فقیر اُس کو آپِ کوثر و آبِ حیات کہہ کر بیان کرتے ہیں۔ کیونکہ اُس کو حاصِل کر کے ہم ہمیشہ کے واسطے زِندہ ہو جاتے ہیں اور دیہہ کے بندھنوں سے بچ جاتے ہیں اور ایسے مہاتماؤں کی سنگت اور صحبت ہمیں ہمیشہ پرماتما کی دَیا مہر اور بخشش سے ہی پراپت ہو سکتی ہے۔ کوئی بھی مہاتما دُنیا کے اندر مالک سے ملنے کی کوئی نئی فلاسفی یا اصُول لے کر نہیں آتا۔ ہر ایک مہاتما اُسی فلاسفی اور اصُولوں کو سمجھاتا ہے۔ لیکن ہم اُن کے جانے کے بعد باہرمُکھی ہو جاتے ہیں، اصلیّت کو بھُول جاتے ہیں۔ پھر کوئی اور مہاتما کسی اور جگہ آ کر ہمیں اُسی اصلیّت کی یاد دِلاتا ہے۔ اور ہمارے خیالات کو وہموں بھرموں سے نِکالتا ہے۔ یہ مالک نے اپنے ملنے کا قُدرتی قانون و طریقہ رکھا ہوا ہے۔ وُہ مہاتما اِس قُدرتی قانون کے متعلق ہی یاد دہانی کراتے ہیں، اپنے پاس سے کوئی نئی تعلیم نہیں دیتے۔ حضرت عیسیٰ بھی بائیبل میں کہتے ہیں۔

"کیونکہ مَیں نے اپنی اور سے باتیں نہیں کیں۔ پرنتُو پِتا، جس نے
مجھے بھیجا ہے اُسی نے مجھے آگیا دی ہے کہ کیا کہوں۔" (یوحنا ۱۲ : ۴۹)

"میرا اُپدیش میرا نہیں، پرنتُو میرے بھیجنے والے کا ہے۔" (یوحنا ۷ : ۱۶)

ہر ایک مہاتما اپنے ذاتی تجربے کی بنا پر ہمیں سمجھاتا ہے۔ مہاتما گرنتھ پوتھیاں پڑھ کر سُنی سُنائی باتیں نہیں کرتے۔ وہ تو جو آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جو کچھ اُن کا اپنا تجربہ ہوتا ہے وہی بیان کرتے ہیں۔ گورُو نانک صاحب فرماتے ہیں

"سنتن کی سُن ساچی ساکھی۔ سو بولیں جو پیکھیں آنکھی"

پھر سمجھاتے ہیں۔

"جیسی میں آوے کھسم کی بانی۔ تیسڑا کری گیان وے لالو"

مہاتما جو بھی گیان پرماتما سے لے کر آتے ہیں، وہی ہم کو سمجھاتے ہیں۔ دادُو صاحب بھی یہی لکھتے ہیں۔

"دادُو دیکھا دِیدہ سب کوئی کہت شُنیدہ"

تُلسی صاحب جی فرماتے ہیں۔

"نج نینا دیکھا ہیئے آنکھی ۔ جس جس تُلسی کہہ کہہ بھاکھی"

یعنی مَیں نے جو کچھ آنکھوں سے دیکھا ہے، وہی سمجھا رہا ہُوں۔ دُنیا کے لوگ تو سُنی سُنائی باتیں کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ بھی یہی کہتے ہیں۔

"مَیں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ ہم جو جانتے ہیں وہ کہتے ہیں اور جسے ہم نے دیکھا ہے، اُس کی گواہی دیتے ہیں۔" (یوحنا ۳ : ۱۱)

سَنتوں کی بَانی

حِصّہ دوم

کام کرودھ کے دھکے کھاویں لوبھ ندی میں ڈوب مریں - ۳
گورو سنگ پریت کریں نہیں پوری نام نہ ڈور گہیں - ۴
ترشنا اگن جلیں نس باسر نرکن ماہیں پڑیں - ۵
سنتن ساتھ ورودھ بڑھاویں اُلٹی بات کہیں - ۶
ست سنگ مہاتم نہ جانیں بھیڑ چال میں نت پچیں - ۷
دھن اور مان بھوگ رس چاہیں روگ سوگ میں آن پھنسیں - ۸
بھاگ ہین مت ہین پرانی نر دیہی برباد کریں - ۹
ایسی دشا ماہیں نت برتیں ہم کیونکر سمجھائے سکیں - ۱۰
سادھ گورو کا کہا نہ مانیں من مت اپنی شان ٹھنیں - ۱۱
خر[۱] کو کرسم دے نر جانو برستا اور بھریں - ۱۲
جم پور جائے بہت پچھتاویں وہاں پھر اُن کی کون سنے - ۱۳
جنم جنم چوراسی بھوگیں یہ شریر پھر ناہیں دھریں - ۱۴
دُرلبھ دیہہ ملی یہ اوسر ایسی کر جو بات بنے - ۱۵
ستگورو شرن پکڑ لے اب کی تو سب کاج سریں[۲] - ۱۶
ہت کا بچن دیا کر بولیں تو نہیں کان سنے - ۱۷
اندھا بہرہ پھرے جگت میں کُل کٹمب تیری ہانی کریں - ۱۸
کر ست سنگ مان یہ کہنا کان آنکھ پھر دوؤ کھلیں - ۱۹
دیکھے گھٹ میں جوت اُجالا سُنے گگن میں عجب دھنیں - ۲۰
سُن جائے تربینی نہاوے ہیرے موتی لال چُنے - ۲۱
مہا سُن میں سرت چڑھاوے تب ستگورو تیرے سنگ چلیں - ۲۲
بھنور گپھا کی بنسی باجی مہا کال بھی سیس دُھنے[۳] - ۲۳
اب چڑھ گئی پُرش دربارا وہاں جائے دھن بین سُنے - ۲۴
لے دور بین چلی آگے کو الکھ اگم کا بھید بھنے[۴] - ۲۵
یہاں سے آگے چلی اُمنگ سے تب رادھا سوامی چرن ملیں - ۲۶
ہلا اودھار پار گھر پایا لیلا وہاں کی کہے نہ بنے - ۲۷

۱ ہٹھ کرکے رکھتے ہیں ۲ گدھا ۳ بنیں ۴ سرپٹکے ۵ ورنن کرتی ہے

چتاونی بھاگ دوسرا

بچن پندرھواں شبد بارھواں

اٹک تو کیوں رہا جگ میں بھٹک میں کیا ملے بھائی - ۱ -
کھٹک تو دھار اب من میں کھوج ست سنگ میں جائی - ۲ -
ورہ کی آگ جب بھڑکے دور کر جگت کی کائی - ۳ -
لگاؤ لگن ست گورو سے ملے پھر شبد تولائی - ۴ -
چھٹے گا جنم اور مرنا امر پد جائے تو پائی - ۵ -
بھاگ تیرا جگے سوتا نام اور دھام مل جائی - ۶ -
کہوں کیا کال جگ مارا جیو سب گھیر بھرمائی - ۷ -
نہیں کوئی موت سے ڈرتا خوف جم کا نہیں لائی - ۸ -
پڑے سب موہ کی پھانسی لوبھ نے مار دھر کھائی - ۹ -
چیت کچھ ہوئے اب کیسے گورو کے سنگ نہیں دھائی - ۱۰ -
کام اور کرودھ بیچ بیچ میں جیو سے بھاڑ[۱] جھونکوائی - ۱۱ -
گورو بن کوئی نہیں اپنا جال یہ کون تڑوائی - ۱۲ -
کٹمب پریوار مطلب کا بنا دھن پاس نہیں آئی - ۱۳ -
کہاں لگ کہوں اس من کو انہیں سے ماس نچوائی - ۱۴ -
گورو اور سادھ کہیں بھو ودھی کہن اُن کی نہ پتیائی[۲] - ۱۵ -
مہر بن کیا کوئی مانے کہی رادھا سوامی یہ گائی - ۱۶ -

اُپدیش شبد ابھیاس

بچن بیسواں شبد پانچواں

بھجن کر مگن رہو من میں - ٹیک -

جو جو چور بھجن کے پرانی سو سو دکھ سہیں - ۱
آلس نیند ستاوے اُن کو نت نت بھرم بہیں - ۲

۱ بھٹی ۲ پرتیت کرنا

مہا ستگورو

بچن آٹھواں   شبد دسواں

پریمی سنو پریم کی بات ۔ ٹیک ۔

سیوا کرو پریم سے گورو کی   اور درشن پر بل بل جات ۔ ۱
بچن پیارے گورو کے ایسے   جس ماتا سُت توتری بات ۔ ۲
جس کامی کو کامن پیاری   اُس گورمکھ کو گورو کا گات[1] ۔ ۳
کھاتے پیتے چلتے پھرتے   سووت جاگت بسرنہ جات ۔ ۴
کھٹکت[2] رہے بہال جیوں ہیرے   دردی کے جیوں درد سمات ۔ ۵
ایسی لگن گورو سنگ جاں کی   وہ گورمکھ پرمارتھ پات ۔ ۶
جب لگ گورو پیارے نہیں ایسے   تب لگ جرجی جانو جات ۔ ۷
من مکھ پھرے کسی کا ناہیں   کہو کیوں کر پرمارتھ پات ۔ ۸
رادھاسوامی کہت سنائی   اب ستگورو کا پکڑو ہاتھ ۔ ۹

چتاونی بھاگ دوسرا

بچن پندرھواں   شبد ناواں

تجو من یہ دکھ سکھ کا دھام   لگو تم چڑھ کر اب ست نام ۔ ۱
دنا چار تن سنگ بسیرا   پھر چھوٹے یہ گرام ۔ ۲
دھن دارا[3] سُت ناتی ہیںچ   یہ نہیں آویں کام ۔ ۳
سوانس دُودھارا نت ہی جاری   اک دن خالی چام ۔ ۴
مشک سمان جان یہ دیہی   بہتی آٹھوں جام ۔ ۵
تو اچیت غافل ہو رہتا   سنے نہ مول کلام[5] ۔ ۶
مایا نار پڑی تیرے پیچھے   کیوں نہیں چھوڑت کام ۔ ۷
بن گورو دیا چھٹو نہیں یاسے   بھجو گورو کا نام ۔ ۸
گورو کا دھیان دھرو ہردے میں   من کو راکھو تھام ۔ ۹

---

۱ شریر ۲ چُبھتا ۳ استری ۴ کہاویں ۵ شبد

وے دیال تیری دیا وچاریں   دم دم کریں شہام[1] ۔ ۱۰
چھوڑ بھوگ کیوں روگ بساوٹے[2]   یا میں نہیں آرام ۔ ۱۱
گورو کا کہنا مان پیارے   تو پاوے بشرام ۔ ۱۲
دکھ تیرا سب دور کریں گے   دیں گے اچل مقام ۔ ۱۳
رادھاسوامی کہت سنائی   کھوج کرو نج نام ۔ ۱۴

چتاونی بھاگ پہلا

بچن چودھواں   شبد بارھواں

جگ میں گھور اندھیرا بھاری   تن میں تم کا بھنڈارا ۔ ۱
سوپن جاگرت دونوں دیکھی   بھول بھلیاں دھر مارا ۔ ۲
جیو اجان بسیا پردیسی   دیس بسر گیا نج سارا ۔ ۳
پھرے بھٹکتا کہاں کہاں میں   جونی جونی بیچ جھکھ مارا ۔ ۴
دم دم دُکھی کشٹ بہو بھوگے   سُنے کون اب بہو ہارا ۔ ۵
کرے پکار کارگر[3] ناہیں   پڑے نرک میں جم دھارا ۔ ۶
بھٹک بھٹک نر دیہی پائی   اندری من مل یہاں مارا ۔ ۷
ست گورو سنت کہیں بہتیرا   راہ بتادیں دس دوارا ۔ ۸
بچن نہ مانے کہن نہ پکڑے   پھر پھر بھرمے تو وارا ۔ ۹
پھوکٹ[4] دھرم پکڑ کر جوجھے   بوجھے نہ شبد جگت پارا ۔ ۱۰
پانی متھے ہاتھ کچھ ناہیں   کھیر[5] متھن اس سہارا ۔ ۱۱
جیو ابھاگ کہوں میں کیا کیا   باہر بھرمے بھو جارا ۔ ۱۲
انتر مکھ جو شبد کمائی   تا میں من کو نہیں گاڑا[6] ۔ ۱۳
وید شاستر سمرت اور پرانا   پڑھ پڑھ سب پنڈت ہارا ۔ ۱۴
بن ست گورو اور بنا شبد سرت   کوئی نہ اترے بھو پارا ۔ ۱۵
یہی بات بھاکھی میں چن کر   اب تو مانو گورو پیارا ۔ ۱۶
رادھاسوامی کہا بجھائی   سرت چڑھاؤ نبھ دوارا ۔ ۱۷

---

۱ سہاتا ۲ خریدنا ۳ اژدار ۴ خالی ۵ دودھ ۶ گلایا

بن شبد پھریں بھرماتیاں   نہیں جانی گتی متی شبد کی ۔ ۴
جن گورو پایا شبد کا   اور پریتی کری جن شبد کی ۔ ۵
بڑ بھاگی وہ جیو ہیں   جو کریں کمائی شبد کی ۔ ۶
بنا شبد من بس نہیں   تم سُرت کرو اب شبد کی ۔ ۷
وے کیوں آئے اس جگت میں   جن ملی نہ پونجی شبد کی ۔ ۸
دُھن گھٹ میں ہر دم ہو رہی   کیوں سُنے نہ بانی شبد کی ۔ ۹
تو بیٹھ اکیلا دھیان دھر   تو ملے نشانی شبد کی ۔ ۱۰
تج آلس نیدرا کاہلی[1]   تو لگن لگالے شبد کی ۔ ۱۱
پانچ شبد گھٹ میں بجیں   یہ نرنے کر لے شبد کی ۔ ۱۲
گورو گیان بتایا شبد کا   تو ہو جا دھیانی شبد کی ۔ ۱۳
میں شبد شبد بہو تک کہا   کوئی نہ مانے شبد کی ۔ ۱۴
جنم اکارتھ کھو دیا   جو چڑھے نہ گھاٹی شبد کی ۔ ۱۵
رادھاسوامی کہہ کہہ چپ ہوئے   بن بھاگ نہ دھارا شبد کی ۱۶

مہا شبد

بچن ناواں   شبد ناواں

دُھن سُن کر من سمجھائی ۔ ٹیک ۔

کوئی جتن سے یہ نہیں ملنے   دُھن سُن کر من سمجھائی ۔ ۱
جوگی جُگتی کماویں اپنی   گیانی گیان کرائی ۔ ۲
تپسی تپ کر تھاک رہے ہیں   جتی رہے جت لائی ۔ ۳
دھیانی دھیان مانسی لاویں   وہ بھی دھوکھا کھائی ۔ ۴
پنڈت پڑھ پڑھ وید بکھانیں   وِدیا بل سب جائی ۔ ۵
بُدھی چتُرتا کام نہ آوے   عالم[2] رہے پچھتائی ۔ ۶
اور عمل[3] کا دخل نہیں ہے   عمل شبد کو لائی ۔ ۷
گورو ملے جب دُھن کا بھیدی   شِشیہ وِرہ دھر آئی ۔ ۸

[1] سُستی [2] وِدوان [3] ابھیاس

گورو اور نام بھگتی

بچن اُنیسواں ۔ شبد اٹھارھواں

دھام[1] اپنے چلو بھائی   پرائے دیش کیوں رہنا ۔ ۱
کام اپنا کرو جائی   پرائے کام نہیں پھنسنا ۔ ۲
نام گورو کا سمہالے چل   یہی ہے دام گنٹھ بندھنا ۔ ۳
جگت کا رنگ سب میلا   دُھلا لے مان یہ کہنا ۔ ۴
بھوگ سنسار کوئی دن کے   سہج میں تیاگتے چلنا ۔ ۵
سرن ست گورو گہو دِرڑھ کر   کرو یہ کاج پل[2] رہنا ۔ ۶
سُرت من تھام اب گھٹ میں   پکڑ دُھن دھیان دھر گگنا ۔ ۷
پھنسے تم جال میں بھاری   بنا اس جُگتی نہیں کُھلنا ۔ ۸
گورو اب دیا کر کہتے   مان یہ بات چت دھرنا ۔ ۹
بھٹک میں کیوں عمر کھوتے   کہیں نہیں ٹھیک تم لگنا ۔ ۱۰
بسو تم آئے نَینَن میں   ہمٹ کر ایک یہاں ہونا ۔ ۱۱
دُوئی یہاں دُور ہو جاوے   درِشٹی جوت میں دھرنا ۔ ۱۲
شیام تج سیت کو گہنا   سُرت کو تان دُھن سُننا ۔ ۱۳
بنک کے دوار دھس بیٹھو   ترکُٹی جائے کر لینا ۔ ۱۴
سُن چڑھ جا دھسو بھائی   سُرت سے مانسر نہانا ۔ ۱۵
مہا سُن چوک اندھیارا   وہاں سے جا گپھا بسنا ۔ ۱۶
لوک چوتھے چلو سَج[3] کے   گہو[4] وہاں جائے دُھن بینا ۔ ۱۷
الکھ اور اگم کے پارا   عجب اِک محل دِکھلانا ۔ ۱۸
وہیں رادھاسوامی سے ہلنا[5]   ہوا من آج اتی مگنا ۔ ۱۹

مہا شبد سروپ ستگورو کی

بچن ناواں   شبد پہلا

دھن دھن دھن دھن پیارے   کیا کہوں مہا شبد کی ۔ ۱
جو پرشچے ہیں شبد سے   سو جانیں مہا شبد کی ۔ ۲
چھن چھن رکشا ہو رہی   کیا اُپما کہوں میں شبد کی ۔ ۳

[1] ستھان [2] ٹکڑے ہو کر لگنا [3] تیار ہو کر [4] پکڑو [5] میل کیا

وُہ تو رُوپ دِکھا کر چھوڑوں   تُم جلدی کیوں کرو پُکارا - ۸
تُمہری چنتا مَیں من دھاری   تُم اچنت رہو دھرو پیارا - ۹
سنشے چھوڑ کرو درڑھ پریتی   اور پرتیت سنوارا - ۱۰
یہ کرنی مَیں آپ کراؤں   اور پہنچاؤں دُھر دربارا - ۱۱
رادھا سوامی کہت سُنائی   جب جب تُمیں موج وِچارا - ۱۲

چتاونی بھاگ دُوسرا

بچن پندرھواں   شبد دسواں

دیکھو سب جگ جات بہا - ٹیک -

دیکھ دیکھ مَیں گتی یا جگ کی   بار بار یوں ورن کہا - ۱
چاروں جُگ چَوراسی بھوگی   اتی دُکھ پایا نرک رہا - ۲
جنم جنم دُکھ پاوت بیتے   اِک چھن کہیں نہ چَین لہا - ۳
پاپ پُنیہ بس بپتا بھوگی   نہیں ستگُرو کا چرن گہا - ۴
اب یہ دیہہ ملی کرپا سے   کرو بھگتی جو کرم ڈہا - ۵
اب کی چُوک معاف نہیں ہوگی   نانا وِدھی کے کشٹ سہا - ۶
غفلت چھوڑ بھُلاؤ جگ کو   نام امل اب گھوٹ پیا - ۷
من سے ڈرو کرو گُرو سیوا   رادھا سوامی بھید دیا - ۸

آرتی

بچن پہلا   شبد دُوسرا

رادھا سوامی دھرا نر رُوپ جگت میں   گُورو ہوئے جیو چِتائے - ۱
جِن جِن مانا بچن سمجھ کے   تِن کو سنگ لگائے - ۲
گُرو ست سنگ سار رس پایا   پی پی ترپت اگھائے - ۳
گُورو سنگ پریت کری اُن ایسی   جس چکور چندائے - ۴

---

۱ ملا ۲ جلیں ۳ ترپت ہو گئے

سُرت شبد کی ہووے کمائی   تب من کچھ ٹھہرائی - ۹
حرص ہوس سے ہاتھ نہ آوے   تُن من دیو چڑھائی - ۱۰
بُوا لہو شی اور کپٹی جن کو   نیک نہ دھن پتیائی - ۱۱
یہ دھن ہے دُھر لوک اُدھر کی   کوئی پکڑے سنت سپاہی - ۱۲
من کو مار کریں اسواری   گگن کوٹ وہ لیں گھرائی - ۱۳
کھائی سُن پار میدانا   مہا سُن ناکا پرمانا - ۱۴
بھنور گُپھا کا پھاٹک توڑا   شیش محل ستگُورو دِکھلائی - ۱۵
اَدبھُت بیلا عجب وہاں کی   کِرن کِرن سُورج دِرسائی - ۱۶
سُورج سُورج جوت نیاری   چندر چندر کو تِن چھبی چھائی - ۱۷
گھٹ اکاش اُو گھٹ پرکاشا   لکھ اکاش کو تِن پرسائی - ۱۸
یہ بیلا کچھ عجب بیچ کی   اُلٹ پلٹ کوئی گُورمُکھ پائی - ۱۹
کہاں لگ برنوں بھید اگادھا   جو کوئی لاوے سُن سمادھا - ۲۰

سمجھ بُوجھ گُونگے گُڑ کھائی

اکتھ اکہہ کی بات نِرالی   کیوں کر کہوں بنائی - ۲۱
رادھا سوامی راز چھپے کو   پرگٹ کر سمجھائی - ۲۲

فریاد اور پُکار

بچن تینتیسواں - شبد سولہواں

دیکھ پیارے میں سمجھاؤں   رُوپ ہمارا نیارا - ۱
وُہ تو رُوپ لکھے نہیں کوئی   جب لگ دیُوں نہ سہارا - ۲
کرنی کرو مار من ڈالو   اِندری روک دُوارا - ۳
سُرت چڑھائے گگن پر دھاؤ   سُن شِکھر کے پارا - ۴
ست پُرش کا رُوپ دِکھاؤں   الکھ اگم در سارا - ۵
تا کے آگے رادھا سوامی   وہ نج رُوپ ہمارا - ۶
دھیرج دھرو کرو ست سنگت   مہر دَیا سے لیُوں سُدھارا - ۷

---

۱ جو دیکھا دیکھی خواہش پیدا ہو ۲ جرمی ۳ ذرا بھی ۴ پرتیت کرنا ۵ سما ۶ آٹا ۷ بھید ۸ دکھایا

گُورو بِن کل نہیں پڑت گھڑی اک — دم دم من اکلائے ۔ ۵
جب گُورو درشن ملیں بھاگ سے — مگن ہوت جس بچھڑا گائے ۔ ۶
ایسی پریت لگی جن گُورمُکھ — سو سو گُورو اپنائے ۔ ۷
تن کی لگن بھوگ اِندری کے — چھن میں سب بسرائے ۔ ۸
گُورو کی مُورت بسی ہِیے میں — آٹھ پہر گُورو سنگ رہائے ۔ ۹
اِس گُورو بھگتی کری جن پُوری — تے تے نام سمائے ۔ ۱۰
سوانتی بُوند جس رٹت پپیہا — اِس دُھن نام لگائے ۔ ۱۱
نام پرتاپ سُرت اب جاگی — تب گھٹ شبد سُنائے ۔ ۱۲
شبد پائے گُورو شبد سمائی — سُن شبد ست شبد ملائے ۔ ۱۳
الکھ شبد اور اگم شبد لے — نج پد رادھا سوامی آئے ۔ ۱۴
پُورا گھر پُوری گتی پائی — اب آگے کچھ کہا نہ جائے ۔ ۱۵

مہاستگُورو

بچن آٹھواں
شبد تیرہواں

ستگُورو سرن گہو میرے پیارے — کرم جگات[۱] چُکائے ۔ ۱
بھول بھرم میں سب جگ پچتا — اچرج بات نہ کاہو سُہائے ۔ ۲
بھاگ بِن سب جگ مایا بس — یہ نرمل گتی کوئی نہ پائے ۔ ۳
جن پر دیا آدی کرتا کی — سو یہ امرت پیون چاہے ۔ ۴
کہاں لگ مہا کہوں اِس گتی کی — برلے گُورمُکھ چینہت تا ہے ۔ ۵
بِن گُورو چرن اور نہیں بھاوے — اِس آنند میں رہے سمائے ۔ ۶
درشن کرت پنڈ سُدھ بھولی — پھر گھر باہر سُدھی کیا آئے ۔ ۷
ایسی سُرت پریم رنگ بھینی — تن کی گتی کیا کہوں سُنائے ۔ ۸
جوگ بیراگ گیان سب رُوکھے — یہ رس اُن میں دیکھے نا[۲]ہے ۔ ۹
بڑ بھاگی کوئی برلا پریمی — تن یہ نیامت ملی ادھکائے ۔ ۱۰
رادھا سوامی کہت سُنائی — یہ آرت کوئی گُورمُکھ گائے ۔ ۱۱

---

۱ گھبرائے ۲ بھولے ۳ سمجھتا ہے ۴ مقبول کر ۵ اُس کو ۶ اُتم پدارتھ

اُپدیش ستگُورو بھگتی کا

بچن اٹھارھواں
شبد پانچواں

ستگُورو کا نام پُکارو — ستگُورو کو ہِردے دھارو ۔ ۱
ستگُورو کا کرو بھروسہ — پھر کرو نہ کچھ افسوسا ۔ ۲
ستگُورو تو ہے چھن چھن پوسیں[۱] — ہنگتا[۲] تیری سب ودھی کھوسیں[۳] ۔ ۳
تُو کر اُن چرنن ہوشیں — ستگُورو سے مت کر روسیں[۴] ۔ ۴
ستگُورو گتی اب سُن موسے — کہی جات نہ رنچک[۵] مُنہ سے ۔ ۵
دسویں میں کھینچیں تو سے — پھر ایک کریں تو ہے دوسے ۔ ۶
شبدا رس تو ہے پلاویں — جم پُور سے پھیر بچاویں ۔ ۷
گھر اگم تو ہے درساویں — مارگ سب تو ہے لکھاویں ۔ ۸
جو سنگت اُن کی کرتے — سو جگ سے کبھی نہ ڈرتے ۔ ۹
جو بے مُکھ گُورو سے پھرتے — سو بھوساگر میں گرتے ۔ ۱۰
چَوراسی چکر کھاویں — پھر جنم جنم دُکھ پاویں ۔ ۱۱
تُم سوچو اپنے من میں — کوئی ناہیں گُورو سم جگ میں ۔ ۱۲
جن جن گُورو بھگتی دھاری — سو پہنچے نج درباری ۔ ۱۳
گُورو بھگتی نہ جن کو پیاری — تن جیتی بازی ہاری ۔ ۱۴
گُورو چرنن عاشق ہونا — یہ بات بڑی کیا کہنا ۔ ۱۵
گُورو لگیں جسے اَتی پیارے — تن کُل کُٹمب سب تارے ۔ ۱۶
دھن مات پتا اُن جن کے — جن بھگتی کری کُل تج کے ۔ ۱۷
جن سہی ملامت[۶] جگ کی — تن ملی راشی[۷] سُکھ گھر کی ۔ ۱۸
جو کُل لاج جگت سے ڈرے — گُورو بھگتی سے وہ پُنی گرے ۔ ۱۹
سُورا رن سے کبھی نہ ٹرے — ستی سدا مُردے سنگ جرے ۔ ۲۰
رن چھوڑے کایر کہلائے — ستی پھرے بھنگی گھر جائے ۲۱
پپیہا اپنا پن[۸] نہیں تیاگے — جلے پتنگا جوتی آگے ۔ ۲۲
مچھلی کو جیسے جل دھارا — گُورمُکھ کو ستگُورو اس پیارا ۔ ۲۳

---

۱ رکشا کریں ۲ اہنکار ۳ دُور کریں ۴ رُوٹھنا ۵ تھوڑی ۶ نندا ۷ بھنڈار ڈھیری ۸ [illegible]

جن پر بخشش گُورو کی ہوئی — گُورمُکھ ایسا برلا کوئی۔ ۲۴
رادھا سوامی کہی بنائے — سیوک کو گُورو دیا جگائے۔ ۲۵

اُپدیش ستگُورو بھگتی کا

بچن اٹھارھواں — شبد چھٹا

ستگُورو کہیں کرو تُم سوئی — من کے کہے چلو مت کوئی۔ ۱
یہ بھو میں غوطے دلوائے — ستگُورو سے بےمُکھ کرواوے۔ ۲
کال چکر میں ڈال گھُماوے — موہ جال میں بہت پھنساوے۔ ۳
ہتر نہ جانو بَیری پُورا — گُورُو بھگتی سے ڈارے دُورا۔ ۴
دارا سُت سمپتی پریوارا — ڈارے کام کرودھ کی دھارا۔ ۵
اِندری بھوگ باسنا بھرماوے — بھگتی وِویک ناشس کرواوے۔ ۶
ستگُورو پریتم ملے نہ جب تک — کبھی نہ چھُوٹیں مَن کے کَوتک۔ ۷
چھل دل مَن کے کہاں لگ برنوں — رِشی مُنی کوئی جانے نہ مرموں۔ ۸
تاتے ستگُورو کھوجو نِج کے — بِن ستگُورو کوئی چلے نہ بچ کے۔ ۹
ستگُورو سم پریتم نہیں کوئی — مَن ملین کو دھو دیں وہی۔ ۱۰
میرا بھاگ اُودے ہُوا بھاری — ستگُورو کی مَیں ہُوئی اَتی پیاری۔ ۱۱
جگت جیو کہا جانیں مہما — وید کیتب نہ جانے مرما۔ ۱۲
گیانی جوگی سب تھک ہارے — ستگُورو مہما کوئی نہ وِچارے۔ ۱۳
تاتے ستگُورو سرن پُکاروں — آرت اُن کی نت پرتی دھاروں۔ ۱۴
آرت کرُوں پریم سے جب ہی — کُل پریوار ترے میرا تب ہی۔ ۱۵
آرت وِدھی اب کرُوں سِنگارا — رادھا سوامی میرے ہوئے دیارا۔ ۱۶
رادھا سوامی پرم دیال — کر آرت اُن ہُوا نہال۔ ۱۷

---

۱ باسنا ۲ کھیل ۳ کیا

پہچان پرمارتھی کی

بچن تیرھواں — شبد چوتھا

ستگُورو کھوجو ری پیاری — جگت میں دُرلبھ رتن یہی۔ ۱
جن پر مہر دیا ستگُورو کی — اُن کو درس دئی۔ ۲
درس پائے ست لوک سدھاری — ست نام پد لین صحیح۔ ۳
صحیح نام پایا ستگُورو سے — بِن ستگُورو سب جیو بہی۔ ۴
جیو پڑے چوراسی بھرمیں — کھان پان مدمان لئی۔ ۵
مان منی کا روگ پسریا — بڑے بنے جن مار سہی۔ ۶
چھوٹا رہے چت سے اَنتر — شبد ماہیں تب سُرت گئی۔ ۷
شبد بنا سارا جگ اَندھا — بِن ستگُورو سب بھرم مئی۔ ۸
شبد بھید اور شبد کمائی — جن جن رہنی سار لئی۔ ۹
شبد رتا ستگُورو پہچانو — ہم یہ پُورا بھید دئی۔ ۱۰
کھولو آنکھ نِکٹ ہی دیکھو — اب کیا کھولوں کھول کہی۔ ۱۱
آگے بھاگ تُمہارا پیاری — نہیں پرکھو تو جُونی رہی۔ ۱۲
کہنا تھا سوئی کہہ ڈالا — رادھا سوامی خُوب کہی۔ ۱۳

گُورو اور نام بھگتی

بچن اُنتیسواں — شبد چھٹا

سُرت سُن بات ری ، تیرا دھنی بسے آکاش ۱
تجو سنگ جار ری ، تُو دیکھ پیا پرکاش ۲
چلو گُورو کی لار ری ، تُو پاوے اجر نواس ۳
گہو سرن کوئی سادھ ری' جو ملے شبد گھرباس ۴
تَن پنجرہ یہ کال کا ، کیوں کریں پرائی آس ۵
دس اِندری کے بھوگ کی' تیرے پڑی گلے میں پھانس ۶

---

۱ پھیلا ۲ بھرا ہُوا ۳ یوتی ۴ سنگ

مہا شبد

بچن ناواں — **شبد پانچواں**

شبد بِنا سارا جگ اندھا ۔ کاٹے کَون موہ کا پھندا ۔ ۱
شبد بِنا برتھا سب دھندھا ۔ شبد بِنا جو بندھن بندھا ۔ ۲
شبد ہی سُور شبد ہی چندا ۔ شبد بِنا جو رہتا گندا ۔ ۳
شبد بِنا سب ہی مَت مندا ۔ شبد ہی نارتھ شبد ہی پنڈا ۔ ۴
شبد کماوے مِلے انندا ۔ شبد بِنا سب ہی کی نندا ۔ ۵
تاتے شبد ہی شبد کماؤ ۔ شبد بِنا کوئی اَور نہ دھیاؤ ۔ ۶
شبد بھید تُم گُرو سے پاؤ ۔ شبد ماہیں پھر جائے سماؤ ۔ ۷
شبد اُدھر میں کرے اُجارا ۔ شبد نگر تُم جھانکو دوارا ۔ ۸
شبد رہے سب ہی سے نیارا ۔ شبد کرے سب جیو گُزارا ۔ ۹
شبد جانیو سب کا سارا ۔ شبد مانیو ہووے اُبارا ۔ ۱۰
شبد کمائی کرے ہیت ۔ شبد پرتاپ کال کو جیت ۔ ۱۱
شبد گھاٹ تُو گھٹ میں دیکھ ۔ شبد ہی شبد پیو کر پیکھ ۔ ۱۲
شبد کرم کی ریکھ کٹاوے ۔ شبد شبد سے جائے مِلاوے ۔ ۱۳
شبد بِنا سب جھوٹا گیان ۔ شبد بِنا سب تھوتھا دھیان ۔ ۱۴
شبد چھوڑ مت ارے اجان ۔ رادھا سوامی کہیں بکھان ۔ ۱۵

چتاونی بھاگ پہلا

بچن چودھواں — **شبد چوتھا**

کروں کوئی ست سنگ آج بنائے ٹیک۔

نر دیہی تُم دُرلبھ پائی ۔ اُس اَوسر پھر مِلے نہ آئے ۔ ۱
تریاسُت دھن دھام بڑائی ۔ یہ سُکھ پھر دُکھ مُول دِکھائے ۔ ۲
یا سے بچو گہو گُرو سرنا ۔ ست سنگ میں تُم بیٹھو جائے ۔ ۳

۱ اُپدیشک ۲ اُپدیش ۳ نرواہ

نو دوارن میں بندھ رہی، اب چین نہیں اِک سوانس ۷
دسویں کھڑکی کھول رہی ، کر پرم بلاس ۸
ستگورو پورے کہہ رہے، تُو مان بچن وشواس ۹
رادھا سوامی نام بھج ، ہوئیں کرم سب ناش ۱۰

چتاونی بھاگ دُوسرا

بچن پندرھواں — **شبد اُنتیسواں**

سوتا مَن کس جاگے بھائی ۔ سو اُپائے میں کروں بکھان ۔ ۱
تیرتھ کرے برت بھی راکھے ۔ وِدّیا پڑھ کے ہووے سُجان ۔ ۲
جپ تپ سنجم بہو وِدھی دھارے ۔ مَونی ہووے بِدوان ۔ ۳
اُس اُپاد ہم بہتک بیکھے ۔ تو بھی یہ مَن جگا نہ آن ۔ ۴
کھوجت کھوجت ستگورو پائے ۔ اُن یہ جُگتی کہی پرمان ۔ ۵
ست سنگ کرو سنت کو سیوو ۔ تن مَن کرو قربان ۔ ۶
ستگورو شبد سُنو گگنا چڑھ ۔ چِیت لگاؤ اپنا دھیان ۔ ۷
جاگت جاگت اَب مَن جاگا ۔ جُھوٹھا لگا جہان ۔ ۸
مَن کی مدد مِلی سُورت کو ۔ دونوں اپنے محل سمان ۔ ۹
بِنا شبد یہ مَن نہیں جاگے ۔ کرو چاہے کوئی انیک بِدھان ۔ ۱۰
یہی اُپاد چھانٹ کر گایا ۔ اَور اُپائے نہ کر پرمان ۔ ۱۱
برتھا بَیس بتاویں اپنی ۔ لگے نہ کبھی ٹھکان ۔ ۱۲
سنت بِنا سب بھٹکے ڈولیں ۔ بِنا سنت نہیں شبد پہچان ۔ ۱۳
شبد شبد میں شبد ہی گاؤں ۔ تُو بھی سُرت لگاوے تان ۔ ۱۴
گھر پاوے چَوراسی چھوٹے ۔ جنم مرن کی ہووے ہان ۔ ۱۵
رادھا سوامی کہیں بجھائی ۔ بِنا سنت سب بھٹکے کھان ۔ ۱۶

۱ عمر

یہ سب کھیل رین کا سُپنا — مَیں تُم کو اب دِیا جگائے ۔ ۴
جھُوٹھی کایا جھُوٹی مایا — جھُوٹھا مَن جو رہا لُبھائے ۔ ۵
ست سنگ سچّا ستگُرو سچّا — نام سچائی کیا کہُوں گائے ۔ ۶
مان بچن میرا تُو سجنی — جنم مرن تیرا چھُٹ جائے ۔ ۷
نبھ چڑھ چلو شبد میں پیلو — رادھا سوامی کہت بُجھائے ۔ ۸

اُپدیش شبد ابھیاس

بچن بیسواں — شبد ستائیسواں

کومل چِت دیا من دھارو — پرمارتھ کا کھوج لگانا ۔ ۱
اِندری بھان وِشے کو تیاگو — سُرت شبد میں نِت لگانا ۔ ۲
سار پدارتھ گُورو سے پاؤ — چرن کمل میں پریت بڑھانا ۔ ۳
دھارا اگم پکڑ سُرت جوڑو — اِس ست سنگ میں سدا سمانا ۔ ۴
چلی سُرت نبھ دوارا جھانکا — انڈا تین لوک درسانا ۔ ۵
پرے جائے برہمنڈ سمائی — سُن سرووَر کنوّل کھِلانا ۔ ۶
اب تو کال کلا سب ہارا — مانسرووَر پیٹھ انہانا ۔ ۷
اکشر رُوپ نرکھتی چالی — چھوڑ دِیا اب دیش بِگانا ۔ ۸
سُورت صاف اُڑی اُونچے کو — چھُوٹ گیا سب محل پُرانا ۔ ۹
آگے چڑھ چڑھ اُدھر سمانی — شبد شبد کا مرم پچھانا ۔ ۱۰
سنت بِنا کوئی سمجھے ناہیں — آگے جو جو بھید دِکھانا ۔ ۱۱
کہنے میں آوے نہیں پُورا — اُلٹا سُلٹا کرت بکھانا ۔ ۱۲
واچک اپنی اُکت لگاویں — عمل بِنا نہیں بُوجھ بجھانا ۔ ۱۳
سنتن کی گت سنت ہی جانیں — اَور کہو کیسے پہچانا ۔ ۱۴
اپنی اُکت چترا تیاگو — سنت بچن کو کرو پرمانا ۔ ۱۵
وہ کہتے دیکھی نج اپنی — تُو سُن سُن کیوں بُدھی لڑانا ۔ ۱۶
رادھا سوامی سب سے کہتے — سنت بھید کوئی بھیدی جانا ۔ ۱۷

چتاونی بھاگ پہلا

بچن چودھواں — شبد نواں

کیوں پھرت بھُلانی جگت میں — دِن چار بسیرا ۔ ۱
سوارتھ کے سنگی سبھی — جن تُجھ کو گھیرا ۔ ۲
مات پِتا سُت استری — کوئی سنگ نہ ہیرا ۔ ۳
بِن گُورو ستگُورو کون ہے — جو کرے نبیڑا[1] ۔ ۴
نام بِنا سب جیو — کریں چوراسی پھیرا ۔ ۵
مَن دُلہا گگنا چڑھے — سج سُورت سہرا ۔ ۶
دُھن دُلہن کو پائے کر — بسے جائے ترکُٹی ڈیرا[2] ۔ ۷
رادھا سوامی دھیان دھر — تُو سانجھ سویرا ۔ ۸

اُپدیش ستگُورو بھگتی کا

بچن اٹھارھواں — شبد چوتھا

گُورو چرن پکڑ درِڑھ بھائی — گُورو کا سنگ کرو بنائی ۔ ۱
گُورو بچن کرو آدھارا — گُورو درس نہارو سارا ۔ ۲
گُورو کی گت اگم اپارا — گُورو استُت کرو سنوارا ۔ ۳
گُورو راکھو ہِردے ماہیں — تو بنے کال پرچھائیں[3] ۔ ۴
بھوگوں کی آسا تیاگو — منسا تج جگ سے بھاگو ۔ ۵
آسا گُورو شبد لگاؤ — منسا گُورو پد میں لاؤ ۔ ۶
آسا اور منسا موڑی — من اِندری گُورو میں جوڑی ۔ ۷
دِن رات رہے گُورو دھیانا — گُورو بِن کوئی اور نہ جانا ۔ ۸
گُورو سوانس گراس نہ بِسرے — تو پَل پَل گا گُورو جس[4] رے ۔ ۹
گُورو ہیں ہِتکاری تیرے — گُورو بِن کوئی ہِتر نہ بے رے ۔ ۱۰
گُورو پھند چھُڑادیں جم کے — گُورو مرم لکھادیں سم کے ۔ ۱۱

---

[1] چھٹکارا [2] ڈیرہ [3] چھایا [4] مہما

بھوجل سے پار اُتاریں — چھن چھن میں تُجھے سنواریں ۔ ۱۲
جیوں نج انڈا سیوے پنچھا — تیوں گُورُو راکھیں تیری پچھّا ۔ ۱۳
گُورُو سم اَور نہیں کو رکشک — کُل کُٹمب سب جانو تکشک ۔ ۱۴
تاتے گُورُو کو کبھی نہ چھوڑو — کُنگ کا ہنی سے مَن موڑو ۔ ۱۵
گُورُو کی بھگتی سدا سُکھدائی — گُورُو بن مَن بُدھی بھی دُکھدائی ۔ ۱۶
گُورُو وشواس چِت میں دھرو — گُورُو پرشاد جگت سے ترو ۔ ۱۷
مان موہ مد گُورُو سب ہریں — کام کرودھ بھی تُجھ سے ڈریں ۔ ۱۸
لوبھ لہر سب دیں نکاری — مایا ممتا بازی ہاری ۔ ۱۹
تُجھ سے جیت سکے نہیں کوئی — گُورُو کا بل جو مَن میں ہوئی ۔ ۲۰
گُورُو سے پاوے نام رسائین — گھٹ سے بھاگے ترشنا ڈاین ۔ ۲۱
گُورُو چرنامرت گُورُو پرشادی — پریت سہت لے مٹے اُپادی ۔ ۲۲
گُورُو پے تَن مَن دونوں وارو — ہردے میں گُورُو رُوپ نہارو ۔ ۲۳
گُورُو ہیں داتا گُورُو ہیں دانی — گُورُو آرادھو چھن چھن پرانی ۔ ۲۴
ست پُرش ست نام گُورُو ہیں — الکھ رُوپ اور اگم گُورُو ہیں ۔ ۲۵
رادھا سوامی گُورُو کا نام — نج پد پاوے کرو بسرام ۔ ۲۶
گُورُو سب ودھی ہیں انترجامی — گاوو دھیاوو رادھا سوامی ۔ ۲۷

مہما ستگُورُو

بچن آٹھواں — شبد پندرھواں

گُورُو چرن دُھور کر انجن — ہیئے نین کھُلیں مَن منجن ۔ ۱
گھٹ تمر انادی ناشن — گُورُو رُوپ بھان پرکاشن ۔ ۲
میرے ہردے پریم بڑھاون — پَل پَل میں اُمنگ سماون ۔ ۳
سُرت چڑھے گگن گُورُو پاون — ستگُورُو پد شبد سُناون ۔ ۴
سو ستگُورُو جگ ماہیں پراجن — جگ جیو اچیت چِتاون ۔ ۵
کیا مہما ستگُورُو گاون — جو ادھم نیچ سے کے پاون ۔ ۶

۱ پھوا ۲ پکش ۳ سانپ ۴ گڑا ۵ پُوجا کرو ۶ اندھیرا ۷ پوتر

مَن مایا زور چلاون — ٹھوکر دے دُور کراون ۔ ۷
داسن کا داس دساون — سیوا پر تن مَن وارن ۔ ۸
مَیں کِنکر کُٹِل اپاون — گُورُو گود لیا اور کیا اپناون ۔ ۹
یہ مانُش جنم جِتاون — گُورُو رُوپ لکھا مَن بھاون ۔ ۱۰
یہ آرت دُونا گاون — رادھا سوامی کیا بکھان ۔ ۱۱

پہچان پُورے گُورُو کی اور سچے پرمارتھی کی

بچن تیرھواں — شبد پہلا

گُورُو سوئی جو شبد سنیہی — شبد بِنا دُوسر نہیں سیئی ۔ ۱
شبد کماوے سو گُورُو پُورا — اُن چرنن کی ہو جا دُھورا ۔ ۲
اور پہچان کرو مت کوئی — لکش الکش نہ دیکھو سوئی ۔ ۳
شبد بھید لے کر تُم اُن سے — شبد کماؤ تُم تَن مَن سے ۔ ۴

مہما درشن رادھا سوامی

بچن چوتھا — شبد آٹھواں

گُورُو کا درس تُو دیکھ ری — تِل آسن ڈار ۔ ۱
شبد گُورُو نت سُن ری — بِل باشن جار ۔ ۲
گُورُو رُوپ سُہاون اتی لگے — گھٹ بھان اُجار ۔ ۳
کنوَل کِھلت سُکھ پاوئی — بھنوَرا کر پیار ۔ ۴
گُورُو گیان نہ پایا ہے سکھی — جن گھٹ اندھیار ۔ ۵
پُورا ستگُورُو نہ مِلا — بھرمت بھوجار ۔ ۶
مَیں تو ستگُورُو پائیا — جاؤں بلہار ۔ ۷
جیوں چکور چندا لگے — رہوں رُوپ نہار ۔ ۸
ستگُورُو شبد سرُوپ ہیں — رہیں عرش منجھار ۔ ۹

۱ پوتر ۲ جس کی یہ آرتی ہے اُس کا نام ۳ پریمی ۴ سیون کرنا ۵ لکش پُورا ۶ بے لکش ادھورا ۷ باسنا ۸ جال

تُو بھی سُرت سرُوپ ہے — رہو گُورو کی لار۔ ۱۰
نَین میں گُورو رُوپ ہے — تُو نَین اُگھار[۱]۔ ۱۱
سرون میں گُورو شبد ہے — سُن گگن پُکار۔ ۱۲
رادھا سوامی کہہ رہے — یہ مارگ سار۔ ۱۳
جو جو مانیں بھاگ سے — سو اُتریں پار۔ ۱۴

گُورو اور نام بھگتی

بچن اُنیسواں — شبد دُوسرا

گُورو کا دھیان کر پیارے — بنا اِس کے نہیں چُھٹنا۔ ۱
نام کے رنگ میں رنگ جا — مِلے تو ہے دھام نج اپنا۔ ۲
گُورو کی سرن درڑھ کرے — بنا اِس کاج نہیں سرنا[۲]۔ ۳
لابھ اور مان کیوں چاہیں — پڑے گا پھر تُجھے دینا۔ ۴
کرم جو جو کریں گا تُو — وہی پھر بھوگنا بھرنا۔ ۵
جگت کے جال سے جیوں تیوں — ہٹو مردانگی[۳] کرنا۔ ۶
جنھوں نے مار من ڈالا — اُنہیں کو سُورما کہنا۔ ۷
بڑا بَیری یہ مَن گھٹ میں — اِسی کا جیتنا کٹھنا۔ ۸
پڑو تُم اِس ہی کے پیچھے — اور سب ہی جتن تجنا۔ ۹
گُورو کی پریت کر پہلے — بھَور گھٹ شبد کو سُننا۔ ۱۰
مان دو بات یہ میری — کریں مت اور کچھ جتنا۔ ۱۱
ہار جب جائے مَن تُجھ سے — چڑھا دے سُرت کو گگنا۔ ۱۲
اور سب کام جگ جُھوٹا — تیاگ دے اِس ہی کو گہنا[۴]۔ ۱۳
کہیں رادھا سوامی سمجھائی — گہو اب نام کی سرنا۔ ۱۴

---

۱ کھول ۲ ہونا ۳ بہادری ۴ گرہن کرنا، پکڑنا۔

اُپدیش ستگورو بھگتی کا

بچن اٹھارہواں — شبد پہلا

گُورو کرو کھوج کر بھائی — بِن گُورو کوئی راہ نہ پائی۔ ۱
جگ ڈُوبا بھَوجل دھارا — کوئی ملا نہ کاڑھن[۱] ہارا۔ ۲
جگ پنڈت بھیکھ بچارے — کیا جوگی گیانی ہارے۔ ۳
سنتن سے پریت نہ دھاری — کیوں اُترس بھَوجل پاری۔ ۴
تپ تیرتھ برت پچے رہے — پڑھ وِدیا مان بھرے رہے۔ ۵
بھگتی رس نیک نہ پایا — بھگتوں کی سرن نہ آیا۔ ۶
بھگتی کا بھید نہ جانا — گُورو کو ست پُرش نہ مانا۔ ۷
گُورو سب کو پار لگاویں — جو جو اُن چرن دھیاویں۔ ۸
گُورو سے تُو بےمُکھ پھرتا — مَن کے نت سنمکھ رہتا۔ ۹
کرموں میں پچتا کھپتا — نر دیہی باد[۲] گنواتا۔ ۱۰
اب چیتو سمجھو بھائی — کر پریت گُورو سنگ آئی۔ ۱۱
کہہ کر رادھا سوامی گائی — کرنی کر ملے بڑائی۔ ۱۲

گُورو اور نام بھگتی

بچن اُنیسواں — شبد تیرھواں

گُورو کہیں جگت سب اندھا — کوئی بُوجھے نہ گھٹ کی سُندھا[۳]۔ ۱
باہر مُکھ بھرمیں سارے — اَنتر مُکھ شبد نہ دھارے۔ ۲
مَن جگت بھوگ رس بندھا — نت کرے کرم بس دُھندھا۔ ۳
پھنس مرے کال کے پھندا — اب ہُوا جیو اتی گندا۔ ۴
گُورو کہیں نت سمجھائی — کر کھوج شبد گھٹ جائی۔ ۵
یہ سُنتے تُم گُورو کے بینا — کس کھولیں ہیے کے نَینا۔ ۶
برلا کوئی جو ادھکاری — گُورو بچن کرے آدھاری۔ ۷

---

۱ نکالنے والا ۲ نشپھل ۳ نشان یعنی شبد

جو بچن سمہارے گُورُو کے   مَن پھند لگاوے چھل کے ۔ ۸
جیوں تیوں کر جیؤ بھُلاوے   کال اپنے کھیل کھلاوے ۔ ۹
گُورُو بھگتی نہ کرنے پاوے   بہوُ بھانتی اُپادھی لگاوے ۔ ۱۰
کبھی مِتر ہوئے بھرماوے   کبھی وَیری بن دھمکاوے ۔ ۱۱
کبھی روگن ماہیں جھُماوے   نانا بِدھی جال بِچھاوے ۔ ۱۲
شبدا رس لین نہ پاوے   یوں جیؤ سدا دُکھ پاوے ۔ ۱۳
گُورُو مہر کریں جس جن پر   سو بچے شبد دُھن سُن کر ۔ ۱۴
تب گہے شبد رس جانچی   پھر جلے نہ جگ کی آنچی ۔ ۱۵
سب بات لگی اب کانچی   گُورُو بھگتی ہِلی اب سانچی ۔ ۱۶
رادھا سوامی کی لینی سرنی   سو جیؤ لگے بھو ترنی ۔ ۱۷

اُپدیش شبد ابھیاس

بچن بیسواں   شبد دسواں

گُورُو کہیں کھول کر بھائی   لگ شبد اناحد جائی ۔ ۱
بن شبد اُپاو نہ دُوجا   کایا کا چھُٹے نہ کُوزہ ۔ ۲
گھر میں گھر گُورُو دِکھلادیں   دُھن شبد پانچ بتلادیں ۔ ۳
دُھن میں اب سُرت لگادو   اِس گھر سے اُس گھر جاوو ۔ ۴
وُہ گھر ہے اگم اَپارا   دسویں کے پار نہارا ۔ ۵
دس دوارا گھٹ چڑھ کھولو   ست شبد اُدھر پے تولو ۔ ۶
بن مہر گُورُو نہیں پاوے   بن شبد ہاتھ نہیں آوے ۔ ۷
سُرت کھینچ چڑھا وو گگنی   دُھن شبد سُنو یہ کرنی ۔ ۸
مَن چنچل ٹھہر نہ رہاوے   چِت نِرمل کس ہوئے آوے ۔ ۹
سُرت شبد کمائی کرنا   سب جتن دُور اب دھرنا ۔ ۱۰
نِشچے دِرڑھ اِس پر دھرنا   آلس کر کبھی نہ پھرنا ۔ ۱۱
یہ سار سار سب گایا   سنتن مت بھاکھ سُنایا ۔ ۱۲

---

۱ اگنی ۲ سنسار سے پار ہونے لگے ۳ برتن

رادھا سوامی بھید لکھایا   سُن مان سار سمجھایا ۔ ۱۳

اُپدیش ستگُورُو بھگتی کا

بچن اٹھارھواں   شبد آٹھواں

گُورُو کی موج رہو تُم دھار   گُورُو کی رضا سمہالو یار ۔ ۱
گُورُو جو کریں سو ہِت کر جان   گُورُو جو کہیں سو چِت دھرمان ۔ ۲
شُکر کی کرنا سمجھ بِچار   سُکھ دُکھ دیں گے حِکمت دھار ۔ ۳
تاڑ اَور مار کریں سوئی پیار   بھوگ سب اِندری روگ نہار ۔ ۴
کہوں کیا دَم دَم شُکر گُذار   بِنا اُن اَور نہ کرنے ہار ۔ ۵
دُکھی چِت سے نہ ہو دُکھ لار   سُکھی ہونا نہیں سُکھ جار ۔ ۶
بِسارو مت اُنہیں ہر بار   دُکھ اَور سُکھ رہو اُن دھار ۔ ۷
گُورُو اَور شبد یہ دوؤ میت   نہیں کوئی اَور اِن دھر چیت ۔ ۸
یہی ست پُرش یہی کرتار   لگادیں تو ہے اِک دِن پار ۔ ۹
بِنا اُن کوئی نہیں سنسار   دیو مَن سُورت اُن پر وار ۔ ۱۰
کریں وُہ نِت تیری سمہار   تیرے تَن مَن کے ہیں رکھوار ۔ ۱۱
شُکر کر راکھ ہِردے دھار   ہٹادیں دُکھ سب ہی جھاڑ ۔ ۱۲
کریں کیا مَن تیرا ناکار   نہیں تُو چھوڑتا وِشَن دھار ۔ ۱۳
بھوگ میں گِرے بار مبار   نہ مانے کہن اُن کی سار ۔ ۱۴
اِسی سے مِلے تُجھ کو ڈنڈ   نہیں تُو مانتا مَتی مند ۔ ۱۵
سہو اب پڑے جَبی آئے   کرو فریاد گُورُو سے جائے ۔ ۱۶
پکڑ پھر اُنہیں کو تُو دھائے   کریں گے وہی تیری سہائے ۔ ۱۷
بِنا اُن اَور نہیں دربار   رہو اُن چرن میں ہُشیار ۔ ۱۸
گُناہ تُم کیئے دِن اَور رات   گُورُو کی کچھ نہ مانی بات ۔ ۱۹
اِسی سے بھوگتے دُکھ گھات   بچادیں گے وہی پھر تات ۔ ۲۰
رہو رادھا سوامی کے تُم ساتھ   لگے پھر شبد اگم تُم ہاتھ ۔ ۲۱

---

۱ [illegible] ۲ خبرداری

مہاستگُورو

بچن آٹھواں — **شبد پہلا**

گُورو گُورو میں ہردے دھرتی — گُورو آرت کی سامان کرتی۔ ۱
گُورو میرے پُورن پُرش بِدھاتا — تن چرنن پر من میرا راتا۔ ۲
گُورو ہیں اگم اپار انامی — گُورو بن دُوسر اَور نہ جانی۔ ۳
نہیں برہما نہیں وشنُو مہیشا — نہیں ایشور پرمیشور بشیشا۔ ۴
رام کرشن نہیں دس اوتاری — دیاس وشِشٹھ نہ آدی کماری۔ ۵
رِشی مُنی دیوی دیو نہ کوئی — تیرتھ برت دھرم نہیں ہوئی۔ ۶
جوگی جتی تپی برہمچاری — جنک سنک سنیاس بچاری۔ ۷
آتم پرماتم نہیں ماؤُں — اَکشر نہہ اَکشر نہیں جاؤُں۔ ۸
ست نام جاؤُں نہ اَنامی — بید گرنتھ سب کرت بکھانی۔ ۹
سب کو گُروں پر نام جوڑ کر — پر کوئی نہیں ستگُورو سم سُگھر۔ ۱۰
ستگُورو کِرپا سبن کو جانا — بِن ستگُورو کیسے پہچانا۔ ۱۱
ستگُورو بھید دیا اِک اِک کا — تب جانا اِن سب کا ٹھیکا۔ ۱۲
ستگُورو سب کا بھید بتائیں — اب کس کو گُورو سے بڑھ جانیں۔ ۱۳
گُورو نے سب کا پد درسائی — جس جس جن کی گتی تس گائی۔ ۱۴
تاں تے ستگُورو سب کے کرتا — ستگُورو ہی ہیں سب کے ہرتا۔ ۱۵
یاتے ستگُورو کا پد بھاری — ستگُورو سم نہیں کوئی بچاری۔ ۱۶
جب جو سرن گُورو کی آوے — کرم دھرم اور بھرم نساوے۔ ۱۷
جو گُورو مارگ دینہی بتائی — سوئی نج کرم دھرم ہُوا بھائی۔ ۱۸
گُورو آگیا سے جو کچھ کرئی — وہ کرتُوت بھگتی پھل دیئی۔ ۱۹
تاتے پر تھمے گُورو کو کھوجو — شبد بتا دیں سو گُورو سودھو۔ ۲۰
اُس گُورو سم کوئی اور نہ آنا — گُورو ملے پھر کہا کمانا۔ ۲۱
یاتے مومت نِشچے یہ ہی — گُورو بن دُوسر اور نہ سیئی۔ ۲۲
جاکے ہردے گُورو پرتیتی — کال کرم واسے نہیں جیتی۔ ۲۳

ے سامان ے موہت ے دیوی مایا ے برابر ے دھارن کرو ے دُوسرا ے کیا

گُورو اور نام بھگتی

بچن اُنیسواں — **شبد سولھواں**

گُورو کیوں نہ سمہار — تیرا نرتن بیتا بھرم میں۔ ۱
دارا سُت پریوار — ٹھگین سنگ کیوں کھوئی۔ ۲
کیوں نہیں کرت وچار — جگ متھیا یہ ہے صحیح۔ ۳
من ہے بڑا گنوار، موہ رہا کر پیار — چھوٹے کیسے جا رہے۔ ۴
بن گُورو چلے نہ داو — تھاکے سبھی اُپاتے کر۔ ۵
نام سمہارو میت — دھیرج دھر گھٹ میں رہو۔ ۶
موج نہارو پیو — جو کری ہیں سو سب بھلا۔ ۷
تیری بُدھی ملین — من چنچل گھاٹا گہے۔ ۸
تُو نہیں جانے بھید — بھرم جال میں پھنس رہا۔ ۹
یاتے کر وشواس — گُورو بن اور نہ دُوسرا۔ ۱۰
گُورو کا گھاٹ نہار — سُرت باندھ نج شبد میں۔ ۱۱
شبد بنا کوئی ناہیں — جو کاڑھے اس پھندے۔ ۱۲
تاتے شبد کماؤ — کھولو گُورو کُنجی پکڑ۔ ۱۳
محل ماہیں دھس جائے — گُورمُکھ کو روکیں نہیں۔ ۱۴
من مُکھ بھٹکا کھائے — چڑھ اُترے گر گر پڑے۔ ۱۵
ٹھیکا ٹھور نہ پائے — کیوں کر گُورو سمجھا وہیں۔ ۱۶
من مت چھوڑے ناہیں — گُورو کو دوش لگا وہیں۔ ۱۷
گُورو جو کہیں اُپائے — اُس میں من باندھے نہیں۔ ۱۸
کیوں کر ہووے نباہ — جم دُکھ کھاوت پھرے۔ ۱۹
رادھاسوامی کہت سُنائے — من بیری کو میت کر۔ ۲۰

ے اصلی ٹھکانہ۔

سب کے سِر پر اُس کا ڈنکا — کاہُو کی اُس سے نہیں سنکا۔ ۲۴
بڑے بڑے اُدھریں اُس سنگا — گورمُکھ ہے اِن سب سے چنگا۔ ۲۵
گورمُکھ کی گتی سب سے بھاری — گورمُکھ کو تُن جیو اُ باری۔ ۲۶
کہاں لگ مہما گورمُکھ گاؤں — کوئی نہ جانے کِس سمجھاؤں۔ ۲۷
جگ میں پڑا کال کا گھیرا — جیو کریں چوراسی پھیرا۔ ۲۸
جو چوراسی چھوٹن چاویں — تو گورمُکھ سیوا چِت لاویں۔ ۲۹
اور کام سب دیہی بہائی — شبد گورو کی کریں کمائی۔ ۳۰
کوٹن جنم رہے کوئی کاشی — وید پاٹھ اور تیرتھ باسی۔ ۳۱
جپ تپ سنجم بہو وِدھی کرئی — بھیکھ بناوے وِدیا پڑھئی۔ ۳۲
پچھلوں کی جو دھاریں ٹیکا — جن کو کبھی آنکھ نہیں دیکھا۔ ۳۳
پوجن میں سُنی اُن کی مہما — ٹیک باندھ مَن سب کا بھرما۔ ۳۴
اب اِن کو جو کوئی سمجھاوے — ٹیک چھوڑتے جو سا جاوے۔ ۳۵
کوئی بشنو اور کوئی وِشنو کی — کوئی رام اور کوئی کرشن کی۔ ۳۶
کوئی دیوی کوئی گنگا جمنا — کوئی مُورت کوئی چاروں دھاما[۱]۔ ۳۷
کوئی متھرا کوئی ٹیک مُراری — مدن موہن کوئی کُنج بہاری۔ ۳۸
کوئی گوکل کوئی بلبھا چاری — کوئی کنٹھی مالا گل دھاری۔ ۳۹
کوئی اچار کوئی سندھیا ترپن — گیا گائیتری کریں سمرپن۔ ۴۰
کوئی گیتا کوئی بھاگوت پڑھتے — کتھا پُران نیم سے سُنتے۔ ۴۱
کیا دادو کیا نانک پنتھی — کیا کبیر کیا پلٹو سنتی۔ ۴۲
سب بل کرتے پچھلی ٹیکا — وقت گورو کا کھوج نہ نیکا[۲]۔ ۴۳
بِن گورو وقت بھگتی نہیں پاوے — بِنا بھگتی ست لوک نہ جاوے۔ ۴۴
یہ کہنا اُن جیون کارن — جن کے وِرہ اَنوراگ کی دھارن۔ ۴۵
وِشئی سنساری اور راگی — اِن کو ٹیک نہ چھیٹے تیاگی۔ ۴۶
اِن کو ٹیک سہارا بھاری — ٹیک بِنا کچھ ناہیں ادھاری۔ ۴۷
اُن کو نہیں اُپدیش ہمارا — اُن کو جگت کا منا مارا۔ ۴۸
کوئی کُٹمب کوئی دھن آدھینا — کوئی کوئی مان پرتشٹھا لینا۔ ۴۹

---

۱ بزرگ ۲ اچھا ۳ چار تیرتھ ستھان یعنی بدری ناتھ، دوارکا، جگن ناتھ اور رامیشور ۴ پکڑ

مارے ڈر کے ٹیک نہ چھوڑیں — وقت گورو میں مَن نہیں جوڑیں۔ ۵۰
جو انوراگی وِرہی بھائی — بھگتی گورو کی اُن پر تی گائی۔ ۵۱
وقت گورو جب لگ نہیں ملیٔ — انوراگی کا کاج نہ سریٔ۔ ۵۲
پرتھم سیڑھی بھگتی گورو کی — دوسر سیڑھی سُرت نام کی۔ ۵۳
جب لگ گورو بھگتی نہیں پُوری — مَن منسا یہ ہوئیں نہ چُوری۔ ۵۴
مَن چُورے بِن سُرت نہ نرمل — کیسے چڑھے اور لگے شبد چل۔ ۵۵
گورو بھگتی اُس کیسے آوے — ست سنگ کر گورو سیوا دھاوے۔ ۵۶
گورو کو پل پل ماہیں رِجھاوے — گورو پرستا بنت کماوے۔ ۵۷
گورو جب اِس کو پیارے ہوئیں — گورو کو پیارا جب یہ ہوئی۔ ۵۸
پورن دیا گورو جب کرئیں — بھگتی پدارتھ جب ہی ملئی۔ ۵۹
یہ بھی جوگ مہر سے ہوگا — دیا مہر بِن جانو دھوکا۔ ۶۰

دوہا

کیا ہندو، کیا مسلمان، کیا عیسائی جَین
گورو بھگتی پورن بِنا، کوئی نہ پاوے چَین ۶۱

پرتھم سیڑھی ہے گورو بھگتی — گورو بھگتی بِن کاج نہ رتی۔ ۶۲
اور اُپائے انیکن کرتے — گورو بھگتی کو مُکھیہ نہ رکھتے۔ ۶۳
یہی کسر ہے سب کے مت میں — سِدھانت[۱] نہ پاویں اوچھے چِت میں۔ ۶۴

دوہا

گورو بھگتی دِرڑھ کے کرو، پیچھے اور اُپائے
بِن گورو بھگتی موہ جگ، کبھی نہ کاٹا جائے ۶۵
موٹے بندھن جگت کے گورو بھگتی سے کاٹ
جھینے[۲] بندھن چِت کے، کٹیں نام پرتاپ ۶۶

---

۱ اصلی مطلب۔
۲ سُوکشم

موٹے جب لگ جائیں نہیں ، چھینے کیئے جائیں
تاتے سب کو چاہیئے ، نت گُرو بھگتی کمائیں ۶۷
ایک جنم گُرو بھگتی کر ، جنم دُوسرے نام
جنم تیسرے مُکتی پد ، چوتھے میں نج دھام ۶۸
اب آرت گُرو کروں سنوارا کایا تھال مَن دیپک بارا ۶۹
بھگتی جوت اَور بھوگ اُورا گا دِرِشٹی جوڑ چت چرنن لاگا ۷۰
یُوں آرت اب کری بنائی ستگُورو پُورے رہیں سہائی ۷۱

بھید مارگ اور شوبھاست لوک

بچن پانچواں شبد چوتھا

گُورو متا انوکھا درسا مَن سُرت شبد جائے پرسا ۱
پہلا گھٹ دیکھی بھاری ہوئی سُرت گگن پنہاری ۲
اُمرت رس بھر بھرپیا تَن مَن سب سیتل ہُوا ۳
چوری اب چورن تیاگی گھر اُن کے اگنی لاگی ۴
ساہُو اب گھٹ میں جاگے پہرا دے شبد انُو راگے ۵
گُن گادت مَن ٹھہرایا دُھن دھاوت اُدھر چڑھایا ۶
جگ مگ ہُوئی جوت اُجیاری گھٹ کھِل گئی کنوَل کیاری ۷
سُندر کی کھڑکی کھولی سُکھمن میں دُھن نت بولی ۸
چڑھ بنک کواڑی کھولی ترکُٹی جا ہُوئی اَمولی ۹
جیوں پھیرت پان تمولی یوں دُھن گھٹ سُورت رڈولی ۱۰
کیا مہا گُورو پد گاؤں چھن چھن میں اُمنگ بڑھاؤں ۱۱
سُر نرمُنی گتی نہیں جانی یہ اچرج اکتھ کہانی ۱۲
سُن میں جا شبد سمانی اَدبھت دُھن کنگری چھانی ۱۳
گئی مہا سُن کے ناکے گُورو دیا اچمبھا تاکے ۱۴
پھر بھنور گپھا لگی ڈوری سوہنگ جا سُورت جوڑی ۱۵

ستگُورو پد ست کر جانا گتی متی کیا کہوں بکھانا - ۱۶
سشی سُور انیکن پانتی دیکھے اور آگے جاتی - ۱۷
لکھ الکھ اگم درسانا ملا رادھا سوامی نام نشانا - ۱۸
یہ عجب پرم پد پایا اب تک کوئی بھید نہ گایا - ۱۹
نہیں وید کتیب سُنایا جوگی نہیں گیانی دھایا - ۲۰
یہ وستُو اموَلک پائی کوئی برلے سنت بتائی - ۲۱
میرے رادھا سوامی پرم دیالا جِن کینہا موہے نہالا - ۲۲
مَیں آرت اُن کی کرتا تَن مَن دوؤ چرنن دھرتا - ۲۳
مَیں ہر دم یہی پُکاروں مت اگم اگادھ سمہاروں - ۲۴
میرا بھاگ اُدے ہو آیا رادھا سوامی چرن دھیایا - ۲۵
جگ سواد لگا اب پھیکا رادھا سوامی نام میں سیکھا - ۲۶
گتی متی میری اُلٹی پلٹی گُورو کردی سُورت سُلٹی - ۲۷
میرا کاج ہُوا اب پُورا مَیں رادھا سوامی چرنن دھورا - ۲۸

مہا ستگُورو

بچن آٹھواں شبد گیارھواں

گُورو میرے جان پران ، شبد کا بھیدی دانا
شبد میرا آدھار ، شبد کا مرم پچھانا ۱
کیا گُن گاؤں شبد ، شبد کا اگم ٹھکانہ
بِنا شبد سب جیو ، دُھند میں پھریں بھرمانا ۲
بُھل بچھان پُوجت رہیں ، ذہیں کاغذ اُٹکانا
مَن مَت ٹھوکر کھائے ، گئے چوراسی کھانا ۳
بہو ودھی بپتا جیو کو ، بِن شبد سُنانا
ستگُورو کی سیوا بِنا ، نہیں لگے ٹھکانہ ۴
شبد بھید بِن ستگُورو ، کیا کہیں اجانا
مَن اِندری بس میں نہیں ، تو کال چبانا ۵

رادھا سوامی سرن لے، سب بھانت بچانا
مہر دیا چھن میں کریں، دیں اگم خزانہ ۶

زیاد اور پکار

بچن تینتیسواں شبد پندرھواں

گورو موہے اپنا روپ دکھاؤ۔ ٹیک۔

یہ تو روپ دھرا تم سرگن جیو آبار کراؤ۔ ۱
روپ تمہارا اگم اپارا سوئی اب درساؤ۔ ۲
دیکھوں روپ مگن ہوئے بیٹھوں ایسے دان دلواؤ۔ ۳
یہ بھی روپ پیارا موکو اِس ہی سے اُس کو سمجھاؤ۔ ۴
بن اِس روپ کاج نہیں ہوئی کیوں کر واہی لکھاؤ۔ ۵
تاتے مہا بھاری اِس کی پر وہ بھی لکھواؤ۔ ۶
وہ تو روپ سدا تم دھارو یا تے جیو جگاؤ۔ ۷
یہ بھی بھید سنا میں تم سے سُرت شبد مارگ بت گاؤ۔ ۸
شبد روپ جو روپ تمہارا وا میں بھی اب سُرت پٹھاؤ۔ ۹
ڈرتا رہوں موت اور دکھ سے نہ بھٹئے کر اب موہے چھڑاؤ۔ ۱۰
دین دیال جیو ہتکاری رادھا سوامی کاج بناؤ۔ ۱۱

چتاونی بھاگ دوسرا

بچن پندرھواں شبد تیسرا

مت دیکھ پرائے اوگن کیوں پاپ بڑھاوے دن دن۔ ۱
پرلے جیو ستاوے کھن کھن چھوڑ اپنے اوگن گن گن۔ ۲
مکھی سم مت کر بھن بھن نہیں کھاوے چوٹ تو چھن چھن۔ ۳
دیکھا کر سب کے تو گن سکھ ملے بہت تو ہے پن پن۔ ۴

ا پرایا ۲ چھن چھن

میں کہوں تو ہے اب گن گن تو مان بچن میرا سن سن۔ ۵
گتی گائی میں یہ ہنسن یوں درن سنائی سنتن۔ ۶
اب کان دھرو ان بچنن نہیں رووگے سر دھن دھن۔ ۷
یہ بات کہی میں چن چن کر رادھا سوامی چرن سپرشن۔ ۸

چتاونی بھاگ دوسرا

بچن پندرھواں شبد پانچواں

ہتر تیرا کوئی نہیں سنگین میں پڑا کیوں سووے ان ٹھگین میں۔ ۱
چیت کر پریت گرو ست سنگ میں گورو پھر رنگ دیں نام ارنگ میں۔ ۲
دھن سمپت تیرے کام نہ آوے چھوڑ چلو یہ چھن میں۔ ۳
آگے رین اندھیری بھاری کاج کرو کچھ دن میں۔ ۴
یہ دیہی پھر ہاتھ نہ آوے پھرو پھرو اسی بن میں۔ ۵
گورو سیوا کر گورو رجھاؤ آؤ تم اس ڈھنگ میں۔ ۶
گورو بن تیرا اور نہ کوئی دھار بچن یہ من میں۔ ۷
جگت جال میں پھنسو نہ بھائی بس دن رہو بھجن میں۔ ۸
سادھ گورو کا کہنا مانو رہو اُداس جگت میں۔ ۹
چنچل دل چھوڑو اور چترائی کیوں تم پڑو کگت میں۔ ۱۰
سمرن کرو گورو کو سیوو چل رہو آج گگن میں۔ ۱۱
کل کی خبر کال پھر لے گا وہاں تم جلو اگن میں۔ ۱۲
اب ہی سمجھ دیر مت کریو نہ جانوں کیا ہوئے اس پچھن میں۔ ۱۳
یوں سمجھائے کہیں رادھا سوامی مانو ایک بچن میں۔ ۱۴

چتاونی بھاگ دوسرا

بچن پندرھواں شبد تیرھواں

ہلی نر دیہ یہ تم کو بناؤ کاج کچھ اپنا۔ ۱

ا وچار کر ۲ چھونا ۳ بزدل ۴ بری حالت ۵ اوستھا، عمر

پچھو مت آئے اِس جگ میں — جانیو رین کا سپنا۔ ۲

دیہہ اور گریہہ سب جھوٹا — بھرم میں کاہے کو کھپنا۔ ۳

جیو سب لوبھ میں بھولے — کال سے کوئی نہیں بچنا۔ ۴

ترشنا اگن جگ جارا — پڑا سب جیو کو تپنا۔ ۵

نہیں کوئی راہ بچنے کی — جلیں سب نرک کی اگنا۔ ۶

جلیں گے آگ میں نِس دِن — بہوُرِ بھوگیں جنم مرنا۔ ۷

بھٹکتے وے پھریں کھانی — نہیں کچھ ٹھیک اُن لگنا۔ ۸

کہوں کیا دُکھ وہ بھوگیں — کہن میں آ نہیں سکنا۔ ۹

دیا کر سنت اور ستگورو — بتا دیں نام کا جپنا۔ ۱۰

نہ مانے جگتی یہ اُن کی — سُرت اور شبد کا گہنا۔ ۱۱

بنا ستگورو بنا کرنی — چھٹے نہیں کھان کا پھرنا۔ ۱۲

کہاں لگ میں کہوں اُن کو — کوئی نہیں مانتا کہنا۔ ۱۳

ہوئے مَن مُکھ پھریں دُکھ میں — بچن گورو کا نہیں مانا۔ ۱۴

پچھا دیں آپ کو جگ میں — گورو کی سیو نہیں کرنا۔ ۱۵

فکر نہیں جیو کا اپنے — پڑے گا نرک میں پچنا۔ ۱۶

سمجھ کر دھار لو من میں — کہیں رادھا سوامی بچ بچنا۔ ۱۷

چتاونی بھاگ دوسرا

بچن پندرھواں — شبد پندرھواں

من رے کیوں گمان اب کرنا۔ ٹیک۔

تن تو تیرا خاک ملے گا — پھوراسی جا پڑنا۔ ۱

دین غریبی چت میں دھرنا — کام کرودھ سے بچنا۔ ۲

پریت پرتیت گورو کی کرنا — نام رسائن گھٹ میں جرنا۔ ۳

مَن ملین کے کہے نہ چلنا — گورو کا بچن ہیئے بیچ رکھنا۔ ۴

یہ مُتی مند سمجھے نہیں سرنا — لوبھ بڑھائے اُدر کو بھرنا۔ ۵

---

۱ گھر ۲ ہوس ۳ پھر ۴ پکڑنا ۵ ہضم کرنا ۶ پیٹ

تم مانو مت اِس کا کہنا — اِس کے سنگ جگت بیچ گرنا۔ ۶

اِس مورکھ کو سمجھ پکڑنا — گورو کے چرن کبھی نہ بسرنا۔ ۷

گورو کا روپ نین میں دھرنا — سُرت شبد سے نبھ پر چڑھنا۔ ۸

رادھا سوامی نام سمرنا — جو وہ کہیں چت میں دھرنا۔ ۹

نرنے شبد اتھوا نام کا

بچن دسواں — شبد پہلا

ریختہ

نام نرنے کروں بھائی — اُبھے ودھی بھید بتلائی۔ ۱

ورن دُھن آتمک گاؤں — دوؤ کا بھید درساؤں۔ ۲

ورن کہو چاہے کہو اکشر — جو بولا جائے رسنا کر۔ ۳

لکھن اور پڑھن میں آیا — اُسے ورناتمک گایا۔ ۴

لکھا نیک ہے یہی دُھن کا — بنا گورو بھیل نہیں کنچتا۔ ۵

ملیں گورو نام دُھن بھیدی — سُرت دُھن دُھنی سنگ بیدھی۔ ۶

ایکتا نام اور نامی — کرا دیں جو ملیں سوامی۔ ۷

نام ورناتمک گایا — نامی دُھن آتمک پایا۔ ۸

ورن سے سُرت من مانجو — بہوُرِ چڑھ گگن دُھن سادھو۔ ۹

دُھنی دُھن ایک کر جانو — سُرت سے شبد پہچانو۔ ۱۰

شبد اور سُرت بھئے ایکا — نام دُھن آتمک دیکھا۔ ۱۱

گورو بن اور بنا کرنی — ملے کس کو یہ رہنی۔ ۱۲

چاہ انوراگ جس ہوئی — بھاگ بڑ گورمکھی سوئی۔ ۱۳

نام نامی دوؤ گایا — ابھیدی بھید سمجھایا۔ ۱۴

گورو کی موج میں سب کچھ — جسے چاہیں کریں گورمکھ۔ ۱۵

گورو مکھ ہوئے تن دھن سے — کرے پھر پریت نج من سے۔ ۱۶

لگے تب جائے سُن دُھن سے — گئے تب تین گُن تن سے۔ ۱۷

---

۱ دونوں ۲ اکثر ۳ زبان ۴ بہت کم ۵ پرورش کرنا

وَرن دُھن بھید دوؤ برنا — واچ اور لکش[1] اِن کہنا۔ ۱۸
واچ ورنا تمک جانو — لکش دُھن دُھنی پہچانو۔ ۱۹
ورن میں بھیکھ جگ بھُولا — مرم دُھن سنت کوئی تولا۔ ۲۰
ورن جپ جپ پچیں بھیکھی — ملے کچھ پھل نہیں نیکی۔ ۲۱
بھید دُھن کا نہیں پایا — نام پھل ہاتھ نہیں آیا۔ ۲۲
جپیں نت سہس اور لاکھا — کھلے نہیں نیک اُن آنکھا۔ ۲۳
تمر سنسار نہیں جاوے — موہ مد کام بھرماوے۔ ۲۴
دُھنی دُھن بھید نہیں چینہا — سُرت اور شبد نہیں لینہا۔ ۲۵
مِلا نہیں گُورو دُھن بھیدی — لکھاوے دُھن مٹے کھیدی۔ ۲۶
کال نے بُدھی اُن چھیدی — مُفت نردیہہ اُن دے دی۔ ۲۷
دَیا کر سنت گوہراویں — ذرا نہیں چت میں لاویں۔ ۲۸
پانچ دُھن بھید بتلاویں — سُرت کی راہ دِکھلاویں۔ ۲۹
دُھنوں کے نام درساویں — رُوپ استھان کہہ گاویں۔ ۳۰
سُرت کا جوگ لکھواویں — رہنو نہیں کہن اُن مانیں۔ ۳۱
سُرت لے گگن چڑھواویں — پنڈ میں سار بتلاویں۔ ۳۲
چڑھے برہمانڈ تب پرکھے — ہنس دل مدھیہ کچھ نرکھے۔ ۳۳
بنک چڑھ ترکُٹی دھاوے — سُن دس دوار گتی پاوے۔ ۳۴
مہا سُن جائے ہر کھائی — بھنور میں جا سُنی بانی۔ ۳۵
اَمرپد مُول جا دیکھا — بین دُھن کا مِلا لیکھا۔ ۳۶
الکھ اور اگم بھی پیکھا — نام کا مُول اب دیکھا۔ ۳۷
کہوں کیا کھول رادھا سوامی — سین یہ سمجھ پرمانی۔ ۳۸

اُپدیش شبد ابھیاس

بچن بیسواں — شبد اُنیسواں

ہنسنی کیوں ہوئے تُو پانی نیک۔

ساگر کھشیر بھرا گھٹ بھیتر — پیوو سُورت تانی۔ ۱

---

۱ پرگٹ ۲ گپت ۳ ذرا ۴ دُکھ

جگ کو چار دھسو نبھ اندر — مندر پرکھ نشانی۔ ۲
گُورو مُورت تُو دھار ہِیے میں — مَن کے سنگ کیوں پھرت بھُلانی۔ ۳
تیرا کاج کریں گُورو پُورے — سُن لے انحد بانی۔ ۴
کرم بھرم بس سب جگ بَورا — تُو کیوں ہوت دِیوانی۔ ۵
سُرت سمہار گرو ست سنگت — کیوں وِش امرت سانی۔ ۶
تیرا دھام اُدھر میں پیاری — کیوں ڈھر سنگ بندھانی۔ ۷
جلدی کرو چڑھو اُونچے کو — رادھا سوامی کہت بجھانی۔ ۸

چتاونی بھاگ تیسرا

بچن سولہواں — شبد پہلا

یہ تن دُرلبھ تم نے پایا — کوٹ جنم بھٹکا جب کھایا۔ ۱
اب یاکو برتھا مت کھووو — چیتو چھن چھن بھگتی کماوو۔ ۲
بھگتی کرو تو گُورو کی کرنا — مارگ شبد گُورو سے لینا۔ ۳
شبد مارگی گُورو نہ ہووے — تو جھُوٹی گُورووائی لیوے۔ ۴
گُورو سوئی جو شبد سنیہی — شبد بنا دُوسر نہیں سیئی۔ ۵
شبد کہا میں گگن شِکھر کا — شبد کہا میں سُن شہر کا۔ ۶
شبد کہا میں بھنور ڈگر کا — شبد کہا میں اگم نگر کا۔ ۷
گُورو پہچان خوب میں گائی — دھوکھا یا میں کچھ نہ رہائی۔ ۸
شبد کماوے سو گُورو پُورا — اُن چرنن کی ہو جا دُھورا۔ ۹
اور پہچان کرو مت کوئی — لکش[3] الکش[4] نہ دیکھو سوئی۔ ۱۰
شبد بھید لے کر تم اُن سے — شبد کماوو تم تن من سے۔ ۱۱
اپنے جیو کی کچھ دَیا پالو — چَوراسی کا پھیر بچالو۔ ۱۲
نہیں نرکن میں اَتی دُکھ پیہو — اگنی کُنڈ میں چھن چھن دہیو۔ ۱۳
یہ سُکھ چار دِنوں کا بھائی — پھر دُکھ سدا ہوئے دُکھدائی۔ ۱۴
بار بار میں کہوں چتائی — دَیا تمہاری موہے ستائی۔ ۱۵

---

۱ رہین ۲ دیہہ (شریر) ۳ گُن، لکشن ۴ اگُن، کُلکشن ۵ دُکھ دیتی ہے

میرے من کرو چیتا اس آئی — چیتو تم گورو ہوئیں سہائی۔ ۱۶
بن گورو اور نہ پوجو کوئی — درشن کر گورو پد نت سیئی۔ ۱۷
گورو پوجا میں سب کی پوجا — جس سمندر سب ندی سماجا۔ ۱۸
دیوی دیوا ایش مہیشا — سورج شیش اور گور گنیشا۔ ۱۹
برہم اور پار برہم ست ناما — تین لوک اور چوتھا دھاما۔ ۲۰
گورو سیوا میں سب کی سیوا — رنچک بھرم نہ مانو بھیوا۔ ۲۱
تاتے بار بار سمجھاؤں — گورو کی بھگتی چھن چھن گاؤں۔ ۲۲
گورمکھ ہوئے گورو آگیا برتے — گورو برتی اک چھن میں ترتے۔ ۲۳
گورو مہما میں کہاں لگ گاؤں — گورو سمان کوئی اور نہ پاؤں۔ ۲۴
گورو استت ہے سب مت ماہیں — گورو سے بے مکھ ٹھور نہ پائی۔ ۲۵
بھوگ بلاس حکومت جگ کی — دھن اور حاکم کے بس رہتی۔ ۲۶
حاکم سیوا تم کس کرتے — دھن اور مان بڑائی لیتے۔ ۲۷
آگیا اس کی اس بِر دھرتے — کھان پان بندرا بھی تجتے۔ ۲۸
سو دھن جوڑ کیا کیا بھائی — جگت لاج میں دیا اڑائی۔ ۲۹
سو جگ کی گتی پہلے بھاکھی — چار دنا پھر ہے نہیں باقی۔ ۳۰
سو دھن کارن حاکم سیوا — ایسی کرتے کیا کہوں بھیوا۔ ۳۱
گورو سیوا جو سدا سہائی — تاکو ایسی پیٹھ دکھائی۔ ۳۲
دن نہیں پکش ماس نہیں برسا — کبھی نہ درشن کو من ترسا۔ ۳۳
کھو گئے تمہرا ادھارا — نرک نواس دکھ چوں دھارا۔ ۳۴
اس دکھ میں کہو کون سہائی — گورو سے پریت نہ کری بنائی۔ ۳۵
جو اس کی پرتیت نہ لاؤ — تو من اپنا یوں سمجھاؤ۔ ۳۶
روگ دکھ نت پرتی ستائی — موت پیادے ہیں یہ بھائی۔ ۳۷
مرتیو ہون میں نہیں کچھ سنسا — وہ تو کرے سکل جو ہنسا۔ ۳۸
یہ رہنا تم پر بھی آوے — اک دن کال سبیس پر دھاوے۔ ۳۹
اس دن کا کچھ کرو اپائی — دھن حاکم کچھ کام نہ آئی۔ ۴۰
پر جو سمجھ دار تم ہوتے — تو دھن سے کچھ کارج لیتے۔ ۴۱

۱ دُیا ۲ بالکل ۳ بھید ۴ جگہ ۵ بھید

کارج لینا یہ ہے بھائی — گورو سیوا میں خرچ کرائی۔ ۴۲
گورو نہیں بھوکا تیرے دھن کا — ان پے دھن ہے بھگتی نام کا۔ ۴۳
پر تیرا اپکار کرا دیں — بھوکے پیاسے کو دلوا دیں۔ ۴۴
ان کی مہر مفت تو پاوے — جو ان کو پرسن کراوے۔ ۴۵
ان کا خوش ہونا ہے بھاری — ست پرش نج کرپا دھاری۔ ۴۶
گورو پرسن ہوئیں جا اوپر — وہی جیو ہے سب کے اوپر۔ ۴۷
گورو راضی تو کرتا راضی — کرم کال کی چلے نہ بازی۔ ۴۸
گورو کی آن سبھی بل مانیں — شنک دیو نارد ویاس بکھانیں۔ ۴۹
تاتے گورو کو لیو رجھائی — اورن ریجھے کچھ نہ بھلائی۔ ۵۰
گورو پرسن اور سب روٹھے — تو بھی اس کا روم نہ ٹوٹے۔ ۵۱
اورن کو پرسن جو کرتا — گورو سے وردھ گھات جو رکھتا۔ ۵۲
گورو کی نندا سے نہیں ڈرتا — گورو کو مانش روپ سمجھتا۔ ۵۳
سو نرکی جانو اپ گھاتی — اس سنگ دوت کریں اتپاتی۔ ۵۴
یا تے سمجھو بوجھو بھائی — گورو کو پرسن کرو بنائی۔ ۵۵
کل کٹمب کچھ کام نہ آئی — اور برادری کرے نہ سہائی۔ ۵۶
یہ تو چار دنا کے سنگی — ان نج سوارتھ میں بدھی رنگی۔ ۵۷
تبا ڈر ان کا مت کرو — گورو بھگتی میں اب چت دھرو۔ ۵۸
گورو سہائتا یہاں وہاں کریں — ان سے کرتا بھی کچھ ڈرے۔ ۵۹
کل کٹمب سے کچھ نہیں سرے — ان کے سنگ نرک میں پڑے۔ ۶۰
کاریہ ماتر برتو ان ماہیں — بہت موہ میں بہو دکھ پائی۔ ۶۱
تاتے ست سنگ ستگورو سیوو — نام پدارتھ دم دم لیوو۔ ۶۲
گورو سمان اور نام سمانا — تیسر ست سنگ اور نہ جانا۔ ۶۳
ان سے سب کارج ہوئیں پورے — کرم کاٹ پہنچو گھر مورے۔ ۶۴
یہ کہنا میرا اب مانو — نہیں انت کو پڑے پچھتانو۔ ۶۵
دھن اور مان کام نہیں آوے — حکم حاکمی سبھی نساوے۔ ۶۶
تاتے کچھ بھگتی کر لیجے — یہ بھی سپھل کمائی کیجے۔ ۶۷

۱ چال ۲ بخشش ۳ بیر ۴ اپنے جیو کی گھات کرنے والا ۵ اس سے ۶ مول

چتاونی بھاگ دُوسرا

بچن پندرھواں   شبد چودھواں

یہاں تُم سمجھ سوچ کر چلنا۔ ٹیک

یہ تو راہ بڑی اتی ٹیڑھی   مَن کے ساتھ نہ پڑنا۔ ۱
بھوجل دھار بہے اتی گہری   بن گُورُو کیسے پار اُترنا۔ ۲
گُورُو سے پریت کرو تُم ایسی   جُس کامی کا مَن سنگ دھرنا۔ ۳
سنگ کرو چینیک[1] چت راکھو   مَن سے گُورُو کے چرن پکڑنا۔ ۴
چھل دل کپٹ چھوڑ کر برتو   گُورُو کے بچن سمجھنا۔ ۵
ڈرتے رہو کال کے بجے سے   خبر نہیں کب مرنا۔ ۶
سوانسو سوانس ہوش کر لوے   پَل پَل نام سُمِرنا۔ ۷
یہاں کی غفلت بہت ستاوے   پھر آگے کچھ نہیں بن پڑنا۔ ۸
جو کچھ بنے سو ابھی بناؤ   پھر کا کچھ نہ بھروسہ دھرنا۔ ۹
جگ سُکھ کی کچھ چاہ نہ راکھو   دُکھ میں اس کے دُکھی نہ رہنا۔ ۱۰
دُکھ کی گھڑی غنیمت[2] جانو   نام گُورُو کا چھن چھن بھجنا۔ ۱۱
سُکھ میں غافل[3] رہت سدا نر   مَن ترنگ میں دَم دَم بہنا۔ ۱۲
تاں تے چیت کرو ست سنگت   دُکھ سُکھ ندیاں پار اُترنا۔ ۱۳
اپنا رُوپ لکھو گھٹ بھیتر   پھر آگے کو سُورت بھرنا۔ ۱۴
رادھا سوامی کہیں بُجھائی   شبد گُورُو سے جا کر ملنا۔ ۱۵

---

[1] چاہ [2] اچھی، اُتّم [3] بھولا ہوا۔

گُورُو گرنتھ صاحب کے شبد

ایکوست گُورپرساد

راگ ماجھ محلہ ۳

آپ وَنجاٰئے تا سبھ کچھ پائے۔ گُور سبدی سچی لِو لائے
سچ وَنجہی سچ سنگرہی[1] سچ واپار کراونیا ۱
ہوں واری جیوُ واری ہرگُن اُن دِن گاونیا
ہوں تیرا توُں ٹھاکُر میرا سبد وڈیائی دیونیا ۔ ۱۔ رہاؤ
ویلا وقت سبھ سُہایا جت سچا میرے من بھایا
سچے سیویئے سچ وڈیائی گُور کرپا تے سچ پاونیا ۲
بھاؤ بھوجن ستگُور تُٹھے[2] پائے۔ ان رس چُوکے ہر رس من وسائے
سچ سنتوکھ سہج سُکھ بانی پُورے گُور تے پاونیا ۳
ستگُور نہ سیویہہ مُورکھ اَندھ گوارا۔ پھر اوئے کتھوں پائن موکھ دوارا
مر مر جمہہ پھر پھر آویہہ جم در چوٹاں کھاونیا ۴
سبدے ساؤ جانہہ تا آپ پچھانہہ۔ نرمل بانی سبد وکھانہہ
سچے سیو سدا سُکھ پائن نَو ندھ نام من وساونیا ۵
سو تھان سُہایا جو ہر من بھائیا۔ ست سنگت بہہ ہرگُن گائیا
اُن دِن ہر صالاحی ساچا نرمل ناد وجاونیا ۶
من مُکھ کھوٹی راس کھوٹا پاسارا۔ کُوڑ کماون دُکھ لاگے بھارا
بھرمے بھُولے پھرن دِن راتی مرجنمہی جنم گواونیا ۷
سچا صاحب مَیں اَت پیارا پُورے گُور کے سبد اَدھارا
نانک نام ملے وڈیائی دُکھ سُکھ سم کر جانیا ۸

---

[1] کھوئے [2] اکٹھا کرتے ہیں [3] خوش ہونے پر

راگ مارُو محلہ ۱

آپے کرتا پُرکھ بِدھاتا ۔ جن آپے آپ اُپائے پچھاتا
آپے ستگور آپے سیوک آپے سرشٹ اُپائی ہے ۔ ۱
آپے نیڑے ناہیں دُورے ۔ بُوجھہی گورمکھ سے جن پُورے
تن کی سنگت اہنس لاہا گور سنگت ایہہ وڈائی ہے ۔ ۲
جگ جُگ سنت بھلے پربھ تیرے ۔ ہرگُن گاوہی رسن رسیرے[1]
اُستت کرہہ پرہر دُکھ دالدُ[2] جن ناہیں چنت پرائی ہے ۔ ۳
اوے جاگت رہہ نہ سُوتے دیسہہ ۔ سنگت کُل تارے ساچ پریسہہ[3]
کلمل مَیل ناہیں تے نرمل اوے رہہ بھگت بِرلائی ہے ۔ ۴
بُوجھہو ہر جن ستگور بانی ۔ ایہو جوبن ساس ہے دیہہ پرانی
آج کال مرجائیے پرانی ہرجپ جپ رِدے دھیائی ہے ۔ ۵
چھوڈہو پرانی کُوڑ کباڑا[4] ۔ کُوڑ مارے کال اُچھاڑا
ساکت کُوڑ پچی من ہو میں دُہوں مارگ پچے پچائی ہے ۔ ۶
چھوڈہو نندا تات[5] پرائی ۔ پڑھ پڑھ دجھہی[6] سانت نہ آئی
مل ست سنگت نام صلاحہو، آتم رام سکھائی ہے ۔ ۷
چھوڈہو کام کرودھ بُریائی ۔ ہو میں دھندُ چھوڈہو لمپٹائی
ستگور سرن پرہو تاں اُبرہو ایوں ترئیے بھوجل بھائی ہے ۔ ۸
آگے بمل[7] ندی اگن بکھ جھیلا[8] ۔ تتھے اور نہ کوئی جیو اکیلا
بھڑ بھڑ اگن ساگر دے لہری پڑ دجھہی منمکھ تائی ہے ۔ ۹
گور پہ مُکت دان دے بھانے ۔ جن پایا سوئی بدھی جانے
جن پایا تن پُوچھہو بھائی سُکھ ستگور سیو کمائی ہے ۔ ۱۰
گور بن اُرجھ مرہی بیکارا ۔ جم سر مارے کرے خُوارا
باندھے مُکت ناہیں نر نندک ڈُوبہی نند پرائی ہے ۔ ۱۱
بولہو ساچ پچھا نہو اندر ۔ دُور ناہیں دیکھہو کر نندر
بگھن[9] ناہیں گورمکھ تر تاری ایوں بھوجل پار لنگھائی ہے ۔ ۱۲

[1] رچنے والا [2] زبان [3] رس دینے والا [4] فریبی [5] پردستے ہیں [6] فضول باتیں [7] اُچھال کر [8] جلن کے جلتے ہیں [9] مہابلین ندی [10] وش روپی تاپ [11] پھنس کر [12] سنسریر میں [13] رکاوٹ

دیہی اندر نام نواسی ۔ آپے کرتا ہے ابناسی
نہ جیو مرے نہ ماریا جائی کر دیکھے سبد رجائی ہے ۔ ۱۳
اوہ نرمل ہے ناہیں اندھیارا ۔ اوہ آپے تخت بہے سچیارا
ساکت کُوڑے بندھہ بھوایہی مرجنمہی آئی جائی ہے ۔ ۱۴
گور کے سیوک ست گور پیارے ۔ اوے بیسہی تخت سو سبد ویچارے
تت لہی انترگت جانہی ست سنگت ساچ وڈائی ہے ۔ ۱۵
آپ ترے جن پتراں تارے ۔ سنگت مُکت سو پار اُتارے
نانک تِس کا لالا گولا جن گورمکھ ہر لو لائی ہے ۔ ۱۶

راگ بھیرو، اسٹ پدیاں

محلہ ۱، گھر ۲

آتم مہہ رام رام مہہ آتم چینس[1] گور بیچارا ۔ امرت بانی سبد پچھانی دُکھ کاٹے ہوں مارا ۔ ۱
نانک ہو میں روگ بُرے ۔ جہہ دیکھاں تہہ ایکا بیدن[2] آپے بخشے سبد دُھرے[3] ۔ ۱ ۔ رہاؤ
آپے پرکھے پرکھنہارے بہُور سُولاک[4] نہ ہوئی
جن کو ندر بھئی گور میلے پربھ بھانا سچ سوئی ۔ ۲
پون پانی بیسنتر روگی روگی دھرت[5] سبھوگی
مات پتا مایا دیہہ سو روگی روگی کُٹمب سنجوگی ۔ ۳
روگی برہما بسن سرُدرا روگی سگل سنسارا
ہرپد چین بھئے سے مُکتے گور کا سبد ویچارا ۔ ۴
روگی سات سمُند سو ندیاں کھنڈ پتال سو روگ بھرے
ہر کے لوک سے ساچ سُبھیلے سربی تھائی ندر کرے ۔ ۵
روگی کھٹ درسن بھیکھ دھاری نانا ہٹھی انیکا
بید کتیب کرہی کہہ بپُرے نہ بوجھے اک ایکا ۔ ۶

[1] جنم مرن میں بھرمائے جاتے ہیں [2] پہچانے [3] درد [4] آدمی کے [5] دُھر دھام کے شبد دوارا [6] پہلے رواج یہ تھا کہ روپیوں کو پرکھتے وقت کھوٹا ہونے پر کاٹ دیتے تھے جس کو سُولاک کہتے ہیں ۔ یعنی کھوٹا یا بیکار نہ ہو کر دُکھ نہیں اُٹھاتا [7] دھرتی، تمام بھوگوں کے ساتھ [8] شو سمیت۔

مٹھ رس کھائے سو روگ بھرِیجے کند مُول سُکھ ناہی
نام وِسار چلہی انمارگ انت کال پچھتاہی۔ ۷
تیرتھ بھرمے روگ نہ چھوٹس پڑھیا باد بِباد بھئیا
دُبدھا روگ سو ادھک وڈیرا مایا کا مُحتاج بھئیا۔ ۸
گُورمُکھ ساچا سبد صلاحے من ساچا تس روگ گیا
نانک ہر جن اَن دِن نِرمل جس کو کرم نیسان پئیا۔ ۹

راگ مارُو سولہے محلہ ۵

آدِ نرنجن پربھ نِرنکارا۔ سبھ مہہ ورتے آپ نرارا
ورن جات چہن نہیں کوئی سبھ حُکمے سرشٹ اُپائندا۔ ۱
لکھ چَوراسیہ جُون سبائی۔ مانس کو پربھ دیئی وڈیائی
اس پوڑی تے جو نر چُوکے سو آئے جائے دُکھ پائندا۔ ۲
کیتا ہووے تس کیا کہیے۔ گُورمُکھ نام پدارتھ لہیے
جس آپ بھلائے سوئی بھولے سو بوجھے جِسہی بُجھائندا۔ ۳
ہرکھ سوگ کا نگر ایہہ کیا۔ سے اُبرے جو ستگُور سرنیا
ترہا گُناں تے رہے نِرارا سو گُورمُکھ سوبھا پائندا۔ ۴
اَنِک کرم کیجے بہُتیرے۔ جو کیجے سو بندھن پیر گھیرے
کُرتا بیج بیجے نہیں جمے سبھ لاہا مُول گوائندا۔ ۵
کلجُگ مہہ کیرتن پردھانا۔ گُورمُکھ جپیئے لائے دھیانا
آپ ترے سگلے کُل تارے ہر درگہہ پت سیوں جائندا۔ ۶
کھنڈ پتال دیپ سبھ لوئی۔ سبھ کالے وس آپ پربھ کیا
نہچل ایک آپ ابناسی سو نہچل جو تِسہی دھیائندا۔ ۷
ہر کا سیوک سو ہر جیہا۔ بھید نہ جانہو مانس دیہا
جیوں جل ترنگ اُٹھہی بہُو بھاتی پھر سلِلے سلل سمائندا۔ ۸

ا دوسرا راستہ ۲ بہت ۳ ایشور کے پاس پہنچنے کا پروانہ ۴ پاؤں ۵ جس کا نو غم نہیں
۶ لوک ۷ پانی

اِک جاچک منگئے دان دوآرے۔ جا پربھ بھاوے تا کرپا دھارے
دیہہ درس جِت من ترپتاسے ہر کیرتن من ٹھہرائندا۔ ۹
رُوڑو ٹھاکر کِتے وس نہ آوے۔ ہر سو کچھ کرے جے ہر کیاں سنتاں بھاوے
کیتا لوڑن سوئی کرائن در پھیر نہ کوئی پائندا۔ ۱۰
جِتھے اَوگھٹ آئے بنت ہے پرانی۔ تِتھے ہر دھیائیے سارنگ پانی
جِتھے پُتر کلتر نہ بیلی کوئی تِتھے ہر آپ چھڈائندا۔ ۱۱
وڈا صاحب اگم اتھاہا۔ کِیوں مِلیئے پربھ ویپرواہا
کاٹ سلک جِس مارگ پائے سو وِچ سنگت واسا پائندا۔ ۱۲
حُکم بُوجھے سو سیوک کہیے۔ بُرا بھلا دوئے سمسر سہیے
ہؤمیں جائے تاں ایکو بُوجھے سو گُورمُکھ سہج سمائندا۔ ۱۳
ہر کے بھگت سدا سُکھ واسی۔ بال سُبھائے اتیت اُداسی
اَنِک رنگ کرہی بہُو بھاتی جیوں پِتا پُوت لاڈائندا۔ ۱۴
اگم اگوچر قیمت نہیں پائی۔ تاں مِلیئے جا لئے مِلائی
گُورمُکھ پرگٹ بھیا تِن جن کو جِن دُھر مستک لیکھ لکھائندا۔ ۱۵
تُو آپے کرتا کارن کرنا۔ سرشٹ اُپائے دھری سبھ دھرنا
جن نانک سرن پئیا ہر دوآرے ہر بھاوے لاج رکھائندا۔ ۱۶

راگ گوڑی محلہ ۳

اِس جُگ کا دھرم پڑھو تم بھائی پُورے گُور سبھ سوجھی پائی
اَیتھے اگے ہر نام سکھائی ۱
رام پڑھو من کرہو بیچارا گُور پرسادی مَیل اُتارا ۔ ۱ ۔ رہاؤ
واد وِرودھ نہ پائیا جائے من تن پھیکا دُوجے بھائے
گُور کے سبد سچ لِو لائے ۲
ہؤمیں مَیلا ایہو سنسارا نت تیرتھ نہاوے نہ جائے اہنکارا
بِن گُور بھیٹے جم کرے خوارا ۳

ا صبر آئے ۲ سُندر ۳ کٹھن راستہ ۴ بے انت ۵ پھانسی ۶ ایک سمان ۷ بغیر مایا کے ۸ پرتھوی

سو جن ساچا جے ہومیں مارے گورکے سبد ہنج سنگھارے
آپ ترے سگلے کل تارے ۴

مایا موہ نٹ باجی پائی منمکھ اندھ رہے پٹائی
گورمکھ الپت رہے بولائی ۵

بہتے بھیکھ کرے بھیکھ دھاری انتر ترسنا پھرے اہنکاری
آپ نہ چینے باجی ہاری ۶

کاپڑ پہر کرے چترائی مایا موہ ات بھرم بھلائی
بن گور سیوے بہت دکھ پائی ۷

نام رتے سدا بیراگی گرہی انتر ساچ لِو لاگی
نانک ست گور سیوہ سے وڈبھاگی ۸

راگ ماجھ محلہ ۳

اِس گپھا مہہ اکھٹ بھنڈارا تس وِچ وسے ہر الکھ اپارا
آپے گپت پرگٹ ہے آپے، گورسبدی آپ ونجاونیا ۱

ہوں واری جیو واری ، امرت نام من وساونیا

امرت نام مہارس میٹھا ، گورمتی امرت پیاونیا ۔ ۱ ۔ رہاؤ

ہومیں مار بجر کپاٹ کھلائیا نام اَمولک گورپرسادی پائیا
بن سبدے نام نہ پائے کوئی ، گورکرپا من وساونیا ۲

گور گیان انجن سچ نیتری پائیا انتر چانن اگیان اندھیر گوائیا
جوتی جوت ملی من مانیا ، ہردر سوبھا پاونیا ۳

سریروں بھالن کو باہر جائے نام نہ لہے بہت ویگار دکھ پائے
منمکھ اندھے سوجھے ناہیں ، پھر گھر آئے گورمکھ وتھ پاونیا ۴

گورپرسادی سچا ہر پائے من تن ویکھے ہومیں میل جائے
بیس استھان بہہ سد ہر گن گاوے ، سچے سبد سماونیا ۵

نو در ٹھاکے دھاوت رہائے دسویں نج گھر واسا پائے

---

۱ کھوری کھولی جاتی ہے ۲ بیٹھکر ۳ اچھی جگہ پر یعنی انترمکھ ہوکر

اوتھے انحد سبد وجے دن راتی ، گورمتی سبد سناونیا ۶

بن سبدے انتر انیرا نہ وست لہے نہ چوکے پھیرا
ستگور ہتھ کنجی ہور تو در کھلے ناہیں ، گور پورے بھاگ ملاونیا ۷

گپت پرگٹ توں سبھنی تھائی گورپرسادی مل سوجھی پائی
نانک نام صلاح سدا تو گورمکھ من وساونیا ۸

راگ مارو محلہ ۵

برکھے[۱] ہیٹھ سبھ جنت اکٹھے اِک تتے اِک بولن مٹھے
استت[۲] اُدوت[۳] بھیا اُٹھ[۴] چلے جیوں جیوں اودھ وِہانیا[۵] ۱

پاپ کریندڑ سر پرمٹھے اجرائیل پھڑے پھڑ کٹھے[۶]
دوزک پائے سر جنہارے لیکھا منگے بانیا ۲

سنگ نہ کوئی بھئیا بیٹا[۷] مال جوبن دھن چھوڑ ونجیسا[۸]
کرن کریم نہ جاتو کرتا تل پیڑے جیوں گھانیا ۳

کھس کھس لیندا وست پرائی ویکھے سنے تیرے نال خدائی
دنیا لب[۹] پیا کھات[۱۰] اندر اگلی گل نہ جانیا ۴

جم جم مرے مرے پھر جمے بہت سجائے پیا دیس لمے[۱۱]
جن کیتا تسے نہ جانی اندھا تاں دکھ سہے پرانیا ۵

خالق تھاؤ بھلا مٹھا[۱۲] دنیا کھیل برا رُٹھ[۱۳] تُٹھا
صدق صبوری[۱۴] سنت نہ جانی وستے آپن بھانیا ۶

مولا کھیل کرے سبھ آپے اِک کڈھے اِک لہر ویاپے
جیوں نچائے تیوں تیوں نچن سر سر کرت وِہانیا[۱۵] ۷

مہر کرے تاں خصم دھیائی سنتاں سنگت نرک نہ پائی
امرت نام دان نانک کو گن گیتا نت وکھانیا ۸

---

۱ درخت ۲ سورج غروب ہونے کا وقت ۳ پربھات ۴ رات (عمر) بتاکر چلے گئے ۵ گذر گئی
۶ کرتے ۷ مارتا ہے ۸ ماں ، بڑی بہن یا بھاوج وغیرہ ۹ چلے گئے ۱۰ لالچ کے ۱۱ گڑھا ۱۲ لمبا راستہ
(یعنی راہی کا پھیرا) ۱۳ میٹھا لگا ۱۴ روٹھا ہوا ۱۵ صبر ۱۶ بھٹکتا ہے ۱۷ کرم پھل سب کو بھگتنا پڑتا ہے

راگ مارُو محلہ ۱

بِکھُ بوہِتھا لادیا دِیا سمُند منجھار   کندھی دِسٔ نہ آوئی نہ اُر وار نہ پار

وَنجھی ہاتھ نہ کھیوٹُو جل ساگر اسرال ۱

بابا جگ پھاتھا مہا جال   گُر پرسادی اُبرے سچا نام سمال ۔ ۱ ۔ رہاؤ

ستگُورو ہے بوہِتھا سبد لنگھاون ہار   تِتھے پَون نہ پاوکو نہ جل نہ آکار

تِتھے سچا سچ نائے بھوجل تارن ہار ۲

گُرمُکھ لنگھے سے پار پئے سچے سیوں لو لائے   آواگون نِوارِیا جوتی جوت مِلائے

گُرمتی سہج اُوپجے سچے رہے سمائے ۳

سپ پِڑائی پائیے بِکھ انتر من روس   پُورب لِکھیا پائیے کِس نُوں دِیجے دوس

گُرمُکھ گارڑُ جے سُنے منے ناؤں سنتوس ۴

ماگر مچھ پھہائیے کُنڈی جال وتائے   دُرمت پھاتھا پھاہیئے پھِر پھِر پچھوتائے

جمن مرن نہ سُجھئی کِرت نہ میٹیا جائے ۵

ہَؤمیں بِکھ پائے جگت اُپایا سبد وسے بِکھ جائے   جرا جوہِ نہ سکئی سچ رہے لِو لائے

جیون مُکت سو آکھیے جِس وِچہو ہَؤمیں جائے ۶

دھندے دھاوت جگ بادھیا نہ بُوجھے وِیچار   جمن مرن وِساریا منمُکھ مُگدھ گوار

گُر راکھے سے اُبرے سچا سبد وِیچار ۷

سُوہٹ پنجر پریم کے بولے بولنہار   سچ چُگے امرت پیئے اُڈے تا اِکا وار

گُر مِلئے خصم پچھانیئے کہو نانک موکھ دوار ۸

راگ بھیروں محلہ ۵

بِن باجے کیسو نِرتکاری   بِن کنٹھے کیسے گاون ہاری

جیل بِنا کیسے بجے رباب   نام بِنا بِرتھے سبھ کاج ۔ ۱

نام بِنا کہو کو ترِیا

بِن ستگُور کیسے پار پرِیا ۔ ۱ ۔ رہاؤ

لہ جہاز لہ بڑا سانپ، اجگر لہ پٹاری لہ غصّہ لہ پھیلا کر لہ دیکھ نہیں سکتی لہ اوڈا لہ ناچ

بِن جِہوا کہا کو بکتا   بِن سرونا کہا کو سُنتا

بِن نیترا کہا کو پیکھے   نام بِنا نر کہی نہ لیکھے ۲

بِن بِدیا کہا کوئی پنڈت   بِن امرے کیسے راج منڈت

بِن بُوجھے کہا من ٹھہرانا   نام بِنا سبھو جگ بَورانا ۳

بِن بیراگ کہا بیراگی   بِن ہؤں تیاگ کہا کو تیاگی

بِن بس پنچ کہا من چُورے   نام بِنا سد ہی جھُورے ۴

بِن گُورو دِیکھیا کیسے گیان   بِن پیکھے کہو کیسو دھیان

بِن بھے کتھنی سرب وِکار   کہو نانک در کا بیچار ۵

راگ سورٹھ محلہ ۵

گھر ۴، اسٹ پدیاں

پاٹھ پڑھیو اُر بید بیچاریو نِول بھوئنگم سادھے

پنچ جناں سیوں سنگ نہ چھُٹکیو اَدھک اہنگ بدھ بادھے ۱

پیارے اِن بِدھی مِلن نہ جائی میں کِیئے کرم انیکا

ہار پریو سُوامی کے دُوارے دیجے بُدھی بِبیکا ۔ رہاؤ

مون بھیو کرپاتی رہیو نگن پھِریو بن ماہیں

تٹ تیرتھ سبھ دھرتی بھرمیو دُبِدھا چھُٹکے ناہیں ۲

من کامنا تیرتھ جائے بسیو سِر کرَوت دھرائے

من کی میل نہ اُترے اِیہہ بِدھی جے لکھ جتن کرائے ۳

کنک کامنی ہیور گیور بہو بِدھی دان داتارا

ان بستر بھومی بہو ارپے نہہ مِلیے ہر دُوارا ۴

پُوجا ارچا بندن ڈنڈوت کھٹ کرما رت رہتا

لہ پانچوں یعنی کام، کرودھ، لوبھ، موہ، اہنکار کو بس میں کئے بِنا۔ لہ نیولی کرم (دونوں کندھوں کو نیچے کر کے پیٹ یعنی میرُو ڈنڈ کو سیدھا کر کے بیٹھنا اور پرانوں کے بل سے پیٹ کو دائیں، بائیں، اُوپر، نیچے اس طرح چلانا جس طرح مشکی میں متھنی سے دہی متھا جاتا ہے۔ لہ جو ہاتھوں سے ہی برتن کا کام نکالتے ہیں لہ کاشی میں ایک آرا جس کے نیچے لوگ مُکتی پانے کے لئے کٹ مرتے تھے لہ سونا لہ عورت لہ گھوڑا لہ ہاتھی لہ چندن چھڑکنا لہ شٹ کرم (ودیا پڑھنا، پڑھانا۔ دان دینا، دان لینا۔ یگ کرنا، کرانا)

ہوں ہوں کرت بندھن مہہ پریا نہہ ملیئے ایہہ جُگتا ۵
جوگ سدھ آسن چوراسیہہ اے بھی کر کر رہیا
وڈی آرجا پھر پھر جنمے ہرسیوں سنگ نہ گہیا ۶
راج لیلا راجن کی رچنا کریا حکم اپھارا
سیج سوہنی چندن چوآ نرک گھور کا دوآرا ۷
ہر کیرت سادھ سنگت ہے سر کرمن کے کرہ
کہو نانک تس بھیؤ پراپت جس پُرب لکھے کا لہنا ۸
تورو سیوک ایہہ رنگ ماتا
بھیؤ کرپال دین دُکھ بھنجن ہر ہر کیرتن ایہہ من راتا ۔ رہاؤ دُوجا۔

راگ ماجھ محلہ ۳

تیریاں کھانی تیریاں بانی   بن ناوے سبھ بھرم بھلانی
گُرسیوا تے ہر نام پائیا   بن ستگور کوئے نہ پاونیا ۱
ہوں واری جیو واری ہر سیتی چت لاونیا
ہر سچا گور بھگتی پائیئے   سہجے من وساونیا ۔ ۱ ۔ رہاؤ
ستگور سیوے تا سبھ کچھ پائے   جیہی منسا کر لاگے تیہا پھل پائے
ستگور داتا سبھناں وتھو کا   پورے بھاگ ملاونیا ۲
ایہہ من میلا اک نہ دھیائے   انتر میل لاگی بہو دُوجے بھائے
تٹ تیرتھ دسنتر بھوے اہنکاری   ہور وددھیرے ہوئے مل لاونیا ۳
ستگور سیوے تا مل جائے   جیوت مرے ہر سیوں چت لائے
ہر نرمل سچ میل نہ لاگے   سچ لاگے میل گواونیا ۴
باجھ گورو ہے اندھ غبارا   اگیانی اندھا اندھ اندھارا
بسٹا کے کیڑے بسٹا کماوہہ   پھر بسٹا ماہی پچاونیا ۵

لہ عطر کے چاروں کھانیاں ، انڈج ، جیرج ، سیتج اور اُتبھج (پرندے ، حیوان ، جوئیں ، پودے وغیرہ)
ت چاروں وانیاں ۔ پرا یعنی جو ہلو یوگی لوگ ناب سے اُٹھاتے ہیں پشینتی (دل میں کہی ہوئی) مدھیما (گلے میں کہی ہوئی بات) اور بیکھری (منہ سے بولی ہوئی آواز) ته چسیہ زیر)۔

مکتے سیوے مکتا ہووے   ہؤمے ممتا سبدے کھووے
ان دن ہر جیو سچا سیوی   پورے بھاگ گُر پاونیا ۶
آپے بخشے میل ملائے   پورے گُر تے نام ندھ پائے
سچے نام سدا من سچا   سچ سیوے دُکھ گواونیا ۷
سدا حضور دُور نہ جانہو   گُر سبدی ہر انتر پچھانہو
نانک نام ملے وڈیائی
پورے گُر تے پاونیا ۸

گوڑی بیراگن محلہ ۴

جس ملئے من ہوئے انند سو ستگور کہئے
من کی دُبدھا بنس جائے ہر پرم پد لہئے ۱
میرا ستگور پیارا کت بدھ ملئے
ہوں کھن کھن کری نمسکار میرا گور پورا کیوں ملئے ۔ ۱ ۔ رہاؤ۔
کر کرپا ہر میلیا میرا ستگور پورا
اِچھ پُنی جن کیریا لے ست گور دھورا ۲
ہر بھگت درڑاوے ہر بھگت سنئے تس ستگور ملئے
توٹا مول نہ آوئی ہر لابھ نت درڑیئے ۳
جس کو ردے وگاس ہے بھاؤ دُوجا ناہی
نانک تس گور مل اُدھرے ہر گن گاواہی ۴

راگ مارو محلہ ۴

جگ جیون ساچا ایکو داتا   گُر سیوا تے سبد پچھاتا
ایکو امر ایکا پت ساہی، جگ جگ سرکار بنائی ہے ۱
سو جن نرمل جن آپ پچھاتا   آپے آئے ملیا سکھ داتا

لہ مکتی ۲ بھگت

رسنا سبد رتی گُن گاوے ، در ساچے پت پائی ہے ۲
گُورمُکھ نام ملے وڈیائی   منمکھ نندک پت گوائی

نام رتے پرم ہنس بیراگی نج گھر تاڑی لائی ہے ۳
سبد مرے سوئی جن پورا   ستگُور آکھ سُنائے سُورا

کائیا اندر امرت ساچا من پیوے بھائے سُبھائی ہے ۴
پڑھ پنڈت اوراں سمجھائے   گھر جلتے کی خبر نہ پائے

بن ستگور سیوے نام نہ پائیئے، پڑھ تھاکے سانت نہ آئی ہے ۵
اِک بھسم لگائے پھرہ بھیکھ دھاری   بن سبدے ہونے کن ماری

اُن دِن جلت رہہ دِن راتی بھرم بھیکھ بھرمائی ہے ۶
اِک گرہہ کُٹمب مہہ سدا اُداسی   سبد مُوئے ہرنام نواسی

اُن دِن سدا رہہ رنگ راتے سبھے بھائے بھگتی چت لائی ہے ۷
منمکھ نندا کر کر وِگُت   انتر لوبھ بھوکے جس کُتا

جم کال تس کدے نہ چھوڈے انت گیا پچھتائی ہے ۸
سچے سبد سچی پت ہوئی   بن نافے مُکت نہ پاوے کوئی

بن ستگور کو ناؤ نہ پائے پربھ ایسی بنت بنائی ہے ۹
اِک سدھ سادھک بہت ویچاری   اِک اہنس نام رتے نرنکاری

جس نوں آپ ملائے سو بُوجھے بھگت بھائے بھو جائی ہے ۱۰
اسنان دان کر رہہ نہیں بوجھہ   اِک منوآ مار منے سیوں جھے

ساچے سبد رتے اِک رنگی ساچے سبد ملائی ہے ۱۱
آپے سرجے دے وڈیائی   آپے بھائے دیئے ملائی

آپے ندر کرے من وسیا میرے پربھ ایوں فرمائی ہے ۱۲
ستگور سیوہ سے جن ساچے   منمکھ سیو نہ جانن کاچے

آپے کرتا کر کر ویکھے جیوں بھاوے تیوں لائی ہے ۱۳
جُگ جُگ ساچا ایکو داتا   پُورے بھاگ گُر سبد پچھاتا

سبد ملے سے وِچھڑے ناہیں ندری سہج ملائی ہے ۱۴
ہومے مائیا میل کمائیا   مرمر جمہہ دوجا بھائیا

[1] سوبھاوک، قدرتی طور پر۔ [2] خراب ہوا [3] جیسے [4] نرنکار کے پُجاری [5] لڑتے ہیں

بن ستگور سیوے مُکت نہ ہوئی من دیکھہو بولائی ہے ۱۵
جو تس بھاوے سوئی کرسی   آپہو ہوآ نہ کچھ ہوسی

نانک نام ملے وڈیائی در ساچے پت پائی ہے ۱۶

راگ دھناسری محلہ ۵

جن تم بھیجے تنہہ بلائے سُکھ سہج سیتی گھر آؤ
انند منگل گُن گاؤ سہج دھن نہچل راج کماؤ ۱
تم گھر آؤہو میرے میت۔ تمرے دوکھی ہر آپ نوارے اپدا بھئی بیتیت ۔ رہاؤ۔
پرگٹ کینے پربھ کرنے ہارے ناسن بھاجن تھاکے
گھر منگل واجہ نت واجے اپنے خصم نواجے ۲
استھر رہہو ڈولہو مت کبہو گُور کے بچن ادھار
جے جے کار سگل بھومنڈل مُکھ اُوجل دربار ۳
جن کے جیہ تنے ہی پھیرے آپے بھئیا سہائی
اچرج کیا کرنے ہارے نانک سچ وڈیائی ۴

راگ مارُو محلہ ۱

جہہ دیکھاں تہہ دین دئیالا   آئے نہ جائی پربھ کرپالا
جیاں اندر جُگت سمائی رہیو نرالم رائیا ۱
جگ تس کی چھائیا جس باپ نہ مائیا   نہ تس بھین نہ بھراؤ کمائیا
نہ تس اوپت کھپت کُل جاتی اوہ اجراؤ من بھائیا ۲
تُوں اکال پُرکھ ناہیں سر کالا   تُوں پُرکھ الیکھ اگم نرالا
ست سنتوکھ سبدات بیتل سہج بھائے بولائیا ۳
ترے ورتائے چوتھے گھر واسا   کال بکال کئے اِک گراسا

[1] مصیبت [2] بیت گئی [3] مایا [4] بغیر آسرے کے [5] ماجہ [6] پیدائش [7] بدلے [8] فنا [9] ایک جیسا
رہا ہو نہ مرے اجر امر [10] سر پر کال نہیں [11] سب سے بڑا سوامی [12] تین لوک پیدا کیے [13] مہاکال

نِرمل جوت سرب جگ جیوَن، گُور انحد سبد دِکھائیا ۴

اُوتم جن سنت بھلے ہرپیارے ہر رس ماتے پار اُتارے

نانک رین سنت جن سنگت، ہر گُور پرسادی پائیا ۵

تُو انتر جامی جیہ سبھ تیرے تُو داتا ہم سیوک تیرے

اُمرت نام کرپا کر دیجے، گُور گیان رتن دِیپائیا ۶

پنچ تت مل ایہہ تن کیا آتم رام پائے سُکھ تھیا

کرم کرتُوت[1] اُمرت پھل لاگا، ہر نام رتن من پائیا ۷

نہ تِس بھوکھ پیاس مَن مانیا سرب نرنجن گھٹ گھٹ جانیا

اُمرت رس راتا کیول بیراگی، گُورمت بھائے سُبھائیا ۸

ادھیا[2]تم کرم کرے دن راتی نِرمل جوت نِرنتر جاتی

سبد رسال رسیلی[3] رس رسنا، بین رسال وجائیا ۹

بین رسال وجاوے سوئی جاکی تربھون سوجھی ہوئی

نانک بُوجھہُ ایہہ بدھ گُورمت، ہر رام نام لولائیا ۱۰

اَیسے جن ورلے سنسارے گُور سبد وِیچار رہہ نِرارے[5]

آپ ترہہ سنگتے کُل تارہہ، تِن سپھل جنم جگ آئیا ۱۱

گھر در مندر جانے سوئی جس پُورے گُورتے سوجھی ہوئی

کائیا گڑھ محل محلیں پربھ ساچا، سچ ساچا تخت رچائیا ۱۲

چَتُردس[6] ہاٹ دِیوے دوے ساکھی سیوک پنچ[7] ناہیں بِکھ چاکھی

انتر وست انُوپ نِرمولک، گُور ملئے ہر دھن پائیا ۱۳

تخت بہے تختے کی لائق پنچ سمائے گُورمت پائیک

آد جُگادی ہے بھی ہوسی، سہسا بھرم چُکائیا ۱۴

تخت سلام ہووے دن راتی ایہہ ساچ وڈائی گُورمت لوجاتی

نانک رام جپہو ترتاری، ہر انت سکھائی پائیا ۱۵

---

[1] پرکاش ہُوا۔ [2] کرنی [3] رُوحانی [4] جس نے رسیلے شبد کے رس میں مگن ہو کر رس لیا ہے [5] نرالے مایا بغیر [6] چودہ لوک [7] پانچوں کا سیوک یعنی پانچ شبدوں کے راستے پر چلنے والے نے مایا رُوپی زہر نہیں کھایا۔

راگ سُوہی محلہ ۵

اسٹ پدیاں، گھر ۱۰، کافی

جے بھُلی جے چُکی سائیں بھی تہنجی کا ڈھیا[1]

جنہاں نیہو دُوجے[3] جانے لگا جھُور مرہوے[4] واڈھیا[5] ۔ ۱

ہوں نہ چھوڈوں کنت پاسرا

سدا رنگیلا لال پیارا ایہو مہنجا آسرا ۔ ۱ ۔ رہاؤ۔

سجن تُوہے سینڑ[6] تُوں میں تجھ اُپر بہو مانیاں

جاں تُوں اندر تاں سُکھے تُوں نِمانی مانیاں ۲

جے تُوں تُٹھا کرپا ندھان نہ دُوجا دیکھال

ایہا پائی موں داتڑی[7] نت ہردے رکھاں سمال

پاؤں جُلائی[8] پندھ تو نیئی درس دِکھال ۳

شروَنی[9] سُنی کہانیاں جے گُور تھیوے کرپال

کتی لکھ کروڑ پریئے روم[10] نہ پُجن تیریا

تُوں ساہی ہُو ساہ ہوں کہہ نہ سکاں گُن تیریا ۴ ۵

سہیاں تو اسنکھ مجھہُو[11] ہبھ وَدھانیاں[12]

ہِک بھوری[13] ندر نہال دیہہ درس رنگ مانیاں ۶

جے ڈِٹھے من دِھیریئے کِلوِکھ وَنجنہِ[14] دُورِیئے

سو کیوں وِسرے ماؤ میں جو رہیا بھرپُورِیئے ۷

ہوئے نِمانی ڈھہے پئی ملیا سہج سُبھائے

پُورب لکھیا پائیا نانک سنت سہائے ۸

---

[1] تمہاری [2] کہلاتی ہوں [3] دوسری طرف [4] بچھڑی ہوئی [5] میلا [6] ساتھی [7] بخشش [8] چلوں [9] کانوں [10] جسم کے روم (شریر کے اوپر جو باریک بال ہیں) [11] مجھ سے [12] بڑھ کر [13] تھوڑی سی [14] دور جائیں

گُورتے بُوجھے تا دُر سُوجھے   نام وِہُونا کتھ کتھ لُوجھے

ستگُور سیوے کی وڈیائی، ترسنا بُھوکھ گوائی ہے ۱۲

آپے آپ ملے تاں بُوجھے   گیان وِہُونا کِچھو نہ سُوجھے

گُور کی دات سدا مَن انتر، بانی سبد وجائی ہے ۱۴

جو دُھر لِکھیا سو کرم کمائیا   کوئے نہ میٹے دُھر فرمائیا

ست سنگت مہہ تِن ہی واسا جن کو دُھر لکھ پائی ہے ۱۵

اپنی ندر کرے سو پائے   سچے سبد تاڑی چت لائے

نانک داس کہے بینتی بھیکھیا نام دَر پائی ہے ۱۶

راگ رام کلی محلہ ۵، اسٹ پدی

درسن بھیٹت پاپ سبھ ناسہہ ہرسیوں دیئے ملائی ۔ ۱

میرا گُور پرمیسر سُکھدائی

پار برہم کا نام درڑائے انتے ہوئے سکھائی ۔ ۱ ۔ رہاؤ

سگل دُوکھ کا ڈیرا بھنّاں سنت دُھور مُکھ لائی ۲

پتت پُنیت کئے کھن بھیتر اگیان اندھیر وِنجائی ۳

کرن کارن سمرتھ سُوامی نانک تس سرنائی ۴

بندھن توڑ چرن کمل درڑائے ایک سبد لِولائی ۵

اندھ کُوپ بکھیا تے کاڑھیو ساچ سبد بن آئی ۶

جنم مَرن کا سہسا چُوکا باہوڑ کتہوں نہ دھائی ۷

نام رسائن اِیہہ من راتا امرت پی ترپتائی ۸

سنت سنگ مِل کیرتن گائیا نہچل وسیا جائی ۹

پُورے گُور پُوری مت دینی ہر بن آن نہ بھائی ۱۰

نام ندھان پائیا وڈ بھاگی نانک نرک نہ جائی ۱۱

گھال سیانپ اُکت نہ میری پُورے گُورو کمائی ۱۲

---

۱ دروازہ ۲ بغیر ۳ جھگڑتا ہے، بحث میں پڑتا ہے ۴ کُنواں ۵ دُوسرا ۶ بولنے کی چترائی

راگ مارُو سولہے محلہ ۳

حُکمی سہجے سرشٹ اُپائی   کر کر ویکھے اپنی وڈیائی

آپے کرے کرائے آپے، حُکمے رہیا سمائی ہے ۱

مائیا موہ جگت غبارا   گُورمُکھ بُوجھے کو وِچارا

آپے ندر کرے سو پائے، آپے میل ملائی ہے ۲

آپے میلے دے وڈیائی   گُور پرسادی قیمت پائی

منمکھ بہت پھرے بِل لا دی، دُوجے بھائے کھوائی ہے ۳

ہومے مائیا وِچے پائی   منمکھ بھُولے پت گوائی

گُورمُکھ ہووے سو نائے راچے، ساچے رہیا سمائی ہے ۴

گُور تے گیان نام رتن پائیا   منسا مار من ماہہ سمائیا

آپے کھیل کرے سب کرتا آپے دیئے بُجھائی ہے ۵

ستگُور سیوے آپ گوائے   مل پریتم سبد سُکھ پائے

انتر پیار بھگتی راتا، سہج تے بن آئی ہے ۶

دُوکھ نوارن گُور تے جاتا   آپ ملیا جگ جیون داتا

جس نوں لائے سوئی بُوجھے، بھو بھرم سریر جائی ہے ۷

آپے گُورمُکھ آپے دیوے   سچے سبد ستگُور سیوے

جرا جم تس جوہہ نہ سا کے ساچے سیوں بن آئی ہے ۸

ترسنا اگن جلے سنسارا   جل جل کھپے بہت وِکارا

منمکھ ٹھور نہ پائے کبہوں ستگُور بُوجھ بُجھائی ہے ۹

ستگُور سیون سے وڈبھاگی   ساچے نام سدا لِولاگی

انتر نام رویا نہہ کیول ترسنا سبد بُجھائی ہے ۱۰

سچا سبد سچی ہے بانی   گُورمُکھ وِرلے کنے پچھانی

سچے سبد رتے بیراگی، آون جان رہائی ہے ۱۱

سبد بُجھے سو میل چُکائے   نِرمل نام وسے من آئے

ستگُور اپنا سد ہی سیوہہ ہومے وِچہو جائی ہے ۱۲

---

۱ سو بھاوِک ہی ۲ بساری، بھُلائی ۳ واسنا ۴ بغیر کوشش کے ۵ بڑھاپا ۶ کھوج ۷ ٹھکانہ ۸ بسا، پرکاش ہوا ۹ شدھ ۱۰ سماپت ہو گیا، ہٹ گیا ۱۱ دُور کرتا ہے

جپ تپ سنجم سچ ہے سوئی آپے کرے کرائی ۱۳
پتر کلتر مہا بکھیا مہہ گور ساچے لائے ترائی ۱۴
اپنے جیہ تے آپ سبھالے آپ لیے لڑ لائی ۱۵
ساچ دھرم کا بیڑا باندھیا بھوجل پار پوائی ۱۶
بے شمار بے انت سوامی نانک بل بل جائی ۱۷
اکال مورت اجونی سنبھو کل اندھکار دیپائی ۱۸
انتر جامی جیئن کا داتا دیکھت ترپت اگھائی ۱۹
ایکنکار نرنجن نربھو سبھ جل تھل رہیا سمائی ۲۰
بھگتی دان بھگتاں کو دینا ہر نانک جاچے مائی ۲۱

راگ کلیان محلہ ۴ ۔ اسٹپدیاں

رامارم رامو سن من بھیجے
ہر ہر نام امرت رس میٹھا گورمت سہجے پیجے ۔ ۱ ۔ رہاؤ ۔
کاشٹ مہہ جیوں ہے بیسنتر متھ سنجم کاڈھ کڈھیجے
رام نام ہے جوت سبائی تت گورمت کاڈھ لیجے ۱
نو دروازے نوے در پھیکے رس امرت دسوے چیجے
کرپا کرپا کرپا کر پیارے گور سبدی ہر رس پیجے ۲
کایا نگر نگر ہے نیکو وچ سودا ہر رس لیجے
رتن لال امول امولک ست گور سیوا لیجے ۳
ستگور اگم اگم ہے ٹھاکر بھر ساگر بھگتی کریجے
کرپا کرپا کر دین ہم سارنگ اک بوند نام مکھ دیجے ۴
لالن لال لال ہے رنگن من رنگن کو گور دیجے
رام رام رام رنگ راتے رس رسک گٹک نت پیجے ۵

۱ مورت ۲ سنسار سمندر ۳ کال سے پرے ۴ جو جنم مرن میں نہ آوے ۵ اپنے آپ سے ہوا ۶ پرکاش کرنے والے ۷ ترپت ہو جاتا ہے ۸ مانگتا ہے ۹ جپ کر ۱۰ لکڑی ۱۱ آگ ۱۲ رگڑ کر ۱۳ طریقے سے ۱۴ سب میں ۱۵ سمندر ۱۶ جس تک پہنچا نہ جائے ۱۷ سمندر بھرا ہوا یعنی بہت سا ۱۸ پپیہا ۱۹ رس لینے والا ۲۰ گٹ گٹ کر پینا

بسودھا سپت دیپ ہے ساگر کڈھ کنچن کاڈھ دھریجے
میرے ٹھاکر کے جن انہو نہ باچھہ ہر مانگہہ ہر رس دیجے ۶
ساکت نر پرانی سد بھوکے نت بھوکن بھوکھ کریجے
دھاوت دھائے دھاوہہ پریت مایا لکھ کوسن کو بتھ دیجے ۷
ہر ہر ہر ہر ہر جن اُتم کیا اپما تن دیجے
رام نام تل اور نہ اپما جن نانک کرپا کریجے ۸

راگ کلیان محلہ ۴

رامارم داسن داس کریجے جب لگ ساس ہوئے من انتر سادھو دھور پویجے ۔ ۱ ۔ رہاؤ ۔
سنکر نارد سیکھ ناگ منی دھور سادھو کی لوچیجے
بھون بھون پوت ہو ہہ سبھ جہہ سادھو چرن دھریجے ۱
تج لاج اہنکار سبھ تجیئے مل سادھو سنگ رہیجے
دھرم رائے کی کان چکاوے بکھ ڈبدا کاڈھ کڈھیجے ۲
بھرم سوکے بہو اُبھ سک کہیئے مل سادھو سنگ ہریجے
تاتے بلم پل ڈھل نہ کیجے جائے سادھو چرن لگیجے ۳
رام نام کیرتن رتن وتھ ہر سادھو پاس رکھیجے
جو بچن گور ست کر مانے تس آگے کاڈھ دھریجے ۴
سنتہو سنہو جن بھائی گور کاڈھی باہہ کوکیجے
جے آتم کو سکھ سکھ نت لوڑہو تاں ستگور سرن پویجے ۵
جے وڈ بھاگ ہوئے ات نیکا تاں گورمت نام درڑیجے
سبھ مایا موہ بکھم جگ تریئے سہجے ہر رس پیجے ۶
مایا مایا کے جو ادھکائی وچ مایا پچے پچیجے
اگیان اندھیر مہا پنتھ بکھڑا اہنکار بھار لد لیجے ۷
نانک رام رم رم رم رم رامے تے گت کیجے
ستگور ملے تاں نام درڑائے رام نامے رلے ملیجے ۸

۱ پرتھوی ۲ سات ۳ چاہتے، مانگتے ۴ لاکھ کوس کا ۵ فاصلہ، انتر ۶ برابر، سمان ۷ چلتے ہیں ۸ کھڑے کھڑے سوکھ جانا ۹ دیر ۱۰ بازو اٹھا کر زور سے کہتا ہے ۱۱ مایا سے بہت پیار کرنے والے

راگ کلیان محلہ ۴

رام گُورو پارس پرس کریجے ۔ ہم نِرگُنی منُورات پھیکے مِل ستگُور پارس کیجے ۔۱۔ رہاؤ
سُرگ مُکت بیکُنٹھ سبھ بانچھہ نت آسا آس کریجے

ہر درسن کے جن مُکت نہ مانگہہ مِل درسن ترپت من دھیجے ۱
مائیا موہ سبل ہے بھاری موہ کالکھ داغ لگیجے
میرے ٹھاکُر کے جن الپت ہے مُکتے جیوں مُرگائی پنک نہ بھیجے ۲
چندن واس بھوینگم ویڑھی کِو ملیئے چندن لیجے
کاڈھ کھڑگ گُور گیان کرارا بکھ چھید چھید رس پیجے ۳
آن آن سمدھا بہُو کینی پل بیسنتر بھسم کریجے
مہا اُگر پاپ ساکت نر کینے مِل سادھو لُوکی دیجے ۴
سادھو سادھ سادھ جن نیکے جِنھ انتر نام دھریجے
پرسن پرس بھجے سادھو جن جن ہر بھگوان دکھیجے ۵
ساکت سُوت بہُو گُرجھی بھریا کیوں کر تان تنیجے
تنت سُوت کچھ نکسے ناہیں ساکت سنگ نہ کیجے ۶
ستگُور سادھ سنگت ہے نیکی مِل سنگت رام رویجے
انتر رتن جواہر مانک گُور کرپا تے لیجے ۷
میرا ٹھاکُر وڈا وڈا ہے سُوامی ہم کیوں کر مِلہہ ملیجے
نانک میل مِلائے گُور پُورا جن کو پُورن دیجے ۸

سری راگ محلہ ۱

رام نام من بیدھیا اور کہ کری ویچار   سبد سُرت سُکھ اُوپجے پربھ راتو سُکھ سار
جیوں بھاوے تیوں راکھ تُوں میں ہر نام ادھار ۱
من رے ساچی خصم رجائے جِن تن من ساج سیگاریا تِس سیتی لو لائے ۔۱۔ رہاؤ

---

۱ پگھلے ہوئے لوہے کی میل ۲ چاٹتے ہیں ۳ صبر آتا ہے ۴ سانپ ۵ بھری ہوئی ۶ بوجھل ۷ آگ لگائے ۸ اُلجھیں ۹ بیندھا

تن بیسنتر ہومیے اِک رتی تول کٹائے   تن من سمدھا جے کری اَن دِن اگن جلائے
ہر نامے تُل نہ پُجئی جے لکھ کوٹی کرم کمائے ۲
اردھ سریر کٹائیئے سِر کرِوت دھرائے   تن ہیمنچل گالیئے بھی من تے روگ نہ جائے
ہر نامے تُل نہ پُجئی سبھ ڈٹھی ٹھوک وجائے ۳
کنچن کے کوٹ دت کری بہُو ہیور گیور دان   بھوم دان گئوآں گھنی بھی انتر گرب گُمان
رام نام من بیدھیا گُور دیا سچ دان ۴
من ہٹھ بُدھی کیتیا کیتے بید بیچار   کیتے بندھن جیئہ کے گُورمُکھ موکھ دوار
سچہو اورے سبھ کو اُوپر سچ آچار ۵
سبھ کو اُوچا آکھیئے نیچ نہ دیسے کوئے   اِکنے بھانڈے ساجیئے اِک چانن تِہُو لوئے
کرم ملے سچ پائیئے دھُر بخس نہ میٹے کوئے ۶
سادھ ملے سادھُو جنے سنتوکھ وسے گُور بھائے   اکتھ کتھا ویچاریئے جے ستگُور ماہے سمائے
پی امرت سنتوکھیا درگہ پیدھا جائے ۷
گھٹ گھٹ واجے کنگری اَن دِن سبد سُبھائے   وِرلے کو سوجھی پئی گُورمُکھ من سمجھائے
نانک نام نہ ویسرے چھُوٹے سبد کمائے ۸

راگ مارُو محلہ ۳

ستگُور سیون سے وڈبھاگی   اَن دِن ساچ نام لِو لاگی
سدا سُکھ داتا رویا گھٹ انتر سبد سچے اوماہا ہے ۱
ندر کرے تاں گُورو مِلائے   ہر کا نام من وسائے
ہر من وسیا سدا سُکھداتا سبدے من اوماہا ہے ۲
کرپا کرے تاں میل مِلائے   ہؤمے ممتا سبد جلائے
سدا مُکت رہے اِک رنگی ناہی کسے نال کاہا ہے ۳
بن ستگُور سیوے گھور اندھارا   بن سبدے کوئے نہ پاوے پارا
جو سبد راتے مہا بیراگی سو سچ سبدے لاہا ہے ۴

---

۱ بکری ۲ دان ۳ گھوڑے ۴ ہاتھی ۵ ترلوکی، سنسار ۶ عزت سے ۷ آمنگ
۸ جھگڑا، لڑائی

دُکھ سُکھ کرتے دُھر لِکھ پایا ۔۔۔ دُوجا بھاؤ آپ ورتایا
گورمُکھ ہووے سو الپتو ورتے منمکھ کا کیا وِسواسا ہے ۵

منمکھ جو سبد نہ پچھانہہ ۔۔۔ گُور کے بھے کی سار نہ جانہہ
بھے بن کیوں نِربھو سچ پائیے جم کاڈھ لئے گاسا ہے ۶

اپھرِیو جم ماریا نہ جائی ۔۔۔ گُور کے سبدے نیڑ نہ آئی
سبدے سُنے تاں دُور ہوں بھاگے مت مارے ہر جیو بے پرواہے ۷

ہر جیو کی ہے سبھ سرکارا ۔۔۔ ایہہ جم کیا کرے وِچارا
حُکمی بندا حُکم کماوے حُکمے کڈھدا ساہا ہے ۸

گورمُکھ ساچے کیا اکارا ۔۔۔ گورمُکھ پسریا سبھ پاسارا
گورمُکھ ہووے سو سچ بُوجھے سبد سچے سُکھ تاہا ہے ۹

گورمُکھ جاتا کرم بِدھاتا ۔۔۔ جُگ چارے گُور سبد پچھاتا
گورمُکھ مرے نہ جنمے گورمُکھ گورمُکھ سبد سماہا ہے ۱۰

گورمُکھ نام سبد صالاحے ۔۔۔ اگم اگوچر ویپرواہے
ایک نام جُگ چار اُدھارے سبدے نام وِساہا ہے ۱۱

گورمُکھ سانت سدا سُکھ پائے ۔۔۔ گورمُکھ ہِردے نام وسائے
گورمُکھ ہووے سو نام بُوجھے کاٹے دُرمت پھاہا ہے ۱۲

گورمُکھ اُپجے ساچ سماوے ۔۔۔ نہ مر جنمے نہ جُونی پاوے
گورمُکھ سدا رہیہہ رنگ راتے اَن دِن لیندے لاہا ہے ۱۳

گورمُکھ بھگت سوہیہہ دربارے ۔۔۔ سچی بانی سبد سوارے
اَن دِن گُن گاوے دِن راتی سہج سیتی گھر جاہا ہے ۱۴

ستگُور پُورا سبد سُنائے ۔۔۔ اَن دِن بھگتی کرہہ لِو لائے
ہر گُن گاوہہ سدا ہی نِرمل نِرمل گُن پاتساہا ہے ۱۵

گُن کا داتا سچا سوئی ۔۔۔ گورمُکھ وِرلا بُوجھے کوئی
نانک جن نام صلاحے بگسے سو نام بے پرواہا ہے ۱۶

له نِردوش، نِرلیپ ٢ وِشواس، بھروسہ ٣ جو پکڑا نہ جا سکے، زبردست ٤ مرشٹی کا کرتا اور انتظام کرنے والا ٥ بھروسہ ٦ کھلتا ہے

راگ مارو سولہے محلہ ۴

سچا آپ سوارن ہارا ۔۔۔ اور نہ سُوجھس بیجی کارا
گورمُکھ سچ وسے گھٹ انتر سہجے سچ سمائی ہے ۱

سبھناں سچ وسے من ماہی ۔۔۔ گُور پرسادی سہج سماہی
گُور گُور کرت سدا سُکھ پائیا گُور چرنی چت لائی ہے ۲

ستگُورو ہے گیان ستگُورو ہے پُوجا ۔۔۔ ستگُور سیوی اور نہ دُوجا
ستگُور تے نام رتن دھن پائیا ستگُور کی سیوا بھائی ہے ۳

بن ستگُور جو دُوجے لاگے ۔۔۔ آوہہ جاوہہ بھرم مرہہ ابھاگے
نانک تن کی پھِر گت ہووے جے گورمُکھ رہیہہ سرنائی ہے ۴

گورمُکھ پریت سدا ہے ساچی ۔۔۔ ستگُور تے مانگو نام اجاچی
ہوہہ دیال کرپا کر ہر جیو رکھ لیوہہ گُور سرنائی ہے ۵

امرت رس ستگُورو چوآیا ۔۔۔ دسوے دوار پرگٹ ہوئے آئیا
تہہ انحد سبد وجہہ دُھن بانی سہجے سہج سمائی ہے ۶

جن کو کرتے دُھر لِکھ پائی ۔۔۔ اَن دِن گُور گُور کرت وِہائی
بن ستگُور کو سیجھے ناہی گُور چرنی چت لائی ہے ۷

جس بھاوے تِس آپے دیجے ۔۔۔ گورمُکھ نام پدارتھ لیجے
آپے کرپا کرے نام دیوے نانک نام سمائی ہے ۸

گیان رتن من پرگٹ بھئیا ۔۔۔ نام پدارتھ سہجے لئیا
ایہہ وڈیائی گُور تے پائی ست گُور کو سد بل جائی ہے ۹

پرگٹیا سُور نِسں مٹیا اندھیارا ۔۔۔ اگیان مِٹیا گُور رتن اپارا
ستگُور گیان رتن اَت بھاری کرم مِلے سُکھ پائی ہے ۱۰

گورمُکھ نام پرگٹی ہے سوئے ۔۔۔ چہو جُگ نِرمل ہچھا لوئے
نامے نام رتے سُکھ پائیا نام رہیا لِولائی ہے ۱۱

گورمُکھ نام پراپت ہووے ۔۔۔ سہجے جاگے سہجے سووے

له سُوجھی ٢ دُوسری ٣ کام ٤ جس کی جانچ نہیں ہو سکتی ٥ کسی کا کاریہ بستہ نہیں ہوتا ٦ مُول دستُو ٧ سُورج

گُورمُکھ نام سماے سماوے نانک نام دھیائی ہے ۱۲

بھگتاں مُکھ امرت ہے بانی　　گُورمُکھ ہر نام آکھ وکھانی

ہر ہر کرت سدا مَن بِگسے ہر چرنی مَن لائی ہے ۱۳

ہم مُورکھ اگیان گیان کچھ ناہیں　　ست گُور تے سمجھ پڑی مَن ماہیں

ہوہُ دئیال کرپا کر ہر جیو ست گُور کی سیوا لائی ہے ۱۴

جن ست گُور جاتا تن ایک پچھاتا　　سربے رو رہیا سُکھداتا

آتم چین پرم پد پایا سیوا سُرت سمائی ہے ۱۵

جن کو آد مِلی وڈیائی　　ستگُور مَن وسیا لِو لائی

آپ مِلیا جگ جیون داتا نانک انک سمائی ہے ۱۶

سری راگ محلہ ۵

سنت جنہو مل بھائی ہو سچا نام سمال　　توسہ بندھو جیہ کا ایتھے اوتھے نال

گُور پُورے تے پائیے اپنی ندر نہال　　کرم پراپت تس ہووے جِس نوں ہوے دیال ۱

میرے مَن گُور جے وڈ اور نہ کوئے　　دُوجا تھاؤ نہ کو سُجھے گُور میلے سچ سوئے ۱۔ رہاؤ

سگل پدارتھ تس مِلے جن گُور ڈِٹھا جائے　　گُور چرنی جن مَن لگا سے وڈ بھاگی مائے

گُور داتا سمرتھ گُور گُور سبھ مہ رہیا سمائے　　گُور پرمیسر پار برہم گُور ڈُبدا لئے ترائے ۲

کِت مُکھ گُور صالا ہیئے کرن کارن سمرتھ　　سے متھے نہچل رہے جن گُور دھاریا ہتھ

گُور امرت نام پیالیا جنم مرن کا پتھ　　گُور پرمیسر سیویا بھے بھنجن دُکھ لتھ ۳

ستگُور گہر گنبھیر ہے سکھ ساگر اگھ کھنڈ　　جن گُور سیویا آپنا جمدوت نہ لاگے ڈنڈ

گُور نال تُل نہ لگئی کھوج ڈِٹھا برہمنڈ　　نام ندھان ستگُور دِیا سُکھ نانک مَن مہ منڈ ۴

راگ مارُو محلہ ۵

صُورت دیکھ نہ بھُول گوارا　　مِتھن موہارا جھُوٹھ پسارا

جگ مہ کوئی رہن نہ پائے نہچل ایک نارائینا ۱

ل پہچان کر ۲ سب سے اُونچا درجہ ۳ سُرت رُوپی پتنی شبد رُوپی پتی کی گود میں سمائی ۴ مان سجایا ۵ جھُوٹھ ڈھیر

گُور پُورے کی پُورن نائی　　موہ سوگ سبھ بھرم مٹائی

ایکو منتر دِرڑائے اوکھدھ سچ نام رِد گانا ۲

جس نائے کو ترسہہ بہُو دیوا　　سگل بھگت جا کی کردے سیوا

اناتھاں ناتھ دِین دُکھ بھنجن سو گُور پُورے تے پانا ۳

ہور دُوآرا کوئے نہ سُوجھے　　تر بھون دھاوے تا کچھو نہ بُوجھے

ستگُور شاہ بھنڈار نام جِس ایہہ رتن تِسے تے پانا ۴

جا کی دُھور کرے پُنیتا　　سُر نر دیو نہ پاوہہ میتا

ست پُرکھ ستگُور پرمیسر جس بھیٹت پار پرانا ۵

پارجات لورہہ مَن پیارے　　کام دھینو سو ہی دربارے

ترپت سنتوکھ سیوا گُور پُورے نام کمائے رسانا ۶

گُور کے سبد مرہہ پنچ دھاتو　　بھے پار برہم ہووہہ نرملا تو

پارس جب بھیٹے گُور پُورا تا پارس پرس دِکھانا ۷

کئی بیکنٹھ ناہیں لوے لاگے　　مکت بپُرڑی بھی گیانی تیاگے

ایکنکار ستگُور تے پائیے ہوں بل بل گُور درسانا ۸

گُور کی سیو نہ جانے کوئی　　گُور پار برہم اگوچر سوئی

جس نوں لائے لے سو سیوک جِس وڈ بھاگ متھانا ۹

گُور کی مہما بید نہ جانہہ　　تُچھ مات سُن سُن وکھانہہ

پار برہم اپرمپر ستگُور جس سمرت مَن سیتلانا ۱۰

جا کی سوئے سُنی مَن جیوے　　رِدے وسے تاں ٹھنڈا تھیوے

گُور مُکھہو الائے تا سوبھا پائے تس جم کے پنتھ نہ پانا ۱۱

سنتن کی سرنائی پڑیا　　جیو پران دھن آگے دھریا

سیوا سُرت نہ جانا کائی تم کرہو دیا کرمانا ۱۲

نرگن کو سنگ لیہو رلائے　　کر کرپا موہے ٹہلے لائے

پکھا پھیروں پیسوں سنت آگے چرن دھوئے سُکھ پانا ۱۳

بہُت دُوارے بھرم بھرم آیا　　تُمری کرپا تے تم سرنایا

ل دوائی ۲ دُور کرنے والا ۳ تین لوک ۴ کلپ درکش ۵ تانبے کو سونا بنا دینے والی چیز ۶ ودشے ۷ برابری نہیں کر سکتے ۸ بچارے ۹ بہُت تھوڑا ۱۰ ٹھنڈا ہو جاتا ہے ۱۱ بولے ۱۲ راستے ۱۳ کیڑا

سدا سدا سنتھہ سنگ راکھو ایہہ نام دان دیوانا ۱۴

بھئے کرپال گسائیں میرے درسن پائیا ستگور پورے

سوکھ سہج سدا آنندا نانک داس دسانا ۱۵

راگ مارو محلہ ۱

قدرت کر کے ہار اپارا کیتے کا ناہیں کچھو چارا

جیہ اُپائے رزق دے آپے سر سر حکم چلائیا ۱

حکم چلائے رہیا بھرپورے کس نیڑے کس آکھاں دورے

گپت پرگٹ ہر گھٹ گھٹ دیکھہ ورتے تاک سبائیا ۲

جس کو میلے سُرت سمائے گور سبدی ہر نام دھیائے

آنند روپ انوپ اگوچر گور ملئے بھرم جائیا ۳

من تن دھن تے نام پیارا انت سکھائی چلن دارا

موہ پسار نہیں سنگ بیلی بن ہر گور کن سکھ پائیا ۴

جس کو ندر کرے گور پورا سبد ملائے گورمت سورا

نانک گور کے چرن سریوہو جن بھولا مارگ پائیا ۵

سنت جناں ہر دھن جس پیارا گورمت پائیا نام تمھارا

جاچک سیو کرے در ہر کے ہر درگہ جس گائیا ۶

ستگور ملے تاں محل بلائے ساچی درگہ گت پت پائے

ساکت ٹھور ناہیں ہر مندر جنم مرے دکھ پائیا ۷

سیوہو ستگور سمند اتھاہا پاوہو نام رتن دھن لاہا

بکھیا مل جائے امرت سر ناوہو گور سر سنتوکھ پائیا ۸

ست گور سیوہو سنک نہ کیجے آسا ماہہ نراس رہیجے

سنسا دوکھ بناسن سیوہو پھر باہڑ روگ نہ لائیا ۹

ساچے بھاوے تس وڈیائے کون سو دوجا تس سمجھائے

ہر گور مورت ایکا ورتے نانک ہر گور بھائیا ۱۰

واچہہ پستک وید پُرانا اک بہہ سنہہ سُناوہہ کاناں

اجگر کپٹ کہو کیوں کھلھے بن ستگور تت نہ پائیا ۱۱

کرہہ بھبوت لگاوہہ بھسمے انتر کرودھ چنڈال سو ہومے

پاکھنڈ کینے جوگ نہ پائیے بن ستگور الکھ نہ پائیا ۱۲

تیرتھ ورت نیم کرہہ اُدیاناں جت ست سنجم کتھہ گیاناں

رام نام بن کیوں سکھ پائیے بن ستگور بھرم نہ جائیا ۱۳

نیولی کرم بھوئیںگم بھاٹھی ریچک کُنبھک پورک من ہاٹھی

پاکھنڈ دھرم پریت نہیں ہر سیوں گور سبد مہاں رس پائیا ۱۴

قدرت دیکھ رہے من مانیا گور سبدی سبھ برہم پچھانیا

نانک آتم رام سبائیا گور ستگور الکھ لکھائیا ۱۵

راگ مارو محلہ ۱

کام کرودھ پر ہر پر نندا لب لوبھ تج ہوہو نچنت[1] دا

بھرم کا سنگل توڑ نرالا ہر انتر ہر رس پائیا ۱

نس دامن[2] جیوں چمک چندات[3] دیکھے اہنس جوت نرنتر پیکھے[4]

آنند روپ انوپ سروپا گور پورے دیکھائیا ۲

ستگور ملہو آپے پربھ تارے سس[5] گھر سور[6] دیپک[7] گینارے[8]

دیکھ ادِسٹ[9] رہہو لو لاگی سبھ تربھون[10] برہم سبائیا ۳

امرت رس پائے ترسنا بھو جائے ان بھو پد پاوے آپ گوائے

اوچی پدوی اوچو اوچا نرمل سبد کمائیا ۴

ادرسٹ اگوچر نام اپارا ات رس میٹھا نام پیارا

نانک کو جگ جگ ہر جس دیجے ہر جپیئے انت نہ پائیا ۵

انتر نام پراپت ہیرا ہر جپیئے من[11] سُمن تے دھیرا[12]

اوگھٹ[13] گھٹ بھو بھنجن پائیے باہڑ جنم نہ جائیا ۶

بھگت ہیت گور سبد ترنگا[14] ہر جس نام پدارتھ منگا

ہر بھاوے گور میل ملائے ہر تارے جگت سبائیا ۷

---

[1] نشچنت [2] بجلی [3] چندرما کی چاندنی [4] دیکھے [5] چندرما [6] سورج [7] دیپک [8] تارے [9] جو دیکھا نہ جا سکے [10] تین لوک [11] سبھی [12] پنڈی من کو یعنی من سے دھیرج ملتا ہے [13] کٹھن کام کو آسان کر کے دکھانے کرنے والا [14] کامنا

جن جپ جپیو ستگُور مت وا کے   جم کنکر کال سیوک پگ تا کے
اُوتم سنگت گت مت اُوتم   جگ بھو جل پار ترائیا ٨
ایہو بھو جل جگت سبد گُور ترئیے   انتر کی دُبدھا انت ہئیے
پنچ بان لے جم کو مارے   گگنتر دھنکھ چڑھائیا ٩
ساکت نر سبد سُرت کیوں پائیے   سبد سُرت بن آئیے جائیے
نانک گُورمُکھ مُکت پرائن   ہر پُورے بھاگ ملائیا ١٠
نر بھو ستگُور ہے رکھوالا   بھگت پراپت گُور گوپالا
دُھن انند انا حد واجے   گُور سبد نرنجن پائیا ١١
نر بھو سو سر ناہیں لیکھا   آپ الیکھ قُدرت ہے دیکھا
آپ اتیت اجونی سنبھو   نانک گُورمت سو پائیا ١٢
انتر کی گت ستگُور جانے   سو نر بھو گُور سبد پچھانے
انتر دیکھ نرنتر بُوجھے   انت نہ من ڈولائیا ١٣
نر بھو سو ابھ انتر وسیا   اہنس نام نرنجن رسیا
نانک ہر جس سنگت پائیے   ہر سہجے سہج ملائیا ١٤
انتر باہر سو پربھ جانے   رہے الپت چلتے گھر آنے
اُوپر آد سرب تہںؐ لوئی   سچ نانک امرت رس پائیا ١٥

راگ سوہی محلہ ٣

کائیا کامن ات سوآلیو پر وسے جس نالے
پر سچے تے سدا سوہاگن گُور کا سبد سمہالے
ہر کی بھگتی سدا رنگ راتا ہؤمے وچہو جالے ١
واہ واہ پُورے گُور کی بانی پُورے گُور تے اُپجی ساچ سمانی ۔١۔ رہاؤ۔
کائیا اندر سبھ کچھ وسے کھنڈ منڈل پاتالا
کائیا اندر جگ جیون داتا وسے سبھناں کرے پرتپالا

---

[1] پانچ دکھیں [2] گگن کے اندر [3] دھنش [4] اپنے آپ ہونے والا [5] ہردے [6] نرلیپ
[7] چنچل من کو بھتر کر کے برہم میں لین کرے [8] تین لوک [9] عورت [10] شدھر

کائیا کامن سدا سہیلی گُورمُکھ نام سمہالا ٢
کائیا اندر آپے وسے الکھ نہ لکھیا جائی
منمکھ مُگدھ بُوجھے ناہیں باہر بھالن جائی
ستگُور سیوے سدا سکھ پائے ستگُور الکھ دتا لکھائی ٣
کائیا اندر رتن پدارتھ بھگت بھرے بھنڈارا
اس کائیا اندر نو کھنڈ پرتھمی ہاٹ پٹن بازارا
اس کائیا اندر نام نو ندھ پائیے گُور کے سبد وچارا ٤
کائیا اندر تول تولاوے آپے تولن ہارا
ایہو من رتن جواہر مانک تس کا مول اپھارا
مول کت ہی نام پائیے ناہیں نام پائیے گُور بیچارا ٥
گُورمُکھ ہووے سو کائیا کھوجے ہور سبھ بھرم بھُلائی
جس نوں دیئے سوئی جن پاوے ہور کیا کو کرے چتُرائی
کائیا اندر بھؤ بھاؤ وسے گُور پرسادی پائی ٦
کائیا اندر برہما بسنو مہیسا سبھ اوپت جت سنسارا
سچے آپنا کھیل رچائیا آوا گون پسارا
پُورے ست گُور آپ دکھائیا سچ نام نستارا ٧
سا کائیا جو ستگُور سیوے سچے آپ سواری
ون ناوے در ڈھوئی ناہیں تاں جم کرے خواری
نانک سچ وڈیائی پائے جس نوں ہر کرپا دھاری ٨

بارہ ماہا ماجھ محلہ پنجواں ۔ گھر چوتھا

ایک اوست گُور پرساد

کرت کرم کے وچھڑے   کر کرپا میلہو رام
چار کُنٹ دہ دس بھرے   تھک آئے پربھ کی سام
دھینو دُدھے تے باہری   کتے نہ آوے کام

---

[1] کیرت [2] اُپتی اسرشٹی [3] پچھلے جنموں کے کئے ہوئے کرم [4] شرن [5] گئو

جل بِن ساکھ کُملاوتی   اُپجہہ ناہی دام
ہری ناہ نہ ملیئے ساجنے   کت پائیئے بسرام
جِت گھر ہر کنت نہ پرگٹی   بھٹھ نگرے گرام
سرب سیگار تنبول رس   سن دیہی سب خام
پربھ سُوامی کنت وِہونیاں   میت سجن سبھ جام
نانک کی بینتیا   کر کرپا دیجے نام
ہر میلہو سُوامی سنگ پربھ   جس کا نہچل دھام
چیت گووند ارادھیئے   ہووے آنند گھنا
سنت جناں مِل پائیئے   رسنا نام بھنا
جن پایا پربھ آپنا   آئے تِسہہ گنا
اِک کھِن تِس بن جیونا   بِرتھا جنم جنا
جل تھل مہیل پوریا   رَویا وِچ ونا
سو پربھ چِت نہ آوئی   کِتڑا دُکھ گنا
جنی راویا سو پربھو   تِناں بھاگ منا
ہری درسن کوں من لوچدا   نانک پیاس منا
چیت ملائے سو پربھو   تس کے پائے لگا   ۲
وِساکھ دھیرن کیو واڈھیاں   جنہاں پریم بچھوہ
ہر ساجن پُرکھ وِسار کے   لگی مائیا دھوہ
پُتر کلتر نہ سنگ دھنا   ہری اوِناسی اوہ
پلچ پلچ سگلی موئی   جھوٹھے دھندے موہ
اِکس ہر کے نام بِن   اگے لئیہہ کھوہ
دیو وِسار وِگُچنا   پربھ بن اَوَر نہ کوئے
پریتم چرنی جو لگے   تن کی نرمل سوئے
نانک کی پربھ بینتی   پربھ مِلہو پراپت ہوئے

[1] کیتی [2] پان کا بیڑا [3] کچے [4] یم [5] نام جپنے کی وِدھی [6] تس کا۔ [7] جانوں، جیُوں [8] جل تھل اور دھرتی اور آکاش کے بیچ کے انش، ہرتھان پر [9] دھیرج [10] بچھڑی ہوئی۔ [11] وِیوگ [12] چھِن چھِن کر [13] پرمیشور کو [14] بھٹکنا [15] شوبھا، چرچا

وِساکھ سُہاوا تاں لگے   جا سنت بھیٹے ہر سوئے   ۳
ہر جیٹھ جُڑندا لوڑیئے   جس اگے سبھ نِون
ہر سجن داون لگیاں   کسے نہ دیئی بنن
مانک موتی نام پربھ   اُن لگے ناہی سنن
رنگ سبھے نارائنے   جیتے من بھاون
جو ہر لوڑے سو کرے   سوئی جیئہ کرن
جو پربھ کیتے آپنے   سیئی کہیئہ دھن
آپن لیا جے ملے   وِچھڑ کیوں رووَن
سادھو سنگ پراپتے   نانک رنگ مانن
ہر جیٹھ رنگیلا تس دھنی   جس کے بھاگ متھن   ۴
آساڑھ تپندا تس لگے   ہر ناہ نہ جنہاں پاس
جگ جیون پُرکھ تیاگ کے   مانس سندی آس
دوئے بھائے وِگُچیئے   گل پئی سو جم کی پھاس
جیہا بیجے سو لُنے   متھے جو لکھیاس
رین وِہانی پچھوتانی   اُٹھ چلی گئی نراس
جن کو سادھو بھیٹیے   سو درگہہ ہوئے خلاص
کر کرپا پربھ آپنی   تیرے درسن ہوئے پیاس
پربھ تُدھ بِن دُوجا کو نہیں   نانک کی ارداس
آساڑھ سُہندا تس لگے   جس من ہر چرن نواس   ۵
ساون سرسی کامنی   چرن کمل سیو پیار
من تن رتا سچ رنگ   اِکو نام ادھار
بِکھیا رنگ کوڑاویا   دِسن سبھے چھار
ہر امرت بوند سُہاونی   مِل سادھو پیون ہار
ون تن پربھ سنگ مولیا   سمرتھ پُرکھ اپار

[1] آنچل [2] مستک کے [3] بھٹکتے ہیں [4] کاٹتا ہے [5] مُکت [6] پرسن ہوئی [7] کھِلا، خوش ہوا۔

ہر ملنے نوں من لوچدا　　کرم ملاون ہار
جنی سکھیے پربھ پاتیا　　ہوں تن کے سد بلہار
نانک ہر جی میا کر　　سبد سوارن ہار
ساون تناں سہاگنی　　جن رام نام اُر ہار ۶
بھادروں بھرم بھلانیا　　دوجے لگا ہیت
لکھ سیگار بنائیا　　کارج ناہیں کیت
جت دِن دیہہ بنسی　　تت ویلے کہسن پریت
پکڑ چلائن دوت جم　　کسے نہ دینی بھیت
چھڈ کھڑوتے کھنے ماہ　　جن سیوں لگا ہیت
ہتھ مروڑے تن کپے　　سیاہو ہوآ سیت
جیہا بیجے سو لُنے　　کرماں سندڑا کھیت
نانک پربھ سرناگتی　　چرن بوہتھ پربھ دیت
سے بھادروں نرک نہ پائیہہ　　گورو رکھن والا ہیت ۷
اسوُن پریم اُماہڑا　　کیو ملیے ہر جائے
من تن پیاس درسن گھنی　　کوئی آن ملاوے مائے
سنت سہائی پریم کے　　ہوں تن کے لاگاں پائے
وِن پربھ کیو سکھ پاییے　　دوجی ناہی جائے
جنہی چاکھیا پریم رس　　سے ترپت رہے آگھائے
آپ تیاگ بنتی کرہہ　　لیہو پربھو لڑ لائے
جو ہر کنت ملائیا　　سے وچھڑ کتہہ نہ جائے
پربھ وِن دوجا کو نہیں　　نانک ہر سرنائے
اسو سکھی وسندیاں　　جناں میا ہری رائے ۸
کتک کرم کماونے　　دوس نہ کاہو جوگ
پرمیسر تے بھلیاں　　ویاپن سبھے روگ
بے مکھ ہوئے رام تے　　لگن جنم وجوگ

لہ ذیا۔ سے کسی بھی ارتھ کے سفید کے جہاز کے چادر ہوا، اُمڑ آیا کے ستھان کے پیٹ بھرکر کے سیس

کھن مہہ کوڑے ہوئے گئے　　جتڑے مایا بھوگ
وِچ نہ کوئی کر سکے　　کس تھے روویہہ روج
کیتا کچھو نہ ہووئی　　لکھیا دُھر سنجوگ
وڈ بھاگی میرا پربھ ملے　　تاں اُترہہ سبھ بیوگ
نانک کو پربھ راکھ لیہہ　　میرے صاحب بندی موچ
کتک ہووے سادھ سنگ　　بنسہہ سبھے سوچ ۹
منگھر ماہ سوہندیاں　　ہر پر سنگ بیٹھڑیاہ
تنھ کی سوبھا کیا گنی　　جہ صاحب میلڑیاہ
تن من مولیا رام سیو　　سنگ سادھ سہیلڑیاہ
سادھ جناں تے باہری　　سے رہن اکیلڑیاہ
تنھ دُکھ نہ کبہو اُترے　　سے جم کے وس پڑیاہ
جنہی راویا پربھ آپنا　　سے دِسن نت کھڑیاہ
رتن جویہر لال ہر　　کنٹھ تنہاں جڑیاہ
نانک باچھے دھوڑ تنھ　　پربھ سرنی در پڑیاہ
منگھر پربھو آرادھنا　　بہوڑ نہ جنمڑیاہ ۱۰
پوکھ تکھار نہ ویاپئی　　کنٹھ ملیا ہر ناہ
من بیدھیا چرنارِبند　　درسن لگڑا ساہ
اوٹ گوبند گوپال رائے　　سیوا سوامی لاہ
بکھیا پوہہ نہ سکئی　　مل سادھو گن گاہ
جہہ تے اُپجی تہہ ملی　　سچی پریت سماہ
کر گہہ لینی پار برہم　　بہوڑ نہ وچھڑیاہ
واری جاؤں لکھ بیریاں　　ہر سجن اگم اگاہ
سرم پئی نارائنے　　نانک در پییاہ
پوکھ سوہندا سرب سکھ　　جس بخشے بے پرواہ ۱۱
ماگھ مجن سنگ سادھواں　　دھوڑی کر اِسنان
ہر کا نام دھیائے سن　　سبھناں نوں کر دان

لہ نیچ بچاؤ۔ سے قیدیوں کو آزاد کرنے والے۔ سے سب فکر دُور ہوجاتے ہیں۔ سے بنا۔ سے مان لیا۔ سے چاہتا ہے۔ سے سردی، ٹھنڈ۔ سے بندھ گیا۔ سے چرن رُوپی کمل کے ساتھ۔ ۱۰۔ گن گاؤ

جنم کرم مل اُترئے — من تے جائے گمانُ
کام کرودھ نہ موہیئے — بنسے لوبھ سوآنُ
سچے مارگ چلدیاں — اُستت کرے جہانُ
اٹھ سٹھ تیرتھ سگل پُن — جیہ دئیا پروانُ
جس نوں دیوے دئیا کر — سوئی پُرکھ سُجانُ
جناں ملیا پربھ آپنا — نانک تن قربانُ
ماگھ سچے سے کانڈھیئے — جن پورا گُور مہربانُ ۱۲
پھلگن انند اپار جناں — ہر سجن پرگٹے آئے
سنت سہائی رام کے — کر کرپا دیا ملائے
سیج سُہاوی سرب سُکھ — ہُن دُکھاں ناہی جائے
اچھ پُنی وڈبھاگنی — ور پائیا ہر رائے
مل سہیاں منگل گاوہی — گیت گووند الائے
ہر جیہا اور نہ دسئی — کوئی دُوجا لوے نہ لائے
ہلت پلت سواریون — نہچل دتی اُن جائے
سنسار ساگر تے رکھین — بہوڑ نہ جنمے دھائے
جہوا ایک انیک گُن — ترے نانک چرنی پائے
پھلگن نت سلاہیئے — جس نوں تل نہ طمائے ۱۳
جن جن نام دھیائیا — تن کے کاج سرے
ہر گُور پورا آرادھیا — درگہ سچ کھرے
سرب سُکھا ندھ چرن ہر — بھوجل بکھم ترے
پریم بھگت تن پائیا — بکھیا ناہہ جرے
کوڑ گئے دُبدھا نسی — پُورن سچ بھرے
پار برہم پربھ سیودے — من اندر ایک دھرے
ماہ دوس مورت بھلے — جس کو ندر کرے
نانک منگے درس دان — کرپا کرہو ہرے ۱۴-۱

سلہ [illegible] الاپ کر کے [illegible] مورت

ماجھ محلہ ۳ گھرا

کرم ہووے ستگُورو ملائے — سیوا سُرت سبد چت لائے
ہُومے مار سدا سُکھ پائیا — مائیا موہ چُکاونیا ۱

ہوں واری جیو واری ستگُور کے بلہارنیا
گُورمتی پرگاس ہو آجی اُن دن ہر گُن گاونیا ۔ ۱ ۔ رہاؤ۔

تن مُن کھوجے تا ناؤ پائے — دھاوت راکھے ٹھاک رہائے
گُور کی بانی اُن دن گاوے — سہجے بھگتی کراونیا ۲
اس کائیا اندر وست اسنکھا — گُورمکھ ساچ ملے تاں ویکھا
نو دروازے دسوے مکتا — انحد سبد وجاونیا ۳
سچا صاحب سچی نائی — گُور پرسادی من وسائی
اُن دن سدا رہے رنگ راتا — در سچے سوجھی پاونیا ۴
پاپ پُن کی سار نہ جانی — دُوجے لاگی بھرم بھُلانی
اگیانی اندھا مگ نہ جانے — پھر پھر آون جاونیا ۵
گُور سیوا تے سدا سُکھ پائیا — ہومے میرا ٹھاک رہائیا
گُور ساکھی مٹیا اندھیارا — بجر کپاٹ کھُلاونیا ۶
ہومے مار من وسائیا — گُور چرنی سدا چت لائیا
گُور کرپا تے من تن نرمل — نرمل نام دھیاونیا ۷
جیون مرنا سبھ تُدھے تائی — جس بخشے تس دے وڈیائی
نانک نام دھیائے سدا تُوں — جمن مرن سوارنیا ۸

راگ گوڑی پوربی محلہ ۵

ایکوست گُور پرساد

کن بدھ ملے گُسائیں میرے رام رائے
کوئی ایسا سنت سہج سُکھ داتا موہے مارگ دیئے بتائی ۔۱۔ رہاؤ۔

۱؎ سچے نام والا

انتر الکھ نہ جائی لکھیا وِچ پڑدا ہوئے پائی
مائیا موہ سبھو جگ سوئیا ایہو بھرم کہو کیوں جائی ۱
ایکا سنگت اِکت گرِہ بستے مِل بات نہ کرتے بھائی
ایک بست بِن پنچ دُہیلے اوہ بست اگوچر ٹھائی ۲
جس کا گرِہ تن دِیا تالا کُنجی گور سونپائی
انِک اُپاو کرے نہیں پاوے بِن ستگور سرنائی ۳
جِن کے بندھن کاٹے ستگور تِن سادھ سنگت لِولائی
پنچ جناں مِل منگل گائیا ہر نانک بھید نہ بھائی ۴
میرے رام رائے اِن بِدھ مِلئے گُسائیں
سہج بھیا بھرم کھِن مہہ ناٹھا مِل جوتی جوت سمائی ۔۱۔ رہاؤ دوجا۔

راگ سوہی ، اسٹ پدیاں

محلہ ۴ ، گھر ۲

کوئی آن مِلاوے میرا پریتم پیارا ہوں تِس پہہ آپ وِکائی ۔ ۱
درسن ہر دیکھن کے تائی ۔
کرپا کرہِ تاں ستگور میلہہ ہر ہر نام دھیائی ۔۱۔ رہاؤ۔
جے سُکھ دیہہ تاں تجھہ ارادھی دُکھ بھی تجھے دھیائی ۔ ۲
جے بھکھ دیہہ تا اِت ہی راجا دُکھ وِچ سوکھ منائی ۳
تن مَن کاٹ کاٹ سبھ ارپی وِچ اگنی آپ جلائی ۔ ۴
پکھا پھیری پانی ڈھووان جو دیوہہ سو کھائی ۵
نانک غریب ڈھہہ پیا دوارے ہر میل لیہو وڈیائی ۶
اکھیں کاڈھ دھری چرناں[1] تل سبھ دھرتی پھر مت پائی ۷
جے پاس بہالہہ تاں تجھہ ارادھی جے مار کڈھہہ بھی دھیائی ۸
جے لوک سلاہے تاں تیری اُپما جے نِندے تاں چھوڈ نہ جائی ۹
جے تدھ ول رہے تاں کوئی کِہو آکھو تدھ وِسریئے مر جائی ۱۰

---

[1] پاؤں کے نیچے

وار وار جائی گور اوپر پَے پیریں سنت منائی ۱۱
نانک وِچارا بھیا دِوانا ہر تو درسن کے تائی ۱۲
جھکھڑ[1] جھاگی مینہہ وَرسَے بھی گور دیکھن جائی ۱۳
سمند ساگر ہووے بہو کھارا گورسِکھ لنگھ گور پہہ جائی ۱۴
جیوں پرانی جل بِن ہے مرتا تیوں سِکھ گور بِن مر جائی ۱۵
جیوں دھرتی سوبھ کرے جل برسے تیوں سِکھ گور مِل بِگسائی ۱۶
سیوک کا ہوئے سیوک ورتا کر کر بِنؤ بُلائی ۱۷
نانک کی بینتی ہر پہہ گور مِل گور سُکھ پائی ۱۸
توں آپے گور چیلا ہے آپے گور وِچ دے تجھہ دھیائی ۱۹
جو تدھ سیوہہ سو توں ہے ہوویہہ تدھ سیوک پیج رکھائی ۲۰
بھنڈار بھرے بھگتی ہر تیرے جِس بھاوے تِس دیوائی ۲۱
جِس توں دیہہ سوئی جن پائے ہور نِہپھل سبھ چترائی ۲۲
سِمر سِمر سِمر گور اپنا سویا مَن جاگائی ۲۳
اِک دان منگے نانک وِچارا ہر داسن داس کرائی ۲۴
جے گور جھڑکے تاں میٹھا لاگے جے بخشے تاں گور وڈیائی ۲۵
گورمکھ بولہہ سو تھائے پائے منمکھ کِچھ تھائے نہ پائی ۲۶
پالا ککر برف ورسے گورسِکھ گور دیکھن جائی ۲۷
سبھ دِنس رین دیکھوں گور اپنا وِچ اکھیں گور پیر دھرائی ۲۸
انیک اُپاو کری گور کارن گور بھاوے سو تھائے پائی ۲۹
رین دِنس گور چرن ارادھی دَیا کرہو میرے سائیں ۳۰
نانک کا جیو پِنڈ گورو ہے گور مِل ترپت اگھائی ۳۱
نانک کا پربھ پور رہیو ہے جت[2] کت تت گوسائیں ۳۲

---

[1] بڑی تیز ہوا ، طوفان [2] خوش ہوتا ہے [3] ہر جگہ

ایکوست گور پرساد

سلوک محلہ ۹

گُن گوبند گایو نہیں جنم اکارتھ کین
کہو نانک ہر بھج منا جہہ بدھ جل کو مین ۱
بکھین سیوں کاہے رچیو نِمکھ نہ ہوہہ اُداس
کہو نانک بھج ہر منا پرے نہ جم کی پھاس ۲
ترنا پو ایو ہی گیو لیو جرا تن جیت
کہو نانک بھج ہر منا اودھ جات ہے بیت ۳
بردھ بھیو سوجھے نہیں کال پہنچیو آن
کہو نانک نر باورے کیوں نہ بھجے بھگوان ۴
دھن دارا سمپت سگل جن اپنی کر مان
اِن میں کچھ سنگی نہیں نانک ساچی جان ۵
پتت اُدھارن بھے ہرن ہر اناتھ کے ناتھ
کہو نانک تہہ جانیے سدا بست تم ساتھ ۶
تن دھن جہہ تو کو دیو تاں سیوں نیہو نہ کین
کہو نانک نر باورے اب کیوں ڈولت دین ۷
تن دھن سمپے سکھ دیو اَر جہہ نیکے دھام
کہو نانک سُن رے منا سمرت کاہے نہ رام ۸
سبھ سکھ داتا رام ہے دوسر ناہیں کوئے
کہو نانک سُن رے منا تہہ سمرت گت ہوئے ۹
جہہ سمرت گت پائیے تہہ بھج رے تے میت
کہو نانک سُن رے منا اودھ گھٹت ہے نیت ۱۰
پانچ تت کو تن رچیو جانہو چتر سجان
جہہ تے اُپجیو نانکا لین تاہی [illegible] ان ۱۱
گھٹ گھٹ میں ہر جو بسے سنتن کہیو پکار
کہو نانک تہہ بھج منا بھونِدھ اُترہہ پار ۱۲

ے جوانی

سکھ دکھ جہہ پرسے نہیں لوبھ موہ ابھمان
کہو نانک سُن رے منا سو مورت بھگوان ۱۳
اُستت نندیا ناہی جہہ کنچن لوہ سمان
کہو نانک سُن رے منا مُکت تاہہ تے جان ۱۴
ہرکھ سوگ جاکے نہیں بیری میت سمان
کہو نانک سُن رے منا مُکت تاہہ تے جان ۱۵
بھے کاہو کو دیت نہہ نہہ بھے مانت آن
کہو نانک سُن رے منا گیانی تاہہ بکھان ۱۶
جہہ بکھیا سگلی تجی لیو بھیکھ بیراگ
کہو نانک سُن رے منا تہہ نر ماتھے بھاگ ۱۷
جہہ مایا ممتا تجی سبھ تے بھئیو اُداس
کہو نانک سُن رے منا تہہ گھٹ برہم نواس ۱۸
جہہ پرانی ہومے تجی کرتا رام پچھان
کہو نانک وہ مُکت نر اِیہہ من ساچی مان ۱۹
بھے ناسن دُرمت ہرن کل میں ہر کو نام
نس دن جو نانک بھجے سپھل ہوہہ تہہ کام ۲۰
جہبا گُن گوبند بھجو کرن سنہو ہر نام
کہو نانک سُن رے منا پرہہ نہ جم کے دھام ۲۱
جو پرانی ممتا تجے لوبھ موہ اہنکار
کہو نانک آپن ترے اَورن لیت اُدھار ۲۲
جیوں سپنا اَر پیکھنا ایسے جگ کو جان
اِن میں کچھ ساچو نہیں نانک بن بھگوان ۲۳
نس دن مایا کارنے پرانی ڈولت نیت
کوٹن میں نانک کوؤ نارائن جہہ چیت ۲۴
جیسے جل تے بدبدا اُپجے بنسے نیت
جگ رچنا تیسے رچی کہو نانک سُن میت ۲۵
پرانی کچھو نہ چیتئی مد مایا کے اندھ
کہو نانک بن ہر بھجن پرت تاہہ جم پھندھ ۲۶

جو سُکھ کو چاہے سدا سرن رام کی لیہہ
کہو نانک سُن رے منا دُرلبھ مانکھ دیہہ ۲۷
مائیا کارن دھاوہی مُورکھ لوگ اجان
کہو نانک بن ہر بھجن برتھا جنم سِران ۲۸
جو پرانی نس دن بھجے رُوپ رام تہہ جان
ہر جن ہر انتر نہیں نانک ساچی مان ۲۹
من مائیا میں پھدھ رہیو بسریو گوبند نام
کہو نانک بن ہر بھجن جیون کونے کام ۳۰
پرانی رام نہ چیتئی مد مائیا کے اندھ
کہو نانک ہر بھجن بن پرت تاہہ جم پھندھ ۳۱
سُکھ میں بہو سنگی بھئے دُکھ میں سنگ نہ کوئے
کہو نانک ہر بھج منا انت سہائی ہوئے ۳۲
جنم جنم بھرمت پھریو مٹیو نہ جم کو تراس
کہو نانک ہر بھج منا نربھے پاوہہ باس ۳۳
جتن بہت میں کر رہیو مٹیو نہ من کو مان
دُرمت سیوں نانک پھدھیو راکھ لیہو بھگوان ۳۴
بال جوانی اُر بردھ پھُن تین اوستھا جان
کہو نانک ہر بھجن بن برتھا سبھ ہی مان ۳۵
کرنو ہتو سو نہ کیئو پریو لوبھ کے پھند
نانک سمیو رم گئیو اب کیوں رووت اندھ ۳۶
من مائیا میں رم رہیو نکست ناہن میت
نانک مُورت چتر جیوں چھاڈت ناہن بھیت ۳۷
نر چاہت کچھ اَور اَورے کی اَورے بھئی
چت وت رہیو ٹھگور نانک پھاسی گل پری ۳۸
جتن بہت سکھ کے کیئے دُکھ کا کیئو نہ کوئے
کہو نانک سُن رے منا ہر بھاوے سو ہوئے ۳۹
جگت بھکھاری پھِرت ہے سبھ کو داتا رام
کہو نانک من سمر تہہ پُورن ہووہہ کام ۴۰

جھوٹھے مان کہا کرے جگ سپنے جیوں جان
ان میں کچھ تیرو نہیں نانک کہیو بکھان ۴۱
گرب کرت ہے دیہہ کو بنسے چھن میں میت
جہہ پرانی ہر جس کہیو نانک تہہ جگ جیت ۴۲
جہہ گھٹ سمرن رام کو سو نر مُکتا جان
تہہ نر ہر انتر نہیں نانک ساچی مان ۴۳
ایک بھگتی بھگوان جہہ پرانی کے ناہہ من
جیسے سوکر سوآن نانک مانو تاہہ تن ۴۴
سوامی کو گرہ جیوں سدا سوآن تجت نہیں نت
نانک ایہہ بدھ ہر بھجو اِک من ہوئے اِک چت ۴۵
تیرتھ برت اُر دان کر من میں دھرے گمان
نانک نہپھل جات تہہ جیوں کنچر اِسنان ۴۶
سر کمپیو پگ ڈگمگے نین جوت تے ہین
کہو نانک ایہہ بدھ بھئی تو نہ ہر رس لین ۴۷
رام گیئو راون گیئو جا کو بہو پروار
کہو نانک تھر کچھ نہیں سپنے جیوں سنسار ۵۰
چنتا تا کی کیجئے جو انہونی ہوئے
ایہہ مارگ سنسار کو نانک تھر نہیں کوئے ۵۱
جو اُپجیو سو بنس ہے پرد آج کے کال
نانک ہر گُن گائے لے چھاڈ سگل جنجال ۵۲
بل چھُٹکیو بندھن پرے کچھو نہ ہوت اُپائے
کہو نانک اب اوٹ ہر گج جیوں ہو ہو سہائے ۵۳
بل ہوآ بندھن چھُٹے سبھ کچھ ہوت اُپائے
نانک سبھ کچھ تمرے ہاتھ میں تم ہی ہوت سہائے ۵۴
سنگ سکھا سبھ تج گئے کوؤ نہ نبھیو ساتھ
کہو نانک ایہہ بپت میں ٹیک ایک رگھُناتھ ۵۵
نام رہیو سادھو رہیو رہیو گورو گوبند
کہو نانک ایہہ جگت میں کن جپیو گورمنت ۵۶

رام نام اُر میں گہیو جا کے سم نہیں کوئے
جِہ سمرت سنکٹ مِٹے درس تُمہارو ہوئے

راگ پربھاتی محلہ ۲

بِبھاس

گُرپرسادی ویکھ تُو ہر مندر تیرے نال   ہر مندر سبدے کھوجئے ہرنامو لیہو سمہال ۱
من میرے سبد رتے رنگ ہوئے   سچی بھگت سچا ہر مندر پرگٹی ساچی سوئے ۔۱۔ رہاؤ
ہر مندر ایہہ سریر ہے گیان رتن پرگٹ ہوئے   منمکھ مُول نہ جانی مانس ہر مندر نہ ہوئے ۲
ہر مندر ہر جیو ساجیا رکھیا حکم سوار   دُھر لیکھ لکھیا سو کماونا کوئے نہ میٹن ہار ۳
سبد چینہہ سُکھ پائیا سچے نائے پیار   ہر مندر سبدے سوہنا کنچن کوٹ اپار ۴
ہر مندر ایہہ جگت ہے گُر بن گھور اندھار   دُوجا بھاؤ کر پُوجدے منمکھ اندھ گوار ۵
جتھے لیکھا منگئیے تتھے دیہہ جات نہ جائے   ساچ رتے سے اُبرے دُکھیئے دُوجے بھائے ۶
ہر مندر مہہ نام ندھان ہے نا بُوجھہ مُگدھ گوار   گُرپرسادی چینیا ہر رکھیا اُر دھار ۷
گُر کی بانی گُر تے جاتی جہ سبد رتے رنگ لائے   پوِت پاون سے جن نرمل ہر کے نام سمائے ۸
ہر مندر ہر کا ہاٹ ہے رکھیا سبد سنوار   تس وِچ سودا ایک نام گُرمکھ لین سنوار ۹
ہر مندر مہہ من لوہٹ ہے موہیا دوجے بھائے   پارس بھیٹئے کنچن بھیا قیمت کہی نہ جائے ۱۰

ہر مندر مہہ ہر وسے سرب نرنتر سوئے
نانک گُرمکھ ونجئے سچا سودا ہوئے ۱۱

سری راگ محلہ ۵

گُر پرمیسر پُوجیئے ، من تن لائے پیار
ستگُر داتا جیہ کا ، سبھسے دیئے ادھار
ستگُر بچن کماونے ، سچا ایہہ ویچار
بن سادھو سنگت رتیا ، مائیا موہ سبھ چھار
میرے ساجن ، ہر ہر نام سمہال
سادھو سنگت من وسے ، پُورن ہووے گھال ۱

۱ شبد کے ساتھ لگنے سے ۲ شریر اور جاتی ۳ جو سچے نام کی کمائی میں لگ گئے، اُن کا اُدھار ہو گیا ۴ لوہا، منور ۵ پُورن رُوپ سے اندر ۶ محنت

گُر سمرتھ اپار گُر   وڈبھاگی درسن ہوئے
گُر اگوچر نرملا ، گُر جیڈ اور نہ کوئے
گُر کرتا گُر کرن ہار ، گُرمکھ سچی سوئے
گُر تے باہر کچھ نہیں   گُر کیتا لوڑے سو ہوئے ۲
گُر تیرتھ گُر پارجات   گُر منسا پُورن ہار
گُر داتا ہر نام دیئے   اُدھرے سبھ سنسار
گُر سمرتھ گُر نرنکار   گُر اُوچا اگم اپار
گُر کی مہما اگم ہے   کیا کتھے کتھن ہار ۳
جتڑے پھل من باچھیئہ   تتڑے ستگُر پاس
پُورب لکھے پاونے   ساچ نام دے راس
ستگُر سرنی آئیا   باہڑ ناہی بناس
ہر نانک کدے نہ وسرو   ایہہ جیو پنڈ تیرا ساس ۴

راگ گونڈ محلہ ۵

گُر کی مُورت من مہہ دھیان   گُر کے سبد منتر من مان
گُر کے چرن ردے لے دھار   گُر پار برہم سدا نمسکار ۱
مت کو بھرم بھُلے سنسار   گُر بن کوئے نہ اُترس پار ۔۱۔ رہاؤ
بھُولے کو گُر مارگ پائیا   اور تیاگ ہر بھگتی لائیا
جنم مرن کی تراس مٹائی   گُر پُورے کی بے انت وڈائی ۲
گُر پرساد اُردھ کمل بگاس   اندھکار مہہ بھیا پرگاس
جن کیا سو گُر تے جانیا   گُر کرپا تے مُگدھ من مانیا ۳
گُر کرتا گُر کرنے جوگ   گُر پرمیسر ہے بھی ہوگ
کہو نانک پربھ ایہے جنائی
بن گُر مُکت نہ پائیے بھائی ۴

۱ کلپ ورکش ۲ ڈر ۳ اُلٹا ۴ موہ میں پھنسا ہوا ۔ اگیانی ، مُورکھ

راگ مارُو محلہ ۵ سولہے

گُر گوپال گُر گوبندا — گُر دَیال سَدا بخشندا
گُر ساست سمرت کھٹ کرما — گُر پوِتر استھانا ہے ۱
گُر سمرت سبھ کِل وِکھ ناسہہ — گُر سمرت جم سنگ نہ پھاسہہ
گُر سمرت من نرمل ہووے — گُر کاٹے اپمانا ہے ۲
گُر کا سیوک نرک نہ جائے — گُر کا سیوک پاربرہم دھیائے
گُر کا سیوک سادھ سنگ پائے — گُر کرداتِ جیئہ دانا ہے ۳
گُر دوارے ہر کیرتن سُنیئے — ستگُر بھیٹ ہرجس مُکھ بھنیئے
کل کلیس مٹائے ستگُر — ہر درگہ دیوے مانا ہے ۴
اگم اگوچر گُرو دِکھائیا — بھولا مارگ ستگُر پائیا
گُر سیوک کو وِگھن نہ بھگتی — ہر پورن درڑائیا گیانا ہے ۵
گُر درسٹائیا سبھنی ٹھائیں — جل تھل پُور رہیا گوسائیں
اُونچ اُون سبھ ایک سمانا — من لاگا سہج دھیانا ہے ۶
گُر ملے سبھ ترسن بجھائی — گُر ملے نہہ جوہے مائی
ست سنتوکھ دیا گُر پورے — نام امرت پی پانا ہے ۷
گُر کی بانی سبھ ماہہ سمانی — آپ سُنی تے آپ وکھانی
جن جن جپی تینی سبھ نسترے تن پائیا نہچل تھانا ہے ۸
ست گُر کی مہما ست گُر جانے — جو کچھ کرے سو آپن بھانے
سادھو دھور جاچہہ جن تیرے نانک سد قربانا ہے ۹

راگ گونڈ محلہ ۵

گُرو گُرو گُر کر من مور — گُرو بنا میں ناہیں ہور
گُر کی ٹیک رہہو دن رات — جا کی کوئے نہ میٹے دات ۱

---

[1] کِتّے [2] بھُوپتی [3] اُونچے نیچے [4] مایا اُس کی طرف نہیں دیکھتی، یعنی وہ ماما میں نہیں پھنستا [5] فنا ہونے والی جگہ، سہج کُنڈ [6] مانگتے ہیں۔ [7] نام کی دات

گُر پرمیسر ایکو جان — جو تس بھاوے سو پروان ۔ ۱ ۔ رہاؤ
گُر چرنی جا کا من لاگے — دُوکھ درد بھرم تا کا بھاگے
گُر کی سیوا پائے مان — گُر اُوپر سدا قربان ۲
گُر کا درسن دیکھ نہال — گُر کے سیوک کی پُورن گھال
گُر کے سیوک کو دُکھ نہ بیاپے — گُر کا سیوک دہ دِس جاپے ۳
گُر کی مہما کتھن نہ جائے — پاربرہم گُر رہیا سمائے
کہو نانک جا کے پُورے بھاگ
گُر چرنی تا کا من لاگ ۴

راگ گونڈ محلہ ۵

گُر میری پُوجا گُر گوبند — گُر میرا پاربرہم گُر بھگونت
گُر میرا دیو الکھ ابھیو — سرب پُوج چرن گُر سیو ۱
گُر بن اور ناہیں میں تھاؤں — اَن دِن جپو گُرو گُر ناؤں ۔ ۱ ۔ رہاؤ
گُر میرا گیان گُر ردے دھیان — گُر گوپال پُرکھ بھگوان
گُر کی سرن رہو کر جور — گُرو بنا میں ناہیں ہور ۲
گُر بوہتھ تارے بھو پار — گُر سیوا جم تے چھٹکار
اندھکار مہہ گُر منتر اُجارا — گُر کے سنگ سگل نستارا ۳
گُر پُورا پائیے وڈ بھاگی — گُر کی سیوا دُوکھ نہ لاگی
گُر کا سبد نہ میٹے کوئے
گُر نانک نانک ہر سوئے ۴

راگ مارُو محلہ ۱

گھر رہو رے من مُگدھ ایانے — رام جپہو انترگت دھیانے
لالچ چھوڈ رچہو اپرمپر — ایوں پاوہو مُکت دوآرا ہے ۱

---

[1] دیوتا [2] جو دیکھا نہ جا سکے [3] جو اکال پُرش سے الگ نہیں

جس بسریئے جم جوہن لاگے — سبھو سکھ جاہہ دکھا پھن آگے
رام نام جپ گورمکھ جیئڑے — ایہہ پرم تت ویچارا ہے ۲
ہر ہر نام جپہو رس میٹھا — گورمکھ ہر رس انتر ڈیٹھا
اہنس رام رہو رنگ راتے — ایہو جپ تپ سنجم سارا ہے ۳
رام نام گور بچنیں بولہو — سنت سبھا مہہ ایہو رس ٹولہو
گورمت کھوج لہو گھر اپنا — بہوڑ نہ گربھ بھارا ہے ۴
سچ تیرتھ ناوہو ہر گن گاوہو — تت ویچار رہو ہر لو لاوہو
انت کال جم جوہہ نہ ساکے — ہر بولہو رام پیارا ہے ۵
ست گور پرکھ داتا وڈ دانا — جس انتر ساچ سو سبد سمانا
جس کو ستگور میل ملائے — تس چوکا جم بھے بھارا ہے ۶
پنچ تت مل کایا کینی — تس مہہ رام رتن لے چینی
آتم رام رام ہے آتم — ہر پایئے سبد ویچارا ہے ۷
ست سنتوکھ رہو جن بھائی — کھما گہو ستگور سرنائی
آتم چین پراتم چینہو — گور سنگت ایہو نستارا ہے ۸
ساکت کوڑ کپٹ مہہ ٹیکا — اہنس نندا کرہہ انیکا
بن سمرن آوہہ پھن جاوہہ — گربھ جونی نرک مجھارا ہے ۹
ساکت جم کی کان نہ چوکے — جم کا ڈنڈ نہ کبہوں موکے
باقی دھرم رائے کی لیجے — سر افریو بھار اپھارا ہے ۱۰
بن گور ساکت کہو کو تریا — ہومے کرتا بھوجل پریا
بن گور پار نہ پاوے کوئی — ہر جپیئے پار اُتارا ہے ۱۱
گور کی دات نہ میٹے کوئی — جس بخشے تس تارے سوئی
جنم مرن دکھ نیڑ نہ آوے — من سو پربھ اپر اپارا ہے ۱۲
گورتے بھولے آوہو جاوہو — جنم مرہو پھن پاپ کماوہو
ساکت موڑ اچیت نہ چیتہہ — دکھ لاگے تاں رام پکارا ہے ۱۳
سکھ دکھ پورب جنم کے کیئے — سو جانے جن داتے دیئے

؎ دیکھنا، کھوجنا ؎ رام روپی رتن ؎ حکومت، دباؤ ؎ ناقابل برداشت بوجھ ؎ اہنکار میں پھول جانا ؎ داتا نے

کس کو دوس دیہہ تو پرانی — سہو اپنا کیا کرارا ہے ۱۴
ہومیں ممتا کردا آئیا — آسا منسا بندھ چلائیا
میری میری کرت کیا لے چالے — بکھ لادے چھار پکارا ہے ۱۵
ہر کی بھگت کرہو جن بھائی — اکتھ کتھہو من منہہ سمائی
اُٹھ چلتا ٹھاک رکھہو گھر اپنے — دکھ کاٹے کاٹن ہارا ہے ۱۶
ہر گور پورے کی اوٹ پرائی — گورمکھ ہر لو گورمکھ جائی
نانک رام نام مت اُتم
ہر بخشے پار اُتارا ہے ۱۷

سلوک محلہ ۱

گھر مہہ گھر دیکھائے دے سو ستگور پرکھ سجان
پنچ سبد دھنکار دھن تہہ باجے سبد نیسان
دیپ لوء پاتال تہہ کھنڈ منڈل حیران
تار گھور باجنتر تہہ ساچ تخت سلطان
سکھمن کے گھر راگ سن سن منڈل بولائے
اکتھ کتھا بیچاریئے منسا منہہ سمائے
اُلٹ کمل امرت بھریا ایہو من کتہو نہ جائے
اجپا جاپ نہ ویسرے آد جگاد سمائے
سبھ سکھیاں پنچے ملے گورمکھ نج گھر واس
سبد کھوج ایہہ گھر لہے نانک تاکا داس ۔ ۱ ۔

راگ آسا محلہ ۳

گھرے اندر سبھ وتھ ہے باہر کچھ ناہیں
گور پرسادی پایئے انتر کپٹ کھلاہی ۱

؎ جو کام تو نے بہادری سے کیا ہے ؎ لوک ؎ بجتے

ست گورتے ہر پائیے بھائی
انتر نام ندھان ہے پورے ستگور دیا دکھائی ۔۱۔ رہاؤ
ہر کا گاہک ہووے سو لئے پائے رتن وچارا
اندر کھولے وجر وست دیکھے مکت بھنڈارا ۲
اندر محل انیک ہیں جیو کرے وسیرا
من چندیا پھل پائسی پھر ہووے نہ پھیرا ۳
پارکھیاں وتھ سمال لئی گور سوجھی ہوئی
نام پدارتھ امل سا گورمکھ پاوے کوئی ۴
باہر بھالے سو کیا ہے وتھ گھرے اندر بھائی
بھرمے بھولا سبھ جگ پھرے من مکھ پت گوائی ۵
گھر در چھوڑے آپنا پر گھر جھوٹھا جائی
چورے واںگوں پکڑیئے بن ناوے چوٹاں کھائی ۶
جنہی گھر جاتا آپنا سے سکھیئے بھائی
انتر برہم پچھانیاں گور کی وڈیائی ۷
آپے دان کرے کس آکھیئے آپے دیئے بجھائی
نانک نام دھیائے توں در سچے سوبھا پائی ۸

بسنت ہنڈول محلہ ۴

من کھن کھن بھرم بھرم بہو دھاوے تل گھر نہیں واسا پائیے
گور انکس سبد دارو سر دھاریو گھر مندر آن وسائیے ۱
گوبند جیو ست سنگت میل ہر دھیائیے
ہو میں روگ گیا سکھ پائیا ہر سہج سمادھ لگائیے ۔۱۔ رہاؤ
گھر رتن لال بہو مانک لادے من بھرمیا لہہ نہ سکائیے
جیوں اوڈا کوپ ہیج بھن کا ڈھے تیوں ستگور وست لہائیے ۲
جن ایسا ستگور سادھ نہ پائیا تے دھرگ دھرگ نر جیوائیے
جنم پدارتھ پن پھل پائیا کوڈی بدلے جائیے ۳

۱ ٹھکانہ ۲ اوڈھ جاتی کے لوگ جو زمین میں دبے ہوئے پرانے کنوئیں کا پتہ لگا لیتے ہیں ۳ کھود کر نکالتا ہے

مدھ سودن ہر دھار پربھ کرپا کر کرپا گورو ملائیے
جن نانک نربان پد پائیا مل سادھو ہر گن گائیے ۴

راگ سری راگ

محلہ ۱ گھر ۱

موتی تہ مندر اوسرہہ رتنی تہ ہوہہ جڑاؤ
کستور کنگو اگر چندن لیپ آوے چاؤ
مت دیکھ بھولا ویسرے تیرا چت نہ آوے ناؤ ۱
ہر بن جیو جل بل جاؤ میں اپنا گور پوچھ دیکھیا اور ناہی تھاؤ ۔۱۔ رہاؤ
دھرتی تہ ہیرے لال جڑتی پلگھ لال جڑاؤ
موہنی مکھ منی سوہے کرے رنگ پساؤ
مت دیکھ بھولا ویسرے تیرا چت نہ آوے ناؤ ۲
سدھ ہوواں سدھ لائی ردھ آکھاں آؤ
گپت پرگٹ ہوئے بیسان لوک راکھے بھاؤ
مت دیکھ بھولا ویسرے تیرا چت نہ آوے ناؤ ۳
سلطان ہوواں میل لسکر تخت راکھا پاؤ
حکم حاصل کری بیٹھا نانکا سبھ واؤ
مت دیکھ بھولا ویسرے تیرا چت نہ آوے ناؤ ۴

سری راگ محلہ ۴

نام ملے من ترپتیئے بن نامے دھرگ جیواس
کوئی گورمکھ سجن جے ملے میں دسے پربھ گن تاس
ہوں تس وٹہو چو کھنیئے میں نام کرے پرگاس ۱
میرے پریتما ہوں جیواں نام دھیائے
بن ناوے جیون نہ تھیئے میرے ستگور نام دڑائے ۔۱۔ رہاؤ
نام امولک رتن ہے پورے ستگور پاس
ستگور سیوے لگیاں کڈھ رتن دیوے پرگاس

۱ جس پدوی پر پہنچنے سے لغاتر فنا نہیں رہتی ۲ دسواں دوار ۳ کیسر ۴ نزاکت، ادا ۵ بیٹھوں ۶ فضول ۷ جیون، زندگی ۸ قربان جاؤں

دھن وڈ بھاگی وڈ بھاگیا جو آئے ملے گورپاس ۲

جناں ستگور پرکھ نہ بھیٹیو سے بھاگ ہین وس کال ادئے پھر پھر جون بھوائیہہ وچ وِسٹا کر وِکرال[1]

اوناں پاس دو آس[2] نہ بھیٹیئے[3] جن انتر کرودھ چنڈال ۳

ستگور پرکھ امرت سرووڈ بھاگی ناوہن آئے اُن جنم جنم کی میل اُترے نرمل نام درڑائے

جن نانک اُتم پد پایا ستگور کی لو لائے ۴

راگ سوہی محلہ ۳ گھرا۔ اشٹ پدیاں

نائے ہی تے سبھ کچھ ہوآ بن ستگور نام نہ جاپے

گور کا سبد مہاں رس میٹھا بن چاکھے ساد نہ جاپے

کوڈی بدلے جنم گوائیا چینس ناہیں آپے

گورمکھ ہووے تاں ایکو جانے ہومیں دکھ نہ سنتاپے ۱

بلہاری گور اپنے وِٹہو جن ساچے سیو لو لائی

سبد چینہہ آتم پرگاسیا سہجے رہیا سمائی ۱۔ رہاؤ

گورمکھ گاوے گورمکھ بوجھے گورمکھ سبد بیچارے

جیو پنڈ سبھ گور تے اُپجے گورمکھ کارج سوارے

منمکھ اندھا اندھ کماوے بکھ کھٹے سنسارے

مائیا موہ سدا دکھ پائے بن گور ات پیارے ۲

سوئی سیوک جے ستگور سیوے چالے ستگور بھائے

ساچا سبد صفت ہے ساچی ساچا من وسائے

سچی بانی گورمکھ آکھے ہومیں وچہو جائے

آپے داتا کرم ہے ساچا ساچا سبد سنائے ۳

گورمکھ گھالے[4] گورمکھ کھٹے گورمکھ نام جپائے

سدا الپت ساچے رنگ راتا گور کے سہج سبھائے

منمکھ سدہی کوڑو بولے بکھ بیجے بکھ کھائے

جم کال بادھا ترسنا داددھا[5] بن گور کون چھڈائے ۴

---

[1] خونناک [2] دوسری بار [3] چھو کر ناپاک نہ ہوں [4] محنت کرتا ہے [5] جلا ہوا

سچا تیرتھ جت ست سرناون گورمکھ آپ بجھائے

اٹھ سٹھ تیرتھ گور سبد دکھائے تت ناتے مل جائے

سچا سبد ساچا ہے نرمل نہ مل لگے نہ لائے

سچی صفت سچی صالاح پورے گور تے پائے ۵

تن من سبھ کچھ ہر تس کیرا دُرمت کہن نہ جائے

حکم ہووے تاں نرمل ہووے ہومیں وچہو جائے

گور کی ساکھی سہجے چاکھی ترسنا اگن بجھائے

گور کے سبد راتا سہجے ماتا سہجے رہیا سمائے ۶

ہر کا نام ست کر جانے گور کے بھائے پیارے

سچی وڈیائی گور تے پائی سچے نائے پیارے

ایکو سچا سبھ مہہ ورتے وِرلا کو وِیچارے

آپے میل لئے تاں بخشے سچی بھگتی سوارے ۷

سبھو سچ سچ سچ ورتے گورمکھ کوئی جانے

جمن مرنا حکمو ورتے گورمکھ آپ پچھانے

نام دھیائے تاں ستگور بھائے جو اچھے سو پھل پائے

نانک تس دا سبھ کچھ ہووے جے وچہو آپ گوائے ۸

راگ مارو محلہ ۳

نہچل ایک سدا سچ سوئی پورے تے سوجھی ہوئی

سبد رتے[1] سدا دھیائن گورمت سیتل سُنا ہے ۱

اندر رنگ سدا سچیارا گور کے سبد ہر نام پیارا

نو نِدھ نام وسیا گھٹ انتر چھوڈیا مائیا کا لاہا ہے ۲

رعیت راجے دُرمت دوئی بن ستگور سیوے ایک نہ ہوئی

ایک دھیائن سدا سکھ پائن نہچل راج تنا ہا ہے ۳

آون جاناں رکھے نہ کوئی جمن مرن تسے تے ہوئی

---

[1] اُتم آچرن [2] ذرہ بھر استھوہ

گورمکھ ساچا سدا دھیاوہو، گت مکت تبّے تے پاہا ہے ۴

پنچ سنچم ست گورو دوارے   ہومیں کرودھ سبد نوارے
ستگور سیو سدا سُکھ پایئے، سیل سنتوکھ سبھ تا ہا ہے ۵

ہومیں موہ اُپجے سنسارا   سبھ جگ بنسے نام وسارا
بن ستگور سیوے نام نہ پایئے، نام سچا جگ لاہا ہے ۶

سچا امر سبد سُہایا   پنچ سبد مل واجا وایا
سدا کارج سچ نام سُہیلا بن سبدے کارج کیہا ہے ۷

کھن مہہ ہسے کھن مہہ روؤے   دوجی درمت کارج نہ ہووے
سنجوگ وجوگ کرتے لکھ پائے، کرت نہ چلے چلاہا ہے ۸

جیون مکت گور سبد کمائے   ہر سیوں سد ہی رہے سمائے
گور کرپا تے ملے وڈیائی، ہومیں روگ نہ تا ہا ہے ۹

رس کس کھائے پنڈ ودھائے   بھیکھ کرے گور سبد نہ کمائے
انتر روگ مہا دکھ بھاری بسٹا ماہ سما ہا ہے ۱۰

بید پڑھہی پڑھ باد وکھانہی   گھٹ مہہ برہم تس سبد نہ پچھانہی
گورمکھ ہووے سو تت بلووے، رسنا ہر رس تا ہا ہے ۱۱

گھر وتھ چھوڈہی باہر دھاوہی   منمکھ اندھے ساد نہ پاوہی
ان رس راتی رسنا پھیکی بولے، ہر رس مول نہ تا ہا ہے ۱۲

منمکھ دیہی بھرم بھتارو   درمت مرے نت ہوئے خوارو
کام کرودھ من دوجے لایا، سپنے سکھ نہ تا ہا ہے ۱۳

کنچن دیہی سبد بھتارو   ان دن بھوگ بھوگے ہر سیوں پیارو
محلاں اندر گیر محل پائے، بھانا بجھ سما ہا ہے ۱۴

آپے دیوے دیون ہارا   تس آگے نہیں کسے کا چارا
آپے بخشے سبد ملائے، تس دا سبد اتھاہا ہے ۱۵

جیو پنڈ سبھ ہے تس کیرا   سچا صاحب ٹھاکر میرا
نانک گوربانی ہر پایا، ہر جپ جاپ سما ہا ہے ۱۶

ـــــــــــــــ

ے کئی قسم کے لذیذ کھانے کھا کھا کر جسم بڑھاتا ہے ے گندگی ے بلوتا ہے ے چیز ے بھرتا پتی ے جسم کے اندر ہی نج گھر یعنی پر کمنڈ کو چھوڑ

گوڑی گواریری محلہ ۵

نینہو نند پر درِسٹ وکار   سرون سوئے سن نند وچار
رسنا لوبھی لوبھ میٹھے ساد   من سوئیا مائیا بسماد ۱۔
اس گرہہ میں کوئی جاگت رہے   ثابت وست اوہہ اپنی لہے ۱۔ رہاؤ
سگل سہیلی اپنے رس ماتی   گرہہ اپنے کی خبر نہ جاتی
موسن ہار پنچ بٹوارے   سونے نگر پرے ٹھگ ہارے ۲
ان تے راکھے باپ نہ مائی   ان تے راکھے میت نہ بھائی
درب سیانپ نہ اوئے رہتے   سادھ سنگ اوئے دسٹ وس ہوتے ۳
کر کرپا موہے سارنگ پان   سنتن دھور سرب ندھان
ثابت پونجی ستگورو سنگ   نانک جاگے پار برہم کے رنگ ۴
سو جاگے جس پربھ کرپال   ایہہ پونجی ثابت دھن مال ۱۔ رہاؤ دوجا

گوڑی محلہ ۱

ہٹھ کر مرے نہ لیکھے پاوے   ویس کرے بہو بھسم لگاوے
نام بسار بہور پچھتاوے ۱
توں من ہر جیو توں من سوکھ   نام بسار سہے جم دکھ ۱۔ رہاؤ
چوآ چندن اگر کپور   مائیا مگن پرم پد دور
نام بسارے سبھ کوڑو کور ۲
نیجے واجے تخت سلام   ادھکی ترسنا ویاپے کام
بن ہر جاچے بھگت نہ نام ۳
واد اہنکار ناہیں پربھ میلا   من دے پاوہہ نام سہیلا
دوجے بھائے اگیان دہیلا ۴
بن دم کے سودا نہیں ہاٹ   بن بوہتھ ساگر نہیں واٹ
بن گور سیوے گھاٹے گھاٹ ۵

ـــــــــــــــ

ے پرائی استری پرائے دھن وغیرہ کی طرف پاپ بھری نگاہ ے پانچ ڈاکو (کام، کرودھ، لوبھ، موہ، اہنکار)

تِس کو واہُ واہُ جے واٹ دِکھاوے   تِس کو واہُ واہُ جے سبد سُناوے

تِس کو واہُ واہُ جے میل مِلاوے ۶

واہُ واہُ تِس کو جِس کا ایہہ جیؤ   گُور سبدی متھ اُمرت پیؤ

نام وڈائی تُدھ بھاوے دِیؤ ۷

نام بِناں کیوں جیواں مائے   اَن دِن جپت رہوں تیری سرنائے

نانک نام رتے پت پائے ۸

راگ رام کلی محلہ ۳

ہر کی پُوجا دُلبھ ہے سنتہو   کہنا کچھوُ نہ جائی ۔ ۱

سنتہو گُور مُکھ پُورا پائی   نامو پُوج کرائی ۔ ۱ ۔ رہاؤ ۔

ہر بِن سبھ کچھ مَیلا سنتہو   کیا ہوں پُوج چڑھائی ۔ ۲

ہر ساچے بھاوے سا پُوجا ہووے   بھانا من وسائی ۔ ۳

پُوجا کرے سبھ لوک سنتہو   من مُکھ تھائے نہ پائی ۔ ۴

سبد مرے من نِرمل سنتہو   ایہہ پُوجا تھائے پائی ۵

پوِتر[1] پاون سے جن ساچے   ایک سبد لِو لائی ۶

بِن ناوے ہور پُوج نہ ہووی   بھرم بھُلی لوکائی ۷

گُور مُکھ آپ پچھانے سنتہو   رام نام لِو لائی ۸

آپے نِرمل پُوج کرائے   گُور سبدی تھائے پائی ۹

پُوجا کرہی پر بِدھ نہیں جانہی   دُوجے بھائے مل لائی ۱۰

گُور مُکھ ہووے سو پُوجا جانے   بھانا من وسائی ۱۱

بھانے تے سبھ سُکھ پاوے سنتہو   انتے نام سکھائی ۱۲

اپنا آپ نہ پچھانہی سنتہو   کُوڑ کرہی وڈیائی ۱۳

پاکھنڈ کینے جم نہیں چھوڑے   لے جاسی پت گوائی ۱۴

جن انتر سبد آپ پچھانہی   گت مِت تِن ہی پائی ۱۵

ایہہ منوا سُن سمادھ لگاوے   جوتی جوت مِلائی ۱۶

---

[1] پوِتر = حکم سے پار برہم میں لین ہو۔

سُن سُن گُور مُکھ نام وکھانہی   ست سنگت میلائی ۱۷

گُور مُکھ گاوے آپ گواوے   در ساچے سوبھا پائی ۱۸

ساچی بانی سچ وکھانے   سچ نام لِو لائی ۱۹

بھے بھنجن ات پاپ نکھنجن[1]   میرا پربھ انت سکھائی ۲۰

سبھ کچھ آپے آپ ورتے

نانک نام وڈیائی ۲۱

راگ تلنگ محلہ ۴

ہر کیاں کتھا کہانیاں گُور میت سُنائیاں   بلہاری گُور آپنے گُور کو بل جائیاں ۱

آئے مِل گُور سِکھ آئے مِل   توں میرے گُورو کے پیارے ۔ رہاؤ

ہر کے گُن ہر بھاوندے سے گُورو تے پائے   جن گُور کا بھانا منیا تِن گھُم گھُم جائے ۲

جن ستگُور پیارا دیکھیا تِن کو ہوں واری   جن گُور کی کیتی چاکری تِن صد بلہاری ۳

ہر ہر تیرا نام ہے دُکھ میٹن ہارا   گُور سیوا تے پائیے گُور مُکھ نستارا ۴

جو ہر نام دھیائندے تے جن پروانان   تِن وِٹہُو نانک واریا سدا سدا قربانان ۵

سا ہر تیری اُستت ہے جو ہر پربھ بھاوے   جو گُور مُکھ پیارا سیوندے تِن ہر پھل پاوے ۶

جِناں ہر سیتی پِرہڑی تِناں جیئہ پربھ نالے   اوے جپ جپ پیارا جیوندے ہر نام سمالے ۷

جن گُور مُکھ پیارا سیویا تِن کو گھُم جائیا   اوے آپ چھُٹے پرواریسیوں سبھ جگت چھڈائیا ۸

گُور پیارے ہر سیویا گُور دھن گُور دھنو   گُور ہر مارگ دسیا گُور پُن وڈ پُنو ۹

جو گُور سِکھ گُور سیوندے سے پُن پرانی   جن نانک تِن کو واریا سدا سدا قربانی ۱۰

گُور مُکھ سکھی سہیلیاں سے آپ ہر بھائیاں   ہر درگہ پیناییاں ہر آپ گل لائیاں ۱۱

جو گُور مُکھ نام دھیائندے تِن درسن دیجے   ہم تِن کے چرن پکھالدے دھوڑ گھول گھول پیجے ۱۲

پان سُپاری کھاتیاں مُکھ بیڑیاں لائیاں   ہر ہر کدے نہ چیتیو جم پکڑ چلائیاں ۱۳

جن ہرناما ہر چیتیا ہردے اُر دھارے   تِن جم نیڑ آوئی گُور سِکھ گُور پیارے ۱۴

ہر کا نام ندھان ہے کوئی گُور مُکھ جانے   نانک جن ستگُور بھیٹیا رنگ رلیاں مانے ۱۵

ستگُور داتا آکھیے تِس کرے پساؤ   ہوں گُور وِٹہُو صد واریا جن دِتڑا ناؤ ۱۶

---

[1] نکھنجن = ناش کرنے والا = پیار سے دھوتے۔

سو دھن گُورو سا باس ہے ہر دیئی بینھا   ہوں ویکھ ویکھ گُورو وِگسیا گُرست گُورو دیہا ۱۷
گُورو رسنا امرت بولدی ہر نام سُہاوی   جن سُن سکھاں گُورمنیاں تناں بُھکھ سبھ جاوی ۱۸
ہر کا مارگ آکھیئے کہو کت بدھ جائیے   ہر ہر تیرا نام ہے ہر خرچ لے جائیے ۱۹
جن گُورمُکھ ہر آرادھیا سے ساہ وڈ دانے   ہوں ستگُور کو صدا دا بلیا گُور بچن سمانے ۲۰
تُوں ٹھاکُر تُوں صاحبو تُوہے میرا میراں   تدھ بھاوے تیری بندگی تُوں گُنی گہیرا ۲۱
آپے ہر اِک رنگ ہے آپے بہو رنگی
جو تس بھاوے نانکا سائی گل چنگی ۲۲

---

۱ ویہہ دھاری گُورو کا درشن کر کے میرا من بہت خوش ہُوا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ

کبیر صاحب کے شبد

اجرامر اِک نام ہے سِمرن جو آوے۔ ٹیک

بن مُکھڑا سے جپ کرو   ناہیں جیبھ ڈولاوو
اُلٹ سُرت اُوپر کرو   نینن درساوو ۱
جاہو ہنس پچھم دِسا   کھِڑکی کھُلواوو
ترِبینی کے گھاٹ پہ   ہنسا نہواوو ۲
پانی پَون کی گم نہیں   وہی لوک منجھارا
تاہی بیچ اِک رُوپ ہے   وہی دھیان لگاوو ۳
زمیں آسماں اُہاں نہیں   وہ اجر کہاوے
کہے کبیر سوئی سادھو جن   وا لوک منجھاوے ۴

اَودھو بے غم دیش ہمارا۔ ٹیک

راجہ رنک فقیر بادشاہ   سب سے کہوں پُکارا
جو تُم چاہت اہو پرم پد   بسو دیش ہمارا ۱
جو تُم آئے جھینے ہوئے کے   تجو منی کو سبھارا
ایسی رہن رہو رے گورکھ[۱]   سہج اُتر جاؤ پارا ۲
ست نام کی ہیں مہتابیں   صاحب کے دربارا
بچنا چاہو کٹھن کال سے   گہو سبد ٹکسارا ۳
کہیں کبیر سنو ہو گورکھ
ست نام ہے سارا ۴

اَودھو سو جوگی گُورو میرا   یا پد کا کرے نبیرا۔ ٹیک
تَرور ایک مُول بن ٹھاڑھا   بن پھُولے پھَل لاگے
ساکھا پتر نہیں کچھُو واکے   اشٹ کمل دل گاجے ۱

---

۱ گورکھ ناتھ جوگی کبیر صاحب کے سمے میں تھے۔

چڑھ تُرور دو پنچھی بیٹھے — ایک گُورُو اِک چیلا
چیلا رہا سو چُن چُن کھایا — گُورُو نرنتر کھیلا ٢
بن کرتال پکھاوج باجے — بن رسنا گُن گاوے
گاون ہارے کے رُوپ نہ ریکھا — ستگُورُو ملے بتاوے ٣
گگن منڈل میں اُردھ مُکھ کُوئیا — جہاں امی کو باسا
سگُرا ہووے سو بھر بھر پیوے — نگُرا جاوے پیاسا ٤
سُن سِکھر پر گئیا بیائی — دھرتی چھیر جمایا
ماکھن رہا سو سنتن کھایا — چھاچھ جگت بھرمایا ٥
پنچھی کو کھوج مین کو مارگ — کہیں کبیر دوؤ بھاری
اپرم پار پار پرشوتم — مُورت کی بلہاری ٦

بھگتی کا مارگ جھینارے۔ ٹیک

نہیں اچاہ نہیں چاہنا، چرنن لَو لینا رے ١
سادھ کے سَت سنگ میں رہے، نس دن من بھینارے ٢
سبد میں سُرت ایسے بسے، جیسے جل بینا رے ٣
مان منی کو یوں تجے، جس تیلی پیٹنا[1] رے ٤
دیا چھما سنتوش گہہ، رہے اتی آدھینا رے ٥
پرمارتھ میں دیت سر، کچھو بلمب نہ کینا رے ٦
کہیں کبیر مت بھگتی کا، پرگٹ کہہ دینا رے ٧

پریت لگی تم نام کی — پل بسرے ناہیں
نظر کرو اب مہر کی — موہے ملو گوسائیں ١
برہ ستاوے موہے کو — جیو تڑپے میرا
تم دیکھن کی چاؤ ہے — پربھو ملو سویرا ٢
نینا ترسے درس کو — پل پلک نہ لاگے

---

[1] موٹا۔ کتھا ہے کہ ایک تیلی نے سب چنتا اور مان بڑائی چھوڑ دی تھی، یہاں تک کہ اپنی کاہل بیوی کو جس کام کے لئے وہ چاہتی بے دھڑک اپنے کندھے پر بٹھا کر لے جاتا۔ اس لئے وہ خوب موٹا تازہ ہو گیا۔

دردوند دیدار کا — نس باسر جاگے ٣
جو اب کے پریتم ملیں — کروں نمش[1] نہ نیارا
اب کبیر گُورُو پائیا
ملا پران پیارا ٤

پی لے پیالہ ہو متوالا، پیالہ نام امی رس کا رے۔ ٹیک

بال پنا سب کھیل گنوایا، ترُن بھیا ناری بس کا رے ١
برِدھ بھیا کف بائے نے گھیرا، کھاٹ پڑا نہ جائے کھسکا رے ٢
نابھ کنول بیچ ہے کستوری، جیسے مرگ پھرے بن کا رے ٣
بن ستگُورُو اتنا دُکھ پایا، وید ملا نہیں اس تن کا رے ٤
مات پتا بندھو سُت تریا، سنگ نہیں کوئی جائے سکا رے ٥
جب لگ جیوے گُورُو گُن گالے، دھن جوبن ہے دن دس کا رے ٦
چَوراسی جو اُبرا چاہے، چھوڑو کامنی کا چسکا رے ٧
کہیں کبیر سنو بھائی سادھو، نکھ سکھ پور رہا وِش کا رے ٨

تن دھر سکھیا کوئی نہ دیکھا — جو دیکھا سو دُکھیا ہو
اُدے است کی بات کہت ہیں — سب کا کیا بیبیکا ہو ١
گھاٹے باڑے سب جگ دُکھیا — کیا گرہی بیراگی ہو
سُکھدیو[1] اچارج دُکھ کے ڈرے — گربھے مایا تیاگی ہو ٢
جوگی دُکھیا جنگم دُکھیا — تپسی کو دُکھ دُونا ہو
آسا ترسنا سب کو دیاپے — کوئی محل نہ سُونا ہو ٣
سانچ کہوں تو کوئی نہ مانے — جھوٹ کہا نہیں جائی ہو
برہما بشنو مہیسر دُکھیا — جن یہ راہ چلائی ہو ٤
اودھو دُکھیا بھوپت دُکھیا — رنک دُکھی بپریتی ہو
کہیں کبیر سکل جگ دُکھیا — سنت سُکھی من جیتی ہو ٥

---

[1] چھن بھر۔ سُکھدیو مُنی جی بارہ برس گربھ میں رہے، پیدا ہوتے ہی مایا کے بچنے سے جنگل کو بھاگے۔

بِرہ اور پریم

چَوپائی

درسن دیجے نام سنیہی   تُم بن دُکھ پاوے میری دیہی۔ ٹیک

چھند

دُکھت تُم بن رٹت نِس دِن   پرگٹ درسن دیجیے
بنتی سُن پریہ سوامیاں   بل جاؤں بلمب نہ کیجیے   ۱

چَوپائی

اَن نہ بھاوے نیند نہ آوے   بار بار موہے بِرہ ستاوے   ۲

چھند

وِدھ وِدھی ہم بھئے ویاکُل   بِن دیکھے جِو نہ رہے
تپت تن جِو اُٹھت جھالا   کٹھن دُکھ اب کو سہے   ۳

چَوپائی

نَینن چلت سجل جَل دھارا   نِس دِن پنتھ نِہاروں تُمہارا   ۴

چھند

گُن اَوگُن اپرادھ چھماکر   اَوگُن کچھو نہ بچاریئے
پتت پاون راکھ پرمتی   اپنا پن نہ بساریئے   ۵

چَوپائی

گرِہ آنگن موہے کچھو نہ سوہائی   بَیر بھئی اور پھِریو نہ جائی   ۶

چھند

نَین بھر بھر رہے نِرکھت   نِمکھ نیہ نہ توڑیئے
بانہہ دیجے بندی چھوڑا   اب کے بند چھوڑائیے   ۷

چَوپائی

مِین مرے جیسے بن نیرا   اَیسے تُم بن دُکھت سریرا   ۸

چھند

داس کبیر یہ کرت بنتی   مہا پُرش اب مانیئے
دَیا کیجے دَرس دیجے   اَپنا کر موہے جانیئے   ۹

ــه اُچ متی یا بھاؤ

سادھو سبد سادھنا کیجے

جیہی سبد تے پرگٹ بھئے سب   سوئی سبد گہہ لیجے۔ ٹیک
سبد ہی گُورُو سبد سُنی سِشش بھئے   سبد سو بِرلا بُوجھے
سوئی سِشیہ سوئی گُورُو مہاتم   جیہی انتر گتی سُوجھے   ۱
سبدے بید پُران کہت ہیں   سبدے سب ٹھہراوے
سبدے سُر مُنی سنت کہت ہیں   سبد بھید نہیں پاوے   ۲
سبدے سُن سُن بھیش دھرت ہیں   سبد کہے انوراگی
کھٹ دَرشن سب سبد کہت ہیں   سبد کہے بَیراگی   ۳
سبدے مایا جگ اُتپانی   سبدے کیری پسارا
کہیں کبیر جہاں سبد ہوت ہے   توَن بھید ہے نیارا   ۴

سائیں بن درد کریجے ہوئے۔ ٹیک

دِن نہیں چَین رات نہیں نِندیا   کاسے کہوں دُکھ رُوئے   ۱
آدھی رتیاں پچھلے پہروا   سائیں بن ترس ترس رہی سوئے   ۲
پانچوں مار پچیسوں بس کر   اِن میں چہئے کوئی ہوئے   ۳
کہت کبیر سُنو بھائی سادھو   ستگُورُو ملے سُکھ ہوئے   ۴

ستگُورُو ہیں رنگریز   چُنر میری رنگ ڈاری۔ ٹیک
سیاہی رنگ چھُڑائی کے رے   دیو مجیٹھ رنگ
دھوئے سے چھُوٹے نہیں رے   دِن دِن ہوت سُرنگ   ۱
بھاو کے کُنڈ نیہ کے جل میں   پریم رنگ دئی بور
چسکی چاس لگائی کے رے   خُوب رنگی جھکجھور   ۲
ستگُورُو نے چُنری رنگی رے   ستگُورُو چتر سُجان
سب کچھ اُن پر واروں رے   تن من دھن اور پران   ۳
کہیں کبیر رنگریز گُورُو رے   مُجھ پر ہوئے دیال
سیتل چُنری اوڑھ کے رے   بھئی ہوں مگن نہال   ۴

سُنتا نہیں دُھن کی خبر انحد کا باجا باجتا
رس مند مندِر باجتا باہر سُنے تو کیا ہُوا ۱

گانجا اُفیم اور پوستا بھانگ اور سرا میں پیوتا
اِک پریم رس چاکھا نہیں اُملی ہُوا تو کیا ہُوا ۲

کاسی گیا اور دوارکا تیرتھ سکل بھرمت پھرے
گانٹھی نہ کھولی کپٹ کی تیرتھ گیا تو کیا ہُوا ۳

پوتھی کتابیں بانچتا اوروں کو نِت سمجھا دیتا
ترکُٹی محل کھوجے نہیں بک بک مرا تو کیا ہُوا ۴

قاضی کتابیں کھوجتا کرتا نصیحت اور کو
محرم نہیں اُس حال سے قاضی ہُوا تو کیا ہُوا ۵

سترنج چوپڑ گنجفا اِک نرد ہے بد رنگ کی
بازی نہ لائی پریم کی کھیلا جُوا تو کیا ہُوا ۶

جوگی دِگمبر سیوڑا کپڑا رنگے رنگ لال سے
واقف نہیں اُس رنگ سے کپڑا رنگے سے کیا ہُوا ۷

مندِر جھروکھے راوٹی گُل چمن میں رہتے سدا
کہتے کبیرا ہیں صحیح گھٹ گھٹ میں صاحب رم رہا ۸

کریئوں دِیدار محل میں پیارا ہے ٹیک

کام کرودھ مد لوبھ بسارو — سیل سنتوش چھماست دھارو
مدیہ مانس متھیا تج ڈارو — ہو گیان گھوڑے اسوار بھرم سے نیارا ہے ۱
دھوتی نیتی بستی پاؤ — آسن پدم جُگت سے لاؤ
کُمبھک کر ریچک کرواؤ — پہلے مُول سُدھار کارج ہو سارا ہے ۲
مُول کنوّل دل چتر بچھانو — کلنگ جاپ لال رنگ مانو
دیو گنیس تہاں روپا ٹھانو — بِدّھ سِدّھ چنوّر ڈھلارا ہے ۳
سواد چکر شٹ دل بستارو — برہم ساوتری رُوپ نہارو
اُلٹ ناگنی کا سِر مارو — تہاں شبد اونکارا ہے ۴

نابھی اشٹ کنوّل دل ساجا — سیت سنگھاسن بِشنو براجا
ہرینگ جاپ تاسُو مُکھ گاجا — لچھمی شو آدھارا ہے ۵
دوادس کنوّل ہِردے کے ماہیں — جنگ گور شِو دھیان لگائی
سوہنگ شبد تہاں دُھن چھائی — گن کریں جے جے کارا ہے ۶
شوڈس دل کنوّل کنٹھ کے ماہیں — تیہی مدھ بسے اوِدیا بائی
ہری ہر برہما چنوّر ڈُھرائی — جہاں شرینگ نام اُچارا ہے ۷
تاپر کنج کنوّل ہے بھائی — بگ بھونرا دوئی رُوپ لکھائی
نِج من کرت تہاں ٹھکُرائی — سو نینن پچھوارا ہے ۸
کنوّلن بھید کیا نِروارا — یہ سب رچنا پنڈ منجھارا
ست سنگ کر ستگُرو سِر دھارا — وہ ست نام اُچارا ہے ۹
آنکھ کان مُکھ بند کراؤ — انحد جھنگا شبد سُناؤ
دونوں تِل اِک تار مِلاؤ — تب دیکھو گُلزارا ہے ۱۰
چند سُورا ایکے گھر لاؤ — سُکھمن سیتی دھیان لگاؤ
تِربینی کے سَندھ سماؤ — بھور اُتر چل پارا ہے ۱۱
گھنٹا سنکھ سُنو دُھن دوئی — سہس کنوّل دل جگ مگ ہوئی
تا مدھ کرتا نِرکھو سوئی — بنک نال دھس پارا ہے ۱۲
ڈاکنی ساکنی بہو کِلکاریں — جم کنکر دھرم دُوت ہکاریں
ست نام سُن بھاگیں سارے — جب ستگُرو نام اُچارا ہے ۱۳
گگن منڈل بیچ اُردھ مُکھ کُوئیا — گُورمُکھ سادھو بھر بھر پیا
نِگُورے پیاس مرے بن کیا — جاکے ہیئے اندھیارا ہے ۱۴
ترکُٹی محل میں بِدیا سارا — گھنہر گرجیں بجے نگارا
لال برن سُورج اُجیارا — چتر کنوّل منجھار شبد اونکارا ہے ۱۵
سادھ سوئی جن یہ گڑھ لینہا — نو دروازے پرگٹ چینہا
دسواں کھول جائے جن دینہا — جہاں قُفل رہا مارا ہے ۱۶
آگے سیت سُن ہے بھائی — مانسرودر پیٹھ انہائی
ہنسن مِل ہنسا ہوئے جائی — مِلے جو امی اہارا ہے ۱۷

ا بگلا اور بھونرا یعنی سیت اور شیام پد ۲ سنگم ۳ کرنی ۴ بادل ۵ تالا

کنگری سارنگ بجے ستارا   اچھر برہم سُن دربارا
دوادس بھانو ہنس اُجیارا   کھٹ دل کنول منجھار شبد رنکارا ہے   ۱۸
مہا سُن سندھ بشمی گھاٹی   بن ستگورو نہ پاوے نہیں باٹی
بیاگھر سنگھ سرپ بہو کاٹی   تہاں سہج اچنت پسارا ہے   ۱۹
اشٹ دل کنول پار برہم بھائی   دہنے دوادس اچنت رہائی
بائیں دس دل سہج سمائی   یوں کنولن نروارا ہے   ۲۰
پانچ برہم پانچوں انڈ بینو   پانچ برہم نہ اچھر چینہو
چار مقام گپت تہاں کینہو   جا مدھ بندی وان پُرش دربارا ہے   ۲۱
دو پربت کے سندھ نہارو   بھنور گپھا تیں سنت پکارو
ہنسا کرتے کیل اپارو   تہاں گورن دربارا ہے   ۲۲
سہس اٹھاسی دیپ رچائے   ہیرے پنّے محل جڑائے
مُرلی بجت اکھنڈ سدائے   تہاں سوہنگ جھنکارا ہے   ۲۳
سوہنگ حد تجی جب بھائی   ست لوک کی حد پُنی آئی
اُٹھت سُگندھ مہا ادھکائی   جا کو وار نہ پارا ہے   ۲۴
شوڈس بھانو ہنس کو روپا   بینا ست دھن بجے انوپا
ہنسا کرت چنور سر بھوپا   ست پُرش دربارا ہے   ۲۵
کوٹن بھانو اُدے جو ہوئی   ایتے ہی پُنی چندر لکھوئی
پُرش روم سم ایک نہ ہوئی   ایسا پُرش دیدارا ہے   ۲۶
آگے الکھ لوک ہے بھائی   الکھ پُرش کی تہاں ٹھکرائی
اربن سُنور روم سم ناہیں   ایسا الکھ نہارا ہے   ۲۷
تا پر اگم محل اک ساجا   اگم پُرش تاہی کو راجا
کھربن سُنور روم اک لاجا   ایسا اگم اپارا ہے   ۲۸
تا پر اکہہ لوک ہے بھائی   پُرش انامی تہاں رہائی
جو پہنچا جانیگا واہی   کہن سُنن تیں نیارا ہے   ۲۹
کایا بھید کیا نروارا   یہ سب رچنا پنڈ منجھارا
مایا اَوگتی جال پسارا   سو کاریگر بھارا ہے   ۳۰

ے باگھ

آدی مایا کینہی چترائی   جھوٹھی بازی پنڈ دکھائی
اَوگتی رچنا رچی انڈ ماہیں   تا کا پرتی بمب ڈارا ہے   ۳۱
شبد بہنگم چال ہماری   کہیں کبیر ستگورو دئی تاری
کھلے کپاٹ شبد جھنکاری
پنڈ انڈ کے پار سو دیس ہمارا ہے   ۳۲

کرو جتن سکھی سائیں ملن کی۔ ٹیک

گُڑیا گُڑوا سوپ سُپلیا   تج دے بدھ لرکنیاں کھیلن کی   ۱
دیوتا پتر بھوتیاں بھوانی   یہ مارگ چوراسی چلن کی   ۲
اونچا محل عجب رنگ بنگلہ   سائیں کی سیج وہاں لگی پھولن کی   ۳
تن من دھن سب ارپن کر وہاں   سُرت سمہار پر پیّاں سجن کی   ۴
کہیں کبیر نربھے ہوئے ہنسا
کنجی بتا دیوں تالا کھولن کی   ۵

کرو رے من وا دن کی تدبیر (ٹیک)

جب جم راجہ آن پڑیں گے   ٹیک دھرت نہیں دھیر   ۱
مُنگرن مار کے پران نکاست   نینن بھر آیو نیر   ۲
بھوساگر اک اگم پنتھ ہے   ندیا بہت گمبھیر   ۳
ناؤ نہ بیڑا لوگ گھنیرا   کھیوٹ ہے بے پیر   ۴
گھر تریا اردھنگی بیٹھی   مات پتا سُت بیر   ۵
مال مُلک کی کون چلاوے   سنگ نہ جات سریر   ۶
لے کے پورت نرک کنڈ میں   بیا کُل ہوت سریر   ۷
کہت کبیر نراب سے چیتو
معاف ہوئے تقصیر   ۸

کرم گتی ٹارے ناہیں ٹری۔ ٹیک۔

مُنی بششٹ سے پنڈت گیانی   سودھ کے لگن دھری   ۱

سبد سُنئے اور پران دان دے   تبنکو نہیں ڈیرائی ٢
جیسے ستی چڑھی ست اوپر   پیا کی راہ من بھائی
پاوک دیکھ ڈرے وہ ناہیں   ہنست بیٹھ سَرا مایَیں ٣
دو دَل سنمکھ آن جُڑے ہیں   سُورا لیت لڑائی
ٹک ٹوک ہوئے گرے دھرن پر   کھیت چھوڑ نہیں جائی ۴
چھوڑو تن اپنے کی آسا   نربھے ہوئے گُن گائی
کہت کبیر سنو بھائی سادھو
ناہیں تو جنم نسائی ٥

مانت نہیں من مورا سادھو   مانت نہیں مَن مورا رے (ٹیک)
بار بار مَیں کہہ سمجھاؤں   جگ میں جیون تھورا رے ١
یا کائیا کو گرب نہ کیجے   کیا ساؤر کیا گورا رے ٢
بنا بھگتی تن کام نہ آوے   کوٹ سُگندھ چبھورا رے ٣
یا مایا جن دیکھ کے بھولو   کیا ہاتھی کیا گھوڑا رے ۴
جور جور دھن بہت بگوچے   لاکھن کوٹ کرورا رے ٥
دُبدھا دُرمت او چترائی   جنم گیو نر بورا رے ٦
اجہوں آن ملو ست سنگت   ستگُرو مان نہورا رے ٧
لیت اُٹھائی پرت بھوئیں گر گر   جیوں بالک بن کوراں رے ٨
کہیں کبیر چرن چت راکھے
جیوں سوئی بچ ڈورا رے ٩

محرم ہوئے سو جانے سادھو   ایسا دیس ہمارا (ٹیک)
بید کتیب پار نہیں پاوت   کہن سُنن سے نیارا
جات برن کُل کریا ناہیں   سندھیا نیم اچارا ١
بن جل بُوند پرت جہاں بھاری   نہیں میٹھا نہیں کھارا
سُن محل میں نوبت باجے   کنگری بین ستارا ٢

ئے آگ ئے آگ ئے گود

سیتا ہرن مرن دسرتھ کو   بَن میں وِپت پری ٢
کہاں وہ پھند کہاں وہ پاردھی   کہاں وہ مرگ چری ٣
سیتا کو ہرے گیو راون   سونے کی لنک جری ۴
پنچ ہاتھ ہری چند بکانے   بَلی پاتال دھری ٥
کوٹ گائے نت پُن کرت نرگ   گرگٹ جون پری ٦
پانڈو جن کے آپ سارتھی   تن پر بپت پری ٧
دُریودھن کو گرب گھٹایو   جدُو کُل ناس کری ٨
راہو کیتو اور بھانو چندرما   بدھی سنجوگ پری ٩
کہت کبیر سنو بھائی سادھو
ہونی ہوکے رہی ١٠

کیا مانگوں کچھ تھر نہ رہائی   دیکھت نین چلیو جگ جائی ١
اِک لکھ پوت سوا لکھ ناتی   جا راون گھر دِیا نہ باتی ٢
لنکا سا کوٹ سمندر سی کھائی   جا راون کی خبر نہ پائی ٣
سونے کے محل رُوپے کے چھاجا   چھوڑ چلے نگری کے راجا ۴
کوئی کرے محل کوئی کرے ٹاٹی   اُڑ جائے ہنس پڑی رہے ماٹی ٥
آوت سنگ نہ جات سنگاتی   کہا بھئے دل باندھے ہاتھی ٦
کہے کبیر انت کی باری
ہاتھ جھار جیوں چلا جواری ٧

گُرو دے لگن کٹھن ہے بھائی

لگن لگے بن کاج نہ سر ہے   جیو پرلے ہوئے جائی. ٹیک
جیسے پپہا پیاسا بُوند کا   پیا پیا رٹ لائی
پیاسے پران تلف دن راتی   اور نیر نہ بھائی ١
جیسے مرگا سبد سنیہی   سبد سُنن کو جائی

ئے شکاری ئے راجہ نرگ روزانہ ایک لاکھ گائیں دان دیا کرتے تھے لیکن ایک گائے انجانے میں دوبارہ دان کر دینے سے گرگٹ کی جون میں گئے۔

بن بادر جہاں بجری چمکے   بن سورج اُجیارا
بنا سیپ جہاں موتی اُپجے   بن سُر سبد اُچارا ۲
جوتی بجائے برہم جہاں درسے   آگے اگم اپارا
کہیں کبیر وہاں رہن ہماری   بُوجھے گورمُکھ پیارا ۴

من پھولا پھولا پھرے جگت میں کیسا ناطہ رے۔ ٹیک

ماتا کہے یہ پُتر ہمارا   بہن کہے بِیر میرا
بھائی کہے یہ بھُجا ہماری   ناری کہے نر میرا ۱
پیٹ پکڑ کے ماتا روؤے   بانہہ پکڑ کے بھائی
لپٹ جھپٹ کے تریا روؤے   ہنس اکیلا جائی ۲
جب لگ جیوے ماتا روئے   بہن روئے دس ماسا
تیرہ دِن تک تریا روؤے   پھیر کرے گھر باسا ۳
چار گزی چرگزی منگایا   چڑھا کاٹھ کی گھوڑی
چاروں کونے آگ لگایا   پھونک دِیو جس ہوری ۴
ہاڑ جرے جس لاہ کڑی کو   کیس جرے جس گھاسا
سونا ایسی کایا جر گئی   کوئی نہ آیو پاسا ۵
گھر کی تریا ڈھونڈن لاگی   ڈھونڈ پھری چہو دیسا
کہیں کبیر سُنو بھائی سادھو   چھاڑو جگ کی آسا ۶

من لاگو میرو یار فقیری میں۔ ٹیک۔

جو سُکھ پاوو نام بھجن میں   سو سُکھ ناہیں امیری میں ۱
بھلا بُرا سب کو سُن لیجے   کر گذران غریبی میں ۲
پریم نگر میں رہن ہماری   بھلی بن آئی صبوری میں ۳
ہاتھ میں کونڈی بغل میں سونٹا   چاروں دِسا جگیری میں ۴
آخر یہ تن خاک ملے گا   کہا پھرت مغروری میں ۵
کہیں کبیر سُنو بھائی سادھو   صاحب ملے صبوری میں ۶

لہ بِیر (بھائی) ۲ معافی زمین

وا دِن کی کچھ سُدھ کر من ماں۔ ٹیک۔

جا دِن لے چلو، لے چلو، ہوئی   تا دِن سنگ چلے نہیں کوئی
تات مات سُت ناری روئی   ماٹی کے سنگ دِیئے سوئی
سو ماٹی کاٹیگی تن ماں ۱
اُلفت نیہا کُلفت ناری   کِس کی بیوی کِس کی باندی
کِس کا سونا کِس کی چاندی   جا دِن جم لے چلے ہے باندھی
ڈیرا جائے پڑے وہی بن ماں ۲
ٹانڈا تُم نے لادا بھاری   بنج کیا پورا بیوپاری
جُوا کھیلا پُونجی ہاری   اب چلنے کی بھئی تیاری
ہت چت مت تُم لاؤ دھن ماں ۳
جو کوئی گُورو سے نیہہ لگائی   بہت بھانتی سوئی سُکھ پائی
ماٹی میں کایا مِل جائی   کہیں کبیر آگے گوہرائی
سانچ نام صاحب کو سنگ ماں ۴

ہمن ہیں عشق مستانہ   ہمن کو ہوشیاری کیا
رہیں آزاد یا جگ سے   ہمن دُنیا سے یاری کیا ۱
جو بچھڑے ہیں پیارے سے   بھٹکتے دربدر پھرتے
ہمارا یار ہے ہم میں   ہمن کو اِنتظاری کیا ۲
خلق سب نام اپنے کو   بہت کر سر پٹکتا ہے
ہمن گُورو نام سانچا ہے   ہمن دُنیا سے یاری کیا ۳
نہ پل بچھڑیں پیا ہم سے   نہ ہم بچھڑیں پیارے سے
اُنہیں سے نیہہ لاگی ہے   ہمن کو بے قراری کیا ۴
کبیرا عشق کا ماتا   دُوئی کو دُور کر دِل سے
جو چلنا راہ نازک ہے   ہمن سر بوجھ بھاری کیا ۵

پریم کا انگ

یہ تو گھر ہے پریم کا   خالہ کا گھر ناہیں

بھیس اُتارے بھُوئیں دھرے　　تب پہنچے گھر ماہیں ۱
بھیس اُتارے بھُوئیں دھرے　　تا پر راکھے پاؤں
داس کبیرا یوں کہے　　ایسا ہوئے تو آؤ ۲
پریم نہ باڑی اُوپجے　　پریم نہ ہاٹ بکائے
راجا پرجا جیہی رُچے　　سیس دئی لے جائے ۳
پریم پیالہ جو پیئے　　سیس دچھنا دے
لوبھی سیس نہ دے سکے　　نام پریم کا لے ۴
پریم پیالہ بھر پیا　　راچ رہا گُورُو گیان
دیا نگارا سبد کا　　لال کھڑے میدان ۵
چھن ہی چڑھے چھن اُترے　　سو تو پریم نہ ہوئے
اگھٹ پریم پنجر بسے　　پریم کہاوے سوئے ۶
آیا پریم کہاں گیا　　دیکھا تھا سب کوئے
چھن روَوے چھن میں ہنسے　　سو تو پریم نہ ہوئے ۷
پریم پریم سب کوئی کہے　　پریم نہ چینہے کوئے
آٹھ پہر بھینا رہے　　پریم کہاوے سوئے ۸
پریم پیارے لال سوں　　من دے کیجے بھاؤ
ستگُورُو کے پرسادے　　بھلا بنا ہے داؤ ۹
جب میں تھا تب گُورُو نہیں　　اب گُورُو ہیں ہم ناہیں
پریم گلی اتی سانکری　　تا میں دو نہ سماہیں ۱۰
جاگھٹ پریم نہ سنچرے　　سو گھٹ جانو مسان
جیسے کھال لوہار کی　　سانس لیت بن پران ۱۱
آیا بگُولا پریم کا　　تنکا اُڑا آکاس
تنکا تنکا سے ملا　　تنکا تنکے پاس ۱۲
پریم بکنتا میں سنا　　ماتھا ساٹے ہاٹ
بُوجھت بلمب نہ کیجیے　　تت چھن دیجے کاٹ ۱۳
پریم بنا دھیرج نہیں　　برہ بنا بیراگ
ستگُورُو بن جاوے نہیں　　من منسا کا داغ ۱۴
پریم تو ایسا کیجیے　　جیسے چند چکور

گھُنگھ ٹُوٹ بھُوئیں میں گرے　　چھوٹے وا ہی اور ۱۵
ادھ کک سنیہی ماچھری　　دُوجا الپ سنیہہ
جب ہی جل تیں بچھُڑے　　تب ہی تیاگے دیہہ ۱۶
سو جو جن ساجن بسے　　مانو ہردے منجھار
کپٹ سنیہی آنگنے　　جانو سمُندر پار ۱۷
یہ تت وہ تت ایک ہے　　ایک پران دوئی گات
اپنے جیا سے جانیے　　میرے جیا کی بات ۱۸
ہم تمہرو سمرن کریں　　تم موہے چتوو ناہیں
سمرن من کی پریت ہے　　سو من تم ہی ماہیں ۱۹
میرا من تو تجھ سے　　تیرا من کہوں اور
کہے کبیر کیسے بنے　　ایک چت دوئی ٹھور ۲۰
جیوں میرا من تجھ سے　　یوں تیرا جو ہوئے
اہرن تاتا لوہ جیوں　　سندھی لکھے نہ کوئے ۲۱
پریت جو لاگی دُھل گئی　　پَیٹھ گئی من ماہیں
روم روم پیو پیو کرے　　مُکھ کی سردھا ناہیں ۲۲
جو جاگت سو سوپن میں　　جیوں گھٹ بھیتر سواس
جو جن جا کو بھاوتا　　سو جن تا کے پاس ۲۳
سو نا سجن سادھو جن　　ٹُوٹ جُٹے سو بار
دُرجن کُمبھ کمہار کا　　ایکے دھکا درار ۲۴
پریتی تا ہی سے کیجیے　　جو آپ سمانا ہوئے
کبھوں کہ جو اوگُن پڑے　　گُن ہی لہے سموئے ۲۵
پریم بنج نہیں کر سکے　　چڑھے نہ نام کی گیل
مانُش کیری کھالری　　اوڑھ پھرے جیوں بیل ۲۶
جہاں پریم تہاں نیم نہیں　　تہاں نہ بُدھی بیوہار
پریم مگن جب من بھیا　　تب کون گنے تتھی وار ۲۷
پریم پانوری پہر کے　　دھیرج کاجر دیئی
سیل سندُور بھراؤ کے　　یوں پیا کا سکھ لیئی ۲۸
پریم چھپایا نہ چھپے　　جاگھٹ پرگٹ ہوئے

جو پے مکھ بولے نہیں   تو نین دیت ہیں روئے ۲۹
پریم بھاو اک چاہیے   بھیش انیک بنائے
بھاویں گریہہ میں باس کر   بھاویں بن میں جائے ۳۰
جوگی جنگم سیوڑا   سنیاسی درویس
بنا پریم پہنچے نہیں   دربھ ستگورو دیس ۳۱
پیا چاہے پریم رس   راکھا چاہے مان
ایک میان میں دو کھڑگ   دیکھا سنا نہ کان ۳۲
پریمی ڈھونڈت میں پھروں   پریمی ملے نہ کوئے
پریمی سے پریمی ملے   گورو بھگتی دڑھ ہوئے ۳۳
کبیر پیالا پریم کا   انتر لیا لگائے
روم روم میں رم رہا   اور امل کیا کھائے ۳۴
کبیر ہم گورو رس پیا   باقی رہی نہ چھاک
پا کا کلس کمہار کا   بہور نہ چڑھسی چاک ۳۵
نام رسائن ادھک رس   پیوت ادھک رسال
کبیر پاون دربھ ہے   مانگے سیس کلال ۳۶
کبیر بھاٹھی پریم کی   بہتک بیٹھے آئے
سر سونپے سو پیوسی   ناتر پیا نہ جائے ۳۷
یہ رس مہنگا پڑے سو   چھاڑی جیو کی بان
ماتھا ساٹے جو ملے   تو بھی سستا جان ۳۸
پیا رس پیا سو جانیے   اترے نہیں خمار
نام امل ماتا رہے   پیئے امی رس سار ۳۹
بہے رسائن میں کیا   پریم سمان نہ کوئے
رتی اک تن میں سنچرے   سب تن کنچن ہوئے ۴۰
ساگر آمڑا پریم کا   کھیوٹیا کوئی ایک
سب پریمی مل بوڑتے   جو یہ نہیں ہوتا ٹیک ۴۱
یہی پریم نرواہیے   رہن کنارے بیٹھ
ساگر تیں نیارا رہا   گیا لہر میں پیٹھ ۴۲
امرت کیری موٹری   راکھی ستگورو چھور

آپ سریکھا جو ملے   تا ہی پلاوے گھور ۴۳
امرت پیوے تے جنا   ستگورو لاگا کان
بستو اگوچر مل گئی   من نہیں آوے آن ۴۴
سادھو سیپ سمندر کے   ستگورو سواتی بند
ترشا گئی اک بند سے   کیا لے کروں سمند ۴۵
ملنا جگ میں کٹھن ہے   مل بچھڑو جن کوئے
بچھڑا سجن تبھی ملے   جن ماتھے من ہوئے ۴۶
جوئی ملے سو پریت میں   اور ملے سب کوئے
من سے منسا نہ ملے   تو دیہہ ملے کا ہوئے ۴۷
جو دل دل ہی میں رہے   سو دل کہوں نہ جائے
جو دل دل سے باہرا   سو دل کہاں سمائے ۴۸
جیسی پریت کٹمب سے   تیسی گورو سے ہوئے
کہے کبیر وا داس کا   پلہ نہ پکڑے کوئے ۴۹
نینوں کی کر کوٹھری   پتلی پلنگ بچھائے
پلکوں کی چک ڈار کے   پیا کو لیا رجھائے ۵۰
جب لگ مرنے سے ڈرے   تب لگ پریمی ناہیں
بڑی دور ہے پریم گھر   سمجھ لیہو من ماہیں ۵۱
پیا کا مارگ سگم ہے   تیرا چلن انیڑ
ناچ نہ جانے باپری   کہے آنگنا ٹیڑھ ۵۲
پیا کا مارگ کٹھن ہے   کھانڈا ہو جیسا
ناچن نکسی باپری   پھر گھونگھٹ کیسا ۵۳
یہ تو گھر ہے پریم کا   مارگ اگم اگادھ
سیس کاٹ پگ تر دھرے   تب نکٹ پریم کا سواد ۵۴
پریم بھگت کا گیہہ ہے   اونچا بہت اکنت
سیس کاٹ پگ تر دھرے   تب پہنچے گھر سنت ۵۵
سیس کاٹ پاسنگ کیا   جیو سیر بھر لین
جو بھاوے سو آئی لے   پریم آگے ہم دین ۵۶
پریم پریت میں رچ رہے   موکش مکتی پھل پائے

سبد ماہیں تب مل رہے نہیں آوے نہیں جائے ۵۷
جو تو پیاسا پریم کا سیس کاٹ کر گوئے
جب تو ایسا کرے گا تب کچھ ہوئے تو ہوئے ۵۸
ہری سے تو جن ہیت کر کر ہری جن سے ہیت
مال ملک ہری دیت ہے ہری جن ہری ہی دیت ۵۹
پریت بہت سنسار میں نانا بدھی کی سوئے
اُتم پریت سو جانیئے ستگورو سے جو ہوئے ۶۰
گن ونتا اور درویہ کی پریت کرے سب کوئے
کبیر پریت سو جانیئے ان تے نیاری ہوئے ۶۱
کبیر تا سے پریت کروں جو نرباہے اور
بنے تو بدھ نہ راچیئے دیکھت لاگے کھور ۶۲
کہا بھیو تن بچھڑے دور بسے جے باس
نینا ہی انتر پرا پران تمہارے پاس ۶۳
جو ہے جاکا بھاوتا جب تب ملیے آئے
تن من تاکو سونپیئے جو کبھوں چھاڑ نہ جائے ۶۴
جل میں بسے کمودنی چندا بسے اکاس
جو ہے جاکا بھاوتا سو تاہی کے پاس ۶۵
تن دکھلاوے آپنا کچھو نہ راکھے گوئے
جیسی پریت کمودنی ایسی پریت جو ہوئے ۶۶
صحیح ہیت ہے تاسو کا جاکے ستگورو ٹیک
ٹیک نباہے دینہ بھری رہے سبد مل ایک ۶۷
پاسا پکڑا پریم کا ساری کیا سریر
ستگورو داو بتائیا کھیلے داس کبیر ۶۸
کھیل جو منڈا کھلاڑے آنند بڑا اگھائے
اب پاسا کاہوں پرد پریم بندھا جگ جائے ۶۹
پریتم کو پتیاں لکھوں جو کبھوں ہوئے بدیس
تن میں من میں نین میں
تاکو کہا سندیس ۷۰

سمرن کا انگ

سمرن سے سکھ ہوت ہے سمرن سے دکھ جائے
کہہ کبیر سمرن کیئے سائیں ماہیں سمائے ۱
راجا رانا راؤ رنک بڑا جو سمرے نام
کہہ کبیر بڑوں بڑا جو سمرے نہکام ۲
نر ناری سب نرک ہے جب لگ دیہہ سکام
کہہ کبیر سوئی پیو کو جو سمرے نہکام ۳
دکھ میں سمرن سب کریں سکھ میں کرے نہ کوئے
جو سکھ میں سمرن کرے تو دکھ کاہے ہوئے ۴
سکھ میں سمرن نہ کیا دکھ میں کیا یاد
کہہ کبیر تا داس کی کون سنے فریاد ۵
سمرن کی سدھ یوں کرو جیسے کامی کام
ایک پلک بسرے نہیں نس دن آٹھوں جام ۶
سمرن کی سدھ یوں کرو جیوں گاگر پنہار
ہالے ڈولے سرت میں کہے کبیر بچار ۷
سمرن کی سدھ یوں کرو جیوں سربھی[1] ست ماہیں
کہہ کبیر چارا چرت بسرت کبہوں ناہیں ۸
سمرن کی سدھ یوں کرو جیسے دام کنگال
کہہ کبیر بسرے نہیں پل پل لیہہ سمہال ۹
سمرن سے من لائیے جیسے ناد کرنگ[2]
کہہ کبیر بسرے نہیں پران تجے تیہی سنگ ۱۰
سمرن سے من لائیے جیسے دیپ پتنگ
پران تجے چھن ایک میں جرت نہ موڑے انگ ۱۱
سمرن سے من لائیے جیسے کیٹ بھرنگ
کبیر بسرے آپ کو ہوئے جائے تیہی رنگ ۱۲

---

[1] گائے ۔ [2] مرگ

سمرن سے من لائیے   جیسے پانی مین
پران تجے پل بچھڑے   ست کبیر کہہ دین ۱۳
سمرن سرت لگائے کے   مکھ تے کچھو نہ بول
باہر کے پٹ دیئی کے   انتر کے پٹ کھول ۱۴
مالا پھیرت من خوسی   تا تے کچھو نہ ہوئے
من مالا کے پھیرتے   گھٹ اجیاری ہوئے ۱۵
مالا پھیرت جگ گیا   پھرا نہ من کا پھیر
کر کا منکا ڈار دے   من کا منکا پھیر ۱۶
اجپا سمرن گھٹ بچے   دینہا سرجنہار
تاہی سے من لگ رہا   کہے کبیر بچار ۱۷
کبیر مالا منہی کی   اور سنساری بھیکھ
مالا پھیرے ہری ملیں   تو گلے رہٹ کے دیکھ ۱۸
کبیر مالا کاٹھ کی   بہت جتن کا پھیر
مالا سواس اسواس کی   جا میں گانٹھ نہ میر ۱۹
مالا مو سے لڑ پڑی   کا پھیرت ہو موہے
من کے مالا پھیرلے   گور سے میلا ہوئے ۲۰
کریا کرے انگری گنے   من دھاوے چہوں اور
جیہی پھیرے سائیں ملے   سو بھیا کاٹھ کٹھور ۲۱
مالا پھیرے کہا بھیو   ہردے گانٹھ نہیں کھوئے
گور چرنن چت راچیے   تو امرا پور جوئے ۲۲
باہر کیا دکھلائیے   انتر جپیئے نام
کہا محولا خلق سے   پڑا دھنی سے کام ۲۳
سبھی ہی دھن ہوت ہے   ہر دم گھٹ کے ماہیں
سرت سبد میلا بھیا   مکھ کی حاجت ناہیں ۲۴
مالا تو کر میں پھرے   جیبھ پھرے مکھ ماہیں
منوا تو دہو دس پھرے   یہ تو سمرن ناہیں ۲۵
تن تھر من تھر بچن تھر   سرت نرت تھر ہوئے
کہہ کبیر اس پلک کو   کلپ نہ پاوے کوئے ۲۶

جاپ مرے اجپا مرے   انحد بھی مر جائے
سرت سمانی سبد میں   تا ہی کال نہیں کھائے ۲۷
جا کی پونجی سواس ہے   چھن آوے چھن جائے
تا کو ایسا چاہیے   رہے نام لو لائے ۲۸
کہتا ہوں کہہ جات ہوں   کہوں بجائے ڈھول
سواسا خالی جات ہے   تین لوک کا مول ۲۹
ایسے مہنگے مول کا   ایک سواس جو جائے
چودہ لوک نہ پٹترے   کاہے دھور ملائے ۳۰
کبیر چھدما ہے کوکری   کرت بھجن میں بھنگ
یا کو ٹکڑا ڈار کر   سمرن کرو نسنک ۳۱
چنتا تو ست نام کی   اور نہ چتوے داس
جو کچھ چتوے نام بن   سوئی کال کی پھانس ۳۲
ست نام کو سمرتے   ادھرے پتت انیک
کہہ کبیر نہیں چھاڑیئے   ست نام کی ٹیک ۳۳
نام جپت کنیا بھلی   ساکت بھلا نہ پوت
چھیری کے گل گلتھنا   جا میں دودھ نہ موت ۳۴
نام جپت دردری بھلا   ٹوٹی گھر کی چھان
کنچن مندر جار دے   جہاں گورو بھگتی نہ جان ۳۵
پانچ سکھی پیو پیو کریں   چھٹا جو سمرے من
آئی سرت کبیر کی   پایا نام رتن ۳۶
توں توں کرتا توں بھیا   مجھ میں رہی نہ ہوں
واری تیرے نام پر   جت دیکھوں تت توں ۳۷
سمرن مارگ سہج کا   ستگورو دیا بتائے
سواس اسواس جو سمرتا   اک دن ملسی آئے ۳۸
مالا سواس اسواس کی   پھیرے کوئی نج داس
چوراسی بھرمیں نہیں   کٹے کرم کی پھانس ۳۹
گیان کتھے بک بک مرے   کوئی کرے اپائے
ستگورو ہم سے یوں کہیو   سمرن کرو سمائے ۴۰

کبیر سُمرن سار ہے   اور سکل جنجال
آدی انت مدھ سودھیا   دُوجا دیکھا خیال ۴۱
نج سُکھ سُمرن نام ہے   دُوجا دُکھ اپار
منسا باچا کرمنا   کبیر سُمرن سار ۴۲
تھوڑا سُمرن بہت سُکھ   جو کر جانے کوئے
سُوت نہ لگے بنا دنی   لہجے اتی سُکھ ہوئے ۴۳
سائیں یوں مت جانیئے   پریت گھٹے مم چت
مروں تو تم سمرت مروں   جیوت سمروں نت ۴۴
جپ تپ سنجم سادھنا   سب سُمرن کے ماہیں
کبیر جانے بھگت جن   سُمرن سم کچھو ناہیں ۴۵
سہکامی سُمرن کرے   پاوے اُتم دھام
نہکامی سُمرن کرے   پاوے اوچل نام ۴۶
ہم تُمرو سُمرن کریں   تم ہوہے چتوت ناہیں
سُمرن من کی پریت ہے   سو من تُمہیں ماہیں ۴۷
کبیرا ہر ہر سُمرلے   پران جاہیں گے چھوٹ
گھر کے پیارے آدمی   چلتے لیں گے لُوٹ ۴۸
کبیر نربھے نام جپو   جب لگ دیوا بات
تیل گھٹے باتی بجھے   تب سووو دن رات ۴۹
جیسا مایا من رمے   تیسے نام رمائے
تارا منڈل چھاڑ کے   جہاں نام تہاں جائے ۵۰
کبیر چت چنچل بھیا   چہوں دِس لاگی لائے
گُور سُمرن ہاتھے گھڑا   لیجے بیگ بجھائے ۵۱
کبیر مُکھ سوئی بھلا   جا مُکھ نکسے نام
جا مُکھ نام نہ نکسے   سو مُکھ کونے کام ۵۲
ست نام کو سُمرنا   ہنس کر بھاوے کھیج
اُلٹا سُلٹا نپجے   کھیت پڑا جیوں بیج ۵۳
سواس سپھل سو جانیئے   جو سُمرن میں جائے
اور سواس یوں ہی گئے   کر کر بہت اُپائے ۵۴

لے آگ

کہا بھروسہ دیہہ کا   بنس جائے چھن ماہیں
سواس سواس سُمرن کرو   اور جتن کچھو ناہیں ۵۵
جیونا تھوڑا ہی بھلا   جو ست سُمرن ہوئے
لاکھ برس کا جیونا   لیکھے دھرے نہ کوئے ۵۶
بنا سانچ سُمرن نہیں   بن بھیدی بھگتی نہ ہوئے
پارس میں پردا رہا   کس لوہا کنچن ہوئے ۵۷
کنچن کیول گرو بھجن   دُوجا کانچ کتھیر
جھوٹھا جال جنجال تج   پکڑو سانچ کبیر ۵۸
ہردے سُمرنی نام کی   میرا من مشغول
چھب لاگے نرکھت رہوں   مٹ گیا سنسے سُول ۵۹
سُمرن کا ہل جوتیئے   بیجا نام جمائے
کھنڈ برہمنڈ سوکھا پڑے   تہو نہ نشپھل جائے ۶۰
دیکھا دیکھی سب کہے   بھور بھئے ہری نام
اردھ رات کوئی جن کہے   خانہ زاد غلام ۶۱
نام رٹت استھر بھیا   گیان کتھت بھیا لین
سُرت بدن اسکے بھیا   جل ہی ہوئیگا مین ۶۲
کبیر دھارا اگم کی ستگُرو دئی لکھائے
اُلٹ تاہی سُمرن کرو سوامی سنگ لگائے ۶۳

شیل کا انگ

شیل چھما جب اوپجے   الکھ درشٹی تب ہوئے
بنا شیل پہنچے نہیں   لاکھ کتھے جو کوئے ۱
شیل ونت سب تے بڑا   سرب رتن کی کھان
تین لوک کی سمپدا   رہی شیل میں آن ۲
گیانی دھیانی سنجمی   داتا سُور انیک
جپیا تپیا بہت ہیں   شیل ونت کوئے ایک ۳
سُکھ کا ساگر شیل ہے   کوئے نہ پاوے تھاہ

سبد بنا سادھو نہیں   دردیہ بنا نہیں ساہ ۴
وِشے پیارے پریت سے   تب لگ گورمکھ ناہیں
جب انتر ستگورو بسیں   وِشیا سے رچی ناہیں ۵
سہل گیۓ کوۓ سادھان   چیتن پہرے جاگ
باسن باسن کے کھِسے   چھوڑ نہ سکئی لاگ ۶
آدر کیئے سو اولیا   بیٹھو کہے سو پیر
جا گھر آدر نہ بیٹھو ہے   سو کافر بے پیر ۷
گھائل اوپر گھاوے   ٹوٹے تیاگی ہوۓ
بھر جوبن میں سہل ونت
برلا ہوۓ تو ہوۓ ۸

کام کا انگ

کامی کا گورو کامنی   لوبھی کا گورو دام
کبیر کا گورو سنت ہے   سنتن کا گورو نام ۱
سہکامی دیپک دسا   سوکھے تیل نواس
کبیر ہیرا سنت جن   سہجے سدا پرکاس ۲
کامی کُتّا تیس دن   انتر ہوۓ اُداس
کامی نر کُتّا سدا   چھ رُت بارہ ماس ۳
کامی کرودھی لالچی   اِن سے بھگتی نہ ہوۓ
بھگتی کرے کوئی سورما   جات برن کُل کھوۓ ۴
بھگتی بگاری کامیاں   اندری کیرے سواد
ہیرا کھویا ہاتھ سے   جنم گنوایا باد ۵
کامی لجا نہ کرے   من ماہیں اہلاد
نیند نہ مانگے ساتھرا   بھوکھ نہ مانگے سواد ۶
کامی کبہوں نہ گورو بھجے   مٹے نہ سنسے سول
اور گنن سب بخشہو   کامی ڈار نہ مول ۷
کام کرودھ سوتک سدا   سوتک لوبھ سماۓ

سہل سرووَر نہائیے   تب یہ سوتک جاۓ ۸
جہاں کام تہاں نام نہیں   جہاں نام نہیں کام
دونوں کبہوں نہ ملیں   روی رجنی اِک ٹھام ۹
ناری پُرش سب ہی سنو   یہ ستگورو کی ساکھی
وِش پھل پھلے انیک ہیں   مت کوئی دیکھو چاکھی ۱۰
جن کھایا سوئی مُوآ   گن گندھرب بڑ بھوپ
ستگورو کہیں کبیر سے   جگ میں جگتی انوپ ۱۱
کامی تو نربھے بھیا   کرے نہ کاہو سنک
اندری کیرے بس پرا   بھگتے نرک نسنک ۱۲
کبیر کامی پُرش کا   سنسے کبہوں نہ جاۓ
صاحب سے انگار ہے   واکے ہردے لاگئے[1] ۱۳
کامی امی نہ بھاوئی   وِش کو لیوے سودھ
کبُدھی نہ بھاجے جیو کی   بھاوے جیوں پرمودھ ۱۴
کہتا ہوں کہہ جات ہوں   سمجھے نہیں گنوار
بیراگی گرہی کہا   کامی وار نہ پار ۱۵
کامی کرم کی کینچلی   پہری ہوا نرناگ
سر پھوڑے سوجھے نہیں   کوئی پوربلا بھاگ ۱۶
کام قہر اسوار ہے   سب کو مارے دھاۓ
کوئی اِک ہری جن اُبرا   جاکے نام سہاۓ ۱۷
کیتا بہتا بہہ گیا   کیتا بہہ بہہ جاۓ
ایسا بھید بچار کے   تو مت غوطہ کھاۓ ۱۸
کام کرودھ مد لوبھ کی   جب لگ گھٹ میں کھان
کہا مورکھ کہا پنڈتا   دونوں ایک سمان ۱۹
کام کام سب کوئی کہے   کام نہ چینہے کوۓ
جیتی من کی کلپنا
کام کہاوے سوۓ ۲۰

---

[1] آگ

کنک اور کامنی کا انگ

چلو چلو سب کوئی کہے   پہنچے برلا کوئے
ایک کنک ار کامنی   درگم گھاٹ دوئے ۱
ناری کی جھائیں پرت   اندھا ہوت بھجنگ
کبیر تن کی کون گتی   جو نت ناری کے سنگ ۲
کامنی کالی ناگنی   تینوں لوک منجھار
نام سنیہی اوبرے   بِھجی کھائے جھار ۳
کامنی سندر سرپنی   جو چھیڑے تیہی کھائے
جو گورو چرنن راچیا   تن کے نکٹ نہ جائے ۴
اک ناری اک ناگنی   اپنا جایا کھائے
کبہوں سرپٹ نیکٹے   او پجے ناگ بلائے ۵
نینوں کاجر پائے کے   گاڑھے باندھے کیس
ہاتھوں مہندی لائے کے   باگھن کھایا دیس ۶
پر ناری کے راچنے   سیدھا نرکے جائے
تن کو جم چھاڑے نہیں   کوٹک کرے اپائے ۷
پر ناری پینی چھری   مت کوئی لادو انگ
راون کے دس سر گئے   پر ناری کے سنگ ۸
پر ناری پینی چھری   برلا باچے کوئے
نہ وہی پیٹ سنچاریئے   جو سرب سون کی ہوئے ۹
پر ناری کا راچنا   جیوں لہسن کی گھرا‌ن
کونے بیٹھ کے کھائیے   پرگٹ ہوتے ندان ۱۰
پر ناری کے راچنے   اوگن ہے گن ناہیں
کھار سمندر ماچھری   کیتی بہہ بہہ جاہیں ۱۱
پر ناری پر سندری   جیسے سولی سال
نت کلیس بھگتے سہی   تہو نہ چھوڑے کھال ۱۲

؎ بدبو

دیپک سندر دیکھ کے   جر جر مرے پتنگ
بڑی لہر جو بِشے کی   جرت نہ موڑے انگ ۱۳
نار پرائی آپنی   بھوگے نرکے جائے
آگ آگ سب ایک سی   ہاتھ دیئے جر جائے ۱۴
زہر پرایا آپنا   کھائے سے مر جائے
اپنی رچھا نہ کرے   کہہ کبیر سمجھائے ۱۵
کوپ پرایا آپنا   گرے بوڑ جو جائے
ایسا بھید بچار کے   تو مت غوطہ کھائے ۱۶
چھری پرائی آپنی   مارے درد جو ہوئے
بہو بدھی کہوں پکار کے   کر چھوود مت کوئے ۱۷
ناری نرکھ نہ دیکھیے   نرکھ نہ کیجے دور
دیکھے ہی تے بکھ چڑھے   من آوے کچھو اور ۱۸
جو کبہوں کے دیکھیے   بیر بہن کے بھائے
آٹھ پہر الگا رہے   تاکو کال نہ کھائے ۱۹
سرپ سونے کی سندری   آوے باس سباس
جو جننی ہوئے آپنی   تئو نہ بیٹھے پاس ۲۰
ناری نساوے تین گن   جو نر پاسے ہوئے
بھگتی مکتی نج دھیان میں   پیٹھ نہ سکے کوئے ۲۱
گائے روئے ہنس کھیل کے   ہرت سبن کے پران
کہہ کبیرا گھات کو   سمجھیں سنت سجان ۲۲
ناری ندی اتھاہ جل   بوڑ موا سنسار
ایسا سادھو نہ ملا   جا سنگ اتروں پار ۲۳
گائے بھینس گھوڑی گدھی   ناری نام ہے تاس
جا مندر میں یہ بسیں   تہاں نہ کیجے واس ۲۴
ناری رچنتے پرکھ ہیں   پرکھ رچنتی نار
پرکھ پرکھ تے راچتے   تے برلے سنسار ۲۵
ناری کہوں کہ ناہری   نکھ بکھ سے یہ کھائے
جل بوڑا تو اوبرے   بھگ بوڑا بہہ جائے ۲۶

بھگ بھوگے بھگ اُوپجے   بھگ تے بچے نہ کوئے
کہہ کبیر بھگ تے بچے   بھگت کہاوے سوئے ۲۷
سیوک اپنا کر لیج   آ گیا سینے ناہیں
بھگ منتر دے گورو بھی   سکھ ہو سبھے کماہیں ۲۸
کبیر ناری کی پریت سے   کیتے گئے گڑنت
کیتے اَوروں جائیں گے   نرک ہنست ہنست ۲۹
پھاٹے کانوں باگھنی   تین لوک کو کھائے
جیوت کھائے کلیجرا   مُوئے نرک لے جائے ۳۰
ناری ناہیں ناہری   کرے نینن کی چوٹ
کوئی کوئی سادھو اُبھرے   لے ستگور کی اوٹ ۳۱
ناری ناہیں جم اہے   تو مت راچے جائے
منجاری جیوں بول کے   کاڑھ کریجہ کھائے ۳۲
ناری ندیا سارکھی   بہے اپربل پور
صاحب سے نیارا رہے   انت پڑے مکھ دھور ۳۳
ایک کنک اور کامنی   یہ لمبی تروار
چالے تھے گور ملن کو   بیچ ہی لینا مار ۳۴
ایک کنک اور کامنی   دوؤ اگن کی جھال
دیکھت ہی تے پرجوئے   پرس کرے پیمال ۳۵
ایک کنک اور کامنی   بکھ پھل لیا اُپائے
دیکھت ہی تے بکھ چڑھے   چاکھت ہی مرجائے ۳۶
ایک کنک اور کامنی   تجئے بھجئے دور
گور بیچ پاڑے انترا   جم دیسی مکھ دھور ۳۷
نرج بیرج کی کوٹھری   تا پر ساجیو روپ
ایک نام بن بوڑسی   کنک کامنی کوپ ۳۸
جہاں جرائی سُندری   تو جن جائے کبیر
اُڑ کے بھسم جو لاگسی   سونا ہوئے سریر ۳۹

۱ پھنکارے ہوئے ۲ بلی

ناری تو ہم بھی کری   جانی ناہیں بچار
جب جانی تب پرہری   ناری بڑی بکار ۴۰
چھوٹی موٹی کامنی   سب ہی بکھ کی بیل
بیری مارے داؤ سے   یہ مارے ہنس کھیل ۴۱
ناگن کے تو دوئے پھن   ناری کے پھن بیس
جا کا ڈسا نہ پھر جیئے   مر ہے بسوا بیس ۴۲
ناری ندیا سارکھی   اور جو پر گئے کال
سب کالن تے باچئے   ناری جم کا جال ۴۳
دیپک جھولا پون کا   نر کا جھولا نار
سادھو جھولا سبد کا   بولے ناہیں بچار ۴۴
ناری پُرکھ کی استری   پُرکھ ناری کا پوت
یا ہی گیان بچار کے   چھاڑ چلا اودھوت ۴۵
ابناسی بیچ دھار تن   کل کنچن اور نار
جو کوئی ان تے بچ چلے   سوئی اُترے پار ۴۶
ناری سے نظر نہ جوڑیئے   انس ہی کھس ہوئے جائے
جا کے چت ناری بسے   چار انس لے جائے ۴۷

سورٹھا

ناری سیتی نیہہ   بدھ بیبیک سب ہی ہرے
کہا گنواوے دیہہ   کارج کوئی نہ سرے ۴۸

گورو دیو کا انگ

گورو کو کیجے ڈنڈوت   کوٹ کوٹ پرنام
کیٹ نہ جانے بھرنگ کو   وہ کر لے آپ سمان ۱
جگت جنایو جیہی سکل   سو گورو پرگٹے آئے

۱ تین

جن گورو آنکھ نہ دیکھیا سو گورو دیا لکھائے ۲
ستگورو سم کو ہے سگا سادھو سم کو دات
ہری سمان کو ہت ہے ہری جن سم کو جات ۳
ستگورو کی مہما اننت اننت کیا اُپکار
لوچن اننت اُگھاڑیا اننت دکھاون ہار ۴
جیہی کھوجت برہما تھکے سُر نر مُنی اور دیو
کہیں کبیر سُن سادھوا کر ستگورو کی سیو ۵
کبیر گورو گرُوا ملا رل گیا آٹے لون
جاتی پاتی کُل مٹ گیا نام دھرے گا کون ۶
گیان پرکاسی گورو ملا سو جن بسر نہ جائیے
جب صاحب کرپا کری تب گورو ملیا آئیے ۷
گورو صاحب کر جانیئے رہیئے سبد سمائیے
ملے تو ڈنڈوت بندگی پل پل دھیان لگائیے ۸
گورو کو سر پر راکھیئے چلیئے آگیا ماہیں
کہے کبیرتا داس کو تین لوک ڈر ناہیں ۹
گورو گوبند دوؤ کھڑے کا کے لاگوں پائیں
بلہاری گورو آپنے جن گوبند دیو بتائے ۱۰
لاکھ کوس جو گورو بسیں دیجے سُرت پٹھائے
سبد تُری اسوار ہوئے پل پل آوے جائے ۱۱
جو گورو بسیں بنارسی سش سمندر تیر
ایک پلک بسرے نہیں جو گن ہوئے سریر ۱۲
سب دھرتی کاگد کروں لیکھنی سب بن رائے
سات سمند کی مسی کروں گورو گن لکھا نہ جائے ۱۳
بلہاری گورو آپنے گھڑی گھڑی سو سو بار
مانش سے دیوتا کیا کرت نہ لاگی بار ۱۴
بوڑا سھتا پر اُدبرا گورو کی لہری چمک
بیڑا دیکھا جھانجھرا اُوتر بھیا فرق ۱۵
پہلے داتا سش بھیا جن تن من ارپا سیس

پاچھے داتا گورو بھیے جن نام دیا بخسیس ۱۶
ست نام کے پٹ ترے دیوے کو کچھو ناہیں
کیا لے گورو سنتوشیئے ہوس رہی من ماہیں ۱۷
من دیا تن سب دیا من کی لار سریر
اب دیوے کو کچھو نہیں یوں کہہ داس کبیر ۱۸
تن من دیا تو بھل کیا سر کا جاسی بھار
کبھوں کہے کہ میں دیا دھنی سہے گا بھار ۱۹
تن من تاکو دیجئے جا کے بشیا ناہیں
آپا سب ہی ڈار کے راکھے صاحب ماہیں ۲۰
تن من دیا تو کیا ہوا نج من دیا نہ جائے
کہے کبیرتا داس سے کیسے من پتیائے ۲۱
تن من دیا آپنا نج من تاکے سنگ
کہے کبیر نربھے بھیا سُن ستگورو پرسنگ ۲۲
نج من تو نیچا کیا چرن کنول کی ٹھور
کہیں کبیر گورو دیو بن نظر نہ آوے اور ۲۳
گورو سکلی گر کیجئے من ہی مسکلا دیئی
من کا میل چھڑائی کے چت درپن کر لیئی ۲۴
سش کھانڈا گورو مسکلا چڑھے نام کھرسان
سبد سہے سنمکھ رہے تو نپجے سش سجان ۲۵
گورو دھوبی سش کا پڑا صابن سرجنہار
سرت سلا پر دھوئیے نکسے جوت اپار ۲۶
گورو کمہار سش کنبھ ہے گڑھ گڑھ کاڑھے کھوٹ
انتر ہاتھ سہار دے باہر باہے چوٹ ۲۷
ستگورو محل بنائیا پریم گلا دا دینھ
صاحب درسن کارنے سبد جھروکھا کینھ ۲۸
گورو صاحب تو ایک ہیں دوجا سب آکار
آپا میٹے گورو بھجے تب پاوے کرتار ۲۹
گیان سماگم پریم سکھ دیا بھگتی بسواس

مُول نام گُورُو بچن ہے   مُول ستیہ ست بھاؤ ۴۳
کہے کبیر تاج بھرم کا   نِنھا ہوئے کے پاؤ
تج اُہم گُورُو چرن گہو   جم سے باچے جاؤ ۴۴
تین لوک نَوکھنڈ میں   گُورُو تیں بڑا نہ کوئے
کرتا کرے نہ کر سکے   گُورُو کرے سو ہوئے ۴۵
کبیرا ہر کے رُوٹھتے   گُورُو کے سرنے جائیے
کہے کبیر گُورُو رُوٹھتے   ہر نہیں ہوت سہائے ۴۶
گُورُو کی آگیا آوئی   گُورُو کی آگیا جائیے
کہے کبیر سو سنت ہے   آوا گَوَن نسائے ۴۷
تھاپن پائی تھر بھیا   ستگُورُو دِینہی دِھیر
کبیر ہیرا بنجیا   مانسرووَر تیر ۴۸
کبیر ہیرا بنجیا   ہِردے پرگٹی کھان
ست پُرش کِرپا کری   ستگُورُو ملے سُجان ۴۹
نِشچے نِدھی مِلائے تت   ستگُورُو ساہس دھیر
نِبھی میں ساجھی گھنا   بانٹن ہار کبیر ۵۰
کبیر بادل پریم کو   ہم پر برسیو آئے
اَنتر بھیجی آتما   ہرد بھیو بن رائے ۵۱
ستگُورُو کے صدقے کیا   دل اپنے کو ساچ
کلجگ ہم سے لڑ پڑا   مُحکم میرا بانچ ۵۲
ساچے گُورُو کی پچھ میں   من کو دے ٹھہرائے
چنچل تے نِہچل بھیا   نہیں آوے نہیں جائے ۵۳
بھلی بھئی جو گُورُو ملے   ناتر ہوتی ہان
دیپک جیوتی پتنگ جیوں   پرتا آئے نِدان ۵۴
بھلی بھئی جو گُورُو ملے   جاتیں پایا گیان
گھٹ ہی ماہیں چوترا   گھٹ ہی ماہیں دیوان ۵۵
گُورُو ملا تب جانئے   مٹے موہ تن تاپ
ہرش سوک ویاپے نہیں   تب گُورُو آپے آپ ۵۶
گُورُو تمہارا کہاں ہے   چیلا کہاں رہائے

گُورُو سیوا تیں پائیے   ستگُورُو چرن نِواس ۳۰
گُورُو مانُش کر جانتے   تے نر کہیے اندھ
مہا دُکھی سنسار میں   آگے جم کے بندھ ۳۱
گُورُو مانُش کر جانتے   چرنامِرت کو پان
تے نر نرکے جائیں گے   جنم جنم ہوئے سوان
کبیر تے نر اندھ ہیں   گُورُو کو کہتے اَور
ہری رُوٹھے گُورُو ٹھور ہے   گُورُو رُوٹھے نہیں ٹھور
گُورُو ہیں بڑ گوبند تیں   من میں دیکھ وِچار
ہری سُمرے سو وار ہے   گُورُو سُمرے سو پار ۳۴
گُورُو سیڑھی تیں اُترے   سبد بہُونا ہوئے
تا کو کال گھسیٹی ہے   راکھ سکے نہ کوئے ۳۵
اہم اگن نِس دن جرے   گُورُو سے چاہے مان
تا کو جم نیوتا دِیو   ہوؤ ہمار مہمان ۳۶
گُورُو سے بھید جو لیجئے   سیس دِیجئے دان
بُہتک بھوندُو بہہ گئے   راکھ جیو ابھیمان ۳۷
گُورُو سمان داتا نہیں   جاچک سِش سمان
تین لوک کی سمپدا   سو گُورُو دِینہا دان ۳۸
جم گرجے بل بادھ کے   کہیں کبیر پُکار
گُورُو کِرپا نہ ہوت جو   تو جم کھاتا پھار ۳۹
گُورُو پارس گُورُو پرس ہے   چندن باس سُباس
ستگُورُو پارس جیو کو   دِینہا مُکتی نِواس ۴۰
اُبرن برن اموُرت جو   کہو تاہی کن پیکھ
گُورُو دیا تیں پاوئی   سُرت نِرت کر دیکھ ۴۱
پنڈت پڑھ گُن پچ مُوئے   گُورُو بن ملے نہ گیان
گیان بنا نہیں مُکتی ہے   ست سبد پرمان ۴۲
مُول دھیان گُورُو رُوپ ہے   مُول پُوجا گُورُو پاؤ

کیوں کر کے ہلنا بھیا کیوں بچھڑے آوے جائے ۵۷
گورو ہمارا گگن میں چیلا ہے چت ماہیں

سُرت سبد میلا بھیا بچھڑت کبہوں ناہیں ۵۸
بستو کہیں ڈھونڈے کہیں کبہی بدھی آوے ہاتھ

کہے کبیر تب پائیے جب بھیدی لیجے ساتھ ۵۹
بھیدی لینا ساتھ کر دینی بستو لکھائے

کوٹ جنم کا پنتھ تھا پل میں پہنچا جائے ۶۰
جل پرمانے ماچھری کُل پربھاوے بُدھ

جا کو جیسا گورو ملے تا کو تیسی سُدھ ۶۱
یہ تن وِش کی بیلری گورو امرت کی کھان

سیس دیئے جو گورو ملیں تو بھی سستا جان ۶۲
چیتن چوکی بیٹھ کر ستگورو دینہی دھیر

نربھے ہوئے نسنک بھجو کیول نام کبیر ۶۳
سبھے بہائے جات تھے لوک بید کے ساتھ

پینڈے میں ستگورو ملے دیپک دینا ہاتھ ۶۴
دیپک دینا تیل بھر باتی دئی اگھٹ

پورا کیا بساہنا بہور نہ آوے ہٹ ۶۵
چوپڑ ماڑی چوہٹے ساری کیا سریر

ستگورو داؤ بتائیا کھیلے داس کبیر ۶۶
ایسا کوئی نہ ملا ست نام کا میت

تن من سونپے مرگ جیوں سُنے بدھک کا گیت ۶۷
ایسے تو ستگورو ملے جن سے رہیے لاگ

سب ہی جگ سیتل بھیا جب مٹی آپنی آگ ۶۸
ستگورو ہم سے ریجھ کے ایک کہا پرسنگ

برسا بادل پریم کا بھیج گیا سب انگ ۶۹
ستگورو کے اُپدیس کا سُنیو ایک بچار

جو ستگورو ملتا نہیں جاتا جم کے دوار ۷۰
جم دوارے پر دُوت سب کرتے کھیچا تان

تن تے کبہوں نہ چھوٹتا پھرتا چاروں کھان ۷۱
چار کھان میں بھرمتا کبہوں نہ لہتا پار

سو تو پھیرا مٹ گیا ستگورو کے اُپکار ۷۲
جرا بیچ ویاپے نہیں مُوا نہ سُنئے کوئے

چلو کبیرا دیس میں جہاں بیدا ستگورو ہوئے ۷۳
کال کے ماتھے پاؤں دے ستگورو کے اُپدیش

صاحب انگ پساریا لے چلا اپنے دیش ۷۴
ستگورو ساچا سُورما سبد جو باہا ایک

لاگت ہی بھے مٹ گیا پڑا کلیجے چھیک ۷۵
ستگورو ساچا سُورما نکھ سِکھ مارا پُور

باہر گھاؤ نہ دِیسئی بھیتر چکنا چُور ۷۶
ستگورو سبد کمان کر باہن لاگا تیر

ایک جو باہا پریم سے بھیتر بدھا سریر ۷۷
ستگورو باہا بان بھر دھر کر سُودھی مُوٹھ

انگ اُدھارے لاگیا گیا دُھواں سا پھُوٹ ۷۸
ستگورو میرا سُورما بیدھا سکل سریر

بان دُھواں سا چھُوٹیا کیوں جیوے داس کبیر ۷۹
ستگورو مارا بان بھر نرکھ نرکھ نج ٹھور

نام اکیلا رہ گیا چت نہ آوے اور ۸۰
کر کمان کر سادھ کے کھینچ جو مارا ماہیں

بھیتر بندھے سو مر رہے جیوے پے جیوے ناہیں ۸۱
جب ہی مارا کھینچ کے تب میں مُوا جان

لگی چوٹ جو سبد کی گئی کلیجے چھان ۸۲
ستگورو مارا بان بھر ڈولا ناہیں سریر

کہو چُمبک کیا کر سکے سُکھ لاگے وہی تیر ۸۳
ستگورو مارا تان کر سبد سُرنگی بان

میرا مارا پھر جیئے تو ہاتھ نہ گہوں کمان ۸۴
گیان کمان او لُوگنا تن ترکس من تیر

بھلکا ہے تت سار کا مارا ہدف کبیر ۸۵
کڑی کمان کبیر کی دھری رہے چوگان
کیتے جودھا بچ گئے کھینچے سنت سجان ۸۶
لاگی گانسی سکھ بھیا مرے نہ جیوے کوئے
کہیں کبیر سو امر ہے جیوت مرتک ہوئے ۸۷
ہلنے نہ بولے اُمنی چنچل میلا مار
کبیر انتر بیدھیا ستگرو کا ہتھیار ۸۸
گونگا ہُوا باورا بہرا ہُوا کان
پائن سے پنگلا بھیا ستگرو مارا بان ۸۹
ستگرو مارا بان بھر ٹوٹ گیا سب جیب
کہوں آپا کہوں آپڑا تسبیح کہوں کتیب ۹۰
ستگرو مارا پریم سے رہی کٹاری ٹوٹ
ویسی انی نہ ساہی جیسی سالے موٹھ ۹۱
ستگرو مارا بان بھر نرکھ نرکھ نج ٹھور
اُلکھ نام میں رم رہا چت نہ آوے اور ۹۲
مان بڑائی اُورمی یہ جگ کا بیوہار
داس غریبی بندگی ستگرو کا اُپکار ۹۳
دل ہی میں دیدار ہے بادر ہے سنسار
ستگرو سبد مسکلا موہے دکھاون ہار ۹۴
ویسے ہے سو ہنس ہے نام دھرے سو جاتے
کبیر سوئی تت گہوں جو ستگرو دیو بتلائے ۹۵
قدرت پائی خبر سے ستگرو دیو بتائے
بھنورا بلیو کمل سے اب کیسے اُڑ جائے ۹۶
ست نام چھوڑوں نہیں ستگرو سیکھ دیا
ابناسی کو پرس کے آتم امر بھیا ۹۷
ستگرو تو ایسا ملا تاتے لوہ لوہار
کسنی دے کنچن کیا تائے لیا تت سار ۹۸
ستگرو مل نربھے بھیا رہی نہ دُوجی آس

جائے سمانا سبد میں ست نام بسواس ۹۹
کبیر گورو نے اگم ہی بھید دیا ارتھائے
سُرت کمل کے انترے نرادھار پد پائے ۱۰۰
کُمتی کیچ چیلا بھرا گورو گیان جل ہوئے
جنم جنم کا مورچہ پل میں ڈارے دھوئے ۱۰۱
گھر میں گھر دکھلائے دے سو گورو سنت سجان
پنچ سبد دھنکار دھن باجے گگن نسان ۱۰۲
جائے ملیو پریوار میں سکھ ساگر کے تیر
برن پلٹ ہنسا کیا ستگرو ست کبیر ۱۰۳
سانچے گورو کے پچھ میں من کو دے ٹھہرائے
چنچل تے نہچل بھیا نہیں آوے نہیں جائے ۱۰۴
گورو سکلی گر کیجئے گیان مسکلا دیئی
من کا میل چھڑائے کے چت درپن کر لیئی ۱۰۵
گورو بتاوے سادھ کو سادھ کہے گورو پوج
ارس پرس کے کھیل میں بھئی اگم کی سوجھ ۱۰۶
چت چوکھا من نرملا بدھ اُتم مت دھیر
سو دھوکھا بچ کیوں رہے جبھی ستگرو ملے کبیر ۱۰۷
چت چوکھا من نرملا دیا ونت گمبھیر
سوئی اُہواں بچری جبھی ستگرو ملے کبیر ۱۰۸
ستگرو ست کبیر ہے سنکٹ پڑا ہجیر
ہاتھ جوڑ بنتی کروں بھوساگر کے تیر ۱۰۹
کوٹن چندا اُدگویں سورج کوٹ ہزار
ستگرو ملیا باہرے دیست گھور اندھار ۱۱۰
ستگرو موہیں نواجیا دینا امر بول
سیتل چھایا سگم پھل ہنسا کریں کلول ۱۱۱
گیان سماگم پریم سکھ دیا بھگتی بسواس
ستگرو مل ایکے بھیا رہی نہ دُوجی آس ۱۱۲
ستگرو پارس کے سلا دیکھو سچ بچار

آئی پرُدوِسن نے چلی — وِہ تو دِیا سنوار ۱۱۳
جیو اُدھم اُدگُنی ہے — کبھوں نہیں پتیاۓ
تاکو اَوگُن میٹ کے — ستگُرُو ہوت سہاۓ ۱۱۴
پہلے بُرا کماۓ کے — باندھی وِش کی پوٹ
کوٹ کرم پل میں کٹے — جب آیا گُرُو کی اوٹ ۱۱۵
ستگُرُو بڑے صرّاف ہیں — پرکھیں کھرا اور کھوٹ
بھَو ساگر تے نکار کے — راکھیں اپنی اوٹ ۱۱۶
بھَو ساگر جل وِش بھرا — مَن نہیں باندھے دِھیر
سبد سنیہی گُرُو مِلا — اُترا پار کبیر ۱۱۷
ستگُرُو سبد جہاز ہیں — کوئی کوئی پاوے بھید
سمُند بُند اسکے بھیا — کِس کا کروں نشیدھ ۱۱۸
ستگُرُو بڑے جہاز ہیں — جو کوئی بیٹھے آۓ
پار اُتاریں اور کو — اپنو پارس لاۓ ۱۱۹
بِن ستگُرُو باچے نہیں — پھر بُوڑے بھَو ماہیں
بھَو ساگر کے تراس میں — ستگُرُو پکڑیں باہیں ۱۲۰
ستگُرُو مِلا تو کیا بھیا — جو مَن پاڑی بھول
پاس وِستر ڈھانکے نہیں — کیا کرے بِپری چول ۱۲۱
جگ مُوا بِش دُھر دُھرے — کہے کبیر بچار
جو ستگُرُو کو پائیا
سو جن اُترے پار ۱۲۲

سورٹھا

بِن ستگُرُو اُپدیس — سُر نر مُنی نہیں نسترے
برہما وِشنو مہیس — اور سکل جِو کو گنے ۱۲۳

ساکھی

کیتک پڑھ گُنی پچ مُوا — جوگ جگ تپ لاۓ
بِن ستگُرُو پاوے نہیں — کوٹن کرے اُپاۓ ۱۲۴

سورٹھا

کرہوں چھوڑ کُل لاج — جو ستگُرُو اُپدیش ہے
ہوۓ تبے جو کاج — نِشچے کے پرتیت کروں ۱۲۵

ساکھی

اچھر آدی جگت میں — جا کر سب بستار
ستگُرُو دیا سے پائیے — ست نام نج سار ۱۲۶

سورٹھا

ستگُرُو کھوجو سنت — جیو کاج جو چاہو
میٹو بھَو کو انک — آوا گَون نِوار ہُوں ۱۲۷
بڑے دوڑ کر جور — ستگُرُو بندی چھور ہے
پاوے نام کی ڈور — بُرا مرن بھوجل بنے ۱۲۸
ست نام نج سوۓ — جو ستگُرُو دیا کریں
اور جھوٹھ سب ہوۓ — کاہے کو بھرمت پھرے ۱۲۹

ساکھی

ستگُرُو سرن نہ آوہیں — پھر پھر ہوۓ اکاج
جیو کھوۓ سب جاہیں گے — کال تہوں پُر راج ۱۳۰

سورٹھا

جو ست نام سماۓ — ستگُرُو کی پرتیت کر
جم کے عمل بٹاۓ — ہنس جاۓ ست لوک کہیں ۱۳۱
تت درسی جو ہوۓ — سو ست پار بچارئی
پاوے تت بلوۓ — ستگُرُو کے چیلا سوئیں ۱۳۲
جگ بھَو ساگر ماہیں — کہو کیسے بُوڑت ترے
گہو ستگُرُو کی باہیں — جو جل تھل رچھا کرے ۱۳۳

نج مت ستگورو پاس — جاہی پائے سب سدھ بڈھے
جگ تے رہے اُداس — تا کہوں کیوں نہیں کھوجئے ۱۳۴

ساکھی

یہ ستگورو اُپدیس ہے — جو مانے پرتیت
کرم بھرم سب تیاگ کے — چلے سو بھوجل جیت ۱۳۵
ستگورو تو ست بھاوہے — جو اُس بھید بتائے
دھنیہ سِش دھن بھاگ تیہی — جو ایسی سُدھ پائے ۱۳۶
جن کبیر بندن کرے — کیہی بدھی کیجے سیو
وار پار کی گم نہیں
نمو نمو گورو دیو ۱۳۷

بُلھے شاہ کے شبد

اُٹھ جاگ گھُراڑے مار ناہیں — ایہہ سَون تیرے درکار ناہیں

اِک روز جہان تھیں جانا ہے، جا قبر اندھیری پانا ہے
تیرا گوشت کیڑیاں کھانا ہے، کر چِنتا مرگ وِسار ناہیں — اُٹھ جاگ گھُراڑے......

ہُن جاگ کُڑے کیوں سُتی ہیں، اِس غفلت نیند رُتی ہیں
تُوں تاں کھلی دِگتی ہیں ایہہ تاں سَون تیرے درکار ناہیں — اُٹھ جاگ گھُراڑے......

ہُن ویلا ہے کرکُجھ بھلیائی، ایہہ انت سماں تیرا اُوہیں جائی
مُڑ پھر نہ جنسی تینوں مائی، مُڑ ایہو جیہا کھراوا ناہیں — اُٹھ جاگ گھُراڑے......

ایتھے ہی کرنے کم تُوں سارا تاں ہووے گا پار اُتارا
پھر نہ چلے گا کجھ بھی چارہ، کوئی اوتھے وِنج وِپار ناہیں — اُٹھ جاگ گھُراڑے......

تیرا ساہا ہُن نیڑے آیا ہے، تَیں تکلے تند نہ پایا ہے
کی اپنا آپ وِنجایا ہے اَے غافل تینوں سار ناہیں — اُٹھ جاگ گھُراڑے......

تَیں سُتیاں عُمر وِنجائی ہے، تیری ساعت نیڑے آئی ہے
نہیں چرخے تند ولائی ہے، کیا کہیں داج تیار ناہیں — اُٹھ جاگ گھُراڑے......

داج بِنا تُوں جاویں چلی، دھرسِن تیرا نام دلی
سس ننا ناں کہن جھلی، ایہہ بھورا تینوں سار ناہیں — اُٹھ جاگ گھُراڑے......

ایہہ جو تیری پھپھی ماسی، تیرے نال نہ کوئی جاسی
ایہہ سب قضیہ تینوں پاسی، اجے بھی تُوں بیدار ناہیں — اُٹھ جاگ گھُراڑے......

تُوں جس دن جوبن متی سیں، تُوں نال سیاں دے رتی سیں
ہو غافل دُنیا وتی سیں ہُن رہن تیرے درکار ناہیں — اُٹھ جاگ گھُراڑے......

تُوں ہُن جوبن مائل ماتی، بنت نت نہیں ایہہ باغ حیاتی
اِک دن وگسی بادِ[1] سمواتی، تُوں دائم وِچ گلزار ناہیں — اُٹھ جاگ گھُراڑے......

تُوں ایس جہانوں جاویں گا، پھر قدم نہ ایتھے پاویں گا
ایہہ جوبن رُوپ لُٹاویں گا، تُوں رہنا وِچ سنسار ناہیں — اُٹھ جاگ گھُراڑے......

---

[1] موت کی ہوا۔

مِٹھا بول تُوں جگ تے بھورا ، پھر نہ ہوسی گا ایہہ زورا
اِک دِن بجسی بھانڈا کورا ، ایتھے رہن دا اعتبار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
کُجھ کر لے توشہ[1] جاون دا ، مُڑ اوتھوں کم نہ آون دا
کی کرسیں نال نے جاون دا ، کوئی تیرا بھار بردار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
چھوڑ تکبّر پکڑ حلیمی ، چھوڑ دعوے تے لوڑ یتیمی
چیت کر تُوں اوہ وطن قدیمی ، کوئی ایہہ تیرا گھر بار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
تُوں مُدّتوں دی گُجھی ہیں ، تُوں کھا کھادا تے رجی ہیں
ہر تُو جاوی تُوں بجی[2] ہیں ٹیں کوئوں کون تیار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
اَج کل تیرا مُکلاوا ہے ، اَن ڈِٹھیاں نال بلاوا ہے
کیوں سُتی ہیں کی دعوے ہے ، ایہہ ہٹ کلے گرم بازار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
ایہہ بھیناں بھائی اماں بادا ، ٹورن گے تیرا مُکلاوا
پھر تُوں جاسیں ہو بے دعوے کوئی اوتھوں آون ہار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
ہار حمیلاں چھوڑے بیڑے ، چھوڑ جاویں تیں کھاون کیڑے
ڈاہڈی ٹیئوں قبر پیڑے ، پھر کوئی اوتھے یار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
منزل تیری دُور دُراڈی ، تُوں پینا وِچ جنگل وادی
اُوکھا پہنچن پیر پیادے ، دِسدی تُوں اسوار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
اِک اکلی تنہا[3] چلسیں ، جنگل بر بر دے وِچ رلسیں
لے لے توشہ ایتھوں گھلسیں پھر اوتھے لین اُدھار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
اے غافل کُجھ کر لے توشہ ، وت نہ ملیسگا کُجھ خوشہ
جد ہوسیں گا پوش پوشہ نت ایہہ کھرا وار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
اوہ خالی ایویں سُنج حویلی ، تُوں وِچ رہسیں اِک اکیلی
اوتھے ہوسی ہور نہ بیلی ، بھیڑ بُوہا پھیر اُتار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
جیہڑے سن دیساں دے راجے ، نال جنہاں دے وجدے باجے
اوہ بھی چلے گئے بن والے ، کوئی دُنیا دا اعتبار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
کتھے ہے سُلطان سکندر ، موت نہ چھڈدی پیر پیغمبر
سبھے چھڈ چھڈ گئے اڈمبر ، کوئی ایتھے پائیدار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....

---

[1] سامان [2] ٹیڑھی [3] اکیلی

کتھے یُوسف ماہِ کنعانی ، زلیخاں مُڑ کے لئی جوانی
اوہ دی موت کیتے نے فانی ، پھر اوہ ہار شنگار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
کتھے تخت سُلیمان والا ، وِچ ہوا اُڈدا سی بالا
اوہ بھی قادر آپ سنبھالا ، زیست[1] دا اعتبار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
کتھے میر ملک سُلطاناں ، سبھے چھڈ چھڈ گئے ٹھکانا
کوئی مار نہ بیٹھا ٹھانا ، لشکر جنہاں شمار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
گُل گُلاں چنبیلی لالہ ، سوسن سنبل سرو تے زالہ
بادِ خزاں[2] کیتا بُرا حالا ، نرگس نت خمار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
ڈیرا کرسیں اُنہیں جائیں ، جتھے شیر پلنگ بلائیں
ایہہ خالی رہن محل سرائیں پھر تُوں ورثہ وار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
اسیں عاجز وِچ کوٹ عمل دے اسے آندے وِچ قلم دے
بن کلمے ہتھیں ناہیں کم دے باجھوں کلمے یار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....
بُلھا شوہ بن کوئی ناہیں ، ایتھے اوتھے دوہیں سرائیں
سنبھل سنبھل قدم ٹکائیں ، پھر آون دُوجی وار ناہیں اُٹھ جاگ گھُراڑے.....

بنسی اچرج کاہن بجائی

بنسی والیا چاکا رانجھا تیرا سُر سب نال ہے سانجھا
تیریاں موجاں ساڈا مانجھا ساڈی سرتیں آپ رلائی
بنسی اچرج کاہن بجائی

بنسی والیا کاہن کہاویں سب دا نیک اَنوپ سُناویں
اکھیاں دے وِچ نظر نہ آویں کیسی بکھڑی کھیل رچائی
بنسی اچرج کاہن بجائی

بنسی سب کوئی سُنے سُناوے ارتھ اِس دا کوئی وِرلا پاوے
جو کوئی انحد دی سُر پاوے سو اِس بنسی کا سودائی
بنسی اچرج کاہن بجائی

سُنیاں بنسی دیاں گھنگھوراں کوکاں تن من وانگوں موراں
ڈِٹھیاں اُس دیاں توڑاں جوڑاں اِک سُر دی سب کلا اُٹھائی

---

[1] چودھویں کے چاند جیسا خوبصورت [2] زندگی [3] پھولوں کے نام [4] پت جھڑ کی ہوا۔

بنسی اچرج کاہن بجائی

اس بنسی دے پنج ست تارے   آپو آپنی سُر بھر دے سارے
اِک سُر سب دے وِچ دم مارے   ساڈی اُس نے ہوش بُھلائی

بنسی اچرج کاہن بجائی

اس بنسی دا لمّاں لیکھا   جس نے ڈھونڈیا تس نے دیکھا
ساڈی اِس بنسی دی ریکھا   اِس وجُودوں صِفت اُٹھائی

بنسی اچرج کاہن بجائی

بُلّھا وِچ سپئے تکرار   بُوہے آن کھلوتے یار
رکھیں گلے نال بیوپار   تیری حضرت بھرے گواہی

بنسی اچرج کاہن بجائی

بھاویں جان نہ جان وے   ویہڑے آوڑ میرے
مَیں تیرے قُربان وے   ویہڑے آوڑ میرے
تیرے جیہا مَینوں ہور نہ کوئی   ڈھونڈاں جنگل بیلا روہی
ڈھونڈاں تاں سارا جہان وے   ویہڑے آوڑ میرے
مَیں تیرے قُربان وے   ویہڑے آوڑ میرے
لوکاں دے بھانے چاک مہیندا   رانجھا لوکاں وِچ کہیندا
ساڈا تاں دِین ایمان وے   ویہڑے آوڑ میرے
مَیں تیرے قُربان وے   ویہڑے آوڑ میرے
ماپے چھوڑ لگی لڑ تیرے   شاہ عنایت سائیں میرے
لائیاں دی لج پال وے   ویہڑے آوڑ میرے

مَیں تیرے قُربان وے
ویہڑے آوڑ میرے

عِشق اساں نال کیہی کیتی لوک مریندے طعنے

دِل دی ویدن کوئی نہ جانے اندر دیس بیگانے
جس نُوں چاٹ امر دی ہووے سوئی امر پچھانے
ایس عِشق دی اَوکھی گھاٹی جو چڑھیا سو جانے

عِشق اساں نال کیہی کیتی لوک مریندے طعنے

آتش عِشق فراق تیرے نے پل وِچ ساڑ وِکھائیاں
ایس عِشق دے ساڑے کولوں جگ وِچ دیاں دوہائیاں
جس تن لگّے سو تن جانے دُوجا کوئی نہ جانے

عِشق اساں نال کیہی کیتی لوک مریندے طعنے

مَیں وے ایانی نیہوں کی جاناں جانے سُگھڑ سیانی
ایس ماہی دے صدقے جاواں جس دا ہور نہ ثانی
رُوپ سُروپ انُوپ ہے اُسدا شالا جوانی مانے

عِشق اساں نال کیہی کیتی لوک مریندے طعنے

ہس بُلاون تیرا جانی یاد کراں ہر ویلے
پل پل دے وِچ درد ہجر تھیں عِشق مریندے سیلے
رو رو یاد کراں دِن راتیں پِچھلے وقت وِہانے

عِشق اساں نال کیہی کیتی لوک مریندے طعنے

عِشق قصائی نے ذِبح کیتی ہرگز خبر نہ کائی
عِشق چواتی لائی چھاتی پھیر نہ جھاتی پائی
ماپیاں کولوں چھپ چھپ روواں کر کر لکھ بہانے

عِشق اساں نال کیہی کیتی لوک مریندے طعنے

فضل تیرا درکار اسانوں ہر ویلے ہر حیلے
پاک رسُول محمدؐ صاحب میرے خاص وسیلے
بُلّھا شوہ جے ملے پیارا لکھ لکھ کراں شُکرانے

عِشق اساں نال کیہی کیتی لوک مریندے طعنے

عِشق دی نویوں نویں بہار

جاں میں سبق عِشق دا پڑھیا   مسجد کولوں جیوڑا ڈریا
ڈیرے جا ٹھاکُر دے وڑیا   جتھے وجدے ناد ہزار

عِشق دی نویوں نویں بہار

جاں مَیں رمز عِشق دی پائی   مَیناٹ طوطا مار گوائی

ٹ مَن، مایا

اندر باہر ہوئی صفائی جت ول ویکھاں یار و یار
عشق دی نویوں نویں بہار

ہیر رانجھے دے ہو گئے میلے بھُلی ہیر ڈھونڈیندی بیلے
رانجھا یار بُکل وِچ کھیلے مینوں سُدھ بُدھ رہی نہ سار
عشق دی نویوں نویں بہار

وید قُرآن پڑھ پڑھ تھکّے سجدے کردیاں گھس گئے متھّے
نہ رب تیرتھ نہ رب مکّے جس پایا تس نُور انوار
عشق دی نویوں نویں بہار

پھُوک مُصلّے تے بھن سٹ لوٹا نہ پھڑ تسبیح عاصا سوٹا
عاشق کہندے دے دے ہوکا ترک حلالوں کھا مُردار
عشق دی نویوں نویں بہار

عُمر گوائی وِچ مسیتی اندر بھریا نال پلیتی
کدے نماز وحدت نہ نیتی ہُن کی کرناایں شور پُکار
عشق دی نویوں نویں بہار

عشق بھُلایا سجدہ تیرا ہُن کیوں اَیویں پاویں جھیڑا
بُلھا ہوندا چُپ بتھیرا پر عشق کریندا مارو مار
عشق دی نویوں نویں بہار

کیسی توبہ ہے ایہہ، توبہ نہ کریار

مُونہوں توبہ دِلوں نہ ڈردا اِس توبہ تھیں ترک نہ پھڑدا
کس غفلت نے پایو پردا پھر بخشے کیوں غفّار[1]
کیسی توبہ ہے ایہہ، توبہ نہ کریار

ساویں دے کے لَیں سوائی ڈیوڑھیاں اُتّے بازی لائی
ایہہ مُسلمانی کِتھوں پائی جس دا ایہہ کردار[2]
کیسی توبہ ہے ایہہ، توبہ نہ کریار

جتھے نہ جانا توں اوتھے جاویں حق بیگانہ مُکر کھاویں

---

[1] بخشنے والا [2] کرت

کوڑ کتاباں سِر تے چاویں ایہہ تیرا اعتبار
کیسی توبہ ہے ایہہ، توبہ نہ کریار

ظالم ظُلموں ناہیں ڈردے اپنے کیتے سو آپے مردے
ناہیں خوف خُدا دا کردے ایتھے اوتھے رہن خوار
کیسی توبہ ہے ایہہ، توبہ نہ کریار

تُوں دِن جیویں اِک دن مریں اُس دن خوف خُدا دا کریں
اِس توبہ تھیں توبہ کریں ایہہ توبہ کس درکار
کیسی توبہ ہے ایہہ، توبہ نہ کریار

بُلھا شوہ دی سُنو حکایت ہادی[1] پھڑیا ہوگ ہدایت
سب گُناہ تھیں ہوگ عنایت پھر باقی کیا گفتار
کیسی توبہ ہے ایہہ، توبہ نہ کریار

گل اِک نُقطے وِچ مُکدی اے

پھڑ نُقطہ چھوڑ حساباں نُوں کر دُور کُفر دیاں باباں نُوں
لاہ دوزخ گور عذاباں نُوں کر صاف دِلے دیاں خواباں نُوں
گل ایسے گھر وِچ ڈُھکدی اے
گل اِک نُقطے وِچ مُکدی اے

اَیویں متھا زمیں گھسائی دا لمّا پا محراب وکھائی دا
پڑھ کلمہ لوک ہسائی دا دِل اندر سمجھ نہ لیائی دا
کدی بات سچی بھی لُکدی اے
گل اِک نُقطے وِچ مُکدی اے

کئی حاجی بن بن آئے جی گل نیلے جامے پائے جی
حج ویچ ٹکے لے کھائے جی بھلا ایہہ گل کیہنوں بھائے جی
کوئی بات سچی بھی لُکدی اے
گل اِک نُقطے وِچ مُکدی اے

اِک جنگل بحریں جاندے نی اِک دانہ روز لے کھاندے نی

---

[1] ہدایت کرنے والا، مُرشد، ستگُرو

بے سمجھ وجود تھکاندے نی   گھر آون ہو کے ماندے نی
اَیویں چلیاں وِچ جند سُکدی اے
گل اِک نُقطے وِچ مُکدی اے

پھڑ مُرشد عبد خُدائی ہو   وِچ مستی بے پرواہی ہو
بے خواہش بے نوائی ہو   وِچ دِلدے خُوب صفائی ہو
بُلّھا بات سچی کدوں رُکدی اے
گل اِک نُقطے وِچ مُکدی اے

مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

جھوٹھ آکھاں تاں کجھ بچدا اے   سچ کہاں تاں بھانبڑ مچدا اے
جی دوہاں گلاں توں جچدا اے   جچ جچ کے جیبھا کہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

جس پایا بھید قلندر دا   راہ کھوجیا اپنے اندر دا
اوہ واسی ہے سُکھ مندر دا   جتھے کوئی نہ چڑھدی لہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

اَے شاہ عقل تُوں آیا کر   سانُوں ادب آداب سکھایا کر
مَیں جھوٹھی نُوں سمجھایا کر   جو مُورکھ ماننہ نُوں کہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

ایہہ تلکن بازی ویہڑا اے   پَیر تھم تھم ٹُرو اندھیرا اے
دیکھو اندر وڑ کے کیہڑا اے   کیوں خلقت باہر ڈھونڈیندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

جدوں ظاہر ہوئے نُور ہوریں   جل گئے پہاڑ کوہ طُور ہوریں
تدوں سُولی چڑھے منصُور ہوریں   اوتھے شیخی پیش نہ دیندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

کتے ناز ادا دِکھائی دا   کتے ہو رسُول ملائیدا
کتے عاشق بن بن آئیدا   کتے جان جُدائی سہندی اے

مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

کیوں بٹی لال بنانا ئیں   تُوں تاں آپے دُرِ یگانہ ئیں
اِک نُقطے نال بیگانہ ئیں   اجے مُرشد پیر ڈھونڈیندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

جے ظاہر کراں اسرار تائیں   سبھ بُھل جاون تکرار تائیں
پھر مارن بُلّھے یار تائیں   اوتھے مخفیؔ گل سُہیندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

اِک لازم بات ادب دی اے   سانُوں بات معلُومی سبدی اے
ہر ہر وِچ قُدرت رب دی اے   کتے ظاہر ہو جلیندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

واہ واہ قُدرت بے پرواہی اے   دیوے قیدی دے سر شاہی اے
اَیسا بیٹا جائے مائی اے   سب کلمہ اُس دا کہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

اساں پڑھیا علم تحقیقی اے   اوتھے ایکا حرف حقیقی اے
ہور جھگڑا سبھ ودھیکی اے   اَیویں رُولا پا پا بہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

اِس عاجز دا کی حیلہ اے   رنگ زرد تے مُکھڑا پیلا اے
جتھے آپے آپ وسیلہ اے   اوتھے کی عدالت کہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

تَیں آپے پُلؔ صراط بنائی   تَیں اگے کس ڈھال بھوائی
سبھ کلمہ طیّب پار لنگھائی   اوتھے کون دوزخ وِچ رہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

بُلّھا شوہ اساں تھیں وکھ نہیں   بن شوہ تھیں دُوجا کُجھ نہیں
پر ویکھن والی اکھ نہیں   تاہیں جان جُدائیاں سہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

---

۱ بے مثال موتی ۲ چھپی ہوئی ۳ دوزخ کو پار کرنے کے لئے پل

مَیں اُڈیکاں کر رہی کدے آ کر پھیرا

مَیں جو تینوں آکھیا، کوئی گھل سینہڑا — چشماں سیج وِچھائیاں' دل کیتا اے ویہڑا
تُوں لگیندا آوڑیں، شاہ عنایت میرا — مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدے آ کر پھیرا
اوہ اجیہا کون ہے، گل جا آکھے جیہڑا — مَیں وِچ کیا تقصیر ہے، مَیں بردا تیرا
تُیں باجھوں میرا کون ہے، دل ڈھانہ میرا — مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدے آ کر پھیرا
دست کنگن باہیں چوڑیاں' گل ٹورنگ چولا — ماہی مینوں کر گیا کوئی راول رولا
جل بل آہیں ماریاں، دل پتھر تیرا — مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدے آ کر پھیرا
کیا تیری مانگ سندھور بھری' سوہے رتڑا چولا — وانگ سسّی مَیں کوکدی کر ڈھولا ڈھولا
ان گنوں سُول تن پئے گئے، سُولاں دا گھیرا — مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدے آ کر پھیرا
مَیں جاتا دکھ ہے مینوں' دکھ گھر گھر ستیاں — ہر ہر بھانبڑ بھڑکیا سبھ پٹیاں گئیاں
جد آپنے ہر پہ آ نئیں' جھک گیا سب جھیڑا — مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدے آ کر پھیرا
جیہڑیاں سوہرے بتیاں' سوئی پیکے ہوون — شوہ جنہاں تے مائل' چڑھ سیجے سوون
جس گھر کنت نہ بولیا' سوئی خالی ڈیرا — مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدے آ کر پھیرا
ڈھونڈ شہر سبھ بھالیا، قاصد گھلاں کیہڑا — چڑھی آں ڈولی پریم دی، دل دھڑکے میرا
اے محمد قادری، ہتھ پکڑیں میرا — مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدے آ کر پھیرا
پہلی پوڑی پریم دی، پل صراط تے ڈیرا — حاجی مکّے دا حج کرن، مَیں مکھ ویکھاں تیرا
آ عنایت قادری، دل کھچیو میرا — مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدے آ کر پھیرا
اوہ اجیہی مَیں نہیں' وِچ پردا تیرا — گھونڈی گھت پریم دی، دل کھچیو میرا
دیکھ احوال ابلیس دا' ہاؤں غوطے میرا — مَیں اُڈیکاں کر رہی' کدے آ کر پھیرا
پہلی رات ہے سال دی' دل خوف ہے میرا — ڈونگھی گور کھڈیندیاں' ہویا لہندوں تیڑا
پہلا بند کھولیندیاں، منہ کعبے میرا — مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدے آ کر پھیرا
ملی ہے بانگ رسول دی، پھل کھڑیا ہے میرا — سدا ہوئیا حاضری، مَیں ہاں حاضر تیرا
ہر پل تیری حاضری، ایہو سجدہ میرا — مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدے آ کر پھیرا
بلھا شوہ دے واسطے' سینے بھڑکن بھاہیں — اوکھا پینڈا پریم دا، سوئی گھٹدا ناہیں

ماہ وِچ داہگی چتری، سر دھاڑیں پیڑا
مَیں اُڈیکاں کر رہی، کدے آ کر پھیرا

لہ قصور سے دوزخ (نرک) کو پار کرنے کے لیے پُل۔

مَیں کیونکر جاواں کعبے نوں — دل لوچے تخت ہزارے نوں
لوکی سجدہ کعبے نوں کردے — ساڈا یار پیارے نوں
مَیں کیونکر جاواں کعبے نوں
اوگن دیکھ نہ بھُل ہیاں رانجھا — یاد کریں اس کارے نوں
مَیں کیونکر جاواں کعبے نوں
مَیں ان تارو ترن نہ جاناں — شرم پئی تدھ تارے نوں
مَیں کیونکر جاواں کعبے نوں
تیرا ثانی کوئی ناہیں — ڈھونڈ رہی جگ سارے نوں
مَیں کیونکر جاواں کعبے نوں
حاجی لوگ مکّے نوں جاندے — مَیں جاناں تخت ہزارے نوں
مَیں کیونکر جاواں کعبے نوں
بلھا شوہ دی پریت انوکھی — تارے سو اوگن ہارے نوں
مَیں کیونکر جاواں کعبے نوں

دوہے (بلھے شاہ دے)

بلھا کسر نام قصور ہے — اوتھے منہوں نہ سکن بول
اوتھے سچے گردن ماریئے — اوتھے جھوٹے کرن کلول ۱
بلھا قصور بے دستور — اوتھے جانا بنیا ضرور
نہ کوئی پُن نہ دان ہے — نہ کوئی لاگ دستور ۲
بلھا دھرم سالے دھڑوائی رہندے — ٹھاکر دوارے ٹھگ
مسیتاں وِچ کُستی رہندے — عاشق رہن الگ ۳
بلھا وارے جائیے اونہاں توں — جیہڑے گلیں دین پرچا
سوئی سلائی دان کرن — آہرن لین چھپا ۴
بلھا وارے جائیے تنہاں توں — جیہڑے مارن گپ سڑپ
کوڈی لبھی دین چا — بُجھچہ گھاؤں گھپ ۵
نہ خدا مسیتے لبھدا — نہ خدا خانہ کعبے
نہ خدا قرآن کتاباں — نہ خدا نمازے ۶

نہ خدا میں تیرتھ ڈٹھا — اُویں پینڈے جھاگے
بُلھا شَوہ جد مُرشد مِل گیا — ٹُٹے سب تگادے ٧
بُلھا پرسوں کعبے دی گیوں — بُت پُوجا کیتی کل
اُسیں جا بیٹھے گھر آپنے — اوتھے کرن نہ ہلیا گل ٨
بُلھا عین فرُورت سازشت — ہُونیں کھوہے پا
تن من دی سُرت گوا دے — گھر آپ ملے گا آ ٩
کنگ کوڈی کامنی — تینوں کی تلوار
آیا سیں جس بات کو — بھُول گئی اوہ یار ١٠
بُلھا ہجرت اصلا دے — میرا بنت ہے خاص آرام
بنت بنت مراں تے بنت بنت جیواں — میرا بنت بنت کُوچ مُقام ١١
بُلھا عشق سجن دے آئے — ساڑوں کیتا سُو ڈُوم
اوہ پربھ اساڈا سنی ہے — میں سیوا کنوں شُوم ١٢
بُلھا عاشق ہوئیوں رب دا — مُلامت ہوئی لاکھ
لوگ کافر کافر آکھدے — توں آہو آہو آکھ ١٣
بُلھا پینڈے پڑے پریم کے — پینڈا کیا آواگون
اندھے کو اندھا ملا — راہ بتادے کون ١٤
بُلھا من منجُولا مُنج دا — کتے گوشے بہہ کے کُٹ
ایہہ خزانہ تینوں عرش دا — توں سنبھل سنبھل کے لُٹ ١٥
بُلھا چوری مُسلمان دی — ہندو توں بدبان
دوہاں توں پانی وار پی — جو کرے بھگوان ١٦
بُلھا مُلاں تے مشالچی — دوہاں دا اِکو چِت
لوکاں کردے چانناں — آپ اندھیرے وِچ ١٧
بُلھا پی شراب تے کھا کباب — ہیٹھ بال ہڈاں دی اگ
چوری کرتے بھن گھر رب دا — توں ٹھگ نوں ٹھگ ١٨
ہور سب نے گلڑیاں — اِک اللہ اللہ دی گل
کجھ رولا پائیا عالماں — کجھ کاغذاں پائیا جھل ١٩
بُلھا میں مٹی گھمیار دی — گل آکھ نہ سکدی ایک
تتر میرا کیوں گھڑیا — مت جاتے علیک سلیک ٢٠

بُلھا چل سنیار دے — جتھے گہنا گھڑیئے لاکھ
صُورت آپو آپنی — توں اِکو رُوپا آکھ ٢١
پھری رُت شگوفہ والی — چڑیاں چگ چگن نوں آئیاں
اِکناں نوں جُریاں نے کھادھا — اِکناں نوں پھاہیاں لائیاں ٢٢
اِکناں نوں آس مُڑن دی آہی — اِک سیخ کباب چڑھائیاں
اے بُلھا کی وس اونہاں دے — اوہ قسمت مار پھسائیاں ٢٣
بُلھا اچھے دِن تو پیچھے گئے — جب ہر سے کیا نہ ہیت
اب پچھتاوا کیا کرے — جب چڑیاں چُگیا کھیت ٢٤
ہو ہادی میرے اندر بولیا — لڑ پڑ گئے گُناہاں
جھاڑیں لگا باجرہ — شہتوت لگے پھرواہاں ٢٥
بُلھا کنگ کوڈی کامنی — تینوں کی تلوار
آئے تھے نام جپن کو — اور بیچ لینے مار ٢٦
'الف' اللہ نال رتا دِل میرا — مینوں 'ب' دی خبر نہ کائی
'ب' پڑھیاں مینوں سمجھ نہ آوے — لذت 'الف' دی آئی ٢٧
'ع' تے 'غ' نوں سمجھ نہ جاتا — گل الف سمجھائی
بُلھا شاہ قول دے پُورے — جیہڑے دِل وِچ کرن صفائی ٢٨
مکے گیاں گل مکدی ناہیں — جچر دِلوں نہ آپ مکائیے
گنگا گیاں پاپ نہیں جھڑدے — بھاویں سَو سَو غوطے لائیے ٢٩
گیا گیاں گل مکدی ناہیں — بھاویں کتنے پنڈ بھرائیے
بُلھا شاہ گل تاہئیں مکدی — جد میں نوں کھڑیاں لُٹائیے ٣٠
اللہ توں میں تے قرض بنایا — ہتھوں توں میرا قرضائی
اوتھے میری پرورش کیتی — جتھے کسے نوں خبر نہ کائی ٣١
اوتھوں تاہئیں آئے — جاں پہلے روزی آئی
بُلھا شاہ عاشق ہے — تحقیق حقیقت پائی ٣٢
بُلھے نوں لوک متیں دیندے — بُلھا توں جا بہو وِچ مسیتی
وِچ مسیتاں دے کی کجھ ہُندا — جے دِلوں نماز نہ نیتی ٣٣
باہروں پاک کیتے کی ہوندا — جو اندروں نہ گئی پلیتی
بن مُرشد کامل بُلھیا — تیری اُویں گئی عبادت کیتی ٣٤

بھٹھ نمازاں تے چکڑ روزے   کلمے تے پھر گئی سیاہی

بُلہا شاہ شوہ اندروں ملیا   بُھلّی پھرے لوکائی ۳۵

آپنے تن دی خبر نہ کائی   ساجن دی خبر لیاوے کَون

نہ ہوں خاکی نہ ہوں آتش   نہ ہوں پانی پَون ۳۶

کُپّے دے وِچ روڑ کھڑکدے   مُورکھ آکھے بولے کَون

بُلہا سائیں گھٹ گھٹ رویا   جیوں آٹے وِچ لُون ۳۷

اربع عناصر محل بنایا   وِچ وڑ بیٹھا آپے

آپے گُڑیاں آپے نینگر   آپے بنا ایں ماپے

آپے مریں تے آپے جیویں   آپے کریں سیاپے ۳۸

بُلہا ویکھ قُدرت رَب دی   صاحب آپے سنجاپے

بُلہا رنگ محلّیں نا چڑھیوں   لوک پُچھن آئے خَیر ۳۹

اساں ایہہ گھ دُنیا تُوں وٹیا   مُنہ کالا نیلے پَیر ۴۰

بُلہا اِٹ گھڑے کے ڈُکڑ وجے   تتا ہووے چُلہا

آن فقیر تے کھا کھا جاون   راضی ہووے بُلہا ۴۱

بُلہا شاہ اوہ کَون ہے   اُور تُم تیرا یار

اُسے کے ہتھ قُرآن ہے   اُسے کے گلے زُنّار ۴۲

جیسی صُورت 'ع' ہے   تیسی 'غ' پچھان

اِک نُقطے میں پھیر ہے   بُھلا پھرے جہان ۴۳

بُلہا کھا حرام تے پڑھ شُکرانہ   توبہ ترک ثوابوں

چھوڑ مسیت تے پکڑ کنارہ   تیری چھُٹسی جان عذابوں ۴۴

اوہ حرف نہ پڑھیئے   مت رہی جان جوابوں

بُلہا اوتھے چلیئے   جیہڑے منع نہ کرن شرابوں ۴۵

بُلہا جے تُوں غازی بنا ایں   لک بنھ تلوار

پہلوں رنگڑ مار کے   پِچھوں کافر مار

بُلہا ہر مندر میں آئیکے   کہو لیکھا دیو بتا

پڑھے پنڈت پاندھے دُور کیے   احمق سِلئے بُلا ۴۷

---

[1] جَنیو۔ گلے میں ڈالنے والا سُوت کا دھاگا۔

وحدت دے دریا وگیندے   میری وحدت کِت ول دھائی

مُرشد کامل پار لنگھائیاں   باجھ تُلّے سرنائی ۴۸

بُلہا سب مجازی پَوڑیاں   تُوں بھال حقیقت ویکھ

جو کوئی اوتھے پہنچیا چاہے   بُھل گئی سلام علیک ۴۹

بُلہا قاضی راضی رِشوتے   مُلّاں راضی مَوت

عاشق راضی مَوت تے   نہ پرتیت گھٹَوت ۵۰

ٹھاکر دوارے ٹھگ بسیں   بھائی دوار مسیت

ہر کے دوارے بھیکھ بسیں   ہمری یہ پرتیت ۵۱

بُلہا دھرمسالہ وِچ سالہ رہیں   جتھے موہن بھوگ چڑھائے

وِچ مسیتاں دھکّے ملدے   مُلّاں تھوڑے پائے ۵۲

دَولت منداں نُوں لُوہے آئے   چوب دار بہائے

پکڑ دروازہ رب سچّے دا   جتھوں دُکھ دِل دا مِٹ جائے ۵۳

بُلہا ساڈا اوتھے واسا   جتھے سبھے انّھے

نہ کوئی ساڈی ذات پچھانے   نہ کوئی ساہنوں منّے ۵۴

بُلہا چل باورچی خانے یار دے   نِت کوہا کوہی ہو

اوتھے موٹے گُن بکرے

تُوں بسا ملے نہ ڈھوئی ہو ۵۵

بھیکھا جی کا شبد

بھیکھا بھوکے ناہیں سبھے کال بھر جائی۔ ٹیک۔
آدی انت پرلے ہم دیکھا یکھا ایکھ گوسائیں
برہما بشن دیو منی نارد کوئی بھجن نہیں پائی ١
اردھ اُردھ بیچ بھاٹھی لگائی سو رس پین اگھائی
مانسرودور میل چھڑادا بنی میں پیٹھ انہائی ٢
بنوا سادھ سے چلے ترکٹی کو کھینچ کمان چڑھائی
پھوڑ نسان دسو دِسی پارا کال کو مار ڈھہائی ٣
انتٹ[١] صاحب گورو اس پائی تن موہیں سندھ لکھائی
انتر آدی ادھر گھر پائی
جم کی جال بہائی

[١] اِدناشی

پلٹو صاحب کے شبد

آٹھ پہر نرکھت رہے جیسے چند چکور
جیسے چند چکور پلک سے ٹارت ناہیں
چُگے برہ سے آگ رہے من چندے ماہیں
پھرے جیہی دِس چند تیہی دِس کو مُکھ پھیرے
چندا جائے چھپائے آگ کے بھیتر ہیرے
مُدھو کر تجے نہ پدم جان سے جائی بندھاوے
دیپک میں جیوں پتنگ پریم سے پران گنواوے
پلٹو ایسی پریت کر پر دھن چاہے چور
آٹھ پہر نرکھت رہے جیسے چند چکور

آدی انت ہم ہیں رہے سب میں میرو باس
سب میں میرو باس اور نہ دُوجا کوئی
برہما بشنو مہیس روپ سب ہمرے ہوئی
ہم ہیں اُتپتی کریں، کریں ہم ہیں سنگھارا
گھٹ گھٹ میں ہم رہیں، رہیں ہم سب سے نیارا
پار برہم بھگوان انس ہمرے کہوائے
ہم ہیں سوہنگ سبد جوتی ہوئے تن میں آئے
پلٹو دیہہ کے دھرے سے وے صاحب ہم داس
آدی انت ہم ہیں رہے سب میں میرو باس

اُنا کنواں گگن میں تس میں جرے چراغ
تس میں جرے چراغ بنا روغن بن باتی
چھ رتو بارہ ماس رہت جرتے دن راتی
ستگورو ملا جو ہوئے تا ہی کی نظر میں آئے

بن ستگرو کوؤ ہوتے نہیں وا کو درسائے
بجّے ایک آواز چراغ کی جیوتی ماہیں
گیان سمادھی سُنئے اور کوؤ سُنتا ناہیں
پلٹو جو کوئی سُنئے تا کے پُورے بھاگ
اُنّا کُنواں گگن میں تس میں جرے چراغ

بڑا ہوئے تبھی پُوجیے سنتن کیا بچار
سنتن کیا بچار گیان کا دیپک لینہا
دیوتا تینتس کوٹ نظر میں سب کو چینہا
سب کا کھنڈن کیا کھوج کے تین نِکارا
تینوں میں دو ٹی صحیح مُکتی کا ایکے دوارا
ہری کو لیا نِکار بہُو رتن منتر بچارا
ہری ہیں گُن کے بیچ سنت ہیں گُن سے نیارا
پلٹو پر تھمے سنت جن دُوجے ہیں کرتار
بڑا ہوئے تبھی پُوجیے سنتن کیا بچار

بنسی باجی گگن میں مگن بھیا من مور
مگن بھیا من مور محل اٹھویں پر بیٹھا
جہاں اُٹھے سوہنگم سبد سبد کے بھیتر پیٹھا
نانا اُٹھیں ترنگ رنگ کچھ کہا نہ جائی
چاند سُورج چھپ گئے سُشمنا سیج بچھائی
چُھوٹ گیا تن یہ نیہ اُنہیں سے لاگی
دسواں دوارا پھوڑ جوتی باہر ہوئے جاگی
پلٹو دھارا تیل کی میلت ہوتے گیا بھور
بنسی باجی گگن میں مگن بھیا من مور

پتت پاون بانا دھریو تمہیں پری ہے لاج
تمہیں پری ہے لاج بات یہ ہم نے بُوجھی
جب تم بانا دھریو ناہیں تب تم کہاں سُوجھی
اب تو تارے بنے نہیں تو بانا اُتارو
پھر کاہے کو بڑا باپ جو کہہ کے ہارو
آگہیں تم گئے چُوک دوش نہیں دیجے میرو
تم یہ جانت ناہیں پتت ہوئے ہیں بہتیرو
پلٹو میں تو پتت ہوں کیجے اسبھو سب کاج
پتت پاون بانا دھریو تمہیں پری ہے لاج

پرسوارتھ کے کارنے سنت لیا اوتار
سنت لیا اوتار جگت کو راہ چلاویں
بھگتی کریں اُپدیس گیان دے نام سُناویں
پریت بڑھاویں جگت میں دھرنی پر ڈولیں
کِتنو کہے کٹھور بچن دے امرت بولیں
اُن کو کیا ہے چاہ ست ہیں دُکھ گھنیرا
جو تارن کے ہیتو مُلک پھرتے بہتیرا
پلٹو ستگرو پائے کے داس بھیا نِروار
پرسوارتھ کے کارنے سنت لیا اوتار

تجھے پرائی کیا پری، اپنی اور نبیر
اپنی اور نبیر، چھوڑ گُڑ وِش کو کھاوے
کنواں میں تو پڑے، اور کو راہ بتاوے
اورن کو اُجیار مشالچی جائے اندھیرے
تیوں گیانی کی بات، مایا رہتے گھیرے
بیچت پھرے کپور آپ تو کھاری کھاوے
گھر میں لاگی آگ دور کے گھور بُتاوے
پلٹو یہ ساچی کہے اپنے من کا پھیر
تجھے پرائی کیا پری اپنی اور نبیر

تن من لیا کھوئے کے بھگتی گرو بردھار

بھگتی گرو بردھار لوک کی لاج نہ مانو

دیوپتر مکھ خاک ڈار ، اک گورو کو جانو

تج دو کل کی ریت کھول گھونگھٹ کو ناچو

وید پران مت کاچ کا چھنی کا چھو ساچو

سبھ اسبھ دوؤ کاٹو پاؤں کی اپنے بیری

نس دن رہو انند کوؤ کاکری ہے تیری

پلٹو ستگورو چرن پر ڈار دیہو سر بھار

تن من لیا کھوئے کے بھگتی گرو بردھار

تو کیوں غفلت میں پھرے سر پر بیٹھا کال

سر پر بیٹھا کال دنو دن وعدہ پوجے

آج کال میں کوچ مورکھ نہیں تو کہہ سوجھے

کوڑی کوڑی جوڑ بیاج دے کرتے بڑھے

سکھی رہے پریوار مکتی میں ہووت ٹھٹھہ

تو جانے میں ٹھگیو آپ کو تو ہی ٹھگاوے

نام سجیون مور چھور کے ماہر کھاوے

پلٹو سینی نہ رہی چیت کرو اب لال

تو کیوں غفلت میں پھرے سر پر بیٹھا کال

دوسر پلٹو اک رہا بھگتی دئی تیہی جان

بھگتی دئی تیہی جان نام پر پکریو موکھ

گرا پرادھن پائے چھپایوں میں لے اوکھ

بکھا رہا کچھ آن کرم میں دینھا آئے

جانوں مہیں اکیل کوؤ دوسر نہیں جانے

پاچھے بھا پھر چیت دے پرنا ہیں لینھا

آخر بڑے کی چوک جوئی بکسا سوئی کینھا

پلٹو میں پاپی بڑا بھول گیا بھگوان

دوسر پلٹو اک رہا بھگتی دئی تیہی جان

دیت لیت ہیں آپ ہیں پلٹو پلٹو سور

پلٹو پلٹو سور رام کی ایسی اچھا

کوڑی گھر میں ناہیں آپ میں مانگوں بھچھا

رائی پربت کریں کریں پربت کو رائی

ادنے کے سر چھتر پنچ کی کریں بڑائی

لیلا اگم اپار سکل گھٹ انتر جامی

کھا ہیں کھلا وہیں رام دیہیں ہم کو بدنامی

ہم سوں بھیا نہ ہوئیگا صاحب کرتا مور

دیت لیت ہیں آپ ہیں پلٹو پلٹو سور

دھن آئے جوگن کی سو میرا گورو دیو

سو میرا گورو دیو سیوا میں کرہوں واکی

سبد میں ہے غلطان اوستھا ایسی جاکی

نس دن دسا ارودھ لگے نہ بھوکھ پیاسا

گیان بھوی کے بیچ چلت ہے الٹی سواسا

ترِیا سیتی اتیت سودھ پھر سہج سمادھی

بھجن تیل کی دھار سادھنا نرمل سادھی

پلٹو تن من واریئے ملے جو ایسا کوؤ

دھن آئے جوگن کی سو میرا گورو دیو

رام سپہی سنت ہیں وے جو کریں سو ہوئے

وے جو کریں سو ہوئے حکم میں ان کے صاحب

سنت کہیں سوئی کریں رام نہ کرتے بائب[1]

---

[1] بلات

رام کے گھر کے بیچ کام سب سنتے کرتے

دیوتا تینتیس کوٹ سنت سے سب ہی ڈرتے

رائی پربت کریں، کریں پربت کو رائی

رام کے گھر کے بیچ پھرت ہے سنت دُہائی

پلٹو گھر میں رام کے اور نہ کرتا کوئے

رام ہمیں سنت ہیں دے جو کریں سو ہوئے

ستگرو سب کو دیت ہیں لیتا ناہیں کوئے

لیتا ناہیں کوئے سیس کو دھرے اُتاری

وہی شخص کو ملے مرے کی کرے تیاری

کڑوو بہت ست نام دیکھت کے ڈرے مریا

روٹی کھاون ہار کھائے گا کیونکر ہیرا

اندھا ہووے نیک بید کا پد جو کھاوے

ملیاگر کی باس بانس میں نہیں سماوے

پلٹو پارس کیا کرے جو لوہا کھوٹا ہوئے

ستگرو سب کو دیت ہیں لیتا ناہیں کوئے

ستگرو سکلی گر ملیں تب چھٹے پُرانا داغ[۱]

چھٹے پُرانا داغ گڑا من مُرچا ماہیں

ستگرو پورے بنا داغ یہ چھوٹے ناہیں

جھانواں لیوے جوگ تیغ کو ملے بنائی

جوہر دیئے نکار سُرت کو رند چلائی

سبد مسکلا کرے گیان کا کُرنڈ لگاوے

جوگ جُگت سے ملے داغ تب من کا جاوے

پلٹو صیقل کو صاف کر باڑھ دھرے بیراگ

ستگرو سکلی گر ملیں تب چھٹے پُرانا داغ

---

[۱] چاقو چھری تیز کرنے والا پتھر ـ تلوار

سنت سنیہی نام ہے نام سنیہی سنت

نام سنیہی سنت نام کو وہی ملاویں

وے ہیں واقفکار ملن کی راہ بتاویں

جب تپ تیرتھ برت کرے بہتیرا کوئی

بنا وسیلہ سنت نام سے بھینٹ نہ ہوئی

کوٹن کرے اُپائے بھٹک سگروں سے آوے

سنت دوارے جائے نام کو گھر تب پاوے

پلٹو یہ ہے پران پٹ آدی سیتی او انت

سنت سنیہی نام ہے نام سنیہی سنت

سنت نہ چاہیں مُکتی کو نہیں پدارتھ چار

نہیں پدارتھ چار ـ مُکتی سنتن کی چیری

رِدّھی سِدّھی پرتھوی سورگ کی آس نہ ہیری

تیرتھ کرہیں نہ برت نہیں کچھ من میں اچھا

پُنیہ تیج پرتاپ سنت کو لگے انچھا

نہ چاہیں بیکنٹھ نہ آواگون نِوارا

سات سورگ اپورگ تُچھ سم تاہی بچارا

پلٹو چاہے ہری بھگتی ایسا متا ہمار

سنت نہ چاہیں مُکتی کو نہیں پدارتھ چار

شیتل چندن چندرما تیسے شیتل سنت

تیسے شیتل سنت جگت کی تاپ بجھاویں

جو کوئی آوے جرت مدھر مکھ بچن سناویں

دھیرج سیل سُوبھاو چھما نہ جات بکھانی

کومل اتی مردو بین بجر کو کرتے پانی

رہن چلن مسکان گیان کو سُگندھ لگاویں

تین تاپ مٹ جائے سنت کے درسن پاویں

---

[۱] سب سے پرے

پلٹو جولالا اُور کی رہے نہ مٹے ترُنت
بیتل چندن چندرما تیسے بیتل سنت

سیس اُتارے ہاتھ سے سہج عاشقی ناہیں
سہج عاشقی ناہیں کھانڈ کھانے کو ناہیں
جھوٹھ عاشقی کرے مُلک میں جُوتی کھاہی
جیتے جی مر جائے کرے نہ تن کی آسا
عاشق کو دِن رات رہے سُولی پر باسا
مان بڑائی کھوئے نیند بھر ناہیں سونا
تل بھر رکت نہ مانس نہیں عاشق کو رونا
پلٹو بڑے بیوقوف وے عاشق ہونے جاہیں
سیس اُتارے ہاتھ سے سہج عاشقی ناہیں

صاحب صاحب کیا کرے صاحب تیرے پاس
صاحب تیرے پاس یاد کر ہووے حاضر
اندر دھس کے دیکھ ملے گا صاحب نادِر
مان منی ہو فنا نُور تب نظر میں آوے
بُرقعہ ڈارے ٹار خُدا با خُود دِکھراوے
رُوح کرے معراج کُفر کا کھول قُلابہ
تیسوں روزہ رہے اندر میں سات رقابہ
لامکان میں رَب کو پاوے پلٹو داس
صاحب صاحب کیا کرے صاحب تیرے پاس

صاحب کے دربار میں کیول بھگتی پیار
کیول بھگتی پیار صاحب بھگتی میں راضی
تجا سکل پکوان لیا داسی سُت بھاجی

ے زنجیر کے منزلیں

جپ تپ نیم آچار کرے بہتیرا کوئی
کھائے بیوری کے بیر مُوئے سب رِشی مُنی روئی
کیا یدھشٹر یگیہ بٹورا سکل سماجا
مردا سب کا مان پُھنچ بن گھنٹ نہ باجا
پلٹو اُونچی جات کو جن کوؤ کرے ہنکار
صاحب کے دربار میں کیول بھگتی پیار

گُمٹھ درِشتی جولاوئی سودھیانی پرمان
سودھیانی پرمان سُرت سے انڈا سیوے
آپ رہے جل ماہیں سُوکھے میں انڈا دیوے
جس پنہاری کلس بھرے مارگ میں آوے
کر چھوڑے مُکھ بچن چت کلسا میں لاوے
پھنی منی دھرے اُتار آپ چرنے کو جاوے
وُہ غافِل نہ پڑے سُرت منی ماہیں رہاوے
پلٹو سب کارج کرے سُرت رہے الگان
گُمٹھ درِشتی جولاوئی سودھیانی پرمان

کوٹن جُگ پرلے گئی ہم ہی کرنے ہار
ہم ہی کرنے ہار ہم ہی کرتا کے کرتا
جیکر کرتا نام آدمی میں ہم ہی رہتا
مری ہیں برہما بشنو مرتیو نہ ہوتے ہماری
مری ہیں سیتا کے لال مرے گی شو کی ناری
دھرتی اگن اکاس مُوا ہے پَون اور پانی
آدمی جوتی مرگئی رہی دیو تن کی نانی
پلٹو ہم مرتے نہیں گیانی لیہو بچار
کوٹن جُگ پرلے گئی ہم ہی کرنے ہار

گرے گرے حیلوا گھیا بیجے مار
گھیا بیجے مار منش تن جات سِرانا
بیج بیجے بھگوان کال سر پر نیرانا
میٹھا ہے ہری نام جتین کا ناہیں بھروسا
کھائے یہو بھر پیٹ آگے سے جات پروسا
بیجے لاہا لوٹ دنا دوئی سنتن پاسا
اُج ہوں چیت گنوار جات ہے خالی سواسا
پلٹو اٹک نہ کیجیے کوچ ہے سانجھ سکار
گرے گرے حیلوا گھیا بیجے مار

لگن مہورت جھوٹھ سب اور بگاڑے کام
اور بگاڑے کام ساعت جن سودھے کوئی
ایک بھروسہ ناہیں کُسل کہواں سے ہوئی
جیہرے ہاتھے کُسل تاہی کو دیا بساری
آپن اِک چترائی بیچ میں کرے اناری
تنکا ٹوٹے ناہیں بنا ستگورو کی دایا
اجہوں چیت گنوار جگت ہے جھوٹی کایا
پلٹو سبھ دن سبھ گھڑی یاد پڑے جب نام
لگن مہورت جھوٹھ سب اور بگاڑے کام

نام کے رے پرتاپ سے بھجے آن کے آن
بھجے آن کے آن بڑے کے پاؤں پڑوں گا
کا بپرا تِل تیل پھول سنگ بِکتا مہنگا
سنت ہیں بڑے دیال آپ سم موکو کینہا
جیسے بھرنگی کیٹ بکسا کچھ ایسی دینہا
رائی کہیا سمیر اجیا گجراج چڑھائی
تلسی ہو ہیگا ریندہ سرن کی بیچ بڑھائی
پلٹو جاتِن بیچ میں سب اوگن کی کھان
نام کے رے پرتاپ سے بھجے آن کے آن

نام نام سب کہت ہیں نام نہ پایا کوئے
نام نہ پایا کوئے نام کی گتی ہے نیاری
وہی شخص کو ملے جنہوں نے آسا ماری
ہوں کو کرے خموس ہوس نہ تن کو راکھے
گگن گپھا کے بیچ پیالا پریم کا چاکھے
بسرے بھوکھ پیاس جائے من رنگ میں لاگے
پانچ پچیس رہے وار سنگ میں سو بھاگے
آپڑی رہے اکیل بوئے بہو میٹھی بانی
مُنتتے اب وہ بنے کہا میں کہوں بکھانی
پلٹو گورو پرتاپ تے رہے جگت میں سوئے
نام نام سب کہت ہیں نام نہ پایا کوئے

بندک جیوے جگن جگ کام ہمارا ہوئے
کام ہمارا ہوئے بنا کوڑی کو چاکر
کمر باندھ کے پھرے کرے تہوں لوک اُجاگر
اُسے ہماری سوچ پلک بھر ناہیں بساری
لگی رہے دن رات پریم سے دیتا گاری
سنت کہیں دِرڑھ کرے جگت کا بھرم چھڑاوے
بندک گورو ہمار نام سے ڈہی بلاوے
سُن کے بندک مر گیا پلٹو دیا ہے روئے
بندک جیوے جگن جگ کام ہمارا ہوئے

یہ تو گھر ہے پریم کا خالہ کا گھر ناہیں
خالہ کا گھر ناہیں سیس جب دھرے اُتاری
ہاتھ پاؤں کٹ جائے کرے نہ سنت قراری
جیوں جیوں لاگے گھاو تیہوں تیہوں قدم چلاوے
سور ارن پر جائے بہوڑ نہ جیتا آوے
پلٹو ایسے گھر مہیں بڑے مرد جے جاہیں
یہ تو گھر ہے پریم کا خالہ کا گھر ناہیں

پیپاجی کے شبد

دھناسری بانی بھگتاں کی ۔ پیپاجی

کایؤ دیوا کایو دیول کایو جنگم جاتی
کایو دھوپ دیپ نی بیدا کایو پوجو پاتی
کائیا بہو کھنڈ کھوجتے نو ندھی پائی
نہ کچھ آئیبو نہ کچھ جائیبو رام کی دُہائی
جو برہمنڈے سوئی پنڈے جو کھوجے سو پاوئے
پیپا پر نوئے پرم تت ہے ستگرو ہوئے لکھاوے

---

۲ من ہمارا باندھیو کنول نین اپنے گُن
تیکھن تیر بیدھ دُور گئی مائی
لاگیو تب جانیو نہیں اب نہ سہیو جائی ری مائی
تنت منت اَوشدھ کرو، تو پیر نہ جائی
ہے کوئی اُپکار کرے، کٹھن درد ری مائی
نکٹ ہو تم دُور نہیں، بیگ ملو آئی
میراں گردھر سوامی دیال، تن کی تپن بجھائی
کنول نین اپنے گُن باندھیو مائی

---

۱ کایا : شریر ۲ پرماتما ۳ مندر ۴ سادھوؤں کی جماعت ۵ دیشوں کو کھوجتے کھوجتے آخر جسم میں ہی سب خزانے پائے ۶ جو کچھ برہمانڈ میں ہے وُہی کچھ جسم میں بھی ہے، جو کھوجتا ہے وہ پالیتا ہے۔

تُلسی داس جی کے شبد

(رامائین سے)

برہم اَور رام سے نام کی وِشیشتا

چوپائی

نام جیہہ جپ جاگہہ یوگی   برت برنچ پرپنچ وِیوگی
برہم سکھہ انوبھوہ انوپا   اکتھ انامے نام نہ رُوپا
جانا چہی گُوڑھ گتی جیئو   نام جیہہ جپ جانہہ تیئو
سادھک نام جپہہ لَے لائے   ہوہی سِدھ انمادِک پائے
جپہہ نام جن آرت بھاری   مٹہہ کُسنکٹ ہوہی سُکھاری
رام بھگت جگ چار پرکارا   سُکرتی چاریو انگھ اُدارا
چہو چتُر کہہ نام ادھارا   گیانی پربھو ہی وِشیش پیارا
چہوں یگ چہو شُرتی نام پربھاؤ   کلی وِشیش نہیں ہی آپاؤ

دوہا

سکل کامنا ہین جے رام بھگتی رس لین
نام سپریم پیوش ہِرد، تنہو کیے من مین

چوپائی

اگُن سگُن دوؤ برہم سرُوپا   اکتھ اگادھ انادی انوپا
مورے مت بڑ نام دوہو تے   کیے جیہی یگ نج بس نج بُوتے
پرَوڑھ سُجن جن جانہہ جن کی   کہوں پرتیت پریت رُچی من کی
ایک داروگت دیکھئے ایکو   پاوک یگ سم برہم وِویکو
اُبھے اگم یگ سُگم نام تے   کہوں نام بڑ برہم رام تے
ویاپک ایک برہم اوِناشی   ست چیتن گھن آنند راشی

---

۱ بڑا ۲ اتھاہ

اُس پربھو ہردے اچھت اوکاری   سکل جیو جگ دین دُکھاری
رام بزوپن نام یتن تیں   سو پرگٹت جمی مول رتن تیں

دوہا

نرگُن تے ایہہ بھانت بڑ ، نام پربھاؤ اپار
کہوں نام بڑ رام تیں ، نج بچار اُنوسار

چوپائی

رام بھگت ہت نرتن دھاری   سہہ سنکٹ کئے سادھو سُکھاری
نام سپریم جپت انیاسا   بھگت ہوہہ مُد منگل واسا
رام ایک تاپس تیا تاری   نام کوٹی کھل کُمتی سُدھاری
رشی ہت رام سُکیت سُتاکی   سہت سین سُت کینہہ بِواکی
سہت دوش دُکھ داس دُراسا   دلئی نام جمی روی نشی ناشا
بھنجیو رام آپ بھو چاپو   بھو بھے بھنجن نام پرتاپو
دنڈک ون پربھو کینہہ سُہاون   جن من امت نام کئے پاون
نشی چر نکر دلیو رگھو نندن   نام سکل کلی کلُش نکندن

دوہا

شبری گیدھ سُسیوکن   سُگتی دینہہ رگھوناتھ
نام اُدھارے امت کھل   وید بِدِت گُن گاتھ

چوپائی

رام سُکنٹھ بِبھیشن دوؤ   راکھے شرن جان سب کوؤ
نام انیک غریب نواجے   لوک وید ور بِرد براجے
رام بھالو کپی کٹک بٹورا   سیتو ہیت سرم کینہہ نہ تھورا
نام لیت بھو سندھو سُکھاہیں   کرہو بِچار سُجن من ماہیں
رام سکل رن راون مارا   سیا سہت نج پُور پگ دھارا
راجہ رام اودھ رجدھانی   گاوت گُن سُر مُنی وردانی
سیوک سُمرت نام سپریتی   بن شرم پربل موہ دل جیتی
پھرت سنیہہ مگن سُکھ اپنے   نام پرشاد سوچ نہیں سپنے

---

۱ پرتاپ ۲ خوش ۳ بُری آشا (خواہش) ۴ شوش ۵ سنسار ۶ کل یُگ کے پاپ کو دور کرنیوالے ۷ سُگریو

دوہا

برہم رام تیں نام بڑ   ور دائیک ور دان
رام چرت شت کوٹی مہہ   لئے مہیش جیہ جان

چوپائی

نام پرشاد شنبھو اوِناشی   ساج امنگل منگل راشی
سُک سنکادی سدھ مُنی یوگی   نام پرشاد برہم سُکھ بھوگی
نارد جانیو نام پرتاپو   جگ پریہ ہری ہر ہری پریہ آپو
نام جپت پربھو کینہہ پرسادو   بھگت شرومنی بھے پرہلادو
دھرو سگلانی جپیو ہری ناؤ   پایو اچل اُنوپم ٹھاؤ
سُمر پون سُت پاون ناؤ   اپنے بس کر راکھیو رامو
اپر اجامل گج گنکاؤ   بھئے مُکت ہری نام پربھاؤ
کہوں کہاں لگ نام بڑائی   رام نہ سکہہ نام گُن گائی

دوہا

رام نام کو کلپ ترو ، کلی کلیان نِواس
جو سُمرت بھے بھاگ تیں ، تُلسی تُلسی داس

ستگورو کی چرن دھوڑ کی مہما

سورٹھا

وندوں گورو پد کنج   کرپا سندھو نرروپ ہر
مہا موہ تم پنج   جاسو وچن روی کر نکر

چوپائی

بندوں گورو پد پدم پراگا   سُرُچی سُباس سرس اُنوراگا
امیہ مُورمے چُورن چارُو   شمن سکل بھو رُج پریوارُو
سُکرت شنبھو تن بمل بِبھُوتی   منجُل منگل مود پرسُوتی
جن من منجو مُکر مل ہرنی   کئے تلک گُن گن وش کرنی
شری گورو پد نکھ منی گن جیوتی   سُمرت دِویہ درشٹی ہیئے ہوتی

---

۱ کُل ۲ امرت کی جڑ ۳ سنسار کے روگ ۴ شیشہ

دِلن موہ تم ہنس[1] پرکاسُو ، بڑے بھاگیہ اُر آدہی جاسُو
اُگھرہی بِمل بِلوچن ہیئے کے ، مِٹہی دوکش دُکھ بھو رجنی کے
سُوجھہی رام چرِت منی مانک ، گُپت پرگٹ جہہ جو جیہی کھانک

دوہا

یتھا سُواجن آنج درِگ ، سادھک سِدھ سُجان
کوتُک دیکھہ شَیل بن ، بھُوتَل بھُوری نِدھان

پریم اُور بھگتی

(چاترک کا درِشٹانت)

ایک بھروسو ایک بل ، ایک آس بسواس
سواتی سَلِل گورُو چرن ہیں ، چاترک تُلسی داس
اُونچی جات پپیہرا ، پِیئت نہ نیچو نیر
کے یاچے[1] گھن شیام سے ، کے دُکھ سہت شریر
گنگا جمنا سرستی ، سات سِندھو بھرپُور
تُلسی چاتک کے مَتے ، بِن سواتی سب دھُور
جو گھن[2] برسے سمے سر[3] ، جو بھر جنم اُداس[4]
تُلسی یاچت چاتکہِ[5] ، تو و تہاری آس
چاتک تُلسی کے مَتے ، سوانتہ پیئے نہ پانی
پریم ترشا بارھت بھلی ، گھٹیں گھٹیگی آنی[6]
رٹت رٹت رسنا[7] لٹی ، ترشا سُوکھی[8] گے انگ
تُلسی چاتک پریم کو ، نِت نُوتن رُچی[9] رنگ
چڑھت نہ چاتک چت کبھُو ، پریہ پیوُد[10] کے دوکش
تُلسی پریم پیودھی[11] کی ، تاتے[12] ناپ نہ جوکھ[13]

---

[1] سُورج [2] بہت [3] سمان [4] پانی [5] مانگتا ہے [6] کالے بادل سے [7] نظریے سے [8] بادل [9] وقت پر [10] مایوس [11] تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ اے پربھو! اس چاترک یعنی من کو پھر بھی تیری ہی آس ہے [12] تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ اے چاترک! میرا خیال ہے کہ تُو سواتی کی بُوند بھی نہ پی کیونکہ (پربھو کے) پریم کی پیاس تو ہمیشہ بڑھتی ہی رہنی چاہیئے۔ اگر گھٹ گئی تو پریم کی آن (عزت) ہی گھٹ جائیگی [13] تھک کر [14] کمزور ہو گئی۔ [15] پیاس [16] سُوکھ گئے [17] اتنے پر بھی چاترک ہے کہ پریم کا رنگ اور رُوپ ہر روز نکھرتا ہی رہتا ہے۔ [18] بادل [19] پریم کے ساگر کی [20] اس لئے [21] ماپ تول یا تھہ نہیں پائی جاتی

اُپل برکھ[1] گرجن ترج[2] ، ڈارت کُلس کٹھور[3]
چتو کہ چاتک میگھ تج ، کبھُو دُوسری اور[4]
مان راکھبو مانگبو ، پیا سوں نِت نُونیہہ[5]
تُلسی تینوں تب پھبیں ، جو چاتک مت لیہہ[6]
تُلسی چاتک مانگنو ، ایک ایک گھن دان
دیت جو بھُو بھاجن بھرت ، لیت جو گھونٹک پان[7]
جیو چراچر جہاں لگیں ، ہے سب کو ہت میہہ
تُلسی چاتک من بسیو ، گھن سوں سہج سنیہہ[8]
باس دیش بولن چلن ، مانس منجو مرال
تُلسی چاتک پریم کی ، کیرتی بِسد بسال[9]

گیان اُور بھگتی مارگ کا فرق

چوپائی

سُنہُو تات یہ اکتھ کہانی ، سمجھت بنے نہ جائے بکھانی
ایشور انش جیو اوناسی ، چیتن امل سہج سُکھ راسی
سو مایا بس بھیو گوسائیں ، بندھیو کیر[9] مرکٹ کی نائیں
جڑ چیتنہی گرنتھی پر گئی ، یدپی مرشا چھُوٹت کٹھنئی
جب تیں جیو بھیو سنساری ، گرنتھی نہ چھُوٹ نہ ہوئے سُکھاری
شرُتی پُران بہُو کہیو اُپائی ، چھُوٹ نہ ادھک ادھک اُرجھائی

---

[1] اولے برساتا ہے [2] کڑک کر گرجتا ہے [3] ظالم بجلیاں بھی گراتا ہے [4] لیکن کیا چاترک بادل کو چھوڑ کر کبھی دُوسری طرف دیکھتا ہے۔
[5] مان رکھنا، مانگنا اور پھر بھی پریتم سے برابر پریم بنائے رکھنا، یہ تینوں باتیں چاترک جیسے پریمی کو ہی شوبھا دیتی ہیں۔ چاترک اِتنا مان رکھتا ہے کہ سوائے بادل کے کسی اَور سے کچھ نہیں مانگتا، مانگنے والا بھی ایسا ہے کہ مانگتا ہُوا کبھی تھکتا نہیں اور نہ ملنے پر بھی اسی طرح پریم بنائے رکھتا ہے [6] تُلسی داس جی کہتے ہیں کہ چاترک ہی ایک نرالا مانگنے والا ہے اَور بادل ہی ایک دانی ہے۔ بادل اِتنا دیتا ہے کہ زمین کے تمام برتن (تالاب، کنوئیں وغیرہ) بھر جاتے ہیں لیکن چاترک تو پریم کے امرت کی ایک بُوند ہی لیتا ہے [7] تمام چرند و پرند (جیووں) کے لئے بادل مُفید ہے لیکن چاترک نفع یا نقصان نہیں دیکھتا، اُس کے من میں تو بادل کے لئے صرف نِسچھل پریم ہی بسا ہُوا ہے [8] ہنس کا نواس ستھان مانسرودر ہے، بھیس (رنگ رُوپ) اور آواز دلفریب ہے، چال ڈھال (موتی چُگنا اور دُودھ و پانی کو الگ الگ کرنا) نرالی ہے۔ اِن سبھی خُوبیوں میں وہ چاترک سے کہیں بڑھ کر ہے لیکن چاترک کے پریم کی عظمت و بڑائی کے سامنے یہ خُوبیاں کچھ نہیں یعنی پربھو کا پریم سبھی خُوبیوں سے برتر ہے اور ایشور پریمی ہی سب سے مہان ہے [9] طوطا

جیو ہردے تم موہ بسیکھی ۔ گرنتھی چھُوٹ کبھی پرے نہ دیکھی
اُس سنجوگ ایس جب کرئی ۔ تب ہُوں کداچت سو نِروَرئی
ساتوِکؑ شردھا دھینو سُہائی ۔ جو ہر کرپا ہردے بس آئی
جپ تپ برت یم نیم اپارا ۔ جے شرُتی کہے شبھ دھرم اچارا
تیئی ترِن ہرت چرے جب گائی ۔ بھاو وتس سِسو پائے پنہائی
نوئے نِورِتی پاتر وِشواسا ۔ نِرمل مد اہیر نِج داسا
پرم دھرم مے پے دُوہی بھائی ۔ اَوٹےؔ انل اکام بنائی
توش مرُت تب کشما جُڑاوے ۔ دھرتی سم جاون دئی جماوے
مُدِتا متھےؔ وِچار متھانی ۔ دم ادھار رجُو ستیہ سُبانی
تب متھ کاڑھ لیئے نَونیتاؔ ۔ بِمل وِراگ سُبھگ سو پُنیتا

دوہا

یوگ اگنی کر پرگٹ تب ، کرم سُبھا سُبھ لائے
بدھی سِراوے گیان گھرت ، ممتا مل جر جائے
تب وِگیان رُوپنی بدھی ، وِشدؔ گھرت پائے
چِت دِیا بھر دھرے درِڑھ ، سمتا دیٹؔ بنائے
تین اوستھا تین گُن ، تیہی کپاسؔ تے کاڑھ
تُولؔ تُریہ سنوار پُن ، باتی کرے سُگاڑھ

سورٹھا

ایہہ بدھی لیسی دیپ ، تیج راشی وِگیان مے
جاتہی جاسو سمیپ ، جرہی مدادِک شلبھؔ سب

چوپائی

سوہم سمی اِتی ورِتی اکھنڈا ۔ دیپ سِکھا سوئی پرم پرچنڈا
آتم انُبھو سُکھ سو پرکاسا ۔ تب بھو بھُول بھید بھرم ناسا
پربل اوِدیا کر پریوارا ۔ موہ آدی تم مٹے اپارا
تب سوئے بدھی پائے اُجیارا ۔ اُر گرہہ بیٹھ گرنتھی نِروارا
چھورن گرنتھی پاو جب سوئی ۔ تب یہ جیو کرِتارتھ ہوئی

چھورت گرنتھی جان کھگ رایا ۔ بِگھن انیک کرہہ تب مایا
رِدھی سِدھی پریرے بہو بھائی ۔ بدھی ہی لوبھ دیکھاوہہ جائی
کل بل چھل کر جائے سمیپا ۔ انچل بات بجھاوہہ دیپا
ہوئے بدھی جو پرم سیانی ۔ تنہہ تن چتو نہ انہت جانی
جو تہی بگھن بدھی نہیں بادھی ۔ تو بہور سُر کرہیں اُپادھی
اِندری دوار جھروکھا نانا ۔ تہاں تہاں سُر بیٹھے کر تھانا
آوت دیکھہی وِشےؔ بیاری ۔ تے ہٹھ دیہی کپاٹ اُگھاری
جب سو پربھنجن اُر گرِہہ جائی ۔ تب ہی دیپ وِگیان بُجھائی
گرنتھی نہ چھُوٹ مِٹا سو پرکاسا ۔ بدھی بِکل بھئی وِشے بتاسا
اِندر نہہ سُر نہہ نہ گیان سُہائی ۔ وِشے بھوگ پر پریتی سدائی
وِشے سمیرؔ بدھی کرت بھوری ۔ تیہی بدھی دیپ کو بار بہوری

دوہا

تب پھر جیو وِوِدھی بِدھ ، پاوے سنسرتی کلیس
ہر مایا اتی دُستر ، ترِ نہ جائے بہگیس
کہت کٹھن سمجھت کٹھن ، سادھن کٹھن بِبیک
ہوئے گھُنا کشر نیائے جو ، پُنی پرتیوہؔ انیک

چوپائی

گیان کا پنتھ کرپان کے دھارا ۔ پرت کھگیش نہ لاگےؔ وارا
جو نِروِگھن پنتھ نِر بہئی ۔ سو کیولیہ پرم پد لہئی
اتی دُرلبھ کیولیہؔ پرم پد ۔ سنت پُران نِگم آگم وَد
رام بھجن سوئی مُکت گُسائیں ۔ ان اِچھت آوت بریائی
جمی تھل بن جل رہ نہ سکائی ۔ کوٹی بھانتی کوؤ کرے اُپائی
تتھا موکش سُکھ سُن کھگ رائی ۔ رہ نہ سکئے ہری بھگتی بہائی
اس بچار ہری بھگتی سیانے ۔ مُکتی نِرادر بھگتی لُبھانے
بھگتی کرت بن جتن پریاسا ۔ سنسرتی مُول اوِدیا ناسا
بھوجن کریئے ترپتی ہت لاگی ۔ جمی سو اسن پچوئی جٹھراگی

اُس ہری بھگتی سُگم سُکھدائی ، کو اس مُوڑھ نہ جاہی سُہائی

دوہا

سیوک سیویہ بھاو بِن ، بھو نہ تریے اُرگار
بھجہُو رام پد پنکج ، اُس سِدھانت بچار
جو چیتن کو جڑ کرے ، جڑ ہی کرے چیتنیہ
اُس سمرتھ رگھو نایک ہیں ، بھجیں جیو تے دھنیہ

چوپائی

کہیئوں گیان سِدھانت بُجھائی ، سُنہُو بھگتی منی کی پربھوتائی
رام بھگتی چِنتا منی سُندر ، بسئے گرُڑ جاکے اُر انتر
پرم پرکاس رُوپ دِن راتی ، نہیں کچھ چہیئے دِیا گھرت باتی
موہ درِدر نِکٹ نہیں آوا ، لوبھ وات نہیں تا ہی بُجھاوا
پربل اودیا تم مِٹ جائی ، ہاریں سکل سلبھ سمودائی
کھل کام آدی نِکٹ نہیں جاہیں ، بسئے بھگتی منی جیہی اُرماہیں
گرل سُدھا سم اری ہت ہوئی ، تیہی منی بِن سُکھ پاو نہ کوئی
دیا پہہ مانس روگ نہ بھاری ، جیہی کے بس سب جیو دُکھاری
رام بھگتی منی اُربس جاکے ، دُکھ لَولیش نہ سپنے ہُوتا کے
چتُر سِرومنی تیئی جگ ماہیں ، جے منی لاگی سُوجتن کراہیں
سو منی یدپی پرگٹ جگ اہئی ، رام کرپا بِن نہیں کوؤ لہئی
سُگم اُپائے پائے بے کیرے ، نر ہت بھاگیہ دیت بھٹ بھیرے
پاون پربت بید پُرانا ، رام کتھا رُچرا کر نانا
مرمی سجّن سُمتی کُدارِی ، گیان براگ نین اُرگاری
بھاو سہت کھوجے جیئی پرانی ، پاو بھگتی منی سب سُکھ کھانی
مورے من پربھو اُس بسواسا ، رام تیں ادھک رام کے داسا
رام سِندھُو گھن سجّن دھیرا ، چندن ترُو ہری سنت سمیرا
سب کر پھل ہری بھگتی سُہائی ، سو بِن سنت نہ کاہو ہی پائی
اُس بچار جوئے کرو ست سنگا ، رام بھگتی تیہی سُلبھ بِہنگا

---

۱ نِشچے ۲ ذرہ بھر ۳ ہوا

دوہا

برہم پیونِدھی مندر ، گیان سنت سُر آہی
کتھا سُدھا متھ کاڑھی ، بھگتی مدھرتا جاہی
بِرتی چرم اسِتی گیان مد ، لوبھ موہ رپُو مار
جے پایا سو ہری بھگت ، دیکھو کھگیس بچار

---

۱ ویراگ رُوپی ڈھال ۲ گیان رُوپی تلوار

تُلسی صاحِب کے شبد

ارے اَے تقی سُکتے رہو — مُرشد نے دست پنجہ دِیا
بے ہوش پرہہ برہن لِیا — پِیا پیر کی باتیں کہو ١
ارے اَے بشتابی آپیا — برہا سَروپ مجھ کو دِیا
بس رَین چندا جائے کے — سُوجھا نہیں نَینن کِیا ٢
چندا بیدردی تیں ہُوا — دردی کمودن کیا کِیا
ہر دم برہہ میں مُوں ہَل — چندا بنا دَم دَم مُوا ٣
برہن پِیا بے ہوش ہے — تن من بدن سُوجھے نہیں
بُوجھے چشم بن کیا کہے — دل ہیر رحم دل دوست ہے ٤
ہر وقت حاضر مَیں کھڑی — نَیناں نظر ندیاں بہیں
یاں کوئی میرا محرم نہیں — اب تو چرن میں آپڑی ٥
عاشق عشق ہر دم لہر — دِل سے جُدا دردی ہُوا
کہوں کیا جو سِر کھٹکے تُجا — ہر دم ہیے بیچ میں لہر ٦
اِس عشق میں غافل پھروں — کہوں بس نہیں بے ہوش ہوں
دَم کی خبر کچھ نہ رہے — اب تو ولے بیچ مَیں مروں ٧
پَل پَل اسم دِل یُوں کِیا — یہ طلب کے تائیں چھوں
تُلسی تقی خُوب سمجھ کے
تب یار کا مارگ لِیا ٨

امر بُوٹی مورے یار — پیار پیانے دیتی
کاٹی جم کی جال — کال ڈر نہ رہی ١
مَیں پیا مور اَنُوپ — رُوپ پیا میں گئی
در سئے اسیکے نُور — سُور سُرت سے بھئی ٢
جُگ جُگ امر احوات — ساتھ پیا کے سکھی
جادوں نہ آدوں ہاتھ — ساتھ پیا کے پکی ٣

نو تم برکھ نہار — سار دسویں بہی
آگے عجب عجوب — خوب کھُل کے کہی ٤
پیا مورے دین دیال — چال چینہا صحیح
سُکھ ساگر سُکھ چوج — موج سُکھ سے دئی ٥
انڈ کھنڈ برہمنڈ — کوئی کرتا نہیں
ہمرا سکل پسار — سار ہم سے بھئی ٦
دھرتی گگن آکاس — ناس سب ہوئیں گے
اگنی پَون جل ناس — ہمیں ہم رہیں گے ٧
برہما وید نسائے — بشن شیو نہ بچے
بچے نہیں وِیراٹ — کہیں کہو کو بچے ٨
کوئی نہ پاوے انت — سنت ہم کو لکھے
تُلسی بدھی بے انت
انت کہہ کو سکے ٩

جن کے ہردے گُورو سنت نہیں — اُن نر او تار لِیا نہ لِیا ۔ ٹیک
سُورت ہمل بکل نہیں جاکے — بھوبک گیان کیا نہ کیا ١
کرم کال بس اور نہارا — جگ بیچ مُوڑھ جِیا نہ جِیا ٢
اگم راہ رس ریت نہ جانی — بھوست سنگ کیا نہ کیا ٣
نام امل گھٹ گھونٹ نہ پینیا — امل انیک پیا نہ پیا ٤
موئے مات جات زندگی میں — ہر دھر پیر چھوا نہ چھوا ٥
تُلسی داس سادھ نہیں چینہا
تن من دھن نہ دِیا نہ دِیا ٦

ککہرا

چھچھا۔ چھن چھن سُرت سنوار لار درگ کے رہو
تن من درپن مانج ساج سُرت سے گہو
لگن لگے لکھ پار سار تب پائیا
ارے ہاں رے تُلسی سنت چرن کی دھور نُور درسائیا

جھجا۔ جن جن سُرت سنواری کال ڈر نہ رہی
چڑھی گگن بر دھائے پائے پتی پے گئی
لیا اگم پور دھام جائے پیو بیٹھیا
ارے ہاں رے تُلسی جنم جنم بھرم بھاودا وُکھ میٹیا ۲

ञ‌ا۔ جھلکت نور ظہور ہرش ہیئے میں بھئی
نرکھا روی اُجیار دوار پھپم گئی
سُورت چینہا بھید بھرم تج بھاگیا
ارے ہاں رے تُلسی سُرت شبد بھیا میل کھیل کھُل تاگیا ۳

ٹٹا۔ ٹوٹے لیا ست سنگ رنگ گورو نے دیا
مُجگن جُگن تج بھُول آدی گھر کو لیا
شو برہما اور وید وشنو نہیں آئیکے
ارے ہاں رے تُلسی نرنکال[1] سوئے کال جوتی نہیں جائیکے ۴

ٹھٹھا۔ ٹھور ٹھکانا ٹھاؤں گاؤں پیا کو کہی
نربنکار کے پار تہاں تُلسی رہی
ست نام سکھ دھام امر پورو کہئے
ارے ہاں رے تُلسی چوتھا پد جد جائے سنت سوئی کہئے ۵

ڈڈا۔ ڈگر سنت کا پنتھ انت کہو کو لکھئے
جگ پنڈت اور بھیش بھُول بھو میں کھپے
تیرتھ نیم اچار بھار سر پر لیا
ارے ہاں رے تُلسی کرم دھرم ابھیمان جان کر یہ کیا ۶

ڈھڈھا۔ ڈھنگ ہی پُورن بست قصد کوئے نہ کرے
گورو سنت بن بھید پار کیسے پڑے
پڑھ پڑھ وید پُران گیان کر کر مُوئے
ارے ہاں رے تُلسی کتھا سُنے سوئی جوتی پُون بھُوتے بھئے ۷

ننا۔ نیچ اُونچ نہیں دیکھ پیکھ سب ایک پسارا
نہیں باہمن نہیں شودر نہیں چھتری کو نیارا

---

[1] نرنکار

نہیں بیس کی جاتی سکل گھٹ ایک پسارا
ارے ہاں رے تُلسی جو کر جائے دیکھ نے جن جنم بگارا ۸

تتا۔ تُرت تت کو کھوج روز رچ درس دکھائے
اگم نگم کا بھید گھاٹ گھٹ میں جب پاوے
بنا تت نہیں مُول بھُول چوراسی آوے
ارے ہاں رے تُلسی تت مت سُورت سانچ شبد میں جائے ملاوے ۹

تھتھا۔ تھر ہوئے سُرت لگا دستوب تھر من کو راکھے
اندری چلے نہ جائے پائے گن کو نہیں بھاکھے
پد کرنی پچیسوں باس محل سے کاڑھ نکارو
ارے ہاں رے تُلسی جب لگ ہے کچھ ہاتھ سنت کی ٹہل بچارو ۱۰

ددا۔ دیکھو درشٹی پسار سار کچھ جگ میں ناہیں
دِنا چار کا رنگ سنگ نہیں جاوے بھائی
دھن سمپت پریوار کام ایکو نہیں آوے
ارے ہاں رے تُلسی دیپک سنگ پتنگ پران چھن میں چل جاوے ۱۱

دھدھا۔ دھیان دھرو گھٹ ماہیں سُرت کو کاڑھ نکاری
اُلٹ چلو اسمان ہیئے بیچ ہوت اُجاری
تا اُجیارے بیٹھ لکھو برہمنڈ پسارا
ارے ہاں رے تُلسی جو انڈے بیچ جیو نرکھ بھن بھن بدھ سارا ۱۲

پپا۔ پڑے جگت کے ماہیں بھگتی سپنے نہیں بھاوے
باہمن پنڈت بھیش سبے پُن دان کراوے
جن کینہا تن ساج تاہی سے نیہہ نہ لاوے
ارے ہاں رے تُلسی جب جم پکڑے بانہہ پُوت کو کون چھُڑاوے ۱۳

پھپھا۔ پھُولے پھُولے پھریں دیکھ دھن دھام بڑائی
تن پھُلیل اور تیل چام کو چھُریں سجائی
دنا چار کا کھیل ملے پھر خاک میں
ارے ہاں رے تُلسی پکڑ فرشتے کریں سلائی آنکھ میں ۱۴

ببا۔ بڑا جگت جنجال جال جم پھانسی ڈاری
جیوں دھیمر جل ماہیں پکڑ کر مچھری ماری

نکر جائے جب پران کال چوٹی دھر کھینچا

ارے ہاں رے تُلسی پر یہوں جم مکھ ماہیں اُڑہ چکی جیوں پیا ۱۵

بھبھا۔ سبھی سُرت گھٹ ماہیں جائے جو دیکھا سبھائی

سُکھمنی سیج سنوار شنّ میں سُرت لگائی

مکر ماہیں دیدار درس نینہا سوئی جانے

ارے ہاں رے تُلسی جیوں سوانتی کی بُوند سیپ بر ہن پہچانے ۱۶

مما۔ مُشکل ہوئے آسان جان کوئی نہ کرے

کرے تت کو کھوج کاج گھٹ میں سرے

باہر ہے سب جھُوٹھ لُوٹ جم لینگے

ارے ہاں رے تُلسی تن چھُوٹے بے حال بہت دُکھ دینگے ۱۷

ییّا۔ یاکو چینہ بچار کہو یہ کون ہے

بولے سب گھٹ ماہیں پرکھ رکت پون ہے

دھرتی اگنی اکاس نیر کو دکون سما

ارے ہاں رے تُلسی دجا نہیں بیراٹ بولت کہاں ہتا ۱۸

ررّا۔ رات دوس کر کھوج روز رس گیان سُناوے

گھٹ گھٹ اُٹھے آواز تا سُو کو دبھید نہ پاوے

پنڈ ماہیں برہمنڈ سکل بدھی رہا سمائی

ارے ہاں رے تُلسی کھول ہیئے کی آنکھ سنت دینہا درسائی ۱۹

للہ۔ لوبھ لوگ بیچ مرے کہو کو کھوج لگاوے

اندری رس سُکھ سواد بھوگ بیکے کر بجاوے

رام رام کی ٹیک بھیش سب جگت پکارا

ارے ہاں رے تُلسی جیوت ملے نہ مُکتی مُوئے کو کہے نبارا ۲۰

ووّا۔ واکو کھوج گنوار سارجن کیا پسارا

روم روم برہمنڈ کوٹ چھبی روی اُجیارا

اجر امروہ لوک سُوک سب دُور بہاوے

ارے ہاں رے تُلسی رام کرشن اُوتار دسوں نہیں جلنے پاوے ۲۱

سسّا۔ سوچ کرو من ماہیں پنڈ کہو کون سنوارا

آدی انت کا کھیل کیا کن بدھی سارا

نربکار نہیں ہتا نہیں تب جوت رہائی

ارے ہاں رے تُلسی برہما وشنو نہ وید نہیں اُوتاری بھائی ۲۲

ححا۔ حق حضوری سنت پنتھ کوئی رہے نہ سبھائی

ست صاحب سردار اَور کوئی دُوجا ناہیں

کاغذ سیاہی قلم رہے نہیں لیکھن ہارا

ارے ہاں رے تُلسی آدی انت نہیں ہتا ناہیں ست ات پیارا ۲۳

اآ۔ اشٹ کنول دل پھُول مُول مارگ تب پاوے

سہس کنول دل چھا نڈ کنول دل دُوئی پر آوے

لکھے چار دل کنول تا ہی پر سُرت چڑھاوے

ارے ہاں رے تُلسی ترمبنی کے پار سارست لوک دکھاوے ۲۴

ایہیا۔ اتنا بھید ابھید گُورن سے ملے بھٹکانا

کہیں اگم کی راہ سُرت سے چھوڑ نسانا

گئی سندھ کے پار یار لکھ پُرش پُرانا

ارے ہاں رے تُلسی جیوں سلتا جل دھار سندھ دھس جائے سمانا ۲۵

اُووا۔ اُلٹ چلے دربار پار گھر اپنا پاوے

بُند سندھ کا میل کھیل خُود آپ کہاوے

بھُولی بست ملاپ آپ اپنا درساوے

ارے ہاں رے تُلسی جن چینہا یہ بھید سوئی ست سنت کہاوے ۲۶

ارل کلکھرا انک بنک بنجس بکھانا

سنت پنتھ اج امر آدی گھر اپنا جانا

جو کوئی کرے وویک ایک سب گھٹ پہچانے

ارے ہاں رے تُلسی ستگرو ملے دیال کال گت بھن بھن چھانے ۲۷

دِل کا حجرا صاف کر جاناں کے آنے کے لیے

دھیان غیروں کا اُٹھا اُس کے بٹھانے کے لیے ۱

چشمِ دِل سے دیکھ یہاں جو جو تماشے ہو رہے

دِل ستاں کیا کیا ہیں تیرے دِل ستانے کے لیے ۲

ایک دِل لاکھوں تمنا اُس پہ اَور زیادہ ہوس

۳ پھر ٹھکانہ ہے کہاں اُس کے ٹکانے کے لیے
نقلی مندر مسجدوں میں جانے صد افسوس ہے
۴ قُدرتی مسجد کا ساکن دُکھ اُٹھانے کے لیے
قُدرتی کعبے کی تُو محراب میں سُن غور سے
۵ آ رہی دُھر سے صدا تیرے بُلانے کے لیے
کیوں بھٹکتا پھر رہا تُو اُے تلاشِ یار میں
۶ راستہ شہ رگ میں ہے دلبر پہ جانے کے لیے
مُرشدِ کامل سے مِل صدق اور صبُوری سے تقی
۷ جو تجھے دے گا فہم شہ رگ کے پانے کے لیے
گوشِ باطن ہو کُشادہ جو کرے کچھ دن عمل
۸ لَا اِلٰہ اللّٰہ اکبر پہ جانے کے لیے
یہ صدا تُلسی کی ہے عاقل عمل کر دھیان دے
۹ کُن فَا آں میں ہے لکھا اللّٰہ اکبر کے لیے

سُن اے تقی نہ جائیو زِنہار دیکھنا
اپنے میں آپ جلوۂ دِلدار دیکھنا
پُتلی میں تِل ہے تِل میں بھرا راز کُل کا کُل
اِس پردۂ سیاہ کے ذرا پار دیکھنا
چَودہ طبق کا حال عیاں ہو تجھے ضرُور
غافل نہ ہو خیال سے ہُشیار دیکھنا
سُن لامکاں پہ پہنچ کے تیری پکار ہے
ہے آ رہی صدا سے صدا یار دیکھنا
مِلنا تو یار کا نہیں مُشکل مگر تقی
دُشوار تو یہ ہے کہ ہے دُشوار دیکھنا
تُلسی بنا کرم کسی مُرشد رسیدہ کے
راہِ نجات دُور ہے اُس پار دیکھنا

ستگورو مہما

چوپائی

پرتھم بندوں ستگورو سوامی — تُلسی چرن سرن رتی مانی
پُنی بندوں سنتن سرنائی — جن پُنی سُرت نرت درسائی
چرن سرن سنتن بلہاری — سُورت دِینہی لکھن سہاری
سرن سوُر سوُرت سمجھائی — ستگورو موز مرم لکھ پائی
مَیں متی ہین دِین دِل دِینہا — سنت سرن ستگورو کو چینہا
ستگورو اگم سِندھ سُکھدائی — جن ست راہ رِیت درسائی
پُنی پُنی چرن کنول سرناوُں — دِین ہوئے سنتن گُن گاؤں
دِین جان دِینہی موہے آنکھی — مَیں پُنی چرن سرن گہہ بھاکھی
مَیں تو چرن سہاو چیت چیرا — موہے اتی اَدھم جان کے ہیرا
مَیں تو پرتی پرتی داس تمہارا — سنت بنا کوئے پاوے نہ پارا
سنت دیال کرپا سُکھدائی — تُمہری سرن اَدھم تر جائی
آدی نہ انت سنت بن کوئی — تُلسی پچھو سرن میں سوئی
جو کچھ کریں کریں سوئی سنتا — سنت بنا نہیں پاوے پنتھا
موہے اِشٹ سنت سُرتی سارا — ستگورو سنت پرم پد پارا
ستگورو ست پُرش ابناسی — راہ دِین لکھ کاٹی پھانسی
کنول کنج ستگورو پد باسی — سُورت کین دِین رج داسی
سُورت نرت آدی اپنائی — ستگورو چرن سرن لولائی
بار بار ستگورو بلہاری — تُلسی اَدھم اگھ ناہیں بچاری
بندوں سب چراچر سمانا — جانوں تُلسی داس بندا نا
مَیں کنکر پر دیا بچارا — انہت پرپے کرو ہِت سارا
سب کے چرن بند سرنائی — پرپے لاروئے پریت جنائی
تُم پرتی سنتول بند اُس گائی — بار بار چرنن سرنائی
پُنی بندوں ستگورو ست بھاوا — جن سے دستو اگوچر پاوا
ستگورو اگم اروپ اکایا — جن کی گتی متی سنتن پایا
ستگورو کی کس کرہوں بکھائی — سُورت دِینہی اگم نِسانی
لکھ لکھ الکھ سُرت الگائی — سنت کرپا ستگورو سہدانی

سُورت سَیل پَیل رس راتی ، ستگُرو کنج پدم مد ماتی
تُلسی کچھ کچھ نہیں جانئے ، ستگُرو چرن سرن رت مانئے
سُورت ستگُرو دِینہہ جنائی ، نت نت چڑھے گگن پر دھائی
سَیل کرے برہمنڈ نہارا ، دیکھے آدی انت پد سارا
نِرکھا آدی انت مدھی ماہیں ، سوئی سوئی تُلسی سبھا کہہ سُنائی
پنڈ ماہیں برہمنڈ سماناں ، تُلسی دیکھا اگم ٹھکانا
پنڈ برہمنڈ میں آدی اگادھا ، پیلی سُرت الکھ لکھ سادھا
پنڈ برہمنڈ اگم لکھ پایا ، تُلسی نِرکھ اگادھ سُنایا
پنڈ ماہیں برہمنڈ دِکھانا ، تاکی تُلسی کری بکھانا

سورٹھا

پنڈ ماہیں برہمنڈ ، دیکھا نج گھٹ جائے کے
گُرو پد پدم پرکاس ، ست پریاگ اسنان کر

دوہا

بُوجھے کوئے سنت ، آدی انت جانے لکھی
پرچے پرم پرکاس ، جن اکاس امبر چکھی

کُنڈلیاں

(۱) ستگُرو دین دیال بِن ، جُگ جُگ مارے جائیں
جُگ جگ مارے جائیں ، کھائیں پھر جم کی لاتی
ایسے مُورکھ لوگ چلیں ، واہی کے ساتھی
سُن سُن کتھا پُوران ، جان کر جنم بگارا
سِمرت ساستر دید ، کال نے کیا پسارا
تُلسی ست سنگ سنت بِن ، پھر پھر کھیٹی[1] کھائیں
ستگُرو دین دیال بِن ، جُگ جُگ مارے جائیں

[1] ڈھول پھانکتے ہیں، خوار ہوتے ہیں

(۲) جگ جگ کہتے جُگ بہے ، جگا نہ ایکو بار
جگا نہ ایکو بار ، سار کہو کیسے پاوے
سووت جُگ جُگ بہے ، سنت بِن کون جگاوے
پڑے بھرم کے ماہیں ، بندھ[1] سے کون چھڑاوے
جو کوئی کہے بِبیک ، تاہی کی ٹیک نہ بھاوے
تُلسی پنڈت بھیش سے ، سب بھولا سنسار
جگ جگ کہتے جُگ بہے ، جگا نہ ایکو بار

---

(۳) گگن منڈل کے بیچ میں ، جھلمل جھلکت نُور
جھلمل جھلکت نُور ، سُور کوئی بِرلا پاوے
کرے تت کی کھوج ، نہیں چوراسی آوے
ستگُرو ملیں دیال ، بھید سب اُن سے پاوے
کرے سنت کی ٹہل ، محل کی خبر لکھاوے
تُلسی مُردا جب بنے ، تب پاوے گُرو پُور
گگن منڈل کے بیچ میں ، جھلمل جھلکت نُور

---

(۴) سبد سبد سب کہت ہیں ، سبد سُن کے پار
سبد سُن کے پار ، سار سوئی سبد کہاوے
پچھم دوار کے پار ، پار کے پار سماوے
دو دل کنول منجھار ، مدھ کے مدھی میں آوے
سنتن دیا لکھائے ، سار سوئی سبد کہاوے
تُلسی ست ست لوک سے ، کہوں کچھ بھید نِنار[2]
سبد سبد سب کہت ہیں ، سبد سُن کے پار

[1] بندھن [2] نیارا ، الگ

چرن داس جی کے شبد

شیل انگ ورنن

اُب مَیں گاؤں شیل کو   جو ہو سنت سُجان
نر ناری سبھ ہی سنو   دے دے چت بُدھ کان ۱
رُوپ گُنی کلونت جو   اُر ہووے دھنونت
شیل بنا شوبھا نہیں   بھٹنے نرک پڑنت ۲
شیل بنا جو تپ کرے   کرے شیل بن دان
یوگ جُگتی کرے شیل بن   سو کہیئے اگیان ۳
شیل بڑو ہی یوگ ہے   جو کر جانے کوئے
شیل وِہینوں چرن داس   کبھوں مُکت نہیں ہوئے ۴
سب شُبھ لکشن تو رہے   شیل نہ آئیا ایک
جپ تپ نشپھل جاہیں گے   چرن ہی داس وویک ۵
پُوجا سنجم نیم جو   یگیہ کرے چت لائے
چرن داس کہے شیل بن   سب ہی اکارتھ جائے ۶
سوئی ستی سوئی سُورما   سوئی داتا ادھکائے
شیل سے نِت ہی رہے   تو نشپھل نہیں جائے ۷
شیل انگ اُونچو ادھک   اُن تیسوں کے بیچ
جا گھٹ[۱] شیل نہ آئیا   سو گھٹ کہیئے نیچ ۸
شیل نہ اُپجے کھیت میں   شیل نہ ہاٹ بکائے
جو ہو پُورا ٹیک کا   لیوے انگ اُبھائے ۹
شیل بنا نرکے پرے   شیل بنا جم ڈنڈ
شیل بنا بھرمت پھرے   سات دیپ نو کھنڈ ۱۰

۱؎ شریر

شیل بنا بھٹکت پھرے   چَوراسی کے ماہیں
پہلے ہووے پریت ہی   یا میں سنشے ناہیں ۱۱
سب تج سیوو شیل کوں   رام نام لو لائے
جیوت شوبھا جگت میں   مُوئے مُکت ہوئے جائے ۱۲
جا کو شیل سو بھاوَ ہے   تا کی دُور بلائے
تا کی کیرتی جگت میں   سُنہو کان لگائے ۱۳
شیل رہے تے سب رہیں   جیتے ہیں شُبھ انگ
جیوں راجہ کے رہے تے   رہے فوج کو سنگ ۱۴
ست گنیا تو کیا رہا   شیل گنیا سب جھاڑ
بھگتی کھیت کیسے بچے   ٹُوٹ گئی جب باڑ ۱۵
جوانی شیل نہ راکھیا   بِگڑ گئی سب دیہہ
اب پچھتاوا کیا کرے   مُکھ پر اُڑیا کھیہہ[۱] ۱۶
شیل گئے شوبھا گھٹے   یا دُنیا کے ماہیں
کُوکر جیوں جھڑکیو پھرے   کہیں بھی آدر ناہیں ۱۷
شیل گئے گُرو سوں پھرے   ہر سوں بے مُکھ ہوئے
چرن داس کہہ یوں کہے   سربس ڈارے کھوئے ۱۸
دھرگ جیون سنسار میں   جا کو شیل نسائے
جگ میں پھٹ پھٹ ہوت ہے   مُوئے تا چِنا پائے ۱۹
شیل کسَیلو آنولا   اور بڑوں کے بول
پاچھے دیویں سواد وے   چرن داس کہے کھول ۲۰
شیل نِروگا نیم سا   اَوگُن ڈارے کھوئے
پہلے کڑوا دُکھ لگے   پاچھے گُن سُکھ ہوئے ۲۱
لاکھ یہی اُپدیش ہے   ایک شیل کو راکھ
جنم سُدھارو ہری ملو   چرن داس کی ساکھ ۲۲
شیل ونت کے چرن کا   جو چرنودک[۲] لے
روگ دوش مٹ جائیں سب   رہے نہ جم کا بھے ۲۳

۱؎ ریش ۲؎ دھول

آٹھ انگ یُوں شیل ہی　　جاگھٹ ماہیں ہوئے
چرن داس یُوں کہت ہیں　　دُرلبھ درشن سوئے ۲۴
شیل ونت درشن بڑے　　دیکھت پاتک جائے
بچن سُنے من شُدھ ہو　　کھوٹی دِرشٹی مرائے ۲۵
شیل سرووَر نہائے کر　　گرو رام کی سیو
یا سم تیرتھ اور نہ
کہیا گُرو سُکدیو ۲۶

دوہے

ستگُرو کے ڈھنگ جاتے کے　　سنمکھ کھاوے چوٹ
چقمق لگ پتھری جھڑے　　سکل جلاوے کھوٹ ۱
مَیں مرگا گُرو پاردھی　　شبد لگایا بان
چرن داس گھائل گرے　　تن من بیدھے پران ۲
ستگُرو شبدی تیر ہے　　تن من کیتو چھید
بے دردی سمجھے نہیں　　برہی پاوے بھید ۳
ستگُرو شبدی بان ہے　　انگ انگ ڈالا توڑ
پریم کھیت گھائل گرے　　ٹانکا لگے نہ جوڑ ۴
پریم برابر جوگ نہیں　　پریم برابر گیان
پریم بھگتی بن سادھوا　　سب ہی تھوتھا دھیان ۵
گدگد باتی کنٹھ میں　　آنسو ٹپکے نین
وہ تو برہن پیو کی　　تڑپت ہے دن رین ۶
ہائے ہائے پی کب ملیں　　چھاتی پھاٹی جائے
ایسا دن کب ہوئیگا　　درشن کروں اگھائے ۷
بن درشن کل نہ پڑے　　منواں دھرت نہ دھیر
چرن داس گُرو چرن بن　　کون ہٹاوے پیر ۸
آہ جو نکسے دُکھ بھری　　گہرے لیت اُسانس

ے بُری نظر

مُکھ پیرو سُوکھے ادھر　　آنکھیں کھری اُداس
اگن برے ہیڑا جرے　　بھجے کلیجے چھید
برہن تو بَوری بھئی　　کیا کوئی جانے بھید ۱۰
پیا چھوئے مت چھو　　نیں تو پیا کی داس
پیا رنگ راتی رہوں　　جگ سے رہت اُداس ۱۱
جیوں سُمیر کا سُونا　　جیوں لوبھی کا دھرم
ان بنا جس کُوٹنا　　نام بنا یوں کرم ۱۲
ہاتھی گھوڑے دھن گھنا　　چندر مُکھی بہو نار
نام بنا جم لوک میں　　پاوت دُکھ اپار ۱۳
آگیا کاری پیو کی　　رہے پیا کے سنگ
تن من سے سیوا کرے　　اور نہ دُوجا رنگ ۱۴
پتی کی اور نہارئیے　　اورن سے کیا کام
سبھی دیوتا چھوڑ کر　　بھجیئے گُرو کا نام ۱۵
موہ مہا دُکھ رُوپ ہے　　تاکو مار نکار
پریت جگت کی چھوڑ دے　　تب ہووے نربار ۱۶
اندرِن کے بس من رہے　　من کے بس رہے بُدھ
کہو دھیان کیسے لگے
ایسا جہاں برُدھ ۱۷

دادُو صاحب کے شبد

دادُو جانے نہ کوئی   سنتن کی گتی گوئی (ٹیک)
اُدگتی انت انت انترپٹ   اگم اگادھ اگوئی
سُنّی سُنّ سُنّ کے پارا   اگُن سگُن نہیں دوئی
انڈ نہ پنڈ کھنڈ برہمنڈا   سُورت سِندھ سموئی
نِراکار آکار نہ جوتی   پُورن برہم نہ ہوئی
اُن کو پار سار سوئی پہنچے   من تن گتی پت کھوئی
دادُو دِین لین چرنن چت
مَیں اُن کی سرنائی

دادُو دیکھا دِیدا سب کوئی کہت شُنیدا (ٹیک)
ہُوا جرص اندر بس کیدا   تب یہ دِل بھیا بیدھا
انحد ناد گگن گرجا   تب رس کھایا ابیدا
سُکھمن سُنّ سُرت محلن میں   آیا اجر عقیدا
اشٹ کنول دل درگ میں درشن   پایا خود خُودِیدا
جیسے دُودھ دُودھ دی مکھن   بن متھے بھید نہ گھیدا
ایسے تت مت ست سادھن   تب تک نشہ پیا پیدا
نہیں وہ جوگ گیان مُدرا تت   یہ گت اور پدیدا
جو کوئی چینہ لینہ یہ مارگ   کارج ہوگیا جیدا
مُرشد ست گگن گورُو لکھیا   تن من کین امیدا
عاشق یار اُدھر لکھ پایا
ہوگیا دیدم دِیدا

دادُو کہت پُکاری   کوئی مانے ناہیں ہماری (ٹیک)
پنڈت قاضی بید کتیبے پڑھ پڑھ مُوئے لباری ۱
وے تیرتھ دے حج کو جاتے ٹوڑے بھوجل دھاری ۲

عیسائی سب دھوکھا کھایا پڑھ انجیل بچاری ۳
ہندو ترک عیسائی تینوں کرم دھرم بچ ہاری ۴
نُور ظہور خدا ہم پایا اُترے بھوجل پاری ۵

جانے انترجامی اچرج اکتھ انامی (ٹیک)
نُو لکھ کنول جگل دل اندر   دوا دس صاحب سوامی
سُورت کرگ کنول دل نبھ پر   جھنک جھنک بھر تھامی
سُورت شبد شبد میں سُورت   اگم اگوچر دھامی
کاسے کہوں پیا سُکھ سارا   جیوں تریا مُسکانی
نہیں یہ جوگ گیان تریاتت   یہ گت اکہ کہانی
چند نہ سُورج پون نہیں پانی   کیونکر کروں بکھانی
سُنّ نہ گگن دھرن نہیں تارا   اللہ رب نہیں رامی
کہا کہوں کہوے کی ناہیں   جانت سنت سُجانی
وید نہ بھیش بھید نہیں جانت   گورُو دیت نہ حامی
دادُو درگ دِیدار پیے کے   سُورت کرت سلامی
نَیں پیا پیاری پیارے پیا اپنے   مل رہے ایک بھٹکانی
سُورت سار بندھ لکھ پائی
یہ گت برلے جانی

دوہے

سائیں ست سنتوکھ دے   بھاؤ بھگت بِشواس
صدق صبوری سانچ دے   مانگے دادُو داس ۱
جیون مانی ہو رہو   سائیں سنمکھ ہوئے
دادُو پہلے مر رہو   پیچھے مرے سب کوئے ۲
دادُو دعوے دُور کر   بِن دعوے دِن کاٹ
کیتے سودا کر گئے   پنساری کی ہاٹ ۳
دادُو دعوے آپ کا   بِن دعوے کیسا
دِل کی دُرمتی دُور کر   سودا کر ایسا ۴

ہنیں تہاں سے سب ہُوا   پھر ناہیں ہو جائے
دادُو ناہیں ہو رہو   صاحب سے لَو لائے ۵
اُپجے بِنسے گُن دھرے   یہ مایا کا رُوپ
دادُو دیکھت تھِر نہیں   چھِن چھایا چھِن دُھوپ ۶
جیتی بھلی گُورُو سنگ میں   کایا کنسُوئی دُکھ
نام بِنا کِس کام کے .   دادُو سمپتی سُکھ ۷
کیا مُکھ لے ہنس بولیئے   دادُو دیجئے روئے
جنم اَمولک آپنا
چلا اکارتھ کھوئے ۸

دریا صاحب کا شبد

دریا دربار اکھُل گیا اجر کواڑا ۔ ٹیک۔

چمکی بیچ چلی جیوں دھارا   جیوں بجلی بیچ تارا
کھُل گئے چند بند بدری کا   گھور مِٹا اندھیارا
لَو لگی جائے لگن کے لارا   چاندنی چَوک نہارا
سُورت سیل کرے نبھ اُوپر   بنک نال پُٹ پھارا
چڑھ گئی چانپ چلی جیوں دھارا   جیوں مکڑی مک تارا
مُیں مِلی جائے پائے پیا پیارا   جیوں سلِتا جل دھارا
دیکھا رُوپ اَرُوپ ایکھا   لیکھا وار نہ پارا
دریا دِل درویش بھئے تب
اُترے بھوجل پارا

دھرم داس جی کا شبد

بھگتی دان گورو دیجیے دیون کے دیوا ہو
جنم پائے نہ بِسروں کرموں پد سیوا ہو
تیرتھ برت میں نہ کروں نہ دیول پوجا ہو
منسا باچا کرمنا میرے اور نہ دوجا ہو
آٹھ سدھ نو ندھ ہیں بیکنٹھ کا باسا ہو
سو میں نہ کچھ مانگوں میرے سمرتھ داتا ہو
سکھ سمپتی پریوار دھن سُندر بر ناری ہو
سپنے اچھا نہ اُٹھے گورو آن تمہاری ہو
دھرم داس کی بینتی سمرتھ سُن لیجیے ہو
آواگون نوار کے اپنا کر لیجیے ہو

دیا بائی کا شبد

جگ تج ہر بھج دیا گہہ ‏ ‏ کُور کپٹ سب چھاڑ
ہر سنمکھ گور گیان گہہ ‏ ‏ من ہی سوں رن مانڈ[1] ۱
سُورا وہی سراہیے ‏ ‏ بن سر لڑت کونڈ[2]
لوک لاج کل کان کوں ‏ ‏ توڑ ہوت نربند ۲
سُنت سبد نیسان[3] کوں ‏ ‏ من میں اُٹھت اُمنگ
گیان گرج[4] ہتھیار گہہ ‏ ‏ کرت یدھ ارِی[5] سنگ ۳
جو پگ دھرت سو دِرڑھ دھرت ‏ ‏ پگ پاچھے نہیں دیت
اہنکار کوں مار کر ‏ ‏ رام روپ جس لیت ۴
آپ مرن بھے دُور کر ‏ ‏ مارت رِپُو[5] کو جائے
مہا موہ دل دلن کر ‏ ‏ رہے سروپ سمائے ۵
سُورا سنمکھ سمر[6] میں ‏ ‏ گھائل ہوت نسنک
یوں سادھو سنسار میں ‏ ‏ جگ کے سہے کلنک ۶
کائر بھاگے دیکھ کر ‏ ‏ سادھو کو سنگرام
بسیس آتار بھومیں دھرے ‏ ‏ جب پاوے نج شام ۷

---

[1] لڑائی ٹھانی [2] ایک راکشش کا نام جس کا سر گدا کی چوٹ لگنے سے دھڑ کے بھیتر گھس گیا تھا لیکن پھر بھی وہ برابر لڑتا تھا [3] ڈنکا [4] گرا، سونا [5] دشمن [6] لڑائی۔

رویداس جی کے شبد

بھیروں بانی رویداس جیو کی گھر ۲۔

اِک او ستگوُر پرساد

بن دیکھے اُپجے نہیں آسا ۔ جو دِیسے سو ہوئی بناسا
برنت بہت جو جاپے نام ۔ سو جوگی کیول نہکام ۱
پرچے رام روے جو کوئی ۔ پارس پرسے دُبدھا نہ ہوئی ۔ ۱۔ رہاؤ
سو مُنی من کی دُبدھا کھائی ۔ بن دُوارے ترے لوک سمائی
من کا سبھاؤ سبھ کوئی کرے ۔ کرتا ہوئے سو انبھے رہے ۲
پھل کارن پھولی بن رائی ۔ پھل لاگا تب پھول بلائی
گیانے کارن کرم ابھیاس ۔ گیان بھیا تہہ کرمہ ناس ۳
گھرت کارن ددھی متھے سیان ۔ جیوت مُکت سدا نربان
کہہ رویداس پرم بیراگ ۔ ردے رام کی نہ جپس ابھاگ ۴

رام کلی بانی رویداس جی کی

اِک او ستگوُر پرساد

پڑھئے گُنئے نام سبھ سُنئے ، انبھو بھاؤ نہ درسے
لوہا کنچن ورن ہوئے کیسے ، جو پارسہہ نہ پرسے
دیو سنسے گانٹھ نہ چھوٹے
کام کرودھ مایا مد متسر ان پنچہو مل لُوٹے ۔ ۱۔ رہاؤ

---

۱ پیدا ہوتی ۲ اُونچ جاتی کا ہو کر ۳ کامنا کے بغیر ۴ ابھیاس کرکے ۵ جیسے یمنی جاپ کرے ۶ من کو بس میں کرلے ۷ بربھے ۸ نڈر ۹ دِمپتی ۱۰ دُور ہو جاتے ہیں ۱۱ دہی ۱۲ متھن کرتی ہے ۱۳ عقلمند عورت ۱۴ بہت زیادہ ۱۵ کیوں نہیں جپتا۔ ۱۶ بانی کے پڑھنے سُننے سے بھی پرمیشور کے گیان اور پریم سروپ کے درشن نہیں ہوتے ۱۷ دُور ۱۸ چھوٹنا ۱۹ بھرم اور شنکے

ہم بڑ کبی کُلین ہم پنڈت ، ہم جوگی سنیاسی
گیانی گُنی سُور ہم داتے ، اِہہ بُدھی کبہی نہ ناسی ۲
کہہ رویداس سبھے نہیں سمجس بھول پرے جیسے بورے
موہے ادھار نام نارائین ، جیوں پران دھن مورے

دھناسری بھگت رویداس جی کی

چت سمرن کرو نین اولوکنو سرون بانی سجس پور راکھو
من سو مدھوکر کرو چرن ہردے دھرو
رسن امرت رام نام بھاکھو ۱
میری پریتی گوبند سیوں جنی گھٹے
میں تو مول مہنگی لئی جیہ سٹے
سادھ سنگت بنا بھاؤ نہیں اُپجے ، بھاو بن بھگتی نہیں ہوئے تیری
کہے رویداس اِک بینتی ہری سیوں پیج راکھہو راجا رام میری ۲

بسنت بانی رویداس جی کی

اِک او ستگوُر پرساد

تجھہہ سُجھنتا کچھو ناہی ، پہراوا دیکھے اُودھ جاہی
گرب وتی کا ناہی ٹھاؤ ، تیری گردن اُوپر بولے کاؤ ۱
تُو کائی گربہہ باولی
جیسے بھادوں کھمب راج تُو تس تے کھری اُتاولی ۔ ۱۔ رہاؤ
جیسے کرنگ نہیں پایو بھید ۔ تن سُگندھ ڈھونڈے پردیس

---

۱ کوی ۲ اچھے خاندان والے ۳ سُورما، بہادر ۴ یہ ہونے والی بُدھی کہ ہم بڑے گُنی گیانی بہادر اور اونچے کُل والے ہیں، کبھی ختم نہیں ہوتی۔ ۵ چِت اس لئے ہے کہ تجھے یاد کروں، آنکھیں اس لئے ملیں کہ تیرا دیدار کریں، کان اس لئے ہیں کہ تیری بانی کے اُتم یش گان سے بھرے رہیں۔ ۶ بھنورا۔ ۷ رسنا ۸ بولوں ۹ اچارن کروں۔ ۱۰ نہیں ۱۱ دل کے بدلے ۱۲ پریم ۱۳ عزت، لاج ۱۴ سُوجھتا ۱۵ اپنا پھیلاوا، ٹھاٹھ دیکھ کر گھمنڈ کرنے لگتا ہے ۱۶ اہنکاری ۱۷ تھوڑا یا ٹھکانہ ۱۸ کال رُوپی کوا ۱۹ تیرا جیون اُس کھمب سے تھوڑا ہے جو پیدا ہوتے ہی جلدی ہی سڑنے لگ جاتی ہے۔ ۲۰ ہرن ۲۱ تن میں ۲۲ پردیس

اپتن کا جو کرے بیچار ۔ تس نہیں جم کنکر کرے کھوار ۲
پتر کلتر کا کرہہ اہنکار ۔ ٹھاکر لیکھا منگن ہار
پھیرٹے کا دکھ سہے جیو ۔ پاچھے کسہی پکار ہہ پیو پیو ۳
سادھو کی جو لیہہ اوٹ ۔ تیرے مٹہہ پاپ سبھ کاٹ کوٹ
کہہ رویداس جو جپے نام ۔ تس جاتی نہ جنم نہ جونی کام ۴

راگ سورٹھ بانی بھگت رویداس جی کی

اِک اونکار ستگور پرساد

دُلبھ جنم پُن پھل پائیو برتھا جات اببیکے
راجے اندر سمسر گرہہ آسن بن ہری بھگتی کہو کہہ لیکھے ۱
نہ بیچاریو راجا رام کو رس
جہہ رس ان رس بیسر جاہہ ۔ ۱ ۔ رہاؤ
جان اجان بھئے ہم باور سوچ اسوچ دوس جاہہ
اندری سبل نبل بیبیک بدھی پرمارتھ پرویس نہی ۲
کہیت آن اچرییت آن کچھو ، سمجھ نہ پرے اپرمائیا
کہہ رویداس اُداس داس مت پرہر کوپ کرہو جیہ دئیا ۔ ۳ ۔ ۳
سکھ ساگر سُرتر چنتامنی کام دھینو بس جاکے
چار پدارتھ اسٹ دسا سدھ نوندھی کر تل تاکے ۱
ہر ہر ہر نہ جپہہ رسنا
اور سبھ تیاگ بچن رچنا ۔ ۱ رہاؤ
نانا کھیان پران وید بدھ چونتیس اکھر ماہی
بیاس بیچار کہیو پرمارتھ رام نام سر ناہی ۲

اپنے خبر یہ [۲] جم دوت [۳] اپنے کیے کرموں کا [۴] پیارا پیارا کہتا ہے کہ میرا کوئی اب بنے [۵] نا سمجھی کے کارن [۶] سمان [۷] کس کام کے [۸] باقی سب دُنیاوی رس یا سواد [۹] ہم کچھ کہتے ہیں اور آچرن کچھ اور ہی کرتے ہیں [۱۰] اپار [۱۱] چھوڑ کر تیاگ کر [۱۲] کلپ برکش [۱۳] وہ منی جس سے من کی کامنائیں پوری ہو جاتی ہیں [۱۴] دھرم ، ارتھ ، کام ، موکش ، چار پدارتھ [۱۵] اشٹ دس یعنی اٹھارہ [۱۶] ہتھیلی پر یعنی جس کے ہاتھ میں ہے [۱۷] پرسنگ [۱۸] ویدوں میں بتائی ہوئی ودھیاں (طریقے) [۱۹] چونتیس اکشروں میں یعنی لکھنے پڑھنے تک ہی محدود ہے

سہج سمادھی اُپادھی رہت ہُئی بڑے بھاگ لو لاگی
کہہ رویداس پرگاس ہردے دھر جنم مرن بھے بھاگی ۔ ۲ ۔ ۴

گوڑی بیراگنی

اِک اونکار ستگور پرساد

ست جُگ ست تیتا جُگ دوا پر پُوجا چار
تینوں جُگ تینوں دِڑے ، کل کیول نام ادھار ۔ ۱
پار کیسے پائبو رے موہو کو نہ کہے سمجھائے
جاتے آوا گون بلائے ۔ ۱ ۔ رہاؤ
بہو بدھی دھرم نِروپائے کرتا دیسے سبھ لوئی
کون کرم تے چھوٹیئے جہہ سادھے سبھ سدھ ہوئی ۲
کرم اکرم بیچاریئے سنکا سُن بید پران
سنسا سد ہردے بسے کون ہرے ابھیمان ۳
باہر اُدک پکھاریئے گھٹ بھیتر بیبدھ بکار
سدھ کون پر ہوئیو سُچ کُنچر بدھ بیوہار ۴
روی پرگاس رجنی جتھا گتی جانت سبھ سنسار
پارس مانو تابو چھوئے کنک ہوت نہیں بار ۵
پرم پرس گورو بھیٹیئے پُورب لکھت للاٹ
اُنمن من من ہی ملے چھٹکت بجر کپاٹ ۶

---

[۱] رویداس جی کہتے ہیں کہ جس پرانی کی آتما بھاگیہ سے پربھو چرنوں میں لین ہو جاتی ہے وہ سہج اوستھا کو پراپت کر لیتا ہے ۔ اُس کے انتر میں پرکاش ہو جاتا ہے اور وہ جنم مرن پر فتح حاصل کر لیتا ہے ۔ [۲] ست جگ میں ست پردھان تھا ، تریتا میں یگیہ کرنا پُوجا کرنا آدی پردھان تھے ، پرنتو کلجگ میں نام بھگتی ہی کارگر و کامیاب ہوتی ہے ۔ [۳] جنم مرن سے چھٹکارا ہو جاتے [۴] کئی پرکار کے کرم کانڈ کیے جاتے ہیں جو عام لوگ کرتے ہیں ۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسا کرم ہے جس کو کرنے سے مکتی ہوتی ہے ۔ [۵] وید اور پرانوں کے سننے سے بھی سنشے دور نہیں ہوتے من میں اہنکار رہتا ہے [۶] پانی [۷] دھونا ۔ اسنان کرنا شباہری شُوچ ہاتھی کے سنان کی بھانتی ہے ۔ جو سنان کے بعد واپس اپنے مستک پر دُھول ڈال لیتا ہے ۔ [۸] جس پرکار تانبا پارس سے چھونے پر سونا نہیں ہوتا ۔

بھگت بھگت مت ست کری، بھرم بندھن کاٹ بکار
سوئی بس رس من ملے، گن نرگن ایک بچار ۔ ۷
انیک جتن نگرہ کیے ٹاری نہ ٹرے بھرم پھاس
پریم بھگت نہیں اوپجے تاتے رویداس اداس ۔ ۸

آسا بانی شری رویداس جیو کی

سنت تجھی تن سنگت پران ۔ ستگور گیان جانے سنت دیوا دیو ۱
سنت چی سنگت سنت کتھا رس۔ سنت پریم ماجھے دیجے دیوا دیو ۔ ۱ ۔ رہاؤ
سنت آچرن سنت چو مارگ ، سنت چ اوہنگ اوہگنی ۲
اور اک مانگوں بھگتی چنتامنی ۔ جنی لکھاوہو اسنت پاپی سنی ۔ ۳
رویداس بھنے جو جانے سمان۔ سنت انتھی انتر ناہی ۴ ۔ ۲

بانی رئیداس جی

کاتو سوئے جاگ دیوانہ جھوٹھی جیون سچ کر جانا ۔ ٹیک۔

جن جنم دیا سو رزق امڑاوے گھٹ گھٹ بھیتر رہٹ چلاوے
کر بندگی چھاڑ میں میرا ہردے کریم سنبھار سویرا ۱
جو دن آوے سو دکھ میں جائی کیجے کوچ رہیو سچ نائی
سنگ چلی ہے ہم بھی چلنا دور گون سر اوپر مرنا ۲
جو کچھ بویا لُنیے سوئی تا میں پھیر پھار کس ہوئی
چھاڑے کُوڑ بھجے ہرچنا تا کو مٹے جنم اور مرنا ۳
آگے پنتھ کھرا ہے جھینا کھانڈے دھار جیسا ہے پینا
جس اوپر مارگ ہے تیرا پنتھی پنتھ سوار سویرا ۴
کیا تیں خرچہ کیا تیں کھایا چل در حال دیوان بلایا
صاحب توپے لیکھا لیسی بھیٹر پڑے توں بھر بھر دیسی ۵

ا بھرم کی پھانسی من کے ہٹو کرموں سے نہیں ٹلتی ٢ بے سنت تیرے دیہہ سروپ کی سنگت ہی پرمیرے پران ہیں ٣ دیوں کے دیو یعنی پرماتما ٤ کی ٥ مجھے سنتوں کی رہنی (سنتوں کی کہنی دو اور مجھے سنتوں کے سیوکوں کی سیوا بخشو ٦ اسنت او پاپی انسان مجھے کبھی نہ دکھاؤ ٧ جاننے والا ، گیانی ٨ رویداس جی کہتے ہیں کہ جو پرانی یہ جانتا ہے کہ سنت اور پرماتما میں کوئی فرق نہیں ہے، وہی سنت ہے ۔ ٩ کاٹنے ١٠ تیز ١١ ا

جنم سہرانا کیا پسارا تو جھ پریو جیوں دس اندھیارا
کہے رئیداس اگیان دیوانہ
اجہوں نہ چیتہو نپٹ ند خانہ ۶

آسا بانی شری رویداس جی

اک او ستگور پرساد

مرگ مین بھرنگ پتنگ کنچر ایک دوکھ بناش
پنچ دوکھ اسادھ جامہہ تا کی کیتک آس ۔ ۱
مادھو اوِدیا ہت کین ۔ بِبیک دیپ ملین ۔ ۱ ۔ رہاؤ
ترگد جونی اچیت سمبھو پُن پاپ اسوچ
مانکھا اوتار دُلبھ تیہی سنگت پوچ ۲
جیہ جنت جہہ جہہ لگ کرم کے بس جائے
کال پھاس ابدھ لاگے کچھو نہ چلے اپائے ۳
رویداس داس اداس تج بھرم تپن تپ گور گیان
بھگت جن بھے ہرن پرمانند کرہو ندان ۴

دھناسری بھگت رویداس جی

نام تیرو آرتی مجن مرارے
ہری کے نام بن جھوٹھے سگل پسارے ۱ ۔ رہاؤ
نام تیرو آسنو نام تیرو ارسا نام تیرو کیسرو لے چھٹکارے
نام تیرو انبھلا نام تیرو چندنو گھس جپے نام لے تجھی کو چارے ۱
نام تیرو دیوا نام تیرو باتی نام تیرو تیل لے ماہی پسارے
نام تیرے کی جوتی لگائی ، بھیو اجیارو بھون سگلارے ۲
نام تیرو تاگا نام پھول مالا ، بھار اٹھارہ سگل جوٹھارے

ا نرِبندھ ٢ گھر ٣ ہرن ٤ مچھلی ٥ بھنورا ٦ پتنگا ٧ ہاتھی ٨ ناش ہو جاتے ہیں ٩ ٹیڑھی چال والے جانور (سانپ، مینڈک وغیرہ) ١٠ مُکتی ١١ انت ١٢ سنان ١٣ سب دھندے جھوٹے ہیں ١٤ پوجا کرنے کا آسن ١٥ کیسر گھسنے کا پتھر ١٦ چھڑکنے کی کیسر ١٧ پانی ١٨ ساری ونسپتی کا ایک ایک پتہ لے لیں ، اٹھارہ (باقی)

تیرو کیا تجھہ کیا ارپوں نام تیرا تہی چنور ڈھولارے ۳
دس اٹھا اٹھسٹھے چارے کھانی ایہے ورتنی ہے سگل سنسارے
کہے رویداس نام تیرو آرتی ستنام ہے ہری بھوگ تمہارے ۴

(حاشیہ مسلسل)
بھار (تول) ہوتے ہیں۔ ایک تول پانچ من سے بھاری ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیتی جھوٹی ہے، پربھو کو بھینٹ کرنے کے قابل نہیں ۔ ۳ نام تیرا میں تجھے بھینٹ کرتا ہوں اور تیرے اوپر چنور ڈھلاتا ہوں ۴ سارا سنسار اٹھارہ پورانوں، اٹھسٹھ تیرتھوں اور چار کھانوں میں بھٹک رہا ہے۔

سلطان باہو کے بیت

اُلف ۔ الله چنبے دی بُوٹی مُرشد من میرے وِچ لائی ہُو
نفی اثبات دا پانی ملے ہر رگے ہر جائی ہُو
اندر بُوٹی مُشک مچایا جاں پھُلّن پر آئی ہُو
جیوے مُرشد کامل باہُو جنیں ایہہ بُوٹی لائی ہُو

اُلف ۔ الله پڑھیا پڑھ حافظ ہویا ۔ گیا حجابوں پردا ہُو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویا بھی طالب ہویا زردا ہُو
لکھ ہزار کتاباں پڑھیاں ظالم نفس نہ مردا ہُو
باجھ فقیراں کسے نہ ماریا باہُو ایہہ ظالم چور اندردا ہُو

اُلف ایمان سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ہُو
منگن ایمان شرماون عشقوں دل نوں غیرت ہوئی ہُو
جس منزل نوں عشق پہنچاوے ایمانے خبر نہ کوئی ہُو
میرا عشق سلامت رکھیں باہُو ایماناں دیاں دھروئی ہُو

اُلف ایہہ تن میرا چشماں ہووے میں مُرشد دیکھ نہ رجّاں ہُو
لُوں لُوں دے مُڈھ لکھ لکھ چشماں اِک کھولاں اِک کجّاں ہُو
اِتنیاں ڈِٹھیاں صبر نہ آوے ہور کتے وَل بھجّاں ہُو
مُرشد دا دِیدار ہے باہُو مینوں لکھ کروڑاں حجّاں ہُو

ب بے اُدباں نہ سار ادب دی گئے ادب تھیں وانجے ہُو
جیہڑے تھاں مٹی دے بھانڈے کدی نہ ہوندے کانجے ہُو
جو مُڈھ قدیم دے کھیڑے آہے کدی نہ ہوندے رانجھے ہُو
حضور نہ منگیا باہُو گئے دوہیں جہانیں وانجے ہُو

پ

پیر ملیاں جے پیڑ نہ جاوے تاں اُس نُوں پیر کی دھرنا ہُو
مُرشد ملیاں ارشاد نہ من نُوں اوہ مُرشد کی کرنا ہُو
جس ہادی کنوں ہدایت ناہیں اوہ ہادی کی پھڑنا ہُو
جے سر دِتیاں حق حاصل ہووے باہُو موتوں مُول نہ ڈرنا ہُو

پ ۔

پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں عالم ہوئے سارے ہُو
اِک حرف عشق دا نہ پڑھ جانن بُھلے پھرن بچارے ہُو
اِک نگاہ جے عاشق ویکھے لکھ ہزاراں تارے ہُو
لکھ نگاہ جے عالم ویکھے کسے نہ کدھی چاہڑے ہُو
عشق عقل وِچ منزل بھاری سیاں کوہاں دے پاڑے ہُو
عشق نہ جنہاں خریدیا باہُو اوہ دوہیں جہانیں مارے ہُو

پ ۔

پنجے محل پنجاں وِچ چانن دِیوا کت ول دھریئے ہُو
پنجے مہر پنجے پٹواری حاصل کت ول بھریئے ہُو
پنجے امام تے پنجے قبلے سجدہ کت ول کریئے ہُو
باہُو صاحب جے سر منگے ہرگز ڈھل نہ کریئے ہُو

ت ۔

تن من یار مَیں شہر بنایا دِل وِچ خاص محلہ ہُو
آن الف دِل وسّوں کیتی میری ہوئی خُوب تسلہ ہُو
سب کُجھ مینوں پیا سُنیوے جو بولے ماہولے اللہ ہُو
درد منداں ایہہ رمز پچھاتی باہُو بے درداں سر کھلہ ہُو

ت ۔

تسبیح دا تُوں کسبی ہوویں ماریں دم وِلّیاں ہُو
دِل دا منکا اِک نہ پھیریں گل وِچ پائیں پنج وِیہیاں ہُو
دین گیاں گل گھوگُو آوے ۔ لین گیاں تسبیہاں ہُو
پتھر چِت جنہاں دا باہُو اوتھے ضائع وسناں میہاں ہُو

ت ۔

تُوں دی جاگ نہ جاگ فقیرا انت نُوں لوڑ جگایا ہُو

اکھیں میٹیاں نہ دِل جاگے ۔ جاگے جاں مطلب پایا ہُو
ایہہ نُقطہ جد پُختہ کیتا ۔ تاں ظاہر آکھ سُنایا ہُو
باہُو مَیں تاں مُجھلی دِیندی مُرشد راہ وِکھایا ہُو

ث ۔

ثابت صدق تے قدم اگیرے تاہیں رب بھیوے ہُو
لُوں لُوں دے وِچ ذکر اللہ دا ہردم پیا پڑھیوے ہُو
ظاہر باطن عین عیانی ہُو ہُو پیا سُنیوے ہُو
نام فقیر تنہاں دا باہُو قبر جنہاں دی جیوے ہُو

ج

جس الف مطالعہ کیتا' بے دا باب نہ پڑھدا ہُو
چھوڑ صفاتی لدھوس ذاتی اوہ خامی دُور چاکردا ہُو
نفس امارہ کُتڑا جانے ناز نیاز نہ دھردا ہُو
کیا پرواہ تنہاں نُوں باہُو جنہاں گھاڑو لدھا گھردا ہُو

ج

جیں دِل عشق خرید نہ کیتا سو دِل بخت نہ تخنی ہُو
اُستاد اَزل دے سبق پڑھایا ہتھ دِتیں دِل تختی ہُو
برسر آنیاں دم نہ ماریں جاں سر آوے سختی ہُو
پڑھ توحید تھیوسی واصل باہُو سبق پڑھیوے وقتی ہُو

جیں دِل عشق خرید نہ کیتا سو دِل درد نہ جانے ہُو
کُھسرے کُھنسے ہر کوئی آکھے کوئی نہ کہے مردانے ہُو
گلیاں دے وِچ پھرن ہر ویلے جیوں جنگل ڈھور دیوانے ہُو
باہُو مرد نامرد تداہیں کھلسن جد عاشق بنھ سن گانے ہُو

جنگل دے وِچ شیر مریلا باز پوے وِچ گھردے ہُو
عشق جیہا اشراف نہ کوئی جیہڑا نہ چھڈے وِچ زردے ہُو
عاشقاں نیندر بُھکھ نہ کوئی عاشق مُول نہ مردے ہُو
عاشق سوئی جیوندے باہُو جو رب اگے سر دھردے ہُو

گل اُلاہنا بھنڈی خواری یار دے پاروں سہیئے ہُو
قادر دے ہتھ ڈور اساڈی باہُو جیوں رکھے تیوں رہیئے ہُو

ج بُدھ دا مُرشد کاسہ دِتا تد دِی بے پرواہی ہُو
کی ہویا جے راتیں جاگے جے مُرشد جاگ نہ لائی ہُو
راتیں جاگیں تے کریں عبادت دِنے ہندیا کریں بِرائی ہُو
کُوڑا تخت دُنیا دا باہُو تے فقر سچی بادشاہی ہُو

چ چڑھ چناں توں کر روشنائی تے ذِکر کریندے تارے ہُو
گلیاں دے وِچ پھرن نمانے لعلاں دے ونجارے ہُو
شالا مسافر کوئی نہ تھیوے ککھ جنہاں تے بھارے ہُو
تاڑی مار اُڈا اُنہ باہُو اسیں آپے اُڈن ہارے ہُو

ح حافظ حفظ کر کرن تکبّر ۔ کرن مُلّاں وڈیائی ہُو
ساون ماہ دے بدلاں وانگوں پھرن کتاباں چائی ہُو
جتھے ویکھن چنگا چوکھا اوتھے پڑھن کلام سوائی ہُو
اوہ دوہیں جہانیں مُٹھے باہُو جنہاں کھادی ویچ کمائی ہُو

خ خام کی جانن سار فقیر دی جیہڑے محرم ناہیں دِلدے ہُو
آپ مٹی تھیں پیدا ہوئے خامی بھانڈے گل دے ہُو
قدر کی جانن لعل جواہراں جو سوداگر بل دے ہُو
ایمان سلامت سوئی ویسن باہُو جیہڑے بھج فقیراں مِلدے ہُو

دل دریا سمندروں ڈُوہنگا کون دِلاں دِیاں جانے ہُو
وِچے بیڑے وِچے جھیڑے وِچے ونجھ موہانے ہُو
چوداں طبق دِلے دے اندر تنبُو وانگوں تانے ہُو
جو دِل دا محرم ہووے باہُو سوئیو رب پچھانے ہُو

ج جنہاں عشق حقیقی پایا مُوہوں نہ کُجھ الاون ہُو
ذِکر فِکر وِچ رہن ہمیشہ دم نُوں قید لگاون ہُو
سری ۔ رُوحی ۔ قلبی ۔ خُفّی ۔ مخفی ۔ خفی کماون ہُو
مَیں قُربان تنہاں توں باہُو جیہڑے عکس نگاہ جگاون ہُو

ج جیوندے کی جانن سار مویاندی سو جانے جو مردا ہُو
قبراں دے وِچ ان نہ پانی اوتھے خرچ لوڑیندا گھردا ہُو
اِک وِچھوڑا ماں پیو بھائیاں دُوجا عذاب قبردا ہُو
ایمان سلامت تِس دا باہُو جیہڑا رب اگے ہردھردا ہُو

ج جنہاں شوہ الف تھیں پایا اوہ پھیر قُرآن نہ پڑھدے ہُو
اوہ مارن دم محبّت والا ۔ دُور ہویونے پردے ہُو
دوزخ بہشت غُلام تنہاندے چاکیتونے بردے ہُو
مَیں قُربان تنہاندے باہُو جیہڑے وحدت دے وِچ وڑدے ہُو

ج جب تک خُودی کریں خُود نفسوں تب لگ رب نہ پاویں ہُو
شرط فنا نوں جانیں ناہیں تے اِسم فقیر رکھاویں ہُو
موئے باجھ نہ سوہندی الفی ایویں گل وِچ پاویں ہُو
تدوں نام فقیر سِہے سوہندا باہُو جے جیوندیاں مرجاویں ہُو

ج ۔ جو دم غافل سو دم کافر سانوں مُرشد ایہہ پڑھایا ہُو
سُنیاں سُخن گیاں کھُل اکھیں اساں چت مولا وَل لایا ہُو
کیتی جان حوالے رب دے اساں ایسا عشق کمایا ہُو
مرن تھیں مرگئے اگے باہُو تاں مطلب نُوں پایا ہُو

ج جیوندیاں مر رہنا ہووے تاں ویس فقیراں بہیئے ہُو
جے کوئی سُٹے گُدڑ کُوڑا وانگ اروڑی رہیئے ہُو
جو کوئی کڈھے گالہاں میہنا اُس نُوں جی جی کہیئے ہُو

د دِل کالے کنوں مُنہ کالا چنگا جے کوئی اُس نوں جانے ہُو
مُنہ کالا دِل اچھا ہووے تاں دِل یار پچھانے ہُو
ایہہ دِل یار دے پِچھے ہووے متاں یار بھی کدے پچھانے ہُو
باہُو سَے عالم چھوڑ مسیتاں نٹھے جد لگے نے دِل ٹکانے ہُو

د دَرد منداں دِیاں آہیں کولوں پہاڑ پتھر دے جھڑدے ہُو
دَرد منداں دِیاں آہیں کولوں بھج ناگ زمیں وِچ وڑدے ہُو
دَرد منداں دِیاں آہیں کولوں اسمانوں تارے جھڑدے ہُو
درد منداں دِیاں آہیں کولوں باہُو عاشق مُول نہ ڈردے ہُو

ذ ذاتے نال نہ ذاتی رلیا سو کذاب سدیوے ہُو
نفس کُتے نُوں بنھ کراہاں چا قیما قیم کچیوے ہُو
ذات صفاتوں مہنا آوے جدوں ذاتی شوق پیوے ہُو
تے نام فقیر تنہاں دا باہُو قبر جنہاں دی جیوے ہُو

ر راہ فقیر دا پرے پریرے اوڑک کوئی نہ دِسّے ہُو
نہ اوتھے علم نہ پڑھن پڑھاون نہ اوتھے مسئلے قصے ہُو
ایہہ دُنیا بُت پرستی مت کوئی اِس تے وِسّے ہُو
موت فقیری جیہہ ہر آوے باہُو علم ہووے تِسّے ہُو

ر راتیں رتّی خواب نہ آوے دیہاں مُہت حیرانی ہُو
عارف دی گل عارف جانے کیا جانے نفسانی ہُو
کر عبادت کُجھ حاصل تھیوے ایویں ضائع گئی جوانی ہُو
حق حضُور تنہاں نُوں باہُو جنہاں ملیا پیر جیلانی ہُو

ر راہ فقر دا تد لدھوی جد ہتھ پھڑیوسی کاسہ ہُو
تارک دُنیا تُوں تدوں تھیوے جد فقر ملیوسی خاصہ ہُو
دریا وحدت دا نوش کیتوس اجاں بھی جی پیاسہ ہُو

راہ فقیری رت ہنجوں رووَن باہُو لوکاں بھانے ہاسہ ہُو

ر راتیں خواب نہ آنہاں ہرگز جیہڑے اللہ والے ہُو
باغاں والے بُوٹے وانگوں طالب نِت سنبھالے ہُو
نال نظارے رحمت والے کھڑے حضُوروں پالے ہُو
نام فقیر تنہاندا باہُو جو گھر بیٹھا یار وِکھالے ہُو

ز زبانی کلمہ ہر کوئی آکھے دِل دا پڑھدا کوئی ہُو
جتھے کلمہ دِل دا پڑھئے اوتھے جیبھ ملے نہ ڈھوئی ہُو
دِل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار گلوئی ہُو
کلمہ یار پڑھایا باہُو میں سدا سوہاگن ہوئی ہُو

س سَے روزے سَے نفل نمازاں سَے سجدا کر کر تھکّے ہُو
سَے واری مکّے حج گُذارن دِل دی دَوڑ نہ مُکّے ہُو
چِلّے چِلّے جنگل بھونا اِس گل تھیں نہ پکّے ہُو
سب مطلب حاصل ہوندے باہُو جد پیر نظر اک تکّے ہُو

س سُن فریاد پیراں دیا پیرا میں آکھ سُناواں کینُوں ہُو
تیرے جیہا مینُوں ہور نہ کوئی میں جیہیاں لکھ تینُوں ہُو
پھول نہ کاغذ بدیاں والے دَر توں دھک نہ مینُوں ہُو
میں وِچ ایڈ گناہ نہ ہوندے باہُو تُوں بخشیندوں کینُوں ہُو

س سُن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سُنیں کن دھر کے ہُو
میرا بیڑا اڑیا وِچ کپراندے جتھے مچھ نہ بہندے ڈر کے ہُو
شاہِ جیلانی محبُوب سُبحانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ہُو
پیر جنہاں دا میراں باہُو سوئی کدھی لگ دے تر کے ہُو

ش شور شہر تے رحمت وَسّے جتھے باہُو جالے ہُو

باغباناں دے بوٹے وانگوں طالب نت سنبھالے ہُو
نال نظارے رحمت والے کھڑا حضوروں پالے ہُو
نام فقیر تنہاندا باہُو جیہڑا گھر وچ یار وکھالے ہُو

ص صُورت نفس امارہ دی کُوکی کُتّا گل ہُونہالا ہُو
کوہے نوکے لہُو پیوے کھاندا چرب نوالا ہُو
کھبے پاسیوں اندر بیٹھا دل دے نال سنبھالا ہُو
ایہہ بدبخت ہے بھکھا باہُو اللہ کرسی ٹالا ہُو
ض ضَرُوری نفس کُتّے نوں چاقیما قیمہ کجیوے ہُو
نال محبّت ذکر اللہ دا دم دم پیا پڑھیوے ہُو
ذکر کنوں حق حاصل ہوندا ذات وذات دسیوے ہُو
دو ہیں جہان غُلام تنہاندے باہُو جنہاں ذات لبھیوے ہُو
ط طالب بن کے طالب ہوویں اوسے نُوں پیا گاویں ہُو
سچّا لڑ ہادی دا پھڑکے اوہو تُوں ہو جاویں ہُو
کلمے دا تُوں ذکر کماویں کلمے دے نال نہاویں ہُو
اللہ تینوں پاک کریسی باہُو جے ذاتی اسم کماویں ہُو
ظ ظاہر ویکھاں جانی تائیں تے نالے اندر سینے ہُو
برہوں ماری میں نت پھِراں مینُوں ہسن لوک نابینے ہُو
میں دل وِچوں ہے شَوہ پایا لوک جاون مکّے مدینے ہُو
کہے فقیر میراں دا باہُو سب دلاں دے وِچ خزینے ہُو
ع عاشق پڑھن نماز پریم دی جیں وِچ حرف نہ کوئی ہُو
جیہا کیہا نیت نہ سکّے اوتھے دردمنداں دل ڈھوئی ہُو
اکھیں نیر تے خُون جگر دا اوتھے وضُو پاک کریوئی ہُو
باہُو جیبھ نہ ہلّے تے ہونٹھ نہ پھڑکن خاص نمازی سوئی ہُو
ع علمے باجھ کوئی فقر کماوے کافر مرے دیوانہ ہُو
سے ورھیاں دی کرے عبادت رہے اللہ کنوں بیگانہ ہُو
غفلت کنوں نہ کھلسن پردے دل جاہل بُت خانہ ہُو
میں قُربان تنہاندے باہُو جنہاں ملیا یار یگانہ ہُو

ع عاشق ہوویں تے عشق کماویں دل رکھیں وانگ پہاڑاں ہُو
لکھ لکھ بدیاں ہزار اُلاہے کر جانیں باغ بہاراں ہُو
منصُور جیہے چُک سُولی دِتّے جیہڑے واقف کُل اسراراں ہُو
سجدیوں سر نہ چائے باہُو توڑے کافر کہن ہزاراں ہُو

ع عاشق عشق ماہی دے کولوں کدی نہ تھیندے واندے ہُو
نیند حرام تنہاں تے ہوئی جیہڑے ذاتی اسم کماندے ہُو
ہک پل مُول آرام نہ آوے دن رات پھِرن کُرلاندے ہُو
جنہاں الف صحیح کر پڑھیا باہُو واہ نصیب تنہاندے ہُو

ع عاشق عشق ماہی دے کولوں نت پھِرن ہمیشہ کھیوے ہُو
جنہے جیندیاں جان ماہی نوں دِتّی اوہ دوہیں جہانیں جیوے ہُو
شمع چراغ نت روشن جاگن اے کیوں بالن دیوے ہُو
عقل فکر دی سوچ نہ باہُو اوتھے فہم نہ کجیوے ہُو

ع عشق ماہی دے لائیاں اگیں اُنہاں لگیاں کون بجھاوے ہُو
میں کی جاناں ذات عشق دی کیہی جیہڑا در در جا جُھکاوے ہُو
نہ خُود سووے نہ سون دیوے ہتھوں سُتیاں آن جگاوے ہُو
میں قُربان تنہاندے باہُو جیہڑا وِچھڑے یار ملاوے ہُو

ع عشق دیاں اولیاں گلّاں جیہڑا شرع تھیں دُور ہٹاوے ہُو
قاضی چھوڑ قضائیں جاون جنہاں عشق طمانچہ لاوے ہُو
لوک ایانے متیں دیون عاشقاں مت نہ بھاوے ہُو
مڑن محال تنہاں نُوں باہُو جنہاں صاحب آپ بُلاوے ہُو

ع عشق اسانوں لسیاں جاتا ہن لتھا آن مُہاڑی ہُو ۔
نہ سووے نہ سون دیوے ہو رہیا بال برہاڑی ہُو
پوہ ماگھ منگے خربوزے میں کتھوں لیساں واڑی ہُو

عقل فکر دیاں سب جل گئیاں باہو جد عشق مچائی تاڑی ہو

ع عشق اساڈوں لسیاں جاتا کر کر آوے دھائی ہو
جتوں ویکھاں مینوں عشق دسیوے خالی جگہ نہ کائی ہو
مُرشد کامل ایسا ملیا جس دل دی تاکی لائی ہو
میں قربان مُرشد توں باہو جس دسیا بھید الٰہی ہو

ع عشق اساڈوں لسیاں جاتا بیٹھا مار پتھلا ہو
وچ جگر دے سنھ چالائیس کیتوس کم اولا ہو
جاں اندر وڑکے جھاتی پائی ڈٹھا یار اکلا ہو
باجھوں ملیاں مُرشد کامل باہو ہوندی نہیں تسلا ہو

غ غوث قُطب سبھ اُرے اُریرے عاشق جان اگیرے ہو
جیہڑی منزل عاشق پہنچے اوتھے غوث نہ پاندے پھیرے ہو
عاشق وچ وصال دے رہندے جنہاں لامکانی ڈیرے ہو
میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں ذاتوں ذات بسیرے ہو

ف فجریں ویلے وقت سویرے نت آن کرن مزدوری ہو
کانواں اِلاں ہکے گلاں ترے بھی رلی چنڈوری ہو
مارن چُنجاں تے کرن مشقت پٹ پٹ کڈھن انگوری ہو
ساری عُمر پٹیندیاں گذری باہو کدی نہ پئیا پوری ہو

ق قلب نہ ہلیا تاں کی ہویا کیا ہویا ذکر زبانی ہو
رُوحی ۔ قلبی ۔ خفی ۔ سِرّی ۔ سبھے راہ حیرانی ہو
شہ رگ تھیں نزدیک اوہ رہندا یار نہ ملیا جانی ہو
نام فقیر تنہاندا باہو جیہڑے وسن لامکانی ہو

ک کر محنت کجھ حاصل ہووے تیںڈی عُمراں چار دہاڑے ہو

حق سوداگر کریئے سودا جان جاں ہٹ نہ تاڑے ہو
بے جائیں دل ذوق نہیسی موت مریندیاں دھاڑے ہو
چوراں سادھاں رل پُور بھریا باہو رب پار سلامت چاڑھے ہو

ک کُن فیکُون جدوں فرمایا اسی بھی کولے ہاسی ہو
ہکے ذات صفات ربے دی آہی ہکے جگ وچ ڈھونڈ رہیاسی ہو
ہکے تے لامکان اساڈا ہکے آن بتاں وچ پھاسی ہو
پلیداں پلیدی کیتی باہو کوئی اصل پلیدی ناسی ہو

ک کیا ہویا بُت دُور گیا دل ہرگز دُور نہ تھیوے ہو
سئیاں کوہاں تے میرا مُرشد وسدا میتُوں وچ حضور دسیوے ہو
جیندے اندر عشق دی رتی اوہ بن شرابوں کھیوے ہو
نام فقیر تنہاندا باہو قبر جنہاں دی جیوے ہو

ک کوک دلامتاں رب سنے دردمنداں دیاں آہیں ہو
سینہ میرا دردیں بھریا اندر بھڑکن بھاہیں ہو
تیلاں باجھ نہ بلن مشالاں درداں باجھ نہ آہیں ہو
آتش نال یارانہ لاکے باہو پھر اوہ سڑن کناہیں ہو

ک کامل مُرشد ایسا ہووے جیہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ہو
نال نگاہ دے پاک کریندا وچ سجی صابون نہ گھتے ہو
میلیاں تھیں کر دیندا چٹا وچ ذرا میل نہ رکھے ہو
سئیاں کوہاں تے مُرشد وسدا تے وچ نگاہ دے رکھے ہو
ایسا مُرشد ہووے باہو جیہڑا لُوں لُوں دے وچ وسے ہو

ک کلمے دی کل تداں پئیسی جدوں مُرشد کلمہ دسیا ہو
ساری عُمر وچہ کُفر دے جالی بن مُرشد دے دسیا ہو
شاہ علی شیر بہادر وانگن کلمے وڈھ کفر نوں سٹیا ہو

دِل نُوں صاف تاں ہووے باہُو جاں کلمہ نُوں نُوں مُنہ رسیا ہُو

ک کلمے نال مَیں نہاتی دھوتی کلمے نال بیاہی ہُو
کلمے میرا پڑھیا جنازہ کلمے گور سُہائی ہُو
کلمے نال بہشتیں جانا کلمہ کرے صفائی ہُو
مُڑن محال تِناں نُوں باہُو جِنہاں صاحب آپ بُلائی ہُو

ک کلمے لکھ کروڑاں تارے وَلی کیتے سے راہیں ہُو
کلمے نال بُجھائے دوزخ جِتھے اگ بلے از گاہیں ہُو
کلمے نال بہشتیں جاناں جِتھے نعمت سنج صباحیں ہُو
کلمے جیہی کوئی نعمت نہ باہُو اندر دوہیں سرائیں ہُو

گ گند ظُلمات اندھیر غُباراں اگے راہ نے خوف خطر دے ہُو
لکھ آبحیات مُنوّر چشمہ اوتھے سائے نے زُلف عنبر دے ہُو
مثل سکندر ڈھونڈن عاشق اِک پلک آرام نہ کردے ہُو
خِضر نصیب جِنہاندے طالع باہُو اوہ جا گھُٹ اوتھے بھردے ہُو

ل لایحتاج جِنہاں نوں ہویا فقر تِنہاں نُوں سارا ہُو
نظر جِنہاں دی کیمیا ہوئی اوہ کیوں مارن پارہ ہُو
دوست جِنہاں دا حاضر ہووے دُشمن لین نہ وارا ہُو
نام فقیر تِنہاں دا باہُو جِنہاں مِلیا نبیؐ سہارا ہُو

م مُرشد مکّہ تے طالب حاجی کعبہ عشق بنایا ہُو
وِچ حضور سدا ہر ویلے کریئے حج سوایا ہُو
اِک دم میتھوں جُدا نہ ہووے دِل ملنے تے آیا ہُو
مُرشد عین حیاتی باہُو میرے لُوں لُوں وِچ سمایا ہُو

م مَیں کوجھی میرا دلبر سوہنا مَیں کیونکر اُسنوں بھانواں ہُو

ویہڑے اساڈے وڑدا ناہیں پئی لکھ وسیلے پانواں ہُو
نہ مَیں سوہنی نہ دَولت پلّے مَیں کیکر یار منانواں ہُو
ایہہ دُکھ ہمیشہ رہسی باہُو روندڑی ہی مرجانواں ہُو

م مُرشد اوہ سہیڑیئے جیہڑا دوجگ خوشی دِکھائے ہُو
اوّل غم ٹکڑے دا میٹے وت رَبّ دا راہ سُجھائے ہُو
اِس کلّر والی کندھی نُوں چا چاندی خاص بنائے ہُو
جس مُرشد انہے کُجھ نہ کیتا باہُو اوہنوں وہندی ندی روڑھائے ہُو

م مُرشد میتھوں حج مکّے دا رحمت دا دروازہ ہُو
کراں طواف دوالے قبلے حج ہووے نت تازہ ہُو
کُن فیکُون جدوں سُنیا سو ڈِٹھا اللہ دا دروازہ ہُو
سدا حیاتی والا باہُو اوہ کہتے خِضر خواجہ ہُو

م مُرشد میرا شہباز اِلٰہی وِچ رلیا سنگ حبیباں ہُو
تقدیر اِلٰہی چھکیاں ڈوراں کداں ملّے نال نصیباں ہُو
کوہڑیاندے دُکھ دُور کریندا کرے شفا غریباں ہُو
ہر مرض دا دارُو تُوں ہیں باہُو کیوں گھتنائیں وس طبیباں ہُو

م مذہباں والے دروازے اُچّے راہ ربانا موری ہُو
پنڈتاں تے ملوانیاں کولوں چھُپ چھُپ لنگھئے چوری ہُو
اڈّیاں مارن کرن بکھیڑے دردمنداں دیاں گھوری ہُو
باہُو چل اُتھائیں وسیئے جِتھے دعویٰ نہ کسے ہوری ہُو

م مُرشد ہادی سبق پڑھایا اوہ بِن پڑھیوں پیا پڑھیوے ہُو
اُنگلیاں کنّاں وِچ دِتیاں بِن سُنیوں پیا سُنیوے ہُو
نین نیناں ولوں تر تر تکدے بِن ڈِٹھیوں پیا ڈِسیوے ہُو
باہُو ہر خانے وِچ جانی وسدا گُن سادہ رکھیوے ہُو

ن نال کُوسنگی سنگ نہ کریئے کُل نُوں لاج نہ لائیے ہُو
تُمّے تربُوز مُول نہ ہوندے توڑے توڑ مکے لیجائیے ہُو
کانواں دے بچے ہنس نہ بیندے توڑے موتی چوگ چُگائیے ہُو
کوڑے کھوہ نہ مٹھے ہوندے باہُو توڑے سے مناں کھنڈ پائیے ہُو

ن نہ مَیں عالم نہ مَیں فاضل نہ مُفتی نہ قاضی ہُو
نہ دِل میرا دوزخ منگے نہ شوق بہشتیں راضی ہُو
نہ مَیں ترِیہے[۳] روزے رکھے نہ مَیں پاک نمازی ہُو
باجھ وصال اللہ دے باہُو ہور دُنیا کُوڑی بازی ہُو

ن نہ رب عرش مُعلّےٰ اُتے نہ رب خانے کعبے ہُو
نہ رب علم کتابیں لبھا نہ رب وِچ محرابے ہُو
گنگا تیرتھیں مُول نہ ملیا مارے پینڈے بے حسابے ہُو
جدوں مُرشد پھڑیا باہُو چُھٹّے سبھ عذابے ہُو

ن نائیں جوگی نائیں جنگم نائیں چِلّہ کمایا ہُو
نائیں بھج مسیتیں وڑیا نہ تسبیہ کھڑکایا ہُو
جو دم غافل سو دم کافر سانُوں مُرشد ایہہ فرمایا ہُو
مُرشد سوہنی کیتی باہُو ہِک پل وِچ چا بخشوایا ہُو

و وحدت دے دریا اُچھلے جل تھل جنگل رُنّے ہُو
عشق دی ذات مِیندی ناہیں سانگا جل تھل پِینّے ہُو
انگ بھبھوت ملیندے ڈِٹھے جوان نکھینّے ہُو
مَیں قُربان تنہاں تُوں باہُو جیہڑے ہوندے ہِمّت سِینّے ہُو

ھ ہُودا جامہ پہن گھر آیا اِسم کماون ذاتی ہُو
نہ اوتھے کُفر اِسلام دی منزل نہ اوتھے موت حیاتی ہُو
شہ رگ تھیں نزدیک لبھیسی تُوں پا اندرُونے جھاتی ہُو

اوہ اساں وِچ اسیں اُنہاں وِچ باہُو دُور ہوئی قُربانی ہُو

ھ ہِک جاگن ہِک جاگ نہ جانن ہِک جاگدیاں ہی سُتّے ہُو
ہِک سُتیاں ہی جا واصل ہوئے ہِک جاگدیاں ہی مُٹھّے ہُو
کی ہویا جے گُھگُّو جاگے اوہ لیندا ساہ اپُٹھّے ہُو
مَیں قُربان تنہاں تُوں باہُو جنہاں کھُوہ پریم دے جُتّے ہُو

ھ ہسن دیکھ رووَن لیوئی مینُوں دِتّا کِس دِلاسا ہُو
عُمر بندے دی اَیُوں دہاتی جیوں پانی وِچ پتاسا ہُو
سوڑی اسامی سُٹ گھتیس پلٹ نہ سکیں پاسا ہُو
تیتھوں صاحب لیکھا منگسی باہُو رتی گھٹ نہ ماسا ہُو

ھ ہور دوا نہ دِل دی کاری کلمہ دِل دی کاری ہُو
کلمہ دُور زنگار کریندا کلمے مَیل اُتاری ہُو
کلمہ ہیرے لعل جواہر کلمہ ہٹ پساری ہُو
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں باہُو کلمہ دولت ساری ہُو

اُلف اندر کلمہ کل کل کردا عشق سِکھایا کلمہ ہُو
چوداں طبق کلمے دے اندر قُرآن کتاباں علماں ہُو
کانے کپ کے قلم بناون لکھ نہ سکن قلماں ہُو
باہُو ایہہ کلمہ مینُوں پیر پڑھایا ذرا نہ ہوندا المّاں ہُو

اُلف اللہ چنبے دی بُوٹی میرے من وِچ مُرشد لاندا ہُو
جس گل اُتے سوہنا راضی ہووے اوہو گل سِکھاندا ہُو
ہر دم یاد رکھیں ہر ویلے سوہنا اُٹھدا بہندا ہُو
آپے سمجھ سمجھاندا باہُو اوہ آپے آپ ہوجاندا ہُو

اُلف ایہہ تن رب سچے دا حُجرہ دِل کھڑیا باغ بہاراں ہُو

وچے کوزے وچے مُصلّے وچے سجدے دیاں ہزاراں ہُو
وچے کعبہ وچے قبلہ وچے اِلّا اللہ پکاراں ہُو
کامل مُرشد ملیا باہُو اوہ آپے لیسی ساراں ہُو

الف
ایہہ تن رب سچّے دا حُجرہ وچ پا فقیرا جھاتی ہُو
نہ کر منّت خواج خِضر دی تیرے اندر آب حیاتی ہُو
شوق دا دیوا بال ایہرے متاں لبھے وست کھڑاتی ہُو
مرن تھیں مر رہے اگے باہُو جنہاں حق دی رمز پچھاتی ہُو

سُورداس جی کے شبد

پربھو میرے اَوگُن چت نہ دھرو (ٹیک)

سَم درشی ہے نام تہارو اَب موہے پار کرو ۱
اِک ندیا اِک نار کہاوت میلو نیر بھرو
جب دونوں مل ایک برن بھیے سُر سُر نام پرو ۲
اِک لوہا پُوجا میں راکھت اِک گھر بدھک پرو
پارس گُن اَوگُن نہیں چِتوے کنچن کرت کھرو ۳
یہ مایا بھرم جال نِوارو سُورداس سگرو
اب کی بیر موہے پار اُتارو نہیں پرن جات ٹرو ۴

تُم میری راکھو لاج ہری (ٹیک)

تُم جانت سب انتر جامی کری کچھ نہ کری ۱
اَوگُن موہے بسرت ناہی پل چھن گھری گھری
سب پرپنچ کی پوٹ باندھ کر اپنے سیس دھری ۲
دارا سُت دھن موہ لیے ہوں سُدھ بُدھ سب بسری
سُور پتت کو بیگ اُبارو اب میری ناد بھری ۳

کرم گتی ٹاریو نا ہیں ٹرے

کہاں وے راہُو کہاں وے روی ششی آن سنجوگ پرے (ٹیک)
گورُو وششٹھ پنڈت مُنی گیانی رُچ رُچ لگن دھرے
تات مرن سیا ہرن رام بن وِپت میں وِپت پرے ۱
پنڈوں کے پربھو بڑے سارتھی سوؤ بن ہنکرے
دُر باسا سے سراپ دِوائیو جدُو کُل ناس کرے ۲
راون اس تینتس کوٹی سب ایک چھت راج کرے
مِرتک باندھ کوپ میں ڈارے بھاوی سوچ مرے ۳
ہری چند ایسے بھیے راجا ڈوم گھر پانی بھرے
بھارت میں بھرُوہی کے انڈا گھنٹہ ٹوٹ پرے ۴
تین لوک کرمن کے بس میں جوجو جنم دھرے
دس اوتار بھاوی کے بس میں
سُور شرت اُبرے ۵

مُرلی دُھن گاجا — سُور سُرت سرساجا (ٹیک)
نرکھت کنول نَین نبھ اُوپر — شبد اناحد باجا
سُن دُھن ٹیل مُکر من مانجا — پایا امی رس جاجا
سُورت اسندھ سودھ ست کاجا — لکھ لکھ سنت سماجا
گھٹ گھٹ کُنج پُنج جہاں چھاجا — پنڈ برہمنڈ براجا
چھوڑ آکاش اللہ پچھ بجاجا — اُلٹ کے آپ سماجا
ایسے سُرت نرکھ نہہ اکشر — کوٹ کرشن تہاں لاجا
سُورداس سار لکھ پایا — لکھ لکھ الکھ اکایا۔
ستگُورو گَن گلی گھر پایا
سندھ میں بُند سمایا

مو سُم کَون کُٹِل کھل کامی (ٹیک)

جِن تن دِیو تاہی بسرایو — ایسو نِمک حرامی ۱
بھر بھر اُدر وِشے کو دھاؤں — جیسے سُوکر گرامی
ہر جن چھاڑ ہری وِمُکھن کی — نِس دِن کرت غُلامی ۲
پاپی کون بڑو ہے موتے — سب پتِتن میں نامی
سُور پتت کو ٹھور کہاں ہے
سُنئے شری پت سوامی ۳

ناتھ موہے اُب کی بیر اُبارو (ٹیک)

تُم ناتھن کے ناتھ سُوامی — داتا نام تہارو
کرم ہین جنم کو اندھو — موتے کَون نِکارو ۱
تِین لوک کے تُم پرتپالک — مَیں تو داس تہارو
تاری جات کُجات پربھو جی — مو پر کرپا دھارو ۲
پتِتن میں اک نایک کہئے — نِیچن میں سردارو
کوٹ پاپی اک پاسنگ میرے — اجامِل کَون بچارو ۳
ناتھو دھرم نام سُن میرو — نرک دیو ہٹھ تارو
موکو ٹھور نہیں اُب کوؤ — اپنو بِرد سمہارو ۴
چھُدر پتت تُم تارے راپتی — اُب نہ کرو جیئہ گارو
سُورداس ساچو تب مانے — جو ہوئے مم نستارو ۵

سہجو بائی کے شبد

اُب تُم اپنی اور نہارو

ہمرے اوگُن پہ نہیں جاؤ — تُم ہی اپنا بِرد سمہارو
جُگ جُگ ساکھ تُمہاری اَیسی — وید پُران گائی
پتِت اُدھارن نام تُمہارو — یہ سُن کے من دِرڑھتا آئی
مَیں اجان تُم سب کچھ جانو — گھٹ گھٹ انتر جامی
مَیں تو چرن تُمہارے لاگی — ہو کرپال دیالہ سوامی
ہاتھ جوڑ کے عرض کرت ہُوں — اپناؤ گہہ باہیں
دُوار تُمہارے آئے پری ہُوں
پَورُش گُن مو میں کچھُو ناہیں

دھن ونتے دُکھیا سبھی نِردھن دُکھ کا رُوپ

سادھ سُکھی سہجو کہے — پایو بھید انُوپ ۱
نہ سُکھ وِدیا کے پڑھے — نہ سُکھ باد بِباد
سادھ سُکھی سہجو کہے — لاگی سُن سمادھ ۲
جیسے سنڈسی لوہ کی — چھِن پانی چھِن آگ
تیسے دُکھ سُکھ جگت کے — سہجو تُو تج بھاگ ۳
سہجو جگ میں یُوں رہے — جیوں جِہوا مُکھ ماہیں
گھیو گھنا بھکشن کرے — تُو بھی چِکنی ناہیں ۴
چلنا ہے رہنا نہیں — چلنا بِسوا بیس
سہجو تنک سُہاگ پر — کہا گُندھاوے سیس ۵
سہجو گُورو پرتاپ سے — ایسی جان پڑی
نہیں بھروسہ سوانس کا — آگے مَوت کھڑی ۶
جیوں تِریا پیہر بسے — سُرت رہے پِیو ماہیں
ایسے جن جگ میں رہیں — گُورو کو بھُولے ناہیں ۷

پہلے بُرا کمائے کر باندھی بِکھ کی پوٹ
کوٹ کرم پل میں کٹے
جب آئے گُرُو اوٹ ۸

ہری کِرپا جو ہوئے تو ناہیں ہوئے تو ناہیں
پے گُرُو کِرپا دَیا بِن سکل بُدھی بہہ جاہیں ۱
گُرُو مِلے دِرڑھ کر راکھیے ڈگ مگ ڈگ مگ چھانڈ
سہجو ٹیک ٹرے نہیں سُور ستی جیو مانڈ ۲
گُرُو بِن مارگ نہ چلے گُرُو بِن لہے نہ گیان
گُرُو بِن سہجو دُھند ہے گُرُو بِن پُوری ہان ۳
ستگُرُو بِن بھٹکت پھرے پرست پاتھر نیر
سہجو کیئے ہنت ہے جم ظالم کی پیر ۴
ہِت کا مانا ستگُرُو گُرُو جھڑکے لکھ بار
سہجو دُوار نہ چھوڑیئے یہی دھار نا دھار ۵
گُرُو درسن کر سہجیا گُرُو کا کیجے دھیان
گُرُو کی سیوا کیجیے تجیے سکل ابھیمان ۶
دیپک لے گُرُو گیان کو جگت اندھیرے ماہیں
کام کرودھ مد موہ میں سہجو اُرجھے ناہیں ۷
سہجو ستگُرُو کے ملے بھئے اور سُوں اور
کاگ پلٹ گئی ہنس ہوئے پائی بھُولی ٹھَور ۸
چیونٹی جہاں نہ چڑھ سکے سرسوں نہ ٹھہرائے
سہجو کو وا دیس میں ستگُرُو دئی بسائے ۹
سہجو گُرُو رنگریز سا سب ہی کو رنگ دیت
جیسا تیسا بسن ہوئے
جو کوئی آوے سیت ۱۰

ہری سے گُرُو کی وِشیشتا

دوہا

ہری کِرپا جو ہوئے تو ناہیں ہوئے تو ناہیں
پے گُرُو کِرپا دَیا بِن سکل بُدھی بہہ جاہیں

چَوپائی

رام تجُوں پے گُرُو نہ بِساروں گُرُو کے سم ہری کُوں نہ نِہاروں
ہری نے جنم دیو جگ ماہیں گُرُو نے آواگون چھُڑاہیں
ہری نے پانچ چور دیئے ساتھا گُرُو نے لئی چھُٹائے اناتھا
ہری نے کُٹمب جال میں گیری گُرُو نے کاٹی ممتا بیڑی[1]
ہری نے روگ بھوگ اُرجھایو گُرُو جوگی کر سبے چھُڑایو
ہری نے کرم بھرم بھرمایو گُرُو نے آتم رُوپ لکھایو
ہری نے مو سُوں آپ چھپایو گُرُو دیپک دے تاہیں دِکھایو
پھر ہری بندھ مُکتی گتی لائے گُرُو نے سب ہی بھرم مِٹائے
چرن داس پر تن من واروں گُرُو نہ تجُوں ہری کُوں تج ڈاروں

دوہا

سب پربت سیاہی کروں گھولوں سمندر جائے
دھرتی کا کاغذ کروں گُرُو اَستُت نہ سمائے

---

[1] بیڑی سے ایسی مُکتی جس میں جھینی مایا کا بندھن لگا رہتا ہے۔

شیخ فرید کے شلوک

چت دہاڑے دھن وری ساہے لئے لکھائے
ملک جے کنی سنیدا منہ دکھالے آئے
جند نمانی کڈھیئے ہڈا کو کڑکائے
ساہے لکھے نہ چلنی جندو کوں سمجھائے
جند وہٹی مرن ور لے جاسی پرنائے
آپن ہتھی جول کے کے گل لگے دھائے
والہوں نکی پرسلات کنی نہ سنیائے
فریدا کڑی پوندیئ کھڑا نہ آپ مہائے ۱
فریدا در درویشی گاکھڑی چلاں دنیا بھت
بنھ اٹھائی پوٹلی کتھے ونجاں گھت ۲
کجھو نہ بوجھے کجھو نہ سوجھے دنیا گجھی بھاہ
سائیں میرے چنگا کیتا ناہی تاہنبھی دجھاں آہ ۳
فریدا جے جاناں تل تھوڑڑے سنبھل بک بھریں
جے جاناں سہوندھڑا تاں تھوڑا مان کریں ۴
جے جاناں لڑ چھجنا پیڈی پائیں گنڈھ
تیں جے وڈ نیں ناہیں کو سبھ جگ ڈٹھا ہنڈھ ۵
فریدا جے توں عقل لطیف کالے لکھ نہ لیکھ
آپنڑے گریبان میں سر نیواں کر دیکھ ۶
فریدا جو تیں مارن مکیاں تنہاں نہ ماریں گھم
آپنڑے گھر جائیے پیر تنہاں دے چم ۷
فریدا جاں تو کھٹن ویل تاں توں رتا دنی سیوں
مرگ سوائی نیہہ جاں بھریا تاں لدیا ۸
دیکھ فریدا جو تھیا داڑھی ہوئی بھور
اگہہ نیڑا آیا پچھا رہیا دور ۹

دیکھ فریدا جے تھیا سکر ہوئی وس
سائیں باجھوں آپنے ویدن کہیے کس ۱۰
فریدا اکھیں دیکھ پتینیاں سن سن رینے کن
ساکھ پکندی آئیا ہور کریندی ون ۱۱
فریدا کالی جنہی نہ راویا دھولی راوے کوئے
کر سائیں سیوں پرہڑی رنگ نویلا ہوئے ۱۲

محلہ ۳

فریدا کالی دھولی صاحب سدا ہے جے کو چت کرے
آپنا لائیا پرم نہ لگئی جے لوچے سبھ کوئے
ایہہ پرم پیالہ خصم کا جے بھاوے تے دئی ۱۳
فریدا جن لوئین جگ موہیا سے لوئین میں ڈٹھ
کجل ریکھ نہ سہندیاں سے پنکھی سوئے بہٹھ ۱۴
فریدا کوکیندیاں چانگیدیاں متیں دیندیاں نت
جو سیطان ونجائیاں سے کت پھیرہ نیہہ چت ۱۵
فریدا تھیو پواہی دبھ، جے سائیں لوڑہہ سبھ
اک چھجہہ بیا لتاڑیاہہ، تاں سائیں دے در واڑیاہہ ۱۶
فریدا خاک نہ نندیئے، خاکو جیڈ نہ کوئے
جیوندیاں پیراں تلے مویاں اپر ہوئے ۱۷
فریدا جاب تا نیہہ کیا لب تا کوڑا نیہہ
کچر جھٹ لنگھائیے چھپر تٹے میہہ ۱۸
فریدا جنگل جنگل کیا بھوہہ ون کنڈا موڑیہہ
وسی رب ہیالیئے جنگل کیا ڈھونڈیہہ ۱۹
فریدا انی نکی جنگھیئے تھل ڈونگر بھویوم
اج فریدے کوجڑا سے کوہاں تھیئوم ۲۰
فریدا راتیں وڈیاں، دکھ دکھ اٹھن پاس
دھرگ تنہاں دا جیویا جناں وڈانی آس ۲۱
فریدا جے میں ہوندا واریا مِتا آئیڑیا
ہیڑا جلے مجیٹھ جیوں اپر انگارا ۲۲

فریدا لوڑے داخ بجوریاں ککر بیجے جٹ
ہنڈھے اُن کتائیدا پیدھا لوڑے پٹ ۲۳

فریدا گلیے چکڑ دور گھر ناں پیارے نیہہ
چلاں تاں بھجے کمبلی رہاں تاں تُٹے نیہہ ۲۴

بھجیو بھجو کمبلی اللہ برسو میہہ
جائے ملاں تناں سجناں تُٹو ناہیں نیہہ ۲۵

فریدا میں بھولاوا پگ دا مت میلی ہوئے جائے
گہلا روح نہ جانئی سر بھی مٹی کھائے ۲۶

فریدا سکر کھنڈ نوات گڑ ماکھیو ماجھا دُدھ
سبھے وستو مٹھیاں رب نہ پجن تدھ ۲۷

فریدا روٹی میری کاٹھ کی لاون میری بھکھ
جناں کھادھی چوپڑی گھنے سہن گے دُکھ ۲۸

رکھی سکھی کھائے کے تے ٹھنڈا پانی پی
فریدا دیکھ پرائی چوپڑی نہ ترسائے جی ۲۹

اج نہ سُتی کنت سیوں انگ مُڑے مڑ جائے
جائے پچھو ڈوہاگنی تم کیوں رین وہائے ۳۰

ساہورے ڈھوئی نہ لہے پیئیے ناہی تھاؤ
پر واتڑی نہ پچھئی دھن سوہاگن ناؤ ۳۱

ساہورے پیئیے کنت کی کنت اگم اتھاہ
نانک سو سوہاگنی جو بھاوے بے پرواہ ۳۲

ناتی دھوتی سب ہی سُتی آئے بچند
فریدا رہی سو بیڑی ہنگ دی گئی کتھوری گندھ ۳۳

جوبن جاندے نہ ڈراں جے سہہ پریت نہ جائے
فریدا کتی جوبن پریت بن سک گئے کملائے ۳۴

فریدا چنت کھٹولا وان دکھ برہ بچھاون لیپھ
ایہہ ہمارا جیونا تو صاحب سچے ویکھ ۳۵

برہا برہا آکھیے برہا تو سلطان
فریدا جت تن برہ نہ اُپجے سو تن جان مسان ۳۶

فریدا ایہہ وس بھریاں گندلاں دھریاں کھنڈ لواڑ
اک راہیندے رہ گئے اک رادھی گئے اجاڑ ۳۷

فریدا چار گوائیاں ہنڈھ کے چار گوائیاں سم
لیکھا رب منگیسیا تو آیوں کیہڑے کم ۳۸

فریدا در درواجے جائے کے کیوں ڈٹھو گھڑیال
ایہہ نِدوساں مارئیے ہم دوساں دا کیا حال ۳۹

گھڑیے گھڑیے مارئیے پہری لہے سجائے
سو ہیڑا گھڑیال جیوں ڈکھی رین وہائے ۴۰

بڈھا ہویا شیخ فرید کمبن لگی دیہہ
جے سو ورھیاں جیونا بھی تن ہوسی کھیہہ ۴۱

فریدا بار پرائے بیسنا سائیں مجھے نہ دیہہ
جے توں ایویں رکھسی جیو سریر ہو لیہہ ۴۲

کندھ کہاڑا سر گھڑا ون کے سر لوہار
فریدا ہوں لوڑی سہہ آپنا تو لوڑہہ انگیار ۴۳

فریدا اِکنا آٹا آگلا اکنا ناہی لون
اگے گئے سنجاپسن چوٹاں کھاسی کون ۴۴

پاس دمامے چھت سر بھیری سڈو رڈ
جائے سُتے جیران مہہ تھیئے اتیا گڈ ۴۵

فریدا کوٹھے منڈپ ماڑیاں اساریندے بھی گئے
کوڑا سودا کر گئے گوری آئے پئے ۴۶

فریدا کھنتھڑ میکھا اگلیاں جند نہ کائی میکھ
واری آپو آپنی چلے مشائخ شیخ ۴۷

فریدا دو دیوے بلندیاں ملک بہٹھا آئے
گڑھ لیتا گھٹ لٹیا دیوڑے گیا بجھائے ۴۸

فریدا ویکھ کپاہے جو تھیا جو سر تھیا تلاہ
کماڈے اُر کاگدے کنے کوئے لیاہ
مندے عمل کریندیاں ایہہ سجائے تناہ ۴۹

فریدا کنن مصلے صوف گل دل کاتی گڑ وات
باہر دسے چاننا دل اندھیاری رات ۵۰

فریدا رتی رت نہ نکلے جے تن چیرے کوئے
جو تن رتے رب سیوں، تن تن رت نہ ہوئے ۵۱

محلہ ۳

ایہہ تن سبھو رت ہے، رت بن تن نہ ہوئے
جو سہہ رتے آپنے تت تن لوبھ رت نہ ہوئے
بھے پیئے تن کھین ہوئے لوبھ رت وچہو جائے
جیوں بیسنتر دھات سدھ ہوئے تیوں ہر کا بھو درمت میل گوائے
نانک تے جن سوہنے جے رتے ہر رنگ لائے ۵۲

فریدا سوئی سرور ڈھونڈ لہو جتھوں لبھی وتھ
چھپڑ ڈھونڈھے کیا ہووے چکڑ ڈوبے ہتھ ۵۳
فریدا نڈھی کنت نہ راویو وڈی تھی مویاس
دھن کوکیندی گور میں تے سہہ نہ ملیاس ۵۴
فریدا سر پلیا داڑھی پلی مچھاں بھی پلیاں
رے من گہلے باولے مانہہ کیا رلیاں ۵۵
فریدا کوٹھے دھکن کیترا پر نیندڑی نوار
جو دِہہ لدھے گانونے گئے ولاڑ ولاڑ ۵۶
فریدا کوٹھے منڈپ ماڑیاں ایت نہ لائے چت
مٹی پئی اتولوی کوئی نہ ہوسی مت ۵۷
فریدا منڈپ مال نہ لائے مرگ ستانی چت دھر
سائی جائے سمہال جتھے ہی تو ونجنا ۵۸
فریدا جنی کمی ناہہ گن تے کمڑے وسار
مت شرمندہ تھیوہی سائیں دے دربار ۵۹
فریدا صاحب دی کر چاکری، دل دی لاہ بھراند
درویشاں نوں لوڑیئے رکھاں دی جیراند ۶۰
فریدا کالے میڈے کپڑے کالا میڈا ویس
گناہیں بھریا میں پھراں لوک کہے درویس ۶۱
تتی توئے نہ پلوے جے جل ٹبی دیئی
فریدا جو ڈوہاگن رب دی، جھوریدی جھوریئی ۶۲

جاں کواری تاں چاؤ ویواہی تاں معاملے
فریدا ایہو پچھوتاؤ وت کواری نہ تھیئے ۶۳
کلر کیری چھپڑی آئے التھے ہنجھ
چنج بوڑن نہ پیوہی اڈن سندی ڈنجھ ۶۴
ہنس اڈر کودھرے پیا لوک وڈارن جائے
گہلا لوک نہ جاندا ہنس نہ کودھرا کھائے ۶۵
چل چل گئیاں پنکھیاں جنی وسائے تل
فریدا سر بھریا بھی چلسی تھکے کول اکل ۶۶
فریدا اٹ سرانے بھوئیں سون کیڑا لڑیواس
کیتڑیا جگ واپرے اکت پئیا پاس ۶۷
فریدا بھنی گھڑی سونوی ٹٹی ناگر لج
عزرائیل فریستا کے گھر ناٹھی اج ۶۸
فریدا بھنی گھڑی سونوی ٹٹی ناگر لج
جو سجن بھوئیں بھار تھے سے کیوں آویہہ اج ۶۹
فریدا بے نوازا کتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کب ہی چل نہ آئیا پنجے وقت مسیت ۷۰
اٹھ فریدا وضو ساز صبح نماز گزار
جو سر سائیں نہ نوے سو سر کپ اتار ۷۱
جو سر سائیں نہ نوے سو سر کیجے کائے
کنے ہیٹھ جلائیے بالن سندے تھائے ۷۲
فریدا کتھے تیڈے ماپیاں جنی تو جنیوہ
تے پاسہو اوئے لد گئے تو اجے نہ پتینوہ ۷۳
فریدا من میدان کر ٹوئے ٹبے لاہ
اگے مول نہ آوسی دوزخ سندی بھاہ ۷۴

محلہ ۵

فریدا خالق خلق مہہ خلق وسے رب ماہیں
مندا کس نوں آکھیئے جاں تس بن کوئی ناہیں ۷۵
فریدا جے دیہہ نالا کپیا جے گل کپہہ چکھ

پوٗن نہ اتی معاملے سہاں نہ اِتی دُکھ ۷۶
چِبن چلن رتن سے سُنیئر بہہ گئے
بیڑے مُتی دھاہ سے جاتی چل گئے ۷۷
فرِیدا بُرے دا بھلا کر غُصہ مَن نہ ہنڈھائے
دیہی روگ نہ لگئی پلّے سبھ کچھ پائے ۷۸
فرِیدا پنکھ پراہونی دُنی سُہاوا باغ
نوبت وجی صبح سیوں چلن کا کر ساز ۷۹
فرِیدا رات کستوری ونڈیئے سُتیاں ملے نہ بھاؤ
جنہاں نین نیندراوَلے تنہاں مِلن کواؤ ۸۰
فرِیدا میں جانیا دُکھ مجھ کو دُکھ سبائیے جگ
اُچے چڑھ کے دیکھیا تاں گھر گھر ایہا اگ ۸۱

محلہ ۵

فرِیدا بھُوم رنگاولی منجھ وِسُولا باگ
جو جن پیر نوازیا تنہاں انچ نہ لاگ ۸۲

محلہ ۵

فرِیدا عُمر سُہاوڑی سنگ سُوونڑی دیہہ
وِرلے کیئی پائیئن جنہاں پیارے نیہہ ۸۳
کندھی وہن نہ ڈھاہہ تُو بھی لیکھا دیونا
جدھر رب رجائے وہن تدائو گوں کرے ۸۴
فرِیدا ڈکھا سیتی دِہ گیا سُولاں سیتی رات
کھڑا پکارے پاتنی بیڑا کپر وات ۸۵
لمی لمی ندی وہے کندھی کیرے ہیت
بیڑے نوں کپر کیا کرے جے پاتن رہے سچیت ۸۶
فرِیدا گلی سو سجن وِیہہ اِک ڈھونڈھیدی نہ لہاں
دُھکھاں جیوں مانہہ کارن تنہاں ما پری ۸۷
فرِیدا ایہہ تن بھؤکنا نِت دُکھیئے کَون
کنی بجّے دے رہاں کتی وگے پؤن ۸۸
فرِیدا رب کھجُوری پکیاں ماکھیئہ نئی وہن

جو جو وجّے ڈیہڑا سو عُمر ہتھ پڑن ۸۹
فرِیدا تن سُکا پنجر بھیا تلیاں کھونڈہہ کاگ
اجے سُو رب نہ باہُڑیو دیکھ بندے کے بھاگ ۹۰
کاگا کرنگ ڈھنڈولیا سگلا کھائیو ماس
ایہہ دوئے نینا مت چھُہو پر دیکھن کی آس ۹۱
کاگا چونڈ نہ پنجرہ بسے تا اُڈر جاہہ
جت پنجرے میرا سہو بسے ماس نہ تدو کھاہہ ۹۲
فرِیدا گور نمانی سڈ کرے نِگھر یا گھر آؤ
سر پر مینتے آونا مرنوں نہ ڈریا ہو ۹۳
اینی لوئنی دیکھدیاں کیتی چل گئی
فرِیدا لوکاں آپو آپنی میں آپنی پئی ۹۴
آپ سوارہہ میں ملے میں ملیا سکھ ہوئے
فرِیدا جے توں میرا ہوئے رہیں سبھ جگ تیرا ہوئے ۹۵
کندھی اُتے رُکھڑا کچرک بنھّے دِھیر
فرِیدا کچّے بھانڈے رکھیئے کچر تائی نیر ۹۶
فرِیدا محل نِسکھن رہ گئے، واسا آئیا تل
گوراں سے نمانیاں بہسن رُوحاں مل
آکھیں شیخا بندگی چلن اج کہ کل ۹۷
فرِیدا مَوتے دا بنا ایویں دسے جیوں دریاوے ڈھاہ
اگے دوزخ تپیا سُنیئے ہُول پوے کاہاہ
اکناں نوں سبھ سوجھی آئی اک پھر دے بے پرواہ
عمل جے کیتا دُنی وِچ سے درگہہ اوگاہ ۹۸
فرِیدا دریاوے کنّھے بگلا بیٹھا کیل کرے
کیل کریندے ہنجھوں اچنتے باز پئے
باز پئے تِس رب دے کیلاں وِسریاں
جو من چِت نہ چیت سن سو گالی رب کیاں ۹۹
ساڈھے ترے مَن دیہُوری چلے پانی اَن
آئیو بندہ دُنی وِچ وت آسُونی بنھ

ملک الموت جاں آوسی سبھ دروازے بھن
تنہاں پیاریاں بھائیاں اگے دتا بنھ
ویکھو بندہ چلیا چہوں جنیاں دے کنّ
فریدا عمل جہ کیتے دُنی وچ درگہہ آئے کم ۱۰۰
فریدا ہوں بلہاری تنہاں پنکھیاں جنگل جنہاں واس
ککر چگن تھل وسن رب نہ چھوڈن پاس ۱۰۱
فریدا رُت پھری ون کنبیا پت جھڑے جھڑ پاہِ
چارے کنڈاں ڈھونڈھیاں رہن کتھاؤ ناہِ ۱۰۲
فریدا پاڑ پٹولا دھجکریں کنبلڑی پہریؤ
جنی ویسی سہو ملے سیئی ویس کریؤ ۱۰۳

محلہ ۳

کائے پٹولا پاڑتی کنبلڑی پہریئ
نانک گھر ہی بیٹھیاں سہو ملے جے نیت راس کریئ ۱۰۴

محلہ ۵

فریدا گرب جنہاں وڈیائیاں دھن جوبن آگاہ
خالی چلے دھنی سیوں ٹبے جیوں مینہاہ ۱۰۵
فریدا تنہاں مکھ ڈراؤنے جنہاں وساریون ناؤ
ایتھے دکھ گھنیریا اگے ٹھور نہ ٹھاؤ ۱۰۶
فریدا پچھل رات نہ جاگیوں جیودڑا مویوں
جے توں رب وساریا تاں رب نہ وسریوں ۱۰۷

محلہ ۵

فریدا کنت رنگاولا وڈا بے محتاج
اللہ سیتی رتیاں ایہہ سچاواں ساج ۱۰۸

محلہ ۵

فریدا دکھ سکھ اک کر دل تے لاہ وکار
اللہ بھاوے سو بھلا تاں لبھی دربار ۱۰۹

محلہ ۵

فریدا دُنی وجائی وجدی توں بھی وجہہ نال

سوئی جیو نہ وجدا جس اللہ کردا سار ۱۱۰

محلہ ۵

فریدا دل رتا اس دُنی سیوں دُنی نہ کتے کم
مِسل فقیراں گاکھڑی سو پائیے پور کرم ۱۱۱
پہلے پہرے پھلڑا پھل بھی پچھا رات
جو جاگن لہن سے سائیں کنوں دات ۱۱۲
داتیں صاحب سندیاں کیا چلے تس نال
اک جاگندے نہ لہن اکناں ستیاں دیئ اٹھال ۱۱۳
ڈھونڈھیندیئے سہاگ کو تؤ تن کائی کور
جنہاں ناؤ سہاگنی تنہاں جھاک نہ ہور ۱۱۴
صبر منجھ کمان ہے صبر کا نیہنو
صبر سندا بان خالق خطا نہ کری ۱۱۵
صبر اندر صابری تن ایویں جالیں
ہون نجیک خدائے دے بھیت نہ کسے دیں ۱۱۶
صبر ایہہ سواؤ جے توں بندہ دڑ کریہہ
ودھ تھیویں دریاؤ ٹٹ نہ تھیویں واہڑا ۱۱۷
فریدا درویشی گاکھڑی چوپڑی پریت
اکن کنے چالیئے درویشاں دی ریت ۱۱۸
تن تپے تنور جیوں بالن ہڈ بلن
پیریں تھکاں سر جلاں جے موں پری ملن ۱۱۹
تن نہ تپائے تنور جیوں بالن ہڈ نہ بال
سر پیری کیا پھیڑیا اندر پری نہال ۱۲۰
ہوں ڈھونڈیدی سجناں سجن میڈے نال
نانک الکھ نہ لکھیئے گورمکھ دیئ دکھال ۱۲۱
ہنساں دیکھ تردیاں بگاں آیا چاؤ
ڈب موئے بگ بپڑے سر تل اُپر پاؤ ۱۲۲
میں جانیا وڈ ہنس ہے تاں میں کیتا سنگ
جے جاناں بگ بپڑا جنم نہ بھیڑی انگ ۱۲۳

کیا ہنس کیا بگلا جاکو ندر دھرے
جے تس بھاوے نانکا کاگہہ ہنس کرے ۱۲۴
سرور پنکھی ہیکڑو پھاہی وال پچاس
ایہہ تن لہری گڈ تھیا سچے تیری آس ۱۲۵
کون سو اکھر کون گُن کون سو منیا منت
کون سو ویسو ہوں کری جت وس آوے کنت ۱۲۶
نون سو اکھر کھون گُن جِہبا منیا منت
اے ترے بھینے ویس کرتاں وس آوی کنت ۱۲۷
مت ہودی ہوئے ایانا تان ہودے ہوئے نتانا
ان ہودے آپ ونڈائے، کو ایسا بھگت سدائے ۱۲۸
اِک پھکا نہ گالائے سبھنا میں سچا دھنی
ہیاؤ نہ کیہی ٹھاہہ مانک سبھ امولوے ۱۲۹
سبھنا من مانک ٹھاہن مُول مچانگوا
جے تو پریہ دی سِک ہیاؤ نہ ٹھاہے کہی دا ۱۳۰

میرؔاں بائی کے شبد

اَب تو نبھایاں بنے گی   بانہہ گہے کی لاج ۔ ٹیک ۔
سمرتھ سرن تمہاری سئیاں   سرب سُدھارن کاج ۱
بھَو ساگر سنسار اپربل   جا میں تمُ ہو جہاج ۲
نردھاراں آدھار جگت گُرو   تمُ بن ہوئے اکاج ۳
جگ جگ بھیر ہری بھگتن کی   دینی موکش سماج ۴
میرا سرن گہی چرنن کی
پیج رکھو مہاراج ۵

اب مَیں سرن تہاری جی   موہے راکھو کرپا ندھان ۔ ٹیک ۔
اجامل اپرادھی تارے   تارے نیچ سدان
جل ڈوبت گج راج اُبارے   گنکا چڑھی بمان ۱
اَور ادھم تارے بہتیرے   بھاکھت سنت سُجان
کُبجا نیچ بھیلنی تاری   جانے سکل جہان ۲
کہاں تک کہوں گنت نہیں آوے   تھک رہے وید پُران
میرؔا کہے مَیں سرن راوری
سُنیو دونوں کان ۳

درس بن دُوکھن لاگے نین ۔ ٹیک
جب تے تمُ بچھڑے پِو پیارے   کبہوں نہ پایو چَین
سبد سُنت میری چھتیاں کانپیں   میٹھے لاگیں بَین
ایک ٹکٹکی پنتھ نہاروں   بھئی چھ ماسی رَین
برہ بتھا کا سوں کہوں سجنی   بہہ گئی کروت ایَن
میرؔاں کے پربھو کبہو ملوگے
دُکھ میٹن سُکھ دَین

کوئی کہیو رے پربھو آون کی   آون کی من بھاون کی
آپ نہ آوے لکھ نہیں بھیجے   بان پڑی للچاون کی
اے دو ؤ نین کہیو نہیں مانیں   ندیاں بہیں جیسے ساون کی
کہا کروں کچھ نہیں بس میرو   پانکھ نہیں اڑ جاون کی
میرا کہے پربھو کب رے ملوگے
چیری بھئی ہوں تیرے داؤن کی

موہے لاگی لٹک

موہے لاگی لٹک گورو چرنن کی۔ (ٹیک)
چرن بنا موہے کچھو نہ بھاوے جگ مایا سب سپنن کی
بھو ساگر سب سوکھ گیو ہے فکر نہیں موہے ترنن کی
میراں کے پربھو گردھر ناگر آس وہی گورو چرنن کی

مہارے ستگورو بیگا آجیو جی   مہارے سکھری سیر لوا جیو جی
تم بچھڑیاں پاؤں جی   میرا من ماہی مرجھاؤں جی
میں کوئل جیوں کرلاؤں جی   کچھ باہر کہہ نہ جناؤں جی
موہے با گھن برہہ ستاوے جی   کوئی کہیا پار نہ پاوے جی
جیوں چکوی نرد نہ بھاوے جی   یا آو گو بھان سہاوے جی
او دن کبے کرو لا جی   مہارے آنگن پانوٗ دھرو لا جی
عرج کرے میرا داسی جی
گورو پد رج کی پیاسی جی

میراں من مانی   سرت سیل اسمانی (ٹیک)
جب جب سرت لگے وا گھر کی   پل پل نیناں پانی
جیوں ہیئے پیر تیر سم سالت   کسک کسک کسکانی
رات دوس موہے نیند نہ آوت   بھاوے انّ نہ پانی
ایسی پیر برہ تن بھیتر   جاگت رین بہانی
ایسا بید ملے کوئی بھیدی   دیس بدیس پچھانی

کاسوں پیر کہوں تن کیری   پیر میں بھرموں کھانی
کھوجت پھروں بھید وا گھر کو   کوئی نہ کرت بکھانی
ریداس سنت ملے موہے ستگورو   دینی سرت سہدانی
میں ملی جائے پائے پیا اپنے   تب موری پیر بجھانی
میرا خاک خلق سر ڈاری
میں اپنا گھر جانی

ہے ری میں تو پریم دیوانی   میرا درد نہ جانے کوئے (ٹیک)
سولی اوپر سیج ہماری   کس بدھ سونا ہوئے
گگن منڈل پر سیج پیا کی   کس بدھ ملنا ہوئے ۱
گھائل کی گت گھائل جانے   کہ جن لاگی ہوئے
جوہری کی ست جوہری جانے   کہ جن جوہر ہوئے ۲
درد کی ماری بن بن ڈولوں   بید ملیو نہیں کوئے
میرا کی پربھو پیر مٹے
جب بید سانوریا ہوئے ۳

نابھاجی کا شبد

نابھا نبھ کھیلا کنول کیل سرسیلا (ٹیک)
دَرپن نیَن سَین من مانجا لاجا الکھ اکیلا
پل پر دلدل اُوپر دامن جوت میں ہوت اُجیلا
انڈا پار سار لکھ سُورت سُنّی سُن سُہیلا
چڑھ گئی دھائے جائے گڑھ اُوپر شبد سُرت سبھیا سیلا
یہ سب کیل اکھیل امیلا سندھ نیر ند میلا
جل جل دھار سار پد جیئے نہیں گورو نہیں چیلا
نابھا نیَن عیَن اندر کے کھُل گئے نرکھ ہنسالا
سنت اُچشٹ وار من جھیلا
دُرلبھ دین دُہیلا

نام دیو جی کے شبد

پربھاتی بانی نام دیو جی کی

آدی جُگادی جُگوجُگ تا کا انت نہ جانیا
سرب نرنتر رام رہیا رو ایسا رُوپ بکھانیا ۱ ۔ رہاؤ
گووِند گاجے سبد باجے۔ آنند رُوپی میرو رامئیا ۱
باون بیکھو بانئے بیکھے باس تے سکھ لاگیا
سربے آدی پرملاد کاسٹ چندن بھئیلا ۲
تمہ چے پارس ہمہ چے لوہا سنگے کنچن بھئیلا
تو دیال رتن لال ناما ساچ سمائیلا ۳ ۔ ۲

راگ گونڈ بانی نام دیو جی کی گھر پہلا

اِک اونکار ستگور پرساد

اسومیدھ جگنے، تُلا پُرکھ دانے، پراگ اِسنانے ۱
تو نہ پُجہہ ہری کیرت ناما
اپنے رامہہ بھج رے من آلسیا ۱ ۔ رہاؤ
گیا پنڈ بھرتا، بنارس اسی بستا، مُکھ بید چتر پڑھتا ۲
سگل دھرم اِچھتا، گور گیان اندری درِڑھتا، کھٹ کرم سہت رہتا ۳
سِوا سکت سمبادم، من چھوڈ چھوڈ سگل بھیدم
سِمر سِمر گووندم۔ بھج ناما ترس بھو سندھم ۴

---

[1] سب کے اندر [2] رم رہا ہے [3] کہا گیا ہے۔ [4] انتر میں شبد دھنکاریں دے رہا ہے [5] چندن [6] باون چندن کے درخت سے سب درخت اور ٹھونٹھ تک چندن بن گئے ہیں۔ [7] تمہارا [8] ہمارا [9] ہوگیا [10] سماگیا۔

[11] اشومیدھ یگیہ [12] اپنے وزن کے برابر سونے کا دان۔ [13] پراگ تیرتھ کا سنان [14] گیا جاکر پتروں کو پنڈدان کرتا ہے۔ [15] کاشی میں اسّی گھاٹ پر نواس کرتا ہے۔ [16] سب دھرم اچھی طرح کرتا ہے۔ [17] اندریوں کو وش میں رکھتا ہے۔ [18] شٹ کرم کرتا [19] شوشکتی کے سمواد یعنی چرچا میں لگا رہتا ہے۔ [20] اے من! تو سب کرم کانڈ کو تیاگ دے۔ [21] نام [22] ترے گا۔

راگ سورٹھی گھر ۳

انڑھیا منڈل باجے۔ بن ساون گھنہر گاجے
بادل بن برکھا ہوئی۔ جو تت بچارے کوئی ۱
موکو ملیو رام سنیہی۔ جہ ملیے دیہہ سدیہی ۱۔رہاؤ
مل پارس کنچن ہوئیا۔ مکھ منسا رتن پروئیا
نج بھاؤ بھیا بھرم بھاگا۔ گور پوچھے من پتیاگا ۲
جل بھیتر کنبھ سمانیا۔ سب رام ایکو کر جانیا
گور چیلے ہے من مانیا۔ جن نامے تت پچھانیا ۳

آسا بانی شری نام دیو جی

ایک انیک بیاپک پورک، جت دیکھوتت سوئی
مائیا چتر بچتر بموہت، برلا بوجھے کوئی ۱
سبھ گوبند ہے سبھ گوبند ہے، گوبند بن نہیں کوئی
سوت ایک منی ست سہنس جیسے، اوت پوت پربھ سوئی ۱۔رہاؤ
جل ترنگ اُر پھین بدبدا، جل تے بھن نہ ہوئی
اِیہ پرپنچ پاربرہم کی لیلا بچرت آن نہ ہوئی ۲
متھیا بھرم اُر سپن منورتھ، ست پدارتھ جانیا
سُکرت منسا گور اُپدیسی، جاگت ہی من مانیا ۳
کہت نام دیو ہری کی رچنا، دیکھو ردے بیچاری
گھٹ گھٹ انتر سرب نرنتر، کیول ایک مراری ۴

---

[1] انڑھیا (ایسا مردنگ جس پر چمڑا مڑھا ہوا نہ ہو) بجتا ہے۔ [2] ساون مہینے کے بنا ہی بادل گرجتا ہے [3] بادلوں کے بنا بارش ہوتی ہے۔ اس کا احساس صرف اونچی اوستھا میں پہنچکر اصلیت کو پہچاننے سے ہوتا ہے [4] جنم سپھل ہوجاتا ہے۔ [5] ہر وقت نام بھگتی میں لین ہوگیا۔ [6] من مان گیا۔ [7] سمندر میں گھڑا سماگیا۔ (جیو کی آتما پرماتما میں سماگئی) [8] اب ہر ستھان اور ہر جیو کے اندر وہی (پرماتما) سمایا ہوا پرتیت ہونے لگا۔ [9] سکھ کا گورو پر نشچے ہوگیا۔ [10] جیسے ایک دھاگے میں ہزاروں منکے پروئے ہوئے ہوں، اسی طرح سرشٹی کے تانے بانے میں پربھو ویاپک ہے [11] جس طرح پانی کی لہریں جھاگ اور بلبلے پانی سے علیحدہ چیزیں نہیں ہیں اسی طرح یہ پانچ تتو کی سرشٹی پرمیشور سے علیحدہ نہیں ہے [12] سچ [13] سمجھتا ہے۔

بھیرو نام دیو جیو گھر ۲

جو گور دیو تا ملے مُراری — جو گور دیو تا اُترے پار ۱
جو گور دیو تا بیکنٹھ ترے — جو گور دیو تا جیوت مرے ۱

ست ست ست ست ست گور دیو
جھوٹھ جھوٹھ جھوٹھ جھوٹھ آن سبھ سیو ۱۔رہاؤ

جو گور دیو تا نام درڑاوے — جو گور دیو نہ دہہ دِس دھاوے
جو گور دیو پنچ تے دُور — جو گور دیو نہ مریبو جھور ۲
جو گور دیو تا امرت بانی — جو گور دیو تا اکتھ کہانی
جو گور دیو تا امرت دیہہ — جو گور دیو نام جپ لیہہ ۳
جو گور دیو بھون ترے سوجھے — جو گور دیو اُوچ پد بوجھے
جو گور دیو تا سیس اکاس — جو گور دیو سدا سا باس ۴
جو گور دیو سدا بیراگی — جو گور دیو پر نندا تیاگی
جو گور دیو برا بھلا ایک — جو گور دیو للاٹہہ لیکھ ۵
جو گور دیو کندھ[1] نہیں ہرے — جو گور دیو دیہرا پھرے
جو گور دیو تا چھاپر چھائی — جو گور دیو سہج[2] نکسائی ۶
جو گور دیو تا اٹھسٹھ نہائیا — جو گور دیو تن چکر لگائیا
جو گور دیو تا دُوادس[3] سیوا — جو گور دیو سبھے بکھ میوا ۷
جو گور دیو تا سنسا ٹوٹے — جو گور دیو تا جم تے چھوٹے
جو گور دیو تا بھوجل ترے — جو گور دیو تا جنم نہ مرے ۸
جو گور دیو اٹھ دس[4] بیوہار — جو گور دیو اٹھارہ[5] بھار
بِن گور دیو اور نہیں جائی — نام دیو گور کی سرنائی ۹

بلاول بانی بھگت نام دیو جی کی

اِک اوں ستگور پرساد

سپھل جنم موکو گور کینا — دُکھ بسار سکھ انتر لینا ۱

---

[1] دیہہ، شریر [2] چوری نہیں ہوتی۔ کام، کرودھ، آدی شریر کو نہیں لوٹتے۔ [3] بادشاہ کی دی ہوئی سیج جو نام دیو جی نے ندی میں پھینک دی تھی۔ بادشاہ کے مانگنے پر ویسی ہی نکل آئی تھی۔ [4] نکل آئی [5] بارہ دل کا کنول، سہس دل کنول۔ [6] اٹھارہ سدھیاں [7] ساری ونسپتی۔

گیان انجن موکو گُرو دینا — رام نام بن جیون من ہینا ۱۔رہاؤ
نام دیو سمرن کر جاناں — جگجیون سیو جیو سماناں ۱۔۲

بسنت بانی نام دیو جی کی

صاحب سنکٹ سیوک بھجے چر نکال نہ جیوے دوؤ کل لجے ۱
تیری بھگتی نہ چھوڑوں بھاوے لوگ ہسے چرن کمل میرے ہیرے بسیں ۱۔رہاؤ
جیسے اپنے دھنی پرانی مرن مانڈے تیسے سنت جناں رام نام نہ چھاڈیں ۲
گنگا گیا گوداوری سنسار کے کاما، نارائن سپرسن ہوئے تا سیوک ناما ۱۔۳
لوبھ لہر اتی نیجھر باجے۔ کایا ڈوبے کیسوا ۱
سنسار سمندے تار گوبندے۔ تار لے باپ بیٹھلا ۱۔رہاؤ
انل بیڑا ہوں کھیو نہ ساکوں، تیرا پار نہ پائیا بیٹھلا۔ ۲
ہو ہو دئیال ستگورو میل تو موکو پار اُتارے کیسوا۔ ۳
ناما کہے ہوں ترِ بھی نہ جانو
موکو باہ دیہہ باہ دیہہ بیٹھلا ۲۔۳

راگ بھیروں نام دیو جیو گھر ۲

گھر کی ناری تیاگے اندھا — پر ناری سیو گھالے دھندھا
جیسے سنبل دیکھ سوا بگساناں — انت کی بار موآ لپٹاناں ۱
پاپی کا گھر اگنے ماہی — جلت رہے مٹوے کب ناہی ۱۔رہاؤ
ہری کی بھگتی نہ دیکھے جائے — مارگ چھوڑ امارگ پائے
مولہو بھولا آوے جائی — امرت ڈار لاد بکھ کھائی ۲
جیو بیسوا کے پڑے اکھادا — کاپڑ پہر کرہہ سینگارا

---

۱ سُرما ۲ رام نام یا شبد کے بنا جیون بیکار ہے۔ ۳ سمرن کے آدھار پر نام دیو جی پرماتما میں لین ہو گئے ہیں ۴ سنکٹ دیوے ۵ سیوک تیری بھگتی چھوڑ جائے۔ ۶ شرمندہ کرتا ہے۔ ۷ جس طرح کوئی پرانی اپنے دھن کے لیے اپنی جان تک دینے کے لیے تُل جاتے ہیں۔ لیکن دھن نہیں چھوڑتے، اُسی طرح سنت مہاتما بھی نام کو نہیں چھوڑتے۔ ۸ گنگا، جمنا، گوداوری وغیرہ تیرتھوں کو جانا، یہ دُنیا کا کام ہے۔ ہے نام دیو! بھگتی وہی ہے جس پر پربھو اپنے نام کی دات کرے ۹ جھرنا ۱۰ زنجیر ۱۱ پتا ۱۲ تیرنا ۱۳ سیمل کا درخت ۱۴ طوطا ۱۵ محظوظ ہوتا ہے۔ ۱۶ کہتے ہیں کہ سیمل کے سندر پھول کو دیکھ کر طوطا اُسے کھانے کے لیے جاتا ہے۔ مگر پھول کے ریشے چونچ میں اُلجھ جاتے ہیں۔ اور وہ مرجاتا ہے۔

پوڑے تال نہارے سانس — واکے گلے جم کا ہے پھاس ۳
جاکے مستک لکھیو کرما — سو بھج پر ہے گور کی سرنا
کہت نام دیو اہو بیچار — ان بدھی سنتہو اُتر ہو پار ۴

دھنا سری بانی بھگت نام دیو جی کی

مارواڑ جیسے نیر بالہا، بیل بالہا کرہلا
جیو کرنگ نس ناد بالہا، تیو میرے من رامئیا ۱
تیرا نام روڑو روپ روڑو اتی رنگ روڑو میرو رامئیا ۱۔رہاؤ
جیوں دھرتی کو اندر بالہا، کسم باس جیسے بھورلا
جیوں کوکل کو انب بالہا تیو میرے من رامئیا ۲
چکوی کو جیسے سور بالہا مانسرور ہنسلا
جیوں ترونی کو کنت بالہا، تیو میرے من رامئیا ۳
بارک کو جیسے کھیر بالہا، چاترک مکھ جیسے جلدھرا
مچھلی کو جیسے نیر بالہا، تیو میرے من رامئیا ۴
سادھک سدھ سگل منی چاہہہ برلے کاہو ڈیٹھلا
سگل بھون تیرو نام بالہا تیو نامے من بیٹھلا ۵

---

۱ راجپوتانہ کے ایک پردیش کا نام ۲ پانی ۳ پیارا ہوتا ہے ۴ اونٹھوں کو ۵ مرگ کو ۶ سدا ہمیشہ ۷ سُندر ۸ زمین ۹ بارش ۱۰ نوجوان عورت ۱۱ دکھائی دیا